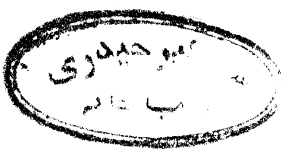
UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232744
UNIVERSAL
LIBRARY



وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ

تسہیل الادب فی لسان العرب

معروف بہ

عربی کا معلم

حصۂ اول

جسے

کمترین بندگان عبدالستار خان عفی عنہ عرف الدیہ لقان ساکن اسلام آباد بھمبر نے

مدارس عربیہ کی ابتدائی جماعت کیلئے تالیف کیا

بسرپرستی حاتم دوران فیاض زمان عالیجناب میاں محمد چھوٹانی دام اقبالہ

۱۳۴۲ ہجریہ

مطبع خلافت بمبئی میں مطبوع ہوئی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ

تسہیل الادب فی لسان العرب

معروف بہ

عربی کا معلّم

حصّہ اوّل

جسے

کمترین بندگان عبدالستار خان عفا اللہ عنہ وعن والدیہ

نے

مدارس عربیہ کی ابتدائی جماعت کے لئے تالیف کیا

بہ سرپرستی

حاتم دوران فیاض زمان عالیجناب میاں محمد چھوٹانی

رجب المرجب ۱۳۴۲ھ

مطبع خلافت میں پہلی دفعہ طبع ہوکر شائع ہوا

جملہ حقوق محفوظ

بار دوم ۱۰۰۰

تقریظین

تقریظ فاضل اجل عالم اکمل امام علام شیخ الاسلام مولٰنا مولوی محمد عبد الباری صاحب

(فرنگی محل لکھنؤ) سلمہ الرحمٰن وحفظہ عن شرور الزمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حامداً ومصلیاً

رسالہ تسہیل الادب فی لسان العرب مصنفہ مولوی عبد الستار خان صاحب میں نے جا بجا دیکھا اور اپنے مدرسہ عالیہ نظامیہ کے مدرسوں کو شروع سے آخر تک دیکھنے کی ہدایت کی میں نے نیز مطالعہ کنندہ حوالے اس کو پسند کیا اور عربی تحصیل کرنے والوں کیلئے مناسب سمجھا مصنف نے اسلوب خوب مبتدی کے فہم کے موافق اور ضرورت کے مطابق تصنیف کی ہے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور طالبان علم عربی کو اس رسالے سے مستفیض کرے۔

فقیر محمد عبد الباری عفا اللہ عنہ ۱۹ رمضان شریف ۱۳۳۶ھ

تقریظ علامہ جلیل وفہامہ نبیل بحر العلوم والفنون مولٰنا شیخ عبد القادر صاحب ایم اے پروفیسر فارسی وعربی الفنسٹن کالج بمبئی

کتاب تسہیل الادب فی لسان العرب کا پہلا حصہ میری نظر سے گذرا یہ کتاب ایسے نہج جدید پر تالیف کی گئی ہے جو میری رائے میں نہایت مفید اور سہل ہے۔ فی الواقع اس کتاب کے مؤلف نے ادب عربی کی ابتدائی تعلیم کو آسان بنانے میں کامیاب کوشش کی ہے مجھے توقع ہے کہ اگر یہ کتاب عربی مدارس کے ابتدائی نصاب تعلیم میں داخل کی جائے تو بہ نسبت دیگر مروجہ کتب صرف ونحو کے زیادہ مفید ثابت ہوگی فقط

شیخ عبد القادر ۲۲ ستمبر ۱۹۱۸ء

فہرستِ مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
دیباچہ	۱	سوالات نمبر ۲	۳۵
اشارات و ہدایات	۶	الدرس الثامن	۳۵
اصطلاحات	۷	وزن کلمات	
الدرس الاوّل		الدرس التاسع	۳۸
کلمہ اور اس کی قسمیں		جمع مکسر اوزان	
الدرس الثانی	۱۱	الدرس العاشر	۴۲
حرف تعریف و تنکیر		مصدر اور اس کی	
الدرس الثالث	۱۳	الدرس الحادی عشر	۴۵
مرکبات مزجی و اضافی		الاضافۃ	
الدرس الرابع	۱۶	الدرس الثانی عشر	۵۴
تذکیر و تانیث		اسماء الاشارۃ	
الدرس الخامس	۲۰	الدرس الثالث عشر	۵۸
وصف و موصوف		اسماء الاشارۃ	
سوالات نمبر ۱	۲۴	الدرس الرابع عشر	۶۱
الدرس السادس	۲۵	اسماء الاشارۃ	
الجملۃ الاسمیۃ		الدرس الخامس عشر	۶۵
الدرس السابع		اسم الضمیر	
مرکب اضافی	۲۶		

مضمون	صفحہ
سوالات نمبر ۳	۶۹
الدرس السادس عشر	۷۱
الفعل: الفعل الماضی	
الدرس السابع عشر	۷۶
استعمال مین تغیرات فعل	
الدرس الثامن عشر	۸۱
فعل لازم و متعدی	
فعل معروف و مجہول	
الدرس التاسع عشر	۸۳
فعل مضارع ماضی بعید	
ماضی استمراری	
الدرس العشرون	۸۸
ابواب فعل ثلاثی مجرد	
سوالات نمبر ۴	۹۳
الدرس الحادی والعشرون	۹۴
فعل مضارع کی مختلف صورتین	
فعل مضارع منفی بلم و لن	

مضمون	صفحہ
الدرس الثانی والعشرون	۹۹
المضارع مع لام التاکید و النون التاکید	
الدرس الثالث والعشرون	۱۰۲
الامر والنہی	
الدرس الرابع والعشرون	۱۰۸
اسماء مشتقہ (اسم فاعل اسم مفعول اسم ظرف۔ اسم آلہ)	
سوالات نمبر ۵	۱۱۱
الدرس الخامس والعشرون	۱۱۳
ابواب غیر ثلاثی مجرد	
اصطلاحی الفاظ کا انگریزی مین ترجمہ	۱۲۱

تمت بالخیر

حصۂ اوّل

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلقنا وجعلنا من المسلمین۔ والھمنا فہم قواعد اللسان والتبیین۔ وانزل لھدایتنا قرانا بلسان عربی مبین۔ علی محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ اجمعین ؛

امّا بعد مبصرین مان چکے ہین کہ مسلمانون کی ترقی کا راز عمل بالقرآن مین ہے۔ جب تک انھون نے اس عروۃ الوثقیٰ کو مضبوط پکڑا ترقی کرتے رہے۔ جب سے یہ حبل اللہ المتین اُن کے ہاتھ سے چھوٹی۔ قعر مذلت مین گرنے لگے۔ قرآن مقدس نہ صرف صوم وصلوٰۃ کے احکام پر مشتمل ہے بلکہ وہ انسان کو ہر ایک روحانی و مادی اصلاح و ترقی کے طریقون کی طرف نہایت خوبی سے ہدایت کرتا ہے۔ مسلمان اگر پھر اوج ترقی پر پہنچنا چاہتے ہین تو اس قرآن مبین کو سمجھین اور اسے اپنا دستور العمل بنائین ؛

چونکہ قرآن حکیم زبان عرب مین نازل ہوا ہے اس لئے اس کا ٹھیک طور پر سمجھنا عربی جاننے پر منحصر ہے۔ مگر موجودہ زمانے کے مشاغل اور

طبائع کی آرام پسندی کی موجودگی میں پرانا طریقۂ تعلیم عربی کی اشاعت میں سدِ حائل کا کام دے رہا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہائی اسکولوں اور کالجوں میں مسلمان طلبہ زبان ثانی کے طور پر فارسی۔ فرانسیسی۔ لاطینی۔ سنسکرت وغیرہ زبانیں اختیار کرتے ہیں مگر اپنی مذہبی زبان عربی سے خائف ہیں +

ہمارے عربی مدارس کے طلبا بھی کئی سال صرف ونحو میں صرف کردیتے ہیں مگر عربی بولنے اور ترجمہ کرنے کی قدرت نہیں حاصل کرتے +

ایسی صورت میں سخت ضرورت ہے کہ عربی کے طرزِ تعلیم میں اصلاح کی جائے۔ طریقۂ تعلیم کو آسان۔ مختصر اور دلچسپ بنایا جائے تاکہ ہمارے طلبا اگر ایک طرف ادبائے فرنگ کے فلسفیانہ مضامین سمجھنے کی قوت پیدا کریں۔ تو دوسری طرف کلام الٰہی و احادیث نبی امی صلے اللہ علیہ وسلم کے حکیمانہ بیانوں کے سمجھنے کا بھی ملکہ حاصل کرلیں +

چنانچہ اس کتاب " تسہیل الادب " کی تالیف کی وجہ اور غایت یہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔ اور اس کی تالیف سے جو مقصود ہے اُس میں کامیابی بخشے +

یہ اس کتاب کا پہلا حصہ ہے جس میں پچیس ۲۵ سبق ہیں۔ ایک متوسط درجے کا طالبعلم تین ۳ ماہ میں یہ حصہ بآسانی پڑھ سکتا ہے۔ اور سینکڑوں فقروں اور جملوں کا عربی سے اُردو میں اور اُردو سے عربی میں ترجمہ کرسکتا ہے۔ دوسرا حصہ بھی تین ۳ ماہ میں پڑھایا جاسکتا ہے۔ دوسرا حصہ پڑھنے کے بعد طالبعلم صرف ونحو کے تمام ضروری مسائل سے واقف ہوجائیگا اور عربی عبارت پڑھنے

سمجھنے اور ترجمہ کرنے کے قابل ہو جائیگا +

بطور خود عربی سیکھنے والون کی آسانی اور اطمینان کے لئے ہم نے اِس کتاب کی کلید بھی الگ لکھی ہے +

اِس پہلے حصّے کو علّامۂ زمان و فہّامۂ دوران شیخ الاسلام جناب قبلہ مولٰنا **عبد الباری** صاحب (فرنگی محل۔ لکھنؤ)۔ جناب مولٰنا و اُستاذنا مولوی قاضی **غلام احمد** صاحب مدرسِ اعلیٰ مدرسۂ محمدیہ (جامع مسجد بمبئی)، عقیل یگانہ و فہیم زمانہ میرے کرمفرما مولوی **عبد القادر** صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ناظر اوقاف جامع مسجد بمبئی، فخر العلما و عمدۃ الفضلا جناب شیخ **عبد القادر** صاحب۔ ایم۔ اے۔ پروفیسر عربی و فارسی ایلفنسٹن کالج بمبئی اور میرے محبّ خاص جناب مولٰنا مولوی **محمد شرف الدین** صاحب پرنسپل یتیم خانہ اہل اسلام بمبئی نے ملاحظہ فرما کر بعض مفید ترمیمون اور ہدایتون سے اِس کتاب کی خوبی مین اضافہ فرمایا اور اس کی نسبت عمدہ رائین ظاہر فرمائین۔ مین اِن حضرات کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون جزاھم اللہ خیرا

آئندہ بھی اہل علم حضرات کی ہدایتین شکریہ کے ساتھ قبول کی جائینگی +

اِس قسم کی کتاب لکھنے کا خیال کوئی سات سال سے میرے دماغ مین چکّر لگا رہا تھا۔ مگر اس کے اظہار کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ ۱۹۱۵ء کے ماہ اپریل مین جبکہ مین پُونا مین مقیم تھا۔ بڑودہ کالج کے پروفیسر مسٹر جی۔ جی۔ پنڈے سے ایم۔ اے جو ایک مراٹھ ہندو ہین اتفاق سے پونا آئے اور مجھ سے عربی پڑھنا چاہا۔ چونکہ وہ اُردو فارسی سے صرف حرف شناس تھے اور مین انگریزی سے برائے نام واقف۔

اور پھر اُن کی تعطیل کے دو ہی ماہ باقی رہ گئے تھے۔ اِس لئے مین خود متردد تھا کہ کس طرح اُن کی تعلیم شروع کرون۔ بالآخر اُنھون نے مجھے ایک فرنگی عالم کی تصنیف کردہ کتاب مسمّٰی "تھیاچر عربک گرامر" بتائی۔ اُسے دیکھکر مجھے جو خوشی ہوئی وہ بیان نہین کی جاسکتی کیونکہ اِس کا طرز بیان تقریبًا وہی تھا جو میرے دماغ مین سمایا تھا۔ چنانچہ وہ کتاب پروفیسر صاحب کو شروع کرائی۔ انھون نے بھی اِس قدر کوشش سے کام لیا کہ دو ماہ کے اندر ہی ختم کرلیا۔ اور میری طرح آپ بھی تعجب کرینگے کہ ایک مراٹھہ ہندو نے دو ماہ کے قلیل عرصے مین عربی کی سادہ عبارت پڑھنے اور انگریزی سے عربی مین جملون کا ترجمہ کرنے کی استعداد پیدا کرلی +

اس تجربے کے بعد مین نے اس کتاب کے لکھنے کا مصمّم ارادہ کرلیا مگر شاید کئی سال اور بھی گذر جاتے کہ یہ کتاب نہ مرتب ہوتی نہ شائع ہوتی اگر میرے مکرم و محترم کرمفرما فیاضِ زمان و حاتمِ دوران خیرخواہِ قوم و بہی خواہِ اسلام علمدوست قدرشناس کریم ابن الکریم ابن الکریم عالیجناب **میان محمّد ابن حاجی جان محمد ابن حاجی عثمان چھوٹانی رئیس اعظم بمبئی** دام اقبالہٗ میری حوصلہ افزائی نہ فرماتے اور میرے ارادے کی تقویت نہ کرتے +

جنابِ موصوف عربی تعلیم کی اشاعت کے دلدادہ ہین۔ ہمیشہ آپ کو اس امر پر متاسف پایا کہ روز بروز مسلمانون مین سے دینی اور عربی تعلیم اُٹھ رہی ہے۔ آپ کی دلی خواہش ہے کہ مسلمان طلبہ انگریزی کے ساتھ عربی ضرور سیکھین چنانچہ کالج کے متعدد طلبہ کو آپ نے عربی سیکھنے کی شرط پر معقول وظائف جاری

فرمائے ہین۔ الحاصل قوم میمن مین آپ ایسے روشن خیال اور اسلام کے محبِ صادق ہین کہ ان کی ذات پر قوم میمن جس قدر فخر کرے بجا ہے یہ اوصاف وہ ہین کہ ہر مسلمان کی دلی دعا کو اپنی طرف جذب کر لیتے ہین۔ لہذا مین بھی دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ ان کے دینی جذبات مین ترقی فرمائے۔ ان کو اعمالِ صالحہ کی اور زیادہ توفیق دے۔ ان کا اقبال بلند فرمائے۔ اُن کی صحت، دولت وعزت مین برکت دے۔ ان کے ذریعے سے خلق اللہ کو عرصہ دراز تک فیض پہنچائے۔ ان کے بھائیون اور اولاد کو بھی انھین صفات سے متصف فرمائے اور اُن سب کو تمام آفاتِ دُنیوی و اُخروی سے محفوظ رکھے۔

آمین یارب العالمین

العبد

عبدالستار خان

رمضان المبارک ۱۳۳۶ھ

اشارات

۱ - مثال دیتے وقت لفظ "مثلاً" کے عوض صرف دو نقطے لکھدیئے جائینگے اسطرح :

۲ - سلسلۂ الفاظ مین کسی اسم کی جمع کی طرف (ج) سے اشارہ کیا جائیگا۔

۳ - کسی مضمون کا حوالہ دینے کے لئے قوس مین اس کے سبق کا اور اس کے بعد اس کے فقرہ کا نمبر لکھا جائیگا۔ مثلاً (سبق ۵ - ۲) سے یہ مطلب ہے کہ فلان مضمون پانچوین سبق کے دوسرے فقرہ مین تلاش کرو۔

۴ - سلسلۂ الفاظ مین افعال کے سامنے قوس مین بعض حروف لکھ دئے گئے ہین ان حروف سے ان افعال کے ابواب کی طرف اشارہ ہے۔ اسی طرح بعض جگہ ہندسے لکھ دئے ہین ان سے ابواب ثلاثی مزید کی طرف اشارہ ہے +

ہدایات

۱ - جب تک ایک سبق خوب ذہن نشین نہ ہو دوسرا سبق نہ پڑھین +

۲ - ہر ایک مشق کا خاص توجہ سے ترجمہ کرین اور پھر اس کتاب کی کلید کے ساتھ مقابلہ کرکے جانچین +

۳ - انگریزی خوانون کے لئے صرف ونحو کے اصطلاحی الفاظ کا ترجمہ آخر مین لکھ دیا گیا ہے۔ بوقتِ ضرورت اس سے فائدہ اُٹھائین +

۴ - بعض باتین مزاولت بغیر جلد سمجھ مین نہین آتین۔ ایسے موقع پر مستقل مزاج رہو کسی سے حل کرالو یا ہمت سے قدم آگے اُٹھاؤ +

اِصطِلاحات

۱ - حَرَکَہ = زبر (ـَ) زیر (ـِ) اور پیش (ـُ) میں سے ہر ایک کو حرکت کہتے ہیں اور اکٹھا تینوں کو حرکاتِ ثلثہ کہتے ہیں +

۲ - مُتَحَرِّک = حرکت والے حرف کو متحرک کہتے ہیں +

۳ - سُکُون = جزم (ـْ) کو کہتے ہیں +

۴ - نَصب یا فَتحہ = زبر (ـَ)

۵ - جَر یا کَسرہ = زیر (ـِ)

۶ - رَفع یا ضَمّہ = پیش (ـُ)

۷ - تَنوِین = دو زبر (ـً) دو زیر (ـٍ) دو پیش (ـٌ) کو کہتے ہیں +

۸ - نون تنوین = دو زبر دو زیر یا دو پیش کے تلفظ میں جو نُون کا آواز پیدا ہوتا ہے اُسے نون تنوین کہتے ہیں : ـً = اَنْ ، ـٍ = اِنْ ، ـٌ = اُنْ +

۹ - مَفتوح = وہ حرف جس پر زبر ہو : کَتَفٌ میں ک +

۱۰ - مَکسور = وہ حرف جس کو زیر ہو : کَتِفٌ میں ت +

۱۱ - مَضموم = وہ حرف جس پر پیش ہو : کَتَفٌ میں ف +

۱۲ - ساکِن = وہ حرف جس پر جزم ہو : وَرْدٌ میں ر +

۱۳ - مُشَدَّد = وہ حرف جس پر تشدید (ّ) ہو : مُحَمَّدٌ میں دوسرا میم +

۱۴ - مُعْرَب = وہ حرف جس کے آخر کی حرکت حالتوں کے اختلاف سے بدلتی رہے +

۱۵ - مَبْنِی = وہ حرف جس کے آخر کی حرکت حالتوں کے اختلاف سے نہ بدلے +

۱۶ - تعریف = کسی اسم نکرہ (اسم عام) کو معرفہ (اسم خاص) بنانا یا کسی اسم کا معرفہ ہونا +

۱۷ - تنکیر = کسی اسم کو نکرہ بنانا یا کسی اسم کا نکرہ ہونا +

۱۸ - لام تعریف = " اَلْ " جو کسی اسم پر لگایا جاتا ہے : اَلْکِتَابُ - اَلْفَرَسُ وغیرہ مین اَلْ +

۱۹ - مُعَرَّف بِاللَّام = وہ اسم جس پر لام تعریف داخل ہو : اَلْکِتَابُ +

۲۰ - وحدت = کسی لفظ کا ایسی حالت مین ہونا جس سے ایک چیز سمجھی جائے اس وقت اس اسم کو واحد یا مُفْرَد کہینگے : رَجُلٌ (ایک مرد) +

۲۱ - تَثْنِیَہ = کسی اسم کا ایسی حالت مین ہونا جس سے دو چیزین سمجھی جائین : رَجُلَانِ (دو مرد) اِس صورت مین اِس اسم کو مُثَنّٰی کہنا چاہئے - مگر عموماً اسے تثنیہ ہی کہتے ہین +

۲۲ - جَمع = کسی لفظ کا ایسی حالت مین ہونا جس سے دو سے زیادہ چیزین سمجھی جائین : رِجَالٌ (دو سے زیادہ مرد) ایسے اسمون کو مجموع کہا جائیگا لیکن عموماً اسے جمع ہی کہتے ہین +

۲۳ - اسم جمع = وہ لفظ ہے جو بظاہر لفظ مفرد ہو مگر ایک جماعت پر بولا جائے : قَوْمٌ (قوم) رَہْطٌ (گروہ - جماعت) +

۲۴ - تذکیر = کسی اسم کو مذکر بنانا یا کسی اسم کا مذکر ہونا +

۲۵ - تانیث = کسی اسم کو مؤنث بنانا یا کسی اسم کا مؤنث ہونا +

۲۶ - حُرُوف تہجی = الف با کے کل حروف کو حروف تہجی کہتے ہین +

۲۷۔ حُرُوفِ عِلَّت = ا۔ و اور ی۔ حروف علت ہیں +

۲۸۔ حُرُوفِ صَحِیح = حروف علت کے سوا بقیہ حروف تہجی کو حروف صحیح کہتے ہیں +

۲۹۔ هَمزہ = ایک همزہ (ء) تو وہی ہے جو حروف تہجی کا ایک حرف ہے۔ دوسرے وہ الف جو مُتحرک ہو (اَ۔اِ۔اُ) یا جزم والا ہو (رَأْسٌ میں الف) همزہ کہلاتا ہے۔ مگر جزم والے زیادہ تر اور متحرک پر بعض اوقات حرف همزہ (ء) بھی لکھتے ہیں: رَأْسٌ اور رَاْسٌ +

۳۰۔ هَمزَۃُ الوَصل = کسی لفظ کے شروع کا وہ ہمزہ جو ماقبل سے ملنے کی حالت میں تلفظ سے ساقط ہو جائے: اَلکِتَاب کا ہمزہ وَرَقُ الکِتَاب ہیں +

اَلدَّرسُ الاَوَّل

کلمہ اور اُس کی قسمیں

۱۔ بامعنی لفظ کو کَلِمَہ کہتے ہیں اور وہ تین قسم کا ہوتا ہے اسم، فعل اور حرف +

اسم۔ وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی بتانے میں دوسرے کلمہ کا محتاج نہ ہو اور اس میں تین زمانوں سے کوئی زمانہ سمجھا نہ جائے: رَجُلٌ (مرد) غُلَامٌ (خاص نام مردکا) ضَرْبٌ (مارنا) طَیِّبٌ (اچھا) هُوَ (وہ) اَنَا (میں) +

فعل وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا سمجھا جائے۔ اور تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی اس میں پایا جائے: قَرَأَ (اس نے پڑھا) ذَهَبَ (وہ گیا) یَذْهَبُ (وہ جاتا ہے یا جائیگا)

حرف وہ کلمہ ہے جس کے معنی اسم یا فعل کے ساتھ ملے بغیر سمجھ میں نہ آئیں: مِنْ (سے) عَلٰی (پر) فِیْ (میں) اِلٰی (تک): ذَهَبَ زَيْدٌ فِی الْمَسْجِدِ (زید مسجد میں گیا) +

اسم کی قسمیں

۲- اسم دو قسم کا ہوتا ہے (۱) نَكِرَه (۲) مَعْرِفَه

نکرہ وہ اسم ہے جو عام چیز پر بولا جائے: رَجُلٌ (مرد) اس لفظ سے کوئی خاص مرد نہیں سمجھا جاتا بلکہ ہر ایک اور کسی ایک مرد کو رَجُلٌ کہہ سکتے ہیں طَيِّبٌ (اچھا) اس سے کوئی خاص اچھی چیز نہیں سمجھی جاتی بلکہ ہر ایک اور کسی ایک اچھی چیز کو طَيِّبٌ کہہ سکتے ہیں +

معرفہ وہ اسم ہے جو خاص چیز پر بولا جائے: زَيْدٌ (ایک خاص مرد کا نام ہے) مَكَّةُ (ایک خاص شہر کا نام ہے) اَلرَّجُلُ (مخصوص مرد) +

اسم مَعْرِفَه کی قسمیں

۳- معرفہ کی سات قسمیں ہیں:-

(۱) اسم عَلَم: زَيْدٌ، عَمْرٌو وغیرہ +

(۲) اسم ضمیر: هُوَ (وہ) اَنْتَ (تو) اَنَا (میں) وغیرہ +

(۳) اسم اشارہ: هٰذَا (یہ) ذَاكَ (وہ) وغیرہ +

(۴) اسم موصول: اَلَّذِیْ (جو ایک مرد) اَلَّتِیْ (جو ایک عورت)

(۵) وہ اسم جو مُنَادٰی ہو: يَا رَجُلُ (اے مرد) يَا وَلَدُ (اے لڑکے) +

(۶) وہ اسم جو مُعَرَّف بِاللَّام (دیکھو اصطلاح ۱۹) ہو: اَلْفَرَسُ

(مخصوص گھوڑا) اَلرَّجُلُ (مخصوص مرد)

(۷) وہ اسم جو معرفہ کی مذکورہ قسمون مین سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو: کِتَابُ زَیْدٍ (زید کی کتاب) کِتَابُ ھٰذَا (اس کی کتاب) بَیْتُ الرَّجُلِ مخصوص مرد کا گھر)

۴۔ اقسام مذکورہ کے سوا بقیہ تمام اسماء نکرہ ہین ان کی بھی کئی قسمین ہین جن مین سے دو بڑی قسمین یہ ہین:-

(۱) اسم ذات وہ ہے جو جاندار یا بے جان چیزون کی خود ذات کا نام ہو: اِنْسَانٌ (آدمی) فَرَسٌ (گھوڑا) حَجَرٌ (پتھر)

(۲) اسم صفت وہ ہے جو کسی شے کی صفت بتائے: حَسَنٌ (خوبصورت) قَبِیْحٌ (بدصورت)

اسماء نکرہ کی باقی قسمون کا بیان آئندہ موقع موقع سے ہوگا +

اَلدَّرْسُ الثَّانِی

حرفِ تنکیر اور حرفِ تعریف

۱۔ عربی مین اسم نکرہ پر عموماً تنوین (دیکھو اصطلاح ۶) پڑھی جاتی ہے۔ اس حالت مین اس تنوین کو حرف تنکیر[۱] سمجھا جاتا ہے۔ اُردو مین اس کا ترجمہ "کوئی ایک" یا "ایک" یا "کچھ" کیا جاتا ہے: رَجُلٌ (کوئی ایک مرد یا ایک مرد) مَاءٌ (کچھ پانی) +

---

[۱] جیسا کہ انگریزی مین A ہے +

تنبیہ :- بعض اوقات اسم عَلَم پر بھی تنوین آتی ہے۔ مُحَمَّدٌ۔ عَمْرٌو زَیْدٌ وغیرہ۔ ایسی صورت میں تنوین کو حرف تنکیر نہ سمجھیں ؛

۲- اَلْ عربی کا حرف تعریف ہے جسے لام تعریف بھی کہتے ہیں۔ لام تعریف کسی اسم نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ ہو جاتا ہے اور اُسے مُعَرَّف بِاللّام (لام کے ذریعے معرفہ بنایا ہوا) کہتے ہیں۔ چنانچہ فَرَسٌ (کوئی ایک گھوڑا) اسم نکرہ ہے اور اَلْفَرَسُ (مخصوص گھوڑا) اسم معرفہ ہے ؛

۳- تنوین والے لفظ پر اَلْ داخل ہو تو تنوین ساقط ہو جاتی ہے چنانچہ اوپر کی مثالوں سے تم سمجھ سکتے ہو ؛

۴- معرف باللام کے ماقبل (پہلے) کوئی لفظ آئے تو اُسے اَلْ کے لام میں ملا کر پڑھنا چاہیے۔ اس وقت اَلْ کا ہمزہ جسے هَمْزَةُ الْوَصْل (دیکھو اصطلاح ۴) کہتے ہیں تلفظ سے ساقط ہو جائیگا : بَابُ الْبَيْت (گھر کا دروازہ) ؛

جب تنوین والا لفظ معرف باللام کے ماقبل ہو تو نون تنوین (دیکھو اصطلاح ۴) کو کسرہ سے دیکر لام کے ساتھ ملا کے پڑھیں : زَيْدٌ کے بعد اَلْعَالِمُ ہو تو پڑھینگے زَيْدُ الْعَالِمُ (عالم زید) ؛

۵- اَلْ جب ایسے لفظ پر داخل ہو جس کا پہلا حرف شمسی ہے تو اَلْ کا لام حرف شمسی میں مُدْغَم ہو جاتا ہے۔ یعنی تلفظ کے وقت لام کی بجائے حرف شمسی ہی کا تلفظ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں لام پر جزم نہیں لکھا جاتا۔ بلکہ حرف شمسی پر تشدید لکھا جاتا ہے : اَلشَّمْسُ (سورج) اَلرَّجُلُ وغیرہ ؛

---

۵ جیسے انگریزی میں THE ؛

حروف شمسیہ یہ ہیں:- ت ث د ذ ر ز س ش ص ض
ط ظ ل اور ن + اِن کے سوا باقی حروف قمریہ ہیں +

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱

تنبیہ ۲- ذیل کے اسموں پر حرف تعریف لگا کر بھی تلفظ کرو +

اِنْسَانٌ	آدمی	ضَوْءٌ	روشنی- چمک
بَيْتٌ	گھر	طَيِّبٌ	اچھا- پاک
تَمْرٌ	کھجور	ظَالِمٌ	ظلم کرنے والا
ثَمَرٌ	پھل	عَادِلٌ	انصاف کرنے والا
جَاهِلٌ	جاہل- بے علم	غَفُورٌ	بڑا بخشنے والا
حَسَنٌ	اچھا- خوبصورت	فَاسِقٌ	بدکار
خُبْزٌ	روٹی	قَبِيحٌ	بُرا- بدصورت
دَرْسٌ	سبق	كَبِيرٌ	بزرگ- سخی
ذَنْبٌ	گناہ	لَبَنٌ	دودھ
رَسُولٌ	پیغمبر	مَاءٌ	پانی
زَكٰوةٌ	زکوٰۃ	نَهَارٌ	دن
سَهْلٌ	آسان	وَ	اور
شَيْءٌ	چیز	اَوْ	یا
صَلٰوةٌ	نماز	يَوْمٌ	دن

مشق نمبر ۱

(۱) اَلْبَیْتُ (۲) اَلتَّمْرُ (۳) اَلصَّلٰوۃُ وَالزَّکٰوۃُ (۴) خُبْزٌ وَلَبَنٌ (۵) صَالِحٌ اَوْ فَاسِقٌ (۶) اَلْحَسَنُ اَوِ الْقَبِیْحُ (۷) اَلْمَاءُ وَالْخُبْزُ (۸) اَلتَّمْرُ وَاللَّبَنُ (۹) جَاھِلٌ وَعَالِمٌ (۱۰) اَلْاِنْسَانُ وَالْفَرَسُ (۱۱) دَرْسٌ وَکِتَابٌ (۱۲) اَلْعَادِلُ اَوِ الظَّالِمُ

عربی مین ترجمہ کرو

تنبیہ ۳- ذیل کے فقرون مین جس اسم پر لفظ "کوئی" یا "ایک" نہ لگا ہو اس کے ترجمے مین حرفِ تعریف لگاؤ۔

(۱) کوئی ایک گھوڑا (۲) کوئی ایک آدمی (۳) ایک مرد اور ایک گھوڑا (۴) کچھ روٹی اور کچھ پانی (۵) ایک آدمی اور ایک پھل اور ایک گھر (۶) نماز اور عالم (۷) نیک یا بد (۸) آدمی یا گھوڑا (۹) دودھ اور روٹی (۱۰) ایک انسان اور ایک گھوڑا (۱۱) بدصورت اور خوبصورت +

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ

مرکّبات

۱- دو یا زیادہ لفظون کے آپس کے تعلق کو ترکیب کہتے ہین اور اس مجموعے کو مُرَکَّب +

۲- مُرَکَّب دو قسم کا ہوتا ہے ناقص اور تامّ +

(۱) مرکب ناقص وہ ہے جس کے سُننے سے کوئی خبر یا حکم یا خواہش

نہ سمجھی جائے۔ بلکہ وہ ایک ادھوری بات ہو: رَجُلٌ حَسَنٌ (کوئی ایک اچھا مرد) کِتَابُ رَجُلٍ (کسی ایک مرد کی کتاب) +

(۲) مُرَکَّب تامّ وہ ہے جس کے سُننے سے کوئی خبر یا حکم یا خواہش سمجھی جائے: اَلرَّجُلُ حَسَنٌ (مرد اچھا ہے) خُذِ الْکِتَاب (کتاب لے)۔ مرکب تامّ کو جملہ یا کلام بھی کہتے ہیں +

۳۔ مرکب ناقص کئی قسم کا ہوتا ہے توصیفی۔ اضافی عددی وغیرہ جن میں سے مرکب توصیفی کا بیان یہاں کیا جاتا ہے۔ باقی مرکبات ناقصہ کا نیز جملہ کا بیان آئندہ ہوگا +

مُرَکَّب تَوْصِیفِی

۴۔ جس مرکب میں دوسرا لفظ پہلے کی صفت ظاہر کرے۔ وہ مرکب توصیفی ہے: رَجُلٌ صَالِحٌ (کوئی ایک مرد نیک) دیکھو اس مثال میں لفظ صَالِح لفظ رَجُل کی نیکی کی صفت ظاہر کرتا ہے +

۵۔ مرکب توصیفی میں پہلا جزو اسم ذات (دیکھو سبق ۱-۴) ہوتا ہے اور دوسرا اسم صفت۔ دیکھو اوپر کی مثال میں رَجُل اسم ذات ہے اور صَالِح اسم صفت +

۶۔ مرکب توصیفی میں پہلے جزو کو موصوف اور دوسرے کو صفت کہتے ہیں چنانچہ اوپر کی مثال میں رَجُلٌ موصوف ہے اور صَالِح صفت ہے +

۷۔ موصوف نکرہ ہو تو صفت بھی نکرہ ہوگی۔ ورنہ معرفہ جیسے رَجُلٌ صَالِحٌ اس میں دونوں جزو نکرہ ہیں۔ اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ دونوں جزو معرفہ ہیں۔ بَکْرٌ اَلْعَالِمُ (بکر جو کہ عالم ہے) اس میں دونوں جزو معرفہ ہیں +

۸۔ مرکب توصیفی اور دیگر مرکبات ناقصہ ہمیشہ جملہ کا جزو ہوا کرتے ہیں۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۲

بُسْتَانٌ	باغ	كَبِيرٌ	بڑا
بَحْرٌ	سمندر۔ دریا	عَمِيقٌ	گہرا
بِطِّيخٌ	تربوز	رَدِيٌّ	نکما
تُفَّاحٌ	سیب	جَيِّدٌ	عمدہ
رُمَّانٌ	انار	حُلْوٌ	میٹھا
شَارِعٌ	بڑا راستہ۔ شاہراہ	عَرِيضٌ	چوڑا
قَصْرٌ	محل۔ حویلی	شَدِيدٌ	مضبوط
مَحَلٌّ	جگہ	نَظِيفٌ	ستھرا
مَسْجِدٌ	مسجد	وَسِيعٌ	کشادہ
مَلِكٌ	بادشاہ	عَظِيمٌ	بزرگی والا۔ بڑا۔ شاندار
جُبْنٌ	پنیر	مَالِحٌ	کھارا۔ نمکین
وَلَدٌ	لڑکا	صَغِيرٌ	چھوٹا
وَرْدٌ	گلاب کا پھول	أَحْمَرُ (بغیر تنوین کے)	سرخ

تنبیہ اوپر کے سلسلے میں ایک طرف اسم ذات اور دوسری طرف اسم صفت

مشق نمبر ۲

(۱) اَللّٰهُ الْعَظِيمُ (۲) اَلرَّسُولُ الْكَرِيمُ (۳) قَصْرٌ عَظِيمٌ (۴) اَلْبَيْتُ الصَّغِيرُ (۵) بُسْتَانٌ نَظِيفٌ (۶) تَمْرٌ حُلْوٌ (۷) اَلتَّمْرُ الْحُلْوُ (۸)

مَلِكٌ صَالِحٌ (۹) اَلْبَحْرُ الْمَالِحُ (۱۰) شَيْءٌ طَيِّبٌ (۱۱) اَلرَّجُلُ الطَّيِّبُ (۱۲) مُحَمَّدُنِ الرَّسُوْلُ (۱۳) رَبٌّ غَفُوْرٌ (۱۴) ذَنْبٌ عَظِيْمٌ (۱۵) رَجُلٌ قَبِيْحٌ (۱۶) اَلْجُبْنُ الرَّدِيْءُ (۱۷) خُبْزٌ جَيِّدٌ وَتَمْرٌ حُلْوٌ (۱۸) اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ وَالْمَلِكُ الْكَرِيْمُ (۱۹) تُفَّاحٌ اَحْمَرُ (۲۰) اَلْبِطِّيْخُ الْحُلْوُ (۲۱) اَلْوَرْدُ الْاَحْمَرُ

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) مضبوط مکان (۲) چھوٹا گھر (۳) ایک خوبصورت پھول (۴) بدصورت مرد (۵) چوڑا راستہ (۶) کوئی ایک نیک مرد (۷) میٹھا دودھ (۸) انصاف کرنے والا بادشاہ (۹) شاندار محل (۱۰) آسان سبق (۱۱) ایک خوبصورت گھوڑا (۱۲) ایک میٹھا پھل (۱۳) چھوٹی جگہ (۱۴) عمدہ گھوڑا (۱۵) کشادہ گھر (۱۶) عمدہ روٹی یا اچھا دودھ (۱۷) ایک نیک لڑکا اور ایک بدکار لڑکا (۱۸) بڑی مسجد اور ایک چھوٹا باغ +

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ

تذکیر و تانیث[1]

۱- جنس کے اعتبار سے اسم دو قسم کا ہوتا ہے (۱) مُذَكَّر (۲) مُؤَنَّث جیسے اِبْنٌ (بیٹا) مذکر ہے۔ اِبْنَةٌ (بیٹی) مؤنث ہے +

۲- اسم مذکر کے آخر مین ة (تائے تانیث) بڑھانے سے مؤنث ہوجاتا ہے

[1] دیکھو اصطلاح نمبر ۲۴ و ۲۵ +

جیسا کہ اِبْنٌ سے اِبْنَةٌ ہوگیا۔ اسی طرح حَسَنٌ سے حَسَنَةٌ۔ مَلِكٌ (بادشاہ) سے مَلِكَةٌ (ملکہ یا بادشاہ بیگم) وغیرہ +

۳۔ بعض اسمون کے آخر مین الف مقصورہ (ی) یا الف ممدودہ (= اء) تانیث کی علامت ہوتی ہے۔ مثلاً حُسْنیٰ (بہت خوبصورت عورت) زَهْرَاءُ (آب وتاب والی)

۴۔ بعض اسماء بغیر کسی علامت تانیث کے مؤنث مانے جاتے ہین جن کی تفصیل سب ذیل ہے +

(الف) جو اسم کسی عورت (مؤنث) پر بولا جائے: اُمٌّ (ماں) عَرُوسٌ (دُلہن) هِنْدٌ (ایک عورت کا نام۔ ہندوستان) +

(ب) ملکون کے نام: مِصْرُ (بغیر تنوین کے۔ مُلک مصر) اَلشَّامُ (مُلکِ شام) اَلرُّوْمُ (مُلکِ روم) +

(ج) اُن اعضا کے نام جو جُفت جُفت ہین: يَدٌ (ہاتھ) رِجْلٌ (پاؤن) اُذُنٌ (کان) عَيْنٌ (آنکھ) +

(د) اسماء مذکورہ کے علاوہ بھی بعض اسم ایسے ہین جن کو اہلِ عرب مؤنث استعمال کرتے ہین۔ جن مین سے چند ذیل مین درج ہین:-

اَرْضٌ	زمین	دَارٌ	گھر	شَمْسٌ	سورج
حَرْبٌ	لڑائی	رِيْحٌ	ہوا	نَارٌ	آگ
خَمْرٌ	شراب	سُوْقٌ	بازار	نَفْسٌ	جان

۵۔ بعض اسمون کے آخر مین ة ہوتی ہے لیکن وہ مذکر مانے جاتے

ہین اس لئے کہ وہ مردون پر بولے جاتے ہین : طَرَفَةُ (ایک شاعر کا نام ہے) خَلِيفَةٌ (مسلمانون کا بادشاہ) عَلَّامَةٌ (بہت بڑا عالم) +

۶- یاد رکھو جس طرح تعریف و تنکیر مین صفت اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے - اسی طرح تذکیر و تانیث مین بھی مطابق ہوتی ہے +

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳

بَلْدَةٌ	شہر	فَاطِمَةُ	(بغیر تنوین کے) خاص نام عورت کا
اَلْحَكِيمُ	حکمت سے بھرا ہوا - دانا		
شَدِيدٌ	سخت	اَلْقُرْآنُ	قرآن (شریف)
صَادِقٌ	سچّا	قَصِيرٌ	کوتاہ
طَالِعٌ	طلوع ہونے والا	قَلْبٌ	دل
طَوِيلٌ	لمبا	قَمَرٌ	چاند
طَيِّبَةٌ	اچھی - اچھا	مُطْمَئِنَّةٌ	اطمینان والا
غَارِبٌ	غروب ہونے والا	مُوقَدَةٌ	بھڑکائی ہوئی
فَرِيضَةٌ	فرض - ضروری کام	نَهْرٌ	نہر - ندی

مشق نمبر ۳

(۱) اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (۲) لَيْلَةٌ طَوِيلَةٌ (۳) اَلْقُرْآنُ الْحَكِيمُ (۴) رِيحٌ شَدِيدَةٌ (۵) اَلْخَلِيفَةُ الْعَادِلُ (۶) بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ (۷) دَارٌ عَظِيمَةٌ (۸) نَارٌ مُوقَدَةٌ (۹) اِبْنَةٌ صَالِحَةٌ (۱۰) هِنْدٌ الصَّادِقَةُ (۱۱) اَلْعَرُوسُ الْحَسَنَةُ (۱۲) اَلشَّمْسُ الطَّالِعَةُ وَالْقَمَرُ الْغَارِبُ (۱۳) اَلصَّلَاةُ

اَلْفَرَسُ (۱۴) فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ (۱۵) اَلْاِبْنَةُ الْحُسْنٰى (۱۶) حَرْبٌ طَوِيْلَةٌ +

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) ایک خوبصورت لڑکی (۲) نیک خلیفہ (۳) دانا مرد (۴) فرض زکوٰۃ (۵) کوئی ایک فرض نماز (۶) ایک چھوٹی رات (۷) بڑا دن (۸) اچھی چیز (۹) خوبصورت دلہن (۱۰) غروب ہونے والا آفتاب اور طلوع ہونے والا چاند (۱۱) تند ہوا (۱۲) دراز ندی (۱۳) لمبی لڑائی (۱۴) کوتاہ ہاتھ (۱۵) ایک اطمینان الاول (۱۶) محمد جو نیک ہے +

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ

وحدت وجمع[1]

۱- تعداد ظاہر کرنے کے لحاظ سے عربی مین اسم تین[2] قسم کا ہوتا ہے +

(۱) واحد یا مُفْرَد جو ایک پر دلالت کرے۔ جیسے رَجُلٌ ایک مرد

(۲) تثنیہ جو دو پر دلالت کرے۔ جیسے رَجُلَانِ دو مرد

(۳) جمع جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے جیسے رِجَالٌ دو سے زیادہ مرد

۲- واحد کے آخر مین سے اِنِ (حالتِ رفعی مین۔ دیکھو سبق ۱۰-۲) یا سے یْنِ (حالت نصبی و جری مین۔ دیکھو سبق ۱۰-۲) بڑھانے سے تثنیہ ہو جاتا ہے: مَلِكٌ (ایک بادشاہ) مَلِكَانِ یا مَلِكَيْنِ (دو بادشاہ)۔ اسی طرح مَلِكَةٌ سے مَلِكَتَانِ یا مَلِكَتَيْنِ +

۳- جمع دو قسم کی ہے (۱) جمع سالم (اَلْجَمْعُ السَّالِمُ)۔ (۲) جمع مکسّر

---

[1] دیکھو حاشیہ صفحہ نمبر ۲۰، ۲۱، ۲۲ [2] بخلاف فارسی و انگریزی وغیرہ کے کیونکہ ان مین تثنیہ نہین ہوتا +

(اَلْجَمْعُ الْمُكَسَّرُ) +

جمع سالم وہ ہے جس مین واحد کی صورت سلامت رہکر آخر مین کچھ اضافہ ہوا ہو۔ اور اس کی دو قسمین ہین :—

(۱) مذکر جس کے آخر مین ـُوْنَ (حالتِ رفعی مین) یا ـِيْنَ (حالتِ نصبی و جری مین) بڑھائین : مُسْلِمٌ (ایک مسلمان مرد) سے مُسْلِمُوْنَ یا مُسْلِمِيْنَ +

(۲) مؤنث جس کے آخر مین ـَاتٌ (حالتِ رفعی مین) یا ـَاتٍ (حالتِ نصبی و جری مین) بڑھایا جائے : مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ یا مُسْلِمَاتٍ +

جمع مکسر وہ ہے جس مین واحد کی صورت بدل[1] جاتی ہے۔ اسکے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہین ہے۔ کبھی تو کچھ حروف بڑھا گھٹا دئے جاتے ہین اور کبھی محض حرکات و سکنات مین تغیر و تبدل ہو جاتا ہے : رَجُلٌ سے اَرْجُلٌ یا رِجَالٌ۔ وَزِيْرٌ سے وُزَرَاءُ۔ كِتَابٌ سے كُتُبٌ۔ خَشَبٌ (لکڑی) سے خُشُبٌ وغیرہ جمع مکسر کا مفصل بیان سبق ۱۲ مین ہوگا +

تنبیہ ۱۔ بعض اسمائے مؤنث کی جمع سالم مذکر کی طرح آتی ہے مثلاً سَنَةٌ (برس) کی جمع سالم سِنُوْنَ یا سِنِيْنَ ہوتی ہے +

تنبیہ ۲۔ یاد رکھو تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے آخر مین جو نون آتا ہے وہ نون اعرابی کہلاتا ہے (دیکھو زیادہ تفصیل کیلئے سبق ۱۰-۳) +

---

[1] مگر بعض الفاظ مین واحد اور جمع کی صورت ایک ہی رہتی ہے جیسے فُلْكٌ (کشتی) واحد بھی ہے اور جمع بھی۔ ان کا شمار بھی جمع مکسر مین ہے +

۴۔ بعض اسماء واحد کی صورت مین ہوتے ہین لیکن وہ ایک جماعت پر بولے جاتے ہین۔ ان کے واحد کے لئے بھی کوئی لفظ نہین ہوتا۔ اس لئے وہ درحقیقت جمع نہین ہین۔ ایسے اسم کو اسم جمع کہتے ہین: قَوْمٌ (قوم) رَهْطٌ (گروہ۔ جماعت) عبارت مین ان کا استعمال عموماً جمع کی طرح ہوگا +

۵۔ بعض اسم بظاہر واحد مذکر کی صورت مین ہین مگر وہ کسی شے کی کُل جنس پر بولے جاتے ہیں۔ اُن مین واحد۔ تثنیہ یا جمع کا لحاظ نہین جیسے حَجَرٌ (جنس پتھر) شَجَرٌ (جنس درخت) زَيْتُوْنٌ (جنس زیتون) ایسے اسم کو اسم جنس کہتے ہین۔ عبارت مین ان کا استعمال واحد مذکر کی طرح ہوتا ہے۔ جب اس جنس کا ایک ہی فرد مقصود ہو تو عموماً اسمائے جنس پر ۃ لگاتے ہین۔ اس وقت اس ۃ کو تائے وحدت کہتے ہین جیسے حَجَرَةٌ (ایک پتھر) شَجَرَةٌ (ایک درخت) +

۶۔ دوسرے اور تیسرے سبقون مین تم پڑھ چکے ہو۔ تعریف و تنکیر اور تذکیر و تانیث مین صفت اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔ اب یہ بھی یاد رکھو کہ وحدت۔ تثنیہ و جمع مین بھی صفت کو اپنے موصوف کے موافق ہونا چاہئے (جیسا کہ ذیل کی مشقی مثالون سے تم سمجھ لوگے) +

لیکن جبکہ موصوف غیر عاقل[1] کی جمع ہو (خواہ مذکر ہو خواہ مؤنث) تو صفت عموماً واحد مؤنث ہوتی ہے۔ اگرچہ بعض اوقات جمع بھی ہوتی ہے

[1] عموماً انسان کو عاقل کہتے ہین نیز جن اور فرشتون کا شمار عقلا مین ہے۔ باقی مخلوق غیر عاقل مانی جاتی ہے +

چنانچہ اَیَّامٌ مَعْدُوْدَۃٌ (گنے ہوئے دن) بھی کہا جاتا ہے اور اَیَّامٌ مَعْدُوْدَاتٌ بھی۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۴

اَلْاٰتِیْ	آئندہ۔آنے والا	لَاعِبٌ	کھیلنے والا
اَلْجَارِیْ	روان۔بہنے والا	لَامِعٌ	چمکدار
اَلْمَاضِیْ	گذشتہ	مَبْسُوْطٌ	خوشدل
حَارَۃٌ	محلہ	مُجْتَهِدٌ	محنتی۔چست
خَادِمٌ	خدمتگار۔نوکر	مَشْغُوْلٌ	مشغول۔مصروف
خَبَّازٌ	نانبائی	مُظْلِمٌ	اندھیرا۔اندھیرا کرنیوالا
خَیَّاطٌ	درزی	مُعَلِّمٌ	سکھانیوالا۔اُستاد
تَعْبَانٌ	تھکا ماندہ	مُعَلِّمَۃٌ	اُستانی
زَعْلَانٌ	ناخوش۔ناراض	مُنِیْرٌ	روشن۔روشن کرنیوالا
شَهْرٌ	مہینہ	نَجَّارٌ	بڑھئی
کَسْلَانٌ	سُست		

مشق نمبر ۴

(۱) اَلْمُعَلِّمُ الصَّالِحُ (۲) اَلْمُعَلِّمَتَانِ الصَّالِحَتَانِ (۳) اَلْمُعَلِّمُوْنَ الصَّالِحُوْنَ (۴) مُعَلِّمَاتٌ مُجْتَهِدَاتٌ (۵) اَللَّیْلَۃُ الْمُظْلِمَۃُ (۶) قَمَرٌ مُنِیْرٌ (۷) اَلشَّمْسُ الْمُنِیْرَۃُ (۸) اَلْعَیْنَانِ اللَّامِعَتَانِ (۹) اَلسَّنَۃُ الْمَاضِیَۃُ (۱۰) اَلشَّهْرُ الْجَارِیْ (۱۱) اَلْاَنْهُرُ الْجَارِیَۃُ (۱۲) حَارَاتٌ نَظِیْفَۃٌ (۱۳) خَیَّاطَۃٌ کَسْلَانَۃٌ

(۱۴) اَلْاِبْنَتَانِ اللَّاعِبَتَانِ (۱۵) اِبْنَتَانِ تَعْبَانَتَانِ (۱۶) رَجُلَانِ نَرْعَلَانِ (۱۷) اَلسِّنُوْنَ الْاٰتِيَةُ (۱۸) اَلْحَيَوَانَاتُ الصَّغِيْرَةُ (۱۹) اَلتُّجَّارُوْنَ الْكَسْلَانُوْنَ وَالْخَادِمُوْنَ الْمُجْتَهِدُوْنَ (۲۰) زَيْدُنِ الزَّعْلَانُ (۲۱) عَمْرُوْنِ الْمَبْسُوْطُ +

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) ایک چمکدار آنکھ (۲) دو محنتی مرد (۳) مشغول نانبائی (۴) دو تھکے ہوئے بڑھئی (۵) روشن دن (۶) خوبصورت درزنین (۷) تھکے ہوئے نوکر (۸) سُست درزی (۹) بہتی نہرین (۱۰) بڑے جانور (۱۱) سالِ رواں (۱۲) ماہِ گذشتہ (۱۳) گذرے ہوئے سال (۱۴) خوشدل خادم +

سوالات نمبر ۱

(۱) کلمہ کی تعریف کرو +

(۲) کلمہ کی کتنی قسمین ہین؟ ہر ایک قسم کی تعریف کرو اور مثالین دو +

(۳) اسم اور فعل مین بڑا فرق کیا ہی؟

(۴) زمانے کتنے ہین؟

(۵) الفاظِ ذیل مین اسم فعل اور حرف کی تمیز کرو:-

هُوَ (وہ) مِنْ (سے) ضَرَبَ (اُس نے مارا) يَذْهَبُ (وہ جاتا ہے) بَلَدٌ (شہر) اَلْفَرَسُ (گھوڑا) -

(۶) اسم معرفہ اور نکرہ کی تعریف کرو اور مثالین دو +

(۷) اسم معرفہ کتنی قسم کا ہوتا ہے؟

(۸) ذیل کے اسمون مین معرفہ اور نکرہ کی تمیز کرو :-
زَیْدٌ. مَکَّةُ. بَلَدٌ. رَجُلٌ. اَلطَّیِّبُ
نَحْنُ (ہم) اَلْفَرَسُ +

(۹) مذکورہ الفاظ مین کون کون سی قسم کے معرفہ ہین ؟

(۱۰) اَلْ کے اَ کو کیا کہتے ہین ؟

(۱۱) نون تنوین کیا ہے ؟

(۱۲) تنوین والا لفظ معرف باللام کے ساتھ کس طرح ملایا جائے ؟

(۱۳) حروف قمریہ کون سے ہین اور شمسیہ کون سے ؟

(۱۴) ترکیب اور مرکب مین فرق کیا ہے ؟

(۱۵) مرکب توصیفی کیا ہے ؟

(۱۶) صفت کو کون کون سی باتون مین موصوف کے مطابق ہونا چاہئے اور اس سے مستثنیٰ صورتین کونسی ہین ؟

(۱۷) علامت تانیث کیا ہے ؟

(۱۸) کون سے الفاظ بغیر علامت تانیث کے مؤنث استعمال ہوتے ہین ؟

(۱۹) علامت تانیث کی موجودگی مین کون سے الفاظ مذکر کو مستعمل ہوتے ہین ؟

(۲۰) تثنیہ اور جمع سالم مذکر کو مؤنث بنانے کا کیا قاعدہ ہے ؟

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ

اَلْجُمْلَةُ الْاِسْمِیَّةُ

۱۔ تم پڑھ چکے ہو کہ پوری بات کو جملہ کہتے ہین (دیکھو سبق ۲-۲ ب) اب بھی یہ یاد رکھو کہ جملہ دو قسم کا ہوتا ہے :- اِسْمِیّہ اور فِعْلِیّہ

جملۂ اسمیہ (اَلْجُمْلَةُ الْاِسْمِیَّةُ) وہ ہے جس مین پہلا جزو اسم ہو:

زَیْدٌ حَسَنٌ (زید خوبصورت ہے) +

جملۂ فعلیہ (اَلْجُمْلَةُ الْفِعْلِيَّةُ) وہ ہے جس مین پہلا جزو فعل ہو: حَسُنَ زَیْدٌ (زید خوبصورت ہوا) +

ذیل مین جملۂ اسمیہ کے متعلق ضروری باتین لکھی جاتی ہین اور جملۂ فعلیہ کا بیان سبق ۱۷ مین ہوگا +

۲- جملۂ اسمیہ مین عموماً پہلا جزو معرفہ اور دوسرا نکرہ ہوتا ہے چنانچہ اوپر کی مثال مین زَیْدٌ اسم معرفہ ہے اور حَسَنٌ اسم نکرہ +

تنبیہ ۱- جملۂ اسمیہ اور مرکب توصیفی مین اتنا ہی فرق ہے کہ مرکب توصیفی مین دونون اجزا تعریف و تنکیر مین یکسان ہوتے ہین اور جملۂ اسمیہ مین پہلا جزو معرفہ اور دوسرا نکرہ چنانچہ مثال مذکورہ مین اگر پہلے جزو زید کی جگہ کوئی اسم نکرہ مثلاً رَجُلٌ رکھین اور کہین رَجُلٌ حَسَنٌ (اچھا مرد)- یا دوسرے جزو حَسَن پر اَلْ لگا کر معرفہ کردین اور کہین زَیْدُنِ الْحَسَنُ تو یہ دونون صورتین مرکب توصیفی ہوجائینگی +

البتہ جب جملہ اسمیہ کا دوسرا جزو ایسا لفظ نہ ہو جو کسی موصوف کی صفت واقع ہوسکے تو جائز ہے کہ جملہ اسمیہ کا دوسرا جزو بھی معرفہ ہو مثلاً اَنَا یُوْسُفُ (مین یوسف ہون) +

تنبیہ ۲- جیسا کہ فارسی مین "است- اند" وغیرہ اور اُردو مین "ہے- ہین" وغیرہ کلماتِ ربط ہین اس طرح عربی مین کوئی

لفظ نہیں ہے۔ یہ معنی جملے میں خود پیدا ہوتے ہیں چنانچہ زَیْدٌ عَالِمٌ کے معنی ہیں۔ "زید عالم ہے" +

۳۔ جملۂ اسمیہ کے پہلے جزو کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں +

۴۔ عموماً مبتدا اور خبر مرفوع (حالت رفع میں) ہوتے ہیں +

۵۔ صفت کی طرح خبر بھی وحدت۔ تثنیہ وجمع اور تذکیر وتانیث میں اپنے مبتدا کے مطابق ہوتی ہے۔ مگر جبکہ مبتدا غیر عاقل کی جمع ہو تو خبر عموماً واحد مؤنث ہوا کرتی ہے۔ مثلاً :—

		مبتدا	واحد	مذکر	عاقل
اَلرَّجُلُ صَادِقٌ	مرد سچا ہے				
اَلرَّجُلَانِ صَادِقَانِ	دو مرد سچے ہیں	〃	تثنیہ	〃	〃
اَلرِّجَالُ صَادِقُوْنَ	بہت مرد سچے ہیں	〃	جمع	〃	〃
اَلْمَرْءَةُ صَادِقَةٌ	عورت سچی ہے	〃	واحد	مؤنث	〃
اَلْمَرْءَتَانِ صَادِقَتَانِ	دو عورتیں سچی ہیں	〃	تثنیہ	〃	〃
اَلنِّسَاءُ صَادِقَاتٌ	بہت عورتیں سچی ہیں	〃	جمع	〃	〃
اَلرِّيْحُ شَدِيْدَةٌ	ہوا تند ہے	〃	واحد	〃	غیر عاقل
اَلرِّيْحَانِ شَدِيْدَتَانِ	دو ہوائیں تند ہیں	〃	تثنیہ	〃	〃
اَلرِّيَاحُ شَدِيْدَةٌ	ہوائیں تند ہیں	〃	جمع	〃	〃

تنبیہ ۳۔ مذکورہ مثالوں میں اگر دوسرے جزو کو مُعَرَّف بِاللَّام کر دیں یا پہلے جزو پر سے اَلْ نکال ڈالیں تو سب مثالیں مرکب توصیفی کی ہو جائینگی +

۶۔ اگر مبتدا دو ہون اور جنس مین مختلف یعنی ایک مذکر دوسرا مونث تو خبر مین لحاظ مذکر کا رکھا جائیگا۔ یعنی خبر مذکر ہوگی جیسے اَلْاِبْنُ وَ اَلْاِبْنَةُ حَسَنَانِ (بیٹا اور بیٹی خوبصورت ہین) +

۷۔ مبتدا اور خبر کبھی مفرد ہوتے ہین کبھی مُرکب۔ مفرد کی مثالین تو لکھی گئین۔ مرکب کی مثالین یہ ہین:—

اَلرَّجُلُ الطَّبِيْبُ حَاضِرٌ (اچھا مرد حاضر ہے) اس مین "مبتدا" مرکب توصیفی ہے۔ زَيْدٌ رَجُلٌ طَيِّبٌ (زید اچھا مرد ہے) اس مین "خبر" مرکب توصیفی ہے +

۸۔ جملۂ اسمیہ پر مَا یا لَيْسَ داخل ہونے سے اس مین نفی کے معنی پیدا ہوتے ہین۔ ایسی صورت مین اکثر خبر پر بِ لگا کر خبر کو جرّ دیتے ہین۔ اس بِ کے کچھ معنی نہین لئے جاتے: مَا زَيْدٌ بِعَالِمٍ (زید عالم نہین ہے) لَيْسَ زَيْدٌ بِرَجُلٍ قَبِيْحٍ (زید بُرا مرد نہین ہے) +

۹۔ جملۂ اسمیہ پر اکثر حرف اِنَّ (بیشک) بھی داخل ہوتا ہے جس کی وجہ سے مبتدا کو نصب پڑھایا جاتا ہے اور خبر بدستور مرفوع ہوتی ہے: اِنَّ الْاَرْضَ مُدَوَّرَةٌ (بیشک زمین گول ہے) +

تنبیہ ۴۔ کسی جملے مین استفہام کے معنی پیدا کرنے ہون تو اس پر هَلْ یا اَ لگا دو +

سلسلۂ الفاظ نمبر ۵

بَلْ	بلکہ	جَالِسٌ . قَاعِدٌ	بیٹھا ہوا یا بیٹھنے والا
جَدِيْدٌ	نیا	جِيْفَةٌ	مُردار

حَاضِرٌ	موجود۔ حاضر	قَدِيمٌ	پُرانا
حَيَوَانٌ	جانور	مَشْهُورٌ / مَعْرُوفٌ	مشہور
شَاةٌ	بکری		
غَائِبٌ	غائب	مُفْلِحٌ	کامیاب
فِيلٌ	ہاتھی	مُؤْمِنٌ	ایماندار۔ مسلمان
قَائِمٌ	کھڑا	نَعَمْ	ہاں

		ضمائر مرفوعہ منفصلہ		
		غائب	مخاطب	متکلم
مذکر	واحد	هُوَ (وہ ایک مرد)	أَنْتَ (تو ایک مرد)	أَنَا (میں ایک مرد)
	تثنیہ	هُمَا (وہ دو مرد)	أَنْتُمَا (تم دو مرد)	نَحْنُ (ہم دو مرد)
	جمع	هُمْ (وہ بہت مرد)	أَنْتُمْ (تم بہت مرد)	۔ (ہم بہت مرد)
مؤنث	واحد	هِيَ (وہ ایک عورت)	أَنْتِ (تو ایک عورت)	أَنَا (میں ایک عورت)
	تثنیہ	هُمَا (وہ دو عورتیں)	أَنْتُمَا (تم دو عورتیں)	نَحْنُ (ہم دو عورتیں)
	جمع	هُنَّ (وہ بہت عورتیں)	أَنْتُنَّ (تم بہت عورتیں)	۔ (ہم بہت عورتیں)

مشق نمبر ۵

(۱) اَلْوَلَدُ قَائِمٌ (۲) اَلْاِبْنَةُ جَالِسَةٌ (۳) هُوَ خَبَّازٌ (۴) مَا هُوَ بِنَجَّارٍ (۵) هَلْ هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ ؟ (۶) نَعَمْ (۷) هَلِ الدَّارُ جَدِيدَةٌ ؟ (۸) لَا۔ هِيَ قَدِيمَةٌ (۹) اَللَّيْلَةُ مُظْلِمَةٌ (۱۰) هَلْ أَنْتُمْ خَيَّاطُونَ ؟ (۱۱) لَا۔ نَحْنُ مُعَلِّمُونَ

(۱۲) لَيْسَ الرَّجُلُ بِحَاضِرٍ (۱۳) حَارَاتٌ نَظِيفَةٌ (۱۴) اَلْحَارَاتُ نَظِيفَةٌ (۱۵) اَاَنْتَ يُوسُفُ ؟ (۱۶) نَعَمْ. اَنَا يُوسُفُ (۱۷) هِيَ خَيَّاطَةٌ مُجْتَهِدَةٌ (۱۸) هُمُ الْمُؤْمِنُونَ الْمُفْلِحُونَ (۱۹) اَلرِّجَالُ الْحَاضِرُونَ هُمْ عَالِمُونَ (۲۰) اَلْمَرْءَةُ الصَّادِقَةُ حَاضِرَةٌ (۲۱) اَلِابْنَتَانِ الْحَسَنَتَانِ غَائِبَتَانِ (۲۲) طَرَفَهُ شَاعِرٌ مَعْرُوفٌ (۲۳) اِنَّ الْخَيَّاطَ وَالْخَيَّاطَةَ كَسْلَانَانِ (۲۴) اِنَّ الْمُعَلِّمِينَ وَالْمُعَلِّمَاتِ (دیکھو سبق ۵-۳) مَبْسُوطُونَ. (۲۵) اَلشَّاةُ نَظِيفَةٌ وَالْفِيلُ جِيفَةٌ (۲۶) اِنَّ الْمَرْءَتَيْنِ (دیکھو سبق ۵-۲۰) جَالِسَتَانِ

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) معلم موجود ہے (۲) وہ درزی [جمع] ہین (۳) تم عالم ہو (۴) وہ یوسف ہے (۵) مین حسن ہون (۶) کیا وہ عورتین درزین ہین؟ (۷) ایک نیا مکان (۸) مکان نیا ہے (۹) کیا تو محمود ہے ؟ (۱۰) نہین مین حامد ہون (۱۱) ہاتھی ایک شاندار جانور ہے (۱۲) بیشک مؤمن فلاح پانے والا ہے (۱۳) بیشک مرد [جمع] بیٹھے ہین (۱۴) بیشک دو عورتین کھڑی ہین (۱۵) بیشک دو سچے مرد حاضر ہین (۱۶) بکری کھڑی نہین بلکہ بیٹھی ہے ✦

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ

مرکّب اضافی

۱- جس مرکب مین دونون جزو اسم ہون اور پہلا دوسرے کی طرف

منسوب ہو اسے مرکب اضافی کہتے ہین۔ مثلاً کِتَابُ زَیْدٍ (زید کی کتاب) خَاتَمٌ فِضَّةٍ (چاندی کی انگوٹھی) مَاءُ النَّهْرِ (نہر کا پانی) +

۲۔ دو اسمون مین اس قسم کی نسبت کا نام اضافت (اَلْاِضَافَةُ) ہے +

۳۔ مُرَکَّبِ اِضَافِی کے پہلے جزو کو مُضَاف (منسوب) اور دوسرے کو مُضَافٌ اِلَیْهِ (جس کی طرف کوئی چیز منسوب ہو) کہا جاتا ہے +

۴۔ مُضاف پر نہ تو لام تعریف (اَلْ) داخل ہوتا ہے نہ تنوین۔ برخلاف مُضَافٌ اِلَیْهِ کے (دیکھو اوپر کی مثالین) +

۵۔ مُضَافٌ اِلَیْهِ ہمیشہ مجرور (زیر والا) ہوتا ہے +

۶۔ مضاف ہمیشہ مضاف الیہ سے پہلے آتا ہے +

۷۔ مرکب اضافی بھی مرکب توصیفی کی طرح پُورا جملہ نہیں ہوتا (دیکھو سبق ۲-۷) بلکہ جملے کا جزو ہوا کرتا ہے۔ مثلاً مَاءُ النَّهْرِ حُلْوٌ (نہر کا پانی میٹھا ہے) اس جملے مین مَاءُ النَّهْرِ مبتدا ہے اور حُلْوٌ خبر +

۸۔ بعض اوقات ایک ترکیب مین کئی مضاف الیہ ہوتے ہین جیسے بَابُ بَیْتِ الْاَمِیْرِ (امیر کے گھر کا دروازہ) بَابُ بَیْتِ ابْنِ الْوَزِیْرِ (وزیر کے بیٹے کے گھر کا دروازہ) +

۹۔ اسم نکرہ جب معرفہ کی طرف مضاف ہو تو وہ بھی معرفہ سمجھا جاتا ہے۔ مثلاً کِتَابُ الرَّجُلِ یا کِتَابُ زَیْدٍ مین کتاب کا لفظ بھی الرجل اور زید کی طرح معرفہ سمجھا جائیگا (اس قاعدے کا اثر سبق ۱۱-۳ مین معلوم ہو جائیگا +

تنبیہ۔ اضافت کے چند اور ضروری مسائل سبق ۱۱ مین دیکھو +

سلسلۂ الفاظ نمبر ۶

أَسَدٌ	شیر	سُلْطَانٌ	پادشاہ۔ غلبہ
اِسْمٌ	نام	طَلَبٌ	طلب کرنا
آفَةٌ	آفت	طِيبٌ	خوشبو
إِطَاعَةٌ	فرمانبرداری	ظِلٌّ	سایہ
أَعُوذُ	مین پناہ مانگتا ہون	عَالَمٌ	جہان۔ دنیا
بَقَرٌ	گائے۔ بیل (اسم جنس)	قَدِيرٌ	قدرت والا
حِكْمَةٌ	دانائی	كَلْبٌ	کُتّا
حَمْدٌ	تعریف	كُلٌّ	ہر ایک۔ سب
ذَاهِبٌ	جانے والا	كُلُّ شَيْءٍ	ہر چیز
رَأْسٌ	سر	لَحْمٌ	گوشت
رَحْمٰنُ	(بغیر تنوین کے) بہت ہی رحم کرنیوالا	مَخَافَةٌ	خوف
		مِرْآةٌ	آئینہ
رَحِيمٌ	بہت مہربان	مِلْحٌ	نمک
رَجِيمٌ	مردود۔ ہانکا ہوا	نِسْيَانٌ	بھولنا۔ بھول
زَوْجٌ	شوہر	وَالِدَانِ / وَالِدَيْنِ	ماں باپ
زَوْجَةٌ	بیوی		
سُخْطٌ	غصہ		

چند حروف جارّہ جو اسم پر داخل ہوتے اور اسے جرّ (زیر) دیتے ہیں +

بِ = سے۔ساتھ۔مین۔کو مثلاً بِالْقَلَمِ (قلم سے) بِرَجُلٍ (مرد کے ساتھ)

فِیْ = مین ″ فِیْ بَیْتٍ (گھر مین) فِی الْبُسْتَانِ (باغ مین)

عَلٰی = پر ″ عَلٰی جَبَلٍ (پہاڑ پر) عَلَی الْعَرْشِ (عرش پر)

مِنْ = سے ″ مِنْ زَیْدٍ (زید سے) مِنَ الْمَسْجِدِ (مسجد سے)

اِلٰی = طرف۔تک ″ اِلٰی بَلَدٍ (شہر کی طرف) اِلَی الْکُوْفَةِ (کوفہ تک)

لِ = کے واسطے۔کو۔کے ″ لِزَیْدٍ (زید کے واسطے) قُلْتُ لِزَیْدٍ (مین نے زید کو کہا)

کَ = مانند۔جیسا ″ کَرَجُلٍ (مرد کے جیسا) کَالْاَسَدِ (شیر کے جیسا)

عَنْ = سے۔کی طرف سے ″ عَنْ زَیْدٍ (زید سے۔زید کی طرف سے)

مشق نمبر ۶

(۱) مَاءُ الْبَحْرِ (۲) لَبَنُ الْبَقَرِ (۳) لَحْمُ الشَّاةِ (۴) اُذُنُ الْفَرَسِ (۵) مَلِکُ الشَّامِ (۶) رَاْسُ الْاِنْسَانِ (۷) اِطَاعَةُ الْوَالِدَیْنِ (دیکھو سبق ۵ فقرہ ۲) (۸) طَلَبُ الْمَالِ (۹) بَیْتُ اللّٰهِ (۱۰) ضَوْءُ الشَّمْسِ (۱۱) فِی الشَّوْقِ وَالْبَیْتِ (۱۲) عَلَی الْکُرْسِیِّ (۱۳) اِلَی الْمَسْجِدِ (۱۴) کَالْفَرَسِ (۱۵) بِالْمَاءِ وَالْمِلْحِ (۱۶) لِلْعَرُوْسِ (۱۷) عَنْ اَنَسٍ (نام ایک صحابی کا) (۱۸) مَاءُ الْبَحْرِ مَالِحٌ (۱۹) لَبَنُ الْبَقَرِ وَلَحْمُ الشَّاةِ طَیِّبَانِ (۲۰) اِسْمُ الْوَلَدِ مَحْمُوْدٌ (۲۱) اَلطِّیْبُ لِلْعَرُوْسِ (۲۲) نَحْنُ ذَاهِبُوْنَ اِلَی الْمَسْجِدِ (۲۳) هُمْ جَالِسُوْنَ فِی الْمَسْجِدِ (۲۴) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ (۲۵) بِسْمِ (بِاسْمِ) اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (۲۶) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (۲۷) اَلْمُسْلِمُ مِرْاٰةُ الْمُسْلِمِ (۲۸) سَخَطُ الرَّبِّ فِی

سَخَطُ الْوَالِدَيْنِ (۲۹) آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ (۳۰) رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللهِ (۳۱) اِنَّ السُّلْطَانَ الْعَادِلَ ظِلُّ اللهِ فِي الْاَرْضِ (۳۲) طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ (۳۳) لَيْسَ الْكَلْبُ كَالْاَسَدِ (۳۴) لَيْسَ الْمَالُ لِزَيْدٍ (۳۵) فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللهِ هِيَ زَوْجَةُ عَلِيٍّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ اَبْنَانِ لِعَلِيٍّ رض +

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) بکری کا دودھ (۲) گائے کا سر (۳) ماں کی فرمانبرداری (۴) زید کا مال (۵) ہاتھی کا کان (۶) چاند کی روشنی (۷) گھر مین (۸) بازار تک (۹) اللہ اور رسول کے واسطے (۱۰) سر اور آنکھ پر (۱۱) لڑکے کا نام حامد ہے (۱۲) وہ گھر جاتے ہین (۱۳) ہم مسجد مین بیٹھے ہوئے ہین (۱۴) بکری کا دودھ لڑکی کے واسطے ہے (۱۵) رسول کی فرمانبرداری ہین اللہ کی فرمانبرداری ہے (۱۶) عائشہ (عَائِشَةُ) بنتِ ابی بکر محمد رسول خدا کی بیوی ہین (۱۷) وہ امیر کا لڑکا ہے (۱۸) ظالم بادشاہ پر اللہ کا غضب ہے (۱۹) جاہل عالم کے جیسا (برابر) نہین ہے (۲۰) خوشبو لڑکے کے لئے نہین ہے (۲۱) وہ حامد کے لڑکے کی لڑکی ہے +

سوالات نمبر ۲

(۱) جملۂ اسمیہ اور فعلیہ مین فرق کیا ہے؟

(۲) جملۂ اسمیہ اور مرکب توصیفی کا فرق بتاؤ۔

(۳) جملۂ اسمیہ کے کتنے جزو ہوتے ہین اور ہر ایک جزو کو کیا کہتے ہین؟

(۴) عربی مین کلمہ ربط کیا ہے؟
(۵) مبتدا اور خبر مین مطابقت کتنی باتون مین ہونی چاہئے؟
(۶) اگر جملے مین دو مبتدا مختلف الجنس ہون تو خبر مین کس کی رعایت ہوگی؟
(۷) لفظ اِنَّ کا مبتدا پر کیا اثر ہوتا ہے؟
(۸) کسی تثنیہ پر اور کسی لفظ کی جمع سالم مذکر و مؤنث پر اِنَّ لگا کر بتاؤ +
(۹) مرکب اضافی اور اضافۃ کی تعریف کرو +
(۱۰) مضاف پر کیا داخل نہین ہوتا؟
(۱۱) حروف جارّہ کا اسم پر کیا اثر ہوتا ہے؟

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ

اور اِن کلمات

۱۔ عربی اسمون اور فعلون مین اصلی حروف تین سے کم نہین ہوتے اور زیادہ سے زیادہ اسم مین پانچ اور فعل مین چار ہوتے ہین۔ پھر اصلی حروف کے ساتھ زائد حروف بھی مل جاتے ہین۔ اس وقت اسم اور فعل مین پانچ سے زائد حروف بھی جمع ہوجاتے ہین[1] +

تنبیہ ۱۔ حرف اصلی وہ ہے جو تمام تصریفات و مشتقات مین موجود رہے۔ اِلّا شاذ و نادر موقع پر حذف ہوجائے یا دوسرے حرف سے بدل دیا جائے۔ اور زائد وہ حرف ہے جو کسی صیغہ اور کسی مشتق مین ہو اور کسی مین نہ ہو جیسے حَمْدٌ مین تینون حرف اصلی ہین اور حَامِدٌ مین الف اور

[1] لیکن سب مل ملا کر اسمون مین سات تک اور فعلون مین چھ تک ہوتے ہین اس سے زائد نہین۔ گردانون کے بیر پھیر سے کچھ اور حروف بڑھ جائین تو وہ کسی شمار مین نہین +

محمود میں پہلا میم اور واو زائد ہیں +

۲۔ جن کلمات میں اصلی حروف تین ہوں وہ ثلاثی کہلاتے ہیں: فَرَسٌ ضَرَبَ (مارا اس نے) چار ہوں تو رُباعی: زِلْزِلٌ (مرچ) دَمْدَمَ (اُڑھکایا اس نے) پانچ ہوں تو خُماسی: سَفَرْجَلٌ (بہی) +

جو کلمے حروف اصلیہ سے مرکب ہوں وہ مجرد اور جن میں حروف زوائد بھی ہوں وہ مزید فیہ کہلاتے ہیں: کِبْرٌ (بڑائی) ثلاثی مجرد ہے۔ تِکْبَرٌ (بڑائی کرنا) ثلاثی مزید فیہ ہے۔ کیونکہ اس میں ت اور ایک ب زائد ہے

اسماء مشتقہ اور مصادر کا مجرد یا مزید فیہ ہونا ان کے صیغہ واحد مذکر غائب سے پہچانا جاتا ہے یعنی اگر وہ صیغہ حروف زوائد سے خالی ہو تو اس کے مشتقات اور مصادر بھی مجرد کہے جائینگے: نَصَرَ (مدد کی اُس نے) فعل ثلاثی مجرد ہے تو اس کا مضارع یَنْصُرُ۔ اسم فاعل نَاصِرٌ اسم مفعول مَنْصُوْرٌ اور مصدر نُصْرَةٌ بھی ثلاثی مجرد کہے جائینگے۔ گو ان میں حروف زائد بھی ہیں اسی طرح گردان کی وجہ سے مجرد میں حروف امدآئیں تو وہ مجرد ہی رہیگا: رَجُلٌ ثلاثی مجرد ہے تو رَجُلَانِ اور رِجَالٌ بھی ثلاثی مجرد ہیں +

۳۔ الفاظ کا وزن معلوم کرنے اور ان کے حروف اصلیہ کو زوائد سے الگ بتلانے کے لئے ف۔ع اور ل کو میزان قرار دیا گیا ہے۔ ثلاثی کلمات میں ف

لہ جو اسم کسی مصدر سے بنایا جاوے وہ مشتق ہے +

پہلے حرف کی جگہ ع دوسرے حرف کی جگہ اور ل تیسرے حرف کی جگہ رکھا جاتا ہے مثلاً کہا جائیگا کہ لفظ قَلَمٌ کا وزن فَعَلٌ۔ کَتِفٌ[1] کا وزن فَعِلٌ۔ عَضُدٌ[2] کا وزن فَعَلٌ اور کَلْبٌ کا وزن فَعْلٌ ہے +

کلمۂ موزون (جس کا وزن نکالا جائے) کا جو حرف ف کے مقابلے میں ہو وہ فاے کلمہ کہلاتا ہے (جیسے قَلَمٌ میں ق)۔ جو ع کے مقابلے میں ہو وہ عین کلمہ (جیسے قَلَمٌ میں ل) اور جو ل کے مقابلے میں ہو وہ لامِ کلمہ (جیسے قَلَمٌ میں م) +

جب لفظ رُباعی کا وزن معلوم کرنا ہو تو ف ع ل کے بعد ایک اور ل کی جائے تو ل لگاؤ۔ اور خُماسی میں تین ل۔ مثلاً جَعْفَرٌ[3] کا وزن فَعْلَلٌ اور سفرجلٌ کا وزن فَعَلْلَلٌ ہوگا +

۴۔ وزن نکالتے وقت حروف اصلیہ کے مقابلے میں تو ف ع اور ل رکھے جائینگے۔ باقی جو حروف زائد ہوں وہ اپنی اپنی جگہ بحال رہینگے چنانچہ کَبِیرٌ کا وزن فَعِیلٌ۔ اَکْبَرُ کا وزن اَفْعَلُ اور تَکْلِیمٌ کا وزن تَفْعِیلٌ ہوگا +

۵۔ الفاظ کا وزن پہچاننے سے بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ کسی ایک لفظ کے مادّے (حروف اصلیہ) کے معنی جاننے سے اس کے تمام تصریفات اور مشتقات کے معانی کا جاننا آسان ہو جاتا ہے +

---

[1] کاندھا [2] بازو [3] نالہ رہار +

مشق نمبر ۲

کلماتِ ذیل کے اوزان نکالو

رَجُلٌ. رِجَالٌ (جمع رَجُلٌ کی). شَرَفٌ (بزرگی) شَرِیْفٌ (بزرگ) اَشْرَافٌ (جمع شَرِیْفٌ کی). مَلِکٌ. مُلُوْکٌ (جمع مَلِکٌ کی) رَحْمٌ (مہربانی) رَحِیْمٌ. رَحْمٰنٌ. کَرَمٌ (بزرگی. سخاوت) کَرِیْمٌ. کِرَامٌ (جمع کَرِیْمٌ کی). عِلْمٌ (جاننا) عَالِمٌ. عُلَمَاءُ (جمع عَالِمٌ کی) عَالِمُوْنَ (جمع عَالِمٌ کی). عَقْرَبٌ (بچھو) مُضْغَفٌ (شیر) +

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ

جمعِ مکسّر

۱۔ یہ تو پہلے ہی لکھا گیا کہ جمعِ مکسّر بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے محض اہلِ زبان سے سُن لینے پر موقوف ہے۔ اِس لئے ہم ذیل مین جمع مکسّر کے چند کثیر الاستعمال اوزان لکھتے ہین :۔

ا] اَفْعَالٌ : اَوْلَادٌ جمع وَلَدٌ کی۔ اَفْرَاسٌ جمع فَرَسٌ کی۔ اسی طرح شَرِیْفٌ. مَطَرٌ. وَقْتٌ وغیرہ کی جمع آتی ہے +

ب] فُعُوْلٌ : مُلُوْکٌ جمع مَلِکٌ کی۔ اُسُوْدٌ جمع اَسَدٌ[۱] کی حُقُوْقٌ جمع حَقٌّ (دراصل حَقُقٌ) کی اسطرح شَاهِدٌ[۲]. قَلْبٌ[۳]. جُنْدٌ[۴] وغیرہ کی +

ج] فِعَالٌ : کِلَابٌ جمع کَلْبٌ کی۔ ثِیَابٌ (دراصل ثِوَابٌ) جمع ثَوْبٌ[۵] کی۔ اسی طرح جَبَلٌ. رُمْحٌ[۶]. رَجُلٌ. کَبِیْرٌ. صَغِیْرٌ وغیرہ کی +

---

[۱] باش [۲] شیر [۳] گواہ [۴] دل [۵] لشکر [۶] کپڑا [۷] نیزہ +

د] فُعُلٌ: کُتُبٌ جمع کِتَابٌ کی۔ مُدُنٌ جمع مَدِیْنَۃٌ[۱] کی۔ اسی طرح سَفِیْنَۃٌ[۲] صَحِیْفَۃٌ[۳]۔ طَرِیْقَۃٌ[۴]۔ رَسُوْلٌ وغیرہ کی +

ھ] اَفْعُلٌ: اَشْھُرٌ جمع شَھْرٌ[۵] کی اَرْجُلٌ جمع رِجْلٌ کی۔ اسی طرح نَھْرٌ بَحْرٌ نَفْسٌ۔ عَیْنٌ وغیرہ کی +

و] فُعَلَاءُ: وُزَرَاءُ جمع وَزِیْرٌ کی۔ اُمَرَاءُ جمع اَمِیْرٌ کی۔ اسی طرح شَاعِرٌ عَالِمٌ۔ سَفِیْہٌ[۶]۔ اَمِیْنٌ[۷]۔ وَکِیْلٌ[۸]۔ اَسِیْرٌ[۹] وغیرہ کی +

ز] اَفْعِلَاءُ۔ یہ وزن عموماً ذوی العقول کی صفتوں کے لئے ہے جو کہ فَعِیْلٌ کے وزن پر آتی ہوں: اَصْدِقَاءُ جمع صَدِیْقٌ[۱۰] کی۔ اَنْبِیَاءُ جمع نَبِیٌّ کی اَحِبَّاءُ (دراصل اَحْبَابٌ) جمع حَبِیْبٌ[۱۱] کی۔ اسی طرح قَرِیْبٌ[۱۲]۔ غَنِیٌّ[۱۳]۔ وَلِیٌّ[۱۴] وغیرہ کی +

ح] فُعْلَانٌ: فُرْسَانٌ جمع فَارِسٌ[۱۵] کی۔ بُلْدَانٌ جمع بَلَدٌ[۱۶] کی۔ قُضْبَانٌ جمع قَضِیْبٌ[۱۷] کی +

ط] فَعَالِلُ: عَنَاصِرُ جمع عُنْصُرٌ[۱۸] کی۔ زَلَازِلُ جمع زَلْزَلَۃٌ[۱۹] کی۔ اسیطرح کَوَاکِبُ[۲۰] جَوَاھِرُ[۲۱] وغیرہ کی جمع آتی ہے +

تنبیہ ۱۔ اسم خماسی کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے۔ لیکن آخر کا حرف حذف کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً سَفَرْجَلٌ کی جمع سَفَارِجُ ہے۔ اس میں ل حذف ہے +

---

[۱] شہر [۲] کشتی [۳] چھوٹی کتاب [۴] رستہ [۵] مہینہ [۶] کمینہ [۷] جاہل [۸] امانت دار [۹] جس کی طرف کوئی کام سونپ دیا جائے [۱۰] قیدی [۱۱] دوست [۱۲] دوست [۱۳] پیارا [۱۴] نزدیک رشتہ دار [۱۵] تونگر۔ بے پروا [۱۶] سربرست۔ دوست [۱۷] سوار (گھوڑے کا) [۱۸] شہر [۱۹] شاخ [۲۰] عنصر [۲۱] زلزلہ۔ بھونچال [۲۲] ستارہ [۲۳] قیمتی پتھر +

ی] فَعَالِیلُ: فَنَاجِینُ جمع فِنْجَانٌ[1] کی صَنَادِیقُ جمع صَنْدُوقٌ[2] کی۔ اسی طرح قَنَادِیلُ۔ خَنَازِیرُ[3]۔ بُسْتَانٌ۔ سُلْطَانٌ کی +

ك] فَعَالِلَةٌ (ذوی العقول کے لئے مخصوص ہے): اَسَاتِذَةٌ جمع اُسْتَاذٌ[4] کی۔ تَلَامِذَةٌ جمع تِلْمِیذٌ[5] کی۔ مَلَائِكَةٌ جمع مَلَكٌ[6] کی +

ل] مَفَاعِلُ (جمع کا یہ وزن ان لفظوں کے لئے مخصوص ہے۔ جو مَفْعَلٌ۔ مِفْعِلٌ یا مَفْعَلَةٌ کے وزن پر ہوں) مثلاً مَرَاكِبُ جمع مَرْكَبٌ[7] کی۔ مَسَاجِدُ جمع مَسْجِدٌ کی۔ مَكَاتِبُ جمع مَكْتَبَةٌ[8] کی +

م] مَفَاعِیلُ (یہ وزن ان کلمات کے لئے ہے جو مِفْعَالٌ یا مَفْعُولٌ کے وزن پر آئیں) چنانچہ مِفْتَاحٌ[9] کی جمع ہوگی مَفَاتِیحُ۔ مَكْتُوبٌ[10] کی جمع ہے مَكَاتِیبُ +

تنبیہ ۲۔ جمع کے مذکورہ اوزان میں یہ اوزان غیر منصرف ہیں۔ ان پر تنوین نہیں پڑھی جائیگی:۔

فُعَلَاءُ۔ اَفْعِلَاءُ۔ فَعَالِلُ۔ فَعَالِیلُ۔ مَفَاعِلُ اور مَفَاعِیلُ +

۲۔ ذیل کے الفاظ کی جمعوں کو خاص طور پر یاد رکھو:۔

اِبْنٌ کی جمع سالم بَنُونَ (حالت رفعی میں) اور بَنِینَ (حالت نصبی و جرّی میں) آتی ہے اور اس کی جمع مکسر اَبْنَاءٌ ہے۔ اِبْنَةٌ کی جمع بَنَاتٌ ہے۔ اَخٌ[11] کی اِخْوَانٌ یا اِخْوَةٌ۔ اُخْتٌ[12] کی جمع اَخَوَاتٌ۔ اِمْرَأَةٌ[13] کی جمع نِسَاءٌ یا نِسْوَةٌ۔ اُمٌّ کی جمع اُمَّهَاتٌ ہے +

۳۔ بعض الفاظ کی جمع کئی وزنوں پر آتی ہے۔ چنانچہ بَحْرٌ کی جمع بِحَارٌ۔ اَبْحُرٌ

---

[1] پیالی (چائے کی) [2] صندوق [3] قندیل [4] بدجانور [5] اُستاد [6] شاگرد [7] سواری

[8] کتبخانہ [9] کنجی [10] خط [11] بھائی [12] بہن [13] عورت +

اَبْحُرٌ اور بُحُوْرٌ ہے +

۴۔ بعض کلمات کی جمع کے مختلف اوزان مختلف معنوں میں آتے ہیں: بَیْتٌ (گھر۔ شعر) کی جمع پہلے معنی کے لحاظ سے بُیُوْتٌ اور دوسرے معنی کے لحاظ سے اَبْیَاتٌ عَبْدٌ (غلام۔ بندہ) کی جمع پہلے معنی کے لحاظ سے عَبِیْدٌ اور دوسرے معنی کے لحاظ سے عِبَادٌ ہے۔ عَیْنٌ (آنکھ۔ چشمہ) کی جمع اَعْیُنٌ (آنکھیں) اور عُیُوْنٌ (چشمے یا آنکھیں) +

سلسلۂ الفاظ نمبر ۷

تنبیہ بعض الفاظ کے سامنے ابجد کے جو حروف لکھے ہیں۔ ان سے اُن کی جمع کی طرف اشارہ ہے +

اٰیَۃٌ	نشان۔ قرآن کی آیت	شَرْطٌ (ب)	قرارداد
بَیِّنٌ	ظاہر	صَعْبٌ (ج)	سخت۔ دشوار
بَعْضٌ[1] (الف)	کوئی کوئی۔ کسی چیز کا حصہ	طَوِیْلٌ (ج)	دراز
ثَابِتٌ	ثابت شدہ۔ مضبوط	عَرَبِیٌّ	عربی
حَارِسٌ	نگہبان	اَلْعَالِیْ	بلند
حَدِیْدٌ	لوہا	عِلْمٌ (ب)	علم
حَرْفٌ (ب)	حرف	فَارِغٌ	خالی
سَفِیْرٌ (د)	ایلچی	قَاطِعٌ	کاٹنے والا۔ تیز
سَیْفٌ (ب)	تلوار	قَلَمٌ (الف)	قلم
اَلشَّای	چاء	لَوْحٌ (الف)	تختی

[1] یہ لفظ عموماً مضاف ہوتا ہے اور اکثر اس کا مضاف الیہ جمع کا صیغہ ہوتا ہے +

مُطِيعٌ	فرمانبردار	نَافِعٌ	فائدہ مند
مُطَهَّرٌ	پاک	يَوْمٌ (الف = أَيَّامٌ)	دن
مَوْعِظَةٌ (ظ)	نصیحت	اَلْيَوْمَ	آج
نَفِيسٌ	پاکیزہ		

مشق نمبر ۸

تنبیہ - دیکھو ذیل کی مثالوں مین جمع غیر ذوی العقول کی صفت اور خبر کے لئے زیادہ تر واحد مؤنث کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے +

(۱) اَقْلَامٌ طَوِيْلَةٌ (۲) اَلْعُلُوْمُ النَّافِعَةُ (۳) اَلْاَوْلَادُ صِغَارٌ (۴) رِجَالٌ صَالِحُوْنَ (۵) اَلْكُتُبُ صَعْبَةٌ (۶) اَلشُّرُوْطُ الصَّعْبَةُ (۷) طُرُقٌ سَهْلَةٌ (۸) اٰيَاتٌ بَيِّنَاتٌ (۹) صُحُفٌ مُطَهَّرَةٌ (۱۰) اَلْحُقُوْقُ الثَّابِتَةُ (۱۱) هِيَ الْمُدُنُ الْوَسِيْعَةُ (۱۲) اَلرِّمَاحُ الطِّوَالُ مِنَ الْحَدِيْدِ (۱۳) نِسَاءٌ مُسْلِمَاتٌ (۱۴) هُنَّ اُمَّهَاتٌ (۱۵) اَلْاِخْوَانُ وَالْاَخَوَاتُ جَالِسُوْنَ (۱۶) اِنَّ الْبَنِيْنَ وَالْبَنَاتِ مُطِيْعُوْنَ (۱۷) اَلسُّفَرَاءُ حَاضِرُوْنَ الْيَوْمَ (۱۸) مَاهُمْ بِغَائِبِيْنَ (۱۹) بَعْضُ الشُّعَرَاءِ مِنَ الصَّالِحِيْنَ الصَّادِقِيْنَ (۲۰) اَلْجَوَاهِرُ النَّفِيْسَةُ لَامِعَةٌ (۲۱) اِنَّ الْكِلَابَ الْحَارِسَةَ جَالِسَةٌ عَلٰى بَابِ الدَّارِ (۲۲) اَلْمَوَاعِظُ الْحَسَنَةُ نَافِعَةٌ (۲۳) هُمْ عَبِيْدُ الْاِنْسَانِ وَ نَحْنُ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ (۲۴) فِي الْمَدَارِسِ الْعَالِيَةِ مُعَلِّمُوْنَ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْكِبَارِ (۲۵) اَلصَّنَادِيْقُ الْفَارِغَةُ لِفَنَاجِيْنِ الشَّايِ +

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) مسلمان مرد (جمع) (۲) بڑی کشتیاں (۳) پاکیزہ کپڑے (۴) بہنے والی نہریں (۵) نہریں جاری ہیں (۶) گذشتہ مہینے (۷) وہ سچے گواہ ہیں (۸) دو بلند پہاڑ (۹) نیزے دراز ہیں اور تلواریں تیز ہیں (۱۰) کیا تم ناخوش ہو؟ (۱۱) نہیں ہم خوشدل ہیں (۱۲) بعض بادشاہ عادل ہیں (۱۳) چائے کی پیالیاں خالی ہیں (۱۴) کیا تم دوست ہو؟ (۱۵) جی ہاں اور ہم رشتہ دار ہیں (۱۶) شاگرد [جمع] اور اُستاد [جمع] مدرسہ میں موجود ہیں (۱۷) وہ کھیلنے والی لڑکیاں ہیں (۱۸) ایمان والے اللہ کے دوست ہیں (۱۹) اونچے گھر (۲۰) عربی ابیات (۲۰) قرآن میں مفید نصیحتیں ہیں +

الدرس العاشر

اسم کی اعرابی حالتیں

۱۔ حالتوں کے اختلاف سے اسم کا آخر جن حرکات (زبر۔ زیر۔ پیش) وغیرہ کے ذریعے سے بدلتا رہتا ہے۔ وہ اِعراب کہلاتے ہیں +

اِعراب کی دو قسم ہے۔ ایک اِعراب بِالحرکۃ جو زبر زیر اور پیش سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ دوسرا اعراب بِالحروف جو بعض حروف کی زیادتی سے ظاہر کیا جاتا ہے جیسا کہ ابھی بیان کیا جائیگا +

۲۔ کوئی اسم :-

(۱) جب فعل کا فاعل یا مبتدا یا خبر واقع ہو تو اسے حالت رفعی میں سمجھو +

(۲) جب وہ مفعول واقع ہو یا فاعل یا مفعول کی ہیئت بتلائے اسے حالت نصبی مین سمجھنا چاہئے +

(۳) اور جب وہ مضاف الیہ ہو یا کسی حرف جار کے بعد واقع ہو تو اسے حالت جری مین سمجھو +

مختلف اسمون کی علاماتِ اعراب

۳- اگر اسم واحد ہو یا جمع مکسر۔ تو حالت رفعی مین اس کے آخر کو رفع (ـُ) حالت نصبی مین نصب (ـً) اور حالت جری مین جر (ـٍ) پڑھو۔ مثلاً اَرْسَلَ زَیْدٌ مَکْتُوْبًا اِلٰی خَالِدٍ (زید نے خالد کی طرف خط بھیجا) اس مثال مین زَیْدٌ فاعل ہے۔ مَکْتُوْبًا مفعول اور خَالِدٍ مجرور ہے۔ جَاءَ زَیْدٌ ضَاحِکًا (زید ہنستا ہوا آیا) اس جملے مین ضَاحِکًا فاعل کی حالت بتاتا ہے اس لئے وہ منصوب ہے اسی طرح اَرْسَلَ الرِّجَالُ ثِیَابًا اِلَی النِّسَاءِ +

تنبیہ ۱- صفت کی اعرابی حالت وہی ہوگی جو موصوف کی ہے اگر موصوف مرفوع ہو تو صفت بھی مرفوع۔ موصوف منصوب ہو تو صفت بھی منصوب اور موصوف مجرور ہو تو صفت بھی مجرور ہوگی: اَرْسَلَ رَجُلٌ عَالِمٌ مَکْتُوْبًا طَوِیْلًا اِلٰی مَلِکٍ عَادِلٍ (ایک مرد عالم نے ایک عادل بادشاہ کے پاس ایک لمبا خط بھیجا) دیکھو عَالِمٌ۔ طَوِیْلًا اور عَادِلٍ صفتین ہین جن مین سے ہر ایک کی اعرابی حالت ویسی ہی ہے جیسی اُن کے موصوف رَجُلٌ۔ مَکْتُوْبًا اور مَلِکٍ کی ہے +

۴- اگر اسم تثنیہ کا صیغہ ہو تو حالت رفعی مین اس کے آخر مین ـَانِ اور حالت نصبی وجری مین ـَیْنِ لگاؤ : کَتَبَ الرَّجُلَانِ مَکْتُوْبَیْنِ اِلَی الْمَرْئَتَیْنِ (دو مردون نے دو خط دو عورتون کی طرف لکھے) +

۵- اگر کوئی اسم جمع مذکر سالم کا صیغہ ہو تو حالت رفعی مین ـُوْنَ اور حالت نصبی وجری مین ـِیْنَ بڑھانا چاہیے : قَتَلَ الْمُسْلِمُوْنَ الظَّالِمِیْنَ (مسلمانون نے ظالمون کو قتل کیا) +

تنبیہ ۲- تثنیہ اور جمع مذکر سالم کا اعراب بالحروف ہے اسی وجہ سے تثنیہ اور جمع کے آخر کا نُون نون اعرابی (اعراب کا نُون) کہلاتا ہے (دیکھو سبق ۵ تنبیہ ۲) +

۶- کوئی اسم جمع مؤنث سالم کا صیغہ ہو تو اس کو حالت رفعی مین رفع ـٌ اور حالت نصبی وجری مین جرّ ـٍ پڑھا جائیگا (دیکھو سبق ۴-۳) : طَرَدَ الْمُسْلِمَاتُ الْفَاسِقَاتِ (مسلمان عورتون نے بدکار عورتون کو ہانکا) +

۷- تم پڑھ چکے ہو کہ اسم پر اَلْ داخل ہو تو تَنْوِیْن گرا دی جاتی ہے (دیکھو سبق ۱-۴) اب یہ بھی یاد رکھو کہ بعض اسم مُعرب (دیکھو اصطلاح ۱۳) ایسے ہین جن پر تنوین پہلے ہی سے نہین آتی : مَکَّۃُ . مِصْرُ . اَحْمَدُ . عُثْمَانُ . زَیْنَبُ طَلْحَۃُ (ایک صحابی کا نام) حَمْرَاء (سُرخ [مؤنث]) مَسَاجِدُ وغیرہ - ایسے اسم غیر مُنصرِف کہلاتے ہین - اِن پر حالت رفعی مین ضمّہ ـُ اور حالت نصبی وجری مین فتحہ ـَ پڑھتے ہین : رَاَیْتُ عُثْمَانَ زَیْنَبَ فِیْ مَکَّۃَ (عثمان نے زینب کو مکّے مین دیکھا) +

مگر اسماء غیر منصرفہ جب مُعَرَّف باللّام ہوں۔ یا مضاف تو حالت جرّی مین اُنھین کسرہ ـِ دیا جائیگا: فِی الْمَسَاجِدِ۔ فِی مَسَاجِدِ الْمُسْلِمِیْنَ +

تنبیہ ۳۔ جن اسمون پر تنوین آیا کرتی ہے۔ وہ مُنصرف کہلاتے ہین اسماء منصرفہ و غیر منصرفہ کا بیان دوسرے حصے مین ہوگا (انشاء اللہ تعالیٰ) +

۸۔ اَلْقَاضِیْ۔ اَلْعَالِیْ۔ اَلْجَارِیْ۔ اَلْمَاضِیْ جیسے الفاظ (جن کے آخر مین ی ساکن ہو) حالت رفعی وجرّی مین ظاہری اعراب سے خالی رہتے ہین اور حالت نصبی مین ان کو حسب دستور نصب دیا جائیگا:

جَاءَ الْقَاضِیْ	(قاضی آیا)	حالت رفعی
جَاءَ غُلَامُ الْقَاضِیْ	(قاضی کا غلام آیا)	حالت جرّی
رَأَیْتُ الْقَاضِیَ	(مین نے قاضی کو دیکھا)	حالت نصبی

مذکورہ الفاظ پر لام تعریف نہ ہو تو حالت رفعی وجرّی مین قَاضٍ عَالٍ۔ جَارٍ۔ مَاضٍ پڑھے جائینگے۔ اور حالت نصبی مین قَاضِیًا۔ عَالِیًا۔ جَارِیًا اور مَاضِیًا پڑھنا چاہیے +

ان کی جمع سالم قَاضُوْنَ۔ عَالُوْنَ وغیرہ (حالت رفعی مین) یا قَاضِیْنَ عَالِیْنَ وغیرہ (حالت نصبی وجرّی مین) +

ان کا تثنیہ عام قاعدے کے مطابق ہوگا۔ یعنی قَاضِیَانِ۔ عَالِیَانِ (حالت رفعی مین) یا قَاضِیَیْنِ۔ عَالِیَیْنِ (حالت نصبی وجرّی مین) +

۹۔ بعض اسم ایسے بھی ہین جن کا آخر حالتون کے اختلاف سے نہین بدلتا بلکہ وہ ہر حالت مین یکسان بولے جاتے ہین۔ ایسے اسم مَبنِی کہلاتے ہین +

یاد رکھو ضمیرین سب کی سب مبنی ہین۔ ان کے علاوہ اسم اشارہ اسم موصول۔ اسم اِستِفہام بھی مبنی ہین جن کا بیان آئندہ ہوگا +

تنبیہ ۴۔ جو ضمیرین سبق ۵ مین لکھی گئی ہین وہ حالت رفعی مین ہین باقی ضمیرون کا بیان سبق ۱۱ و ۱۷ مین ہوگا +

سلسلۂ الفاظ نمبر ۹

بَعِيدٌ	دُور	سُوقٌ (الف)	بازار
بَلَدٌ (ج ح)	شہر	سَيِّدٌ	سردار۔ آقا
بَوَّابٌ	دربان	سَيِّدَةٌ	شریف عورت۔ بی بی
ثَمَرٌ (الف)	پھل	فَاصِلَةٌ	دوری۔ فاصلہ
جَمَلٌ (الف)	اونٹ	قَارِئٌ	تیز رفتار
جَارٌ (ج جِيرَانٌ)	ہمسایہ	قَبْلَ	پہلے
دِيوَانٌ (ی۔ دَوَاوِينُ)	کچہری	مُزَيَّنٌ	آراستہ
دُكَّانٌ (ی)	دُکان	نَاقَةٌ (ج نُوقٌ)	اونٹنی
رَاكِبًا	سوار ہوکر		

مشق نمبر ۹

(۱) اَلْاَثْمَارُ فِي الْبَسَائِينِ (۲) اَلدَّكَاكِينُ فِي الْاَسْوَاقِ (۳) اَلْجَارُ قَبْلَ الدَّارِ (مثل) (۴) هُوَ قَاضٍ عَادِلٌ (۵) رَأَيْتُ نَهْرًا جَارِيًا (۶) هُوَ

قَاضُونَ ظَالِمُونَ (۷) فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ النِّسَاءِ فِي الْجَنَّةِ (۸) فِي الْبَغْدَادِ نَهْرٌ جَارٍ الْمَعْرُوفُ بِالدِّجْلَةِ (۹) مَدِينَةُ الرَّسُولِ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ مِنْ بُلْدَانِ الْعَرَبِ (۱۰) جَاءَ الْقَاضِي فِي الدِّيوَانِ رَاكِبًا عَلَى الْفَرَسِ (۱۱) رَأَيْتُ قَاضِيَيْنِ عَادِلَيْنِ جَالِسَيْنِ فِي الدِّيوَانِ (۱۲) حُقُوقُ الْجِيرَانِ كَحُقُوقِ الْأَقْرِبَاءِ +

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) ایک اونچا پہاڑ (۲) دو گذرے ہوئے مہینے (۳) شہرون کے باغ کشادہ ہین (۴) مکے سے مصر تک دراز فاصلہ ہے (۵) مین نے آج دو بہتی ہوئی نہرین دیکھین (۶) احمد کے بیٹے کے گھوڑے تیز رفتار ہین (۷) عثمان تیز اونٹنی پر سوار ہو کر مکے مین آیا (۸) دو دربان امیر کے باغ کے دروازے پر کھڑے ہین (۹) شہرون کے بازارون کی دُکانین آراستہ ہین (۱۰) کیا انصاف پسند قاضی کچہری مین ہے؟ +

الدرس الحادی عشر

الاضافة

(سبق نمبر ۶ سے پیوستہ)

تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے صیغے جب مضاف ہون تو ان کے آخر کا نون اعرابی گر جاتا ہے:

هُمَا بَيْتَا رَجُلٍ	مرد کے دو گھر	حالت رفعی	دراصل بَيْتَانِ

رَأْسُهَا اَبْيَضُ (۱۲) زَيْدٌ حَسَنُ الْوَجْهِ وَقَبِيحُ الثِّيَابِ (۱۳) عَمْرٌو حَسَنٌ وَجْهُهُ وَقَبِيحَةٌ ثِيَابُهُ (۱۴) اَلْبَحْرُ الْاَحْمَرُ فِي غَرْبِ الْعَرَبِ (۱۵) هٰذِهِ الْبِنْتُ سَعِيدَةٌ وَذَاكَ الْوَلَدُ كَسُولٌ (۱۶) اَلْعَبْدُ تَعْبَانُ وَسَيِّدُهُ غَضْبَانُ (۱۷) اَلْمَرْءَتَانِ الْعَمْيَاوَانِ جَالِسَتَانِ عَلٰى بَابِ الْاَمِيرِ +

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) سُرخ پھُول (۲) سفید چاندی (۳) میرا بھائی مالدار ہے (۴) یہ پھُول زرد ہے (۵) ہمارے باغ مین سُرخ پھُول بہت ہین (۶) یہ لڑکا بڑی آنکھ اور چھوٹے سر والا ہے (۷) وہ ایک کم عقل اور بدصورت مرد ہے (۸) وہ لوگ بہرے گونگے اندھے ہین (۹) کُتا سیاہ اور بلی سفید ہے (۱۰) تھکا ہوا غلام اور غصہ والا آقا (۱۱) سیاہ چشم لڑکی (۱۲) لنگڑی بکری (۱۳) دو سیاہ بلیان گھر مین ہین (۱۴) [ایک] نیکبخت لڑکا اور [ایک] بدبخت لڑکی [دونون] کھڑے ہین +

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ عَشَرَ

اِسْمُ التَّفْضِيلِ

۱۔ اسم تفضیل وہ لفظ ہے جس سے کسی شئے مین کسی صفت کی زیادتی بمقابلہ دوسری شئے کے سمجھی جائے جیسے اَحْسَنُ (زیادہ خوبصورت)۔ اَکْبَرُ (زیادہ بڑا)

۲۔ جن اسماء صفت کے معنی رنگ یا عیب کے نہ ہون اُن سے اَفْعَلُ کے وزن پر اسم تفضیل آتا ہے: صَعْبٌ (سخت)۔ اَصْعَبُ (زیادہ سخت)۔

کَبِیْرٌ (بڑا)۔ اَکْبَرُ (زیادہ بڑا)۔ قَلِیْلٌ سے اَقَلُّ (بہت کم)۔ شَدِیْدٌ سے اَشَدُّ (زیادہ تُند۔ سخت) +

اس کی گردان حسبِ ذیل ہے :-

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	اَکْبَرُ	اَکْبَرَانِ	اَکْبَرُوْنَ یا اَکَابِرُ
مؤنث	کُبْرٰی	کُبْرَیَانِ	کُبْرَیَاتٌ یا کُبَرُ

۳۔ ابھی پچھلے سبق مین تم نے پڑھا ہے کہ جن اسماء صفت کے معنی رنگ یا عیب کے ہون ان سے اسم صفت اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے +

ان کا اسم تفضیل بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ ان کے مصدر پر لفظ اَشَدُّ یا اَکْثَرُ لگا دو : اَسْوَدُ (سیاہ) سے اَشَدُّ سَوَادًا (زیادہ سیاہ) اَحْمَرُ (سُرخ) سے اَشَدُّ حُمْرَةً (زیادہ سُرخ) +

۴۔ اسم تفضیل کا صیغہ کبھی تفضیل بعض کے لئے یعنی بعض افراد کے مقابلے مین کسی صفت کی زیادتی بتانے کے لئے مستعمل ہوتا ہے اور کبھی تفضیل کُل کے لئے یعنی کل افراد سے کسی صفت مین زیادتی بتانے کے لئے +

جب تفضیل بعض کے لئے ہو تو اس کے بعد مِنْ لگانا چاہئے جیسے زَیْدٌ اَعْلَمُ مِنْ عُمَیْرٍ (زید عمیر کی نسبت زیادہ عالم ہے)۔ اور جب تفضیل کُل کے لئے ہو تو اسے یا تو معرف باللام بنانا چاہئے یا مضاف مثلاً زَیْدٌ اَلْاَعْلَمُ (سب سے زیادہ علم والا زید) یا زَیْدٌ اَعْلَمُ النَّاسِ (زید سب آدمیون سے زیادہ علم والا ہے) +

۵۔ اسم تفضیل مِنْ کے ساتھ مستعمل ہو تو ہر حال میں اس کا صیغہ مفرد مذکر ہی رہیگا (خواہ موصوف جمع ہو یا مؤنث) جیسا کہ زَیْدٌ اَعْلَمُ مِنْ بَکْرٍ۔ عَائِشَۃُ اَعْلَمُ مِنْ زَیْنَبَ۔ اَلنِّسَاءُ اَضْعَفُ مِنَ الرِّجَالِ + اور اَلْ کے ساتھ مستعمل ہو تو موصوف کی مطابقت ضروری ہے۔ مثلاً اَلرَّجُلُ الْاَفْضَلُ (سب سے زیادہ بزرگی والا مرد) اَلرَّجُلَانِ الْاَفْضَلَانِ۔ اَلرِّجَالُ الْاَفْضَلُوْنَ۔ اَلْمَرْءَۃُ الْفُضْلٰی اَلْمَرْءَتَانِ الْفُضْلَیَانِ۔ اَلنِّسَاءُ الْفُضْلَیَاتُ + اور مضاف ہونے کی حالت میں مطابقت و غیر مطابقت دونوں جائز ہے مثلاً اَلْاَنْبِیَاءُ اَفْضَلُ النَّاسِ یا اَفَاضِلُ النَّاسِ (پیغمبر لوگ سب آدمیوں سے زیادہ فضیلت والے ہیں) مَرْیَمُ اَفْضَلُ النِّسَاءِ یا فُضْلَی النِّسَاءِ +

تنبیہ ۱۔ بعض اوقات اسم تفضیل کا ما بعد حذف کر دیتے ہیں جیسے اَللّٰہُ اَکْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے) جو دراصل اَللّٰہُ اَکْبَرُ کُلِّ شَیْءٍ یا اَکْبَرُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ ہے +

۶۔ الفاظ خَیْرٌ (اچھا) اور شَرٌّ (بُرا) اسم تفضیل کے دونوں معنوں میں بھی مستعمل ہوتے ہیں۔ مثلاً اَنَا خَیْرٌ مِنْہُ (میں اُس کی نسبت زیادہ اچھا ہوں) ھٰذَا خَیْرُ النَّاسِ (یہ سب آدمیوں سے بہتر ہے) اُولٰئِکَ ھُمْ شَرُّ الْبَرِیَّۃِ وہ لوگ بدترین مخلوقات ہیں) +

تنبیہ ۲۔ خَیْرٌ کی جمع خِیَارٌ یا اَخْیَارٌ اور شَرٌّ کی جمع شِرَارٌ یا اَشْرَارٌ ہے۔ مثلاً خِیَارُکُمْ خِیَارُکُمْ لِاَھْلِہٖ (حدیث) تم میں سب سے (وہ) اچھے ہیں (جو) اپنے اہل و عیال کے لئے تم میں سب سے اچھے ہیں +

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۳

اَلْاَتْقٰی	زیادہ پرہیزگار	جَاهِلِيَّةٌ	اسلام سے پہلے کا زمانہ
اَلْاَعْلٰی	سب سے بلند	حَاكِمٌ	حکم کرنے والا۔ حاکم
إِثْمٌ	گناہ۔ ضرر	خُلُقٌ (الف)	خصلت
اَمْسِ	کل (گذشتہ)	غَدًا	کل (آئندہ)
اَلْبَارِحُ		مَجِيدٌ	بزرگی والا
اَلْبَارِحَةُ	کل کی رات	مَيْسِرٌ	جُوا
بَلٰی (نفی کے جواب میں)	ہاں ہے	نَوْمٌ	نیند
بَحْرُ النِّيلِ	دریائے نیل	نَفْعٌ	فائدہ
اَلْجَامِعُ الْاَزْهَرِ	مصر کی جامع مسجد جہاں ایک بہت بڑا اسلامی مدرسہ ہے	نَهْرُ الْفُرَاتِ	دریائے فرات

مشق نمبر ۱۴

(۱) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی (۲) اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ (۳) إِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ اَتْقٰكُمْ (۴) اَقْبَحُ النَّاسِ الرَّجُلُ الْجَهُولُ الْكَسُولُ (۵) إِثْمُهُمَا (إِثْمُ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ) اَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا (۶) اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا (۷) اَفْضَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا (فِي الْخُلُقِ) (۸) اَلْمَدْرَسَةُ الْكُبْرٰی فِي الْجَامِعِ الْاَزْهَرِ (۹) شَوْقِي إِلَيْكَ اَشَدُّ مِنْهُ إِلٰی اَخِيْكَ (۱۰) اَلرِّيحُ الْيَوْمَ اَشَدُّ مِنْهَا الْبَارِحَةَ (۱۱) حَاتِمٌ قَلِيلُ الْعَقْلِ وَاَخُوْهُ اَقَلُّ الْعَقْلِ مِنْهُ (۱۲) خِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ (۱۳) اَلَيْسَ اللهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ

(۱۴) بَلٰی هُوَ اَحْكَمُ الْحَاكِمِيْنَ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ (۱۵) اَلْحَسَنُ [خاص نام] صَدِيْقٌ حَسَنٌ وَمُحَمَّدٌ صَدِيْقٌ اَحْسَنُ مِنْهُ هُوَ اَحْسَنُ اَصْدِقَائِيْ +

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) یہ لڑکا اس لڑکے سے بڑا ہے (۲) ہوا پانی کی نسبت زیادہ لطیف ہے (۳) دریائے فرات دریائے نیل سے چھوٹا ہے (۴) بہترین کتاب قرآن مجید ہے (۵) سب کلامون سے زیادہ سچا کلام اللہ کا کلام ہے (۶) سُرخ گھوڑے سب گھوڑون سے زیادہ خوبصورت ہین (۷) ہوا کل کی نسبت آج زیادہ پاکیزہ ہے (۸) یہ راستہ اُس راستہ کی نسبت زیادہ دشوار ہے (۹) وہ درخت اس درخت کی نسبت زیادہ دراز قد ہے (۱۰) یہ کتاب بہت ہی مفید اور آسان ہے +

سوالات نمبر ۳

(۱) حرف اصلی کسے کہتے ہین؟
(۲) اسم مین حروف اصلیہ کتنے ہوتے ہین اور فعل مین کتنے؟
(۳) الفاظ مین حرف اصلی کے علاوہ کوئی حرف ہو تو اُسے کیا کہتے ہین؟
(۴) حروف اصلیہ کی تعداد کے لحاظ سے کلمہ کتنی قسم کا ہوتا ہے؟
(۵) جس کلمے مین حروف اصلیہ ہی ہون اُسے کیا کہتے ہین اور جس مین حروف زوائد بھی ہون اُسے کیا کہتے ہین؟
(۶) رَجُلٌ. رِجْلَانِ اور رِجَالٌ مین سے کون سا لفظ مجرد ہے اور کون سا مزید فیہ؟
(۷) الفاظ کا وزن کیسے نکالا جاتا ہے؟
(۸) الفاظ کا وزن معلوم کرنے سے کیا فائدہ؟

(۹) جمع مکسر کے مشہور اوزان بیان کرو

(۱۰) جمع کے کون کون سے اوزان غیر منصرف ہین ؟

(۱۱) بَحْرٌ کی جمع کتنے وزن پر آتی ہے ؟

(۱۲) اِمْرَأَۃٌ۔ سَنَۃٌ۔ اَخٌ۔ اَسِیْرٌ اور فِتْیَانٌ کی جمع بناؤ +

(۱۳) اسم کی اعرابی حالتین کتنی ہین ؟

(۱۴) اعراب کیا ہے ؟

(۱۵) اعراب کتنے قسم کا ہوتا ہے ؟

(۱۶) اسم حالت رفعی مین کب ہوتا ہے اور حالت نصبی مین کب اور جرّی مین کب ؟

(۱۷) تثنیہ کا اعراب بیان کرو +

(۱۸) جمع مذکر سالم کا اعراب حالت نصبی وجرّی کس طرح ہوتا ہے ؟

(۱۹) اسم غیر منصرف کا اعراب تینون حالتون مین کیا ہوتا ہے ؟

(۲۰) اَلْقَاضِیْ جیسے الفاظ تینون حالتون مین کس طرح پڑھے جائینگے ؟

(۲۱) اَلْقَاضِیْ کا لام تعریف نکال ڈالین تو تینون حالتون مین کس طرح پڑھینگے ؟

(۲۲) اَلْعَالِی کا تثنیہ اور جمع بناؤ۔

(۲۳) اسم مبنی کسے کہتے ہین ؟

(۲۴) تثنیہ یا جمع مذکر سالم جب مضاف ہون تو ان مین کیا تغیر ہوگا ؟

(۲۵) اَبٌ اور اَخٌ واحد متکلم کے سوا کسی اسم کی طرف مضاف ہون تو تینون حالتون مین انھین کس طرح پڑھتے ہین ؟

(۲۶) اسم مضاف کی صفت لانی ہو تو اسے مضافٌ الیہ سے پہلے رکھین یا بعد ؟

(۲۷) دو اسمون کو ایک اسم کی طرف مضاف کرنا ہو تو کس طرح کرین ؟

(۲۸) ضمیر مضافٌ الیہ ہو تو اُسے کونسی ضمیر کہتے ہین ؟

(۲۹) مضاف پر حرف ندا داخل ہو تو اس کا اعراب کیا ہوگا ؟

(۳۰) اسماء اشارہ کی کثیر الاستعمال صورتین بیان کرو۔

(۳۲) کِتَابُکُمْ هٰذَا اور هٰذَا کِتَابُکُمْ کے معنی اور ترکیب مین فرق کیا ہے ؟

(۳۳) اسماء استفہام کون کونسے ہین ؟

(۳۴) کم کتنے قسم کا ہے اور ہر قسم کے بعد اسم کا اعراب کیا ہوتا ہے ؟

(۳۵) اسماء استفہام مین کونسا لفظ معرب ہے ؟

(۳۶) عَمَّ دراصل کیا ہے ؟

(۳۷) اسماء صفت کے کثیر الاستعمال اوزان کونسے ہین ؟

(۳۸) جن اسماء صفت کے معنی عیب یا رنگ کے ہون اُن کے اوزان بیان کرو۔

(۳۹) حَمْرَاءُ کا تثنیہ اور جمع بناؤ۔

(۴۰) اَفْعَلُ کا وزن کون کون سے معنون مین آتا ہے ؟

(۴۱) اسم تفضیل کسے کہتے ہین اور وہ کس وزن پر آتا ہے ؟

(۴۲) اسم تفضیل کی گردان کرو۔

(۴۳) اسم تفضیل کو تذکیر و تانیث اور وحدت و جمع مین موصوف کی مطابقت کونسی صورت مین ضروری یا غیر ضروری ہے ؟

(۴۴) اَللّٰهُ اَکْبَرُ اصل مین کیا ہے ؟

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ عَشَرَ

اَلْفِعْلُ

۱۔ فعل درحقیقت دو قسم کا ہوتا ہے ایک ماضی جس سے کام کا ہوچکنا معلوم ہوتا ہے۔ دوسرا مضارع جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کام اب تک پورا نہین ہوا ہے بلکہ ہو رہا ہے یا ہوگا۔

بعض علمائے صرف امر حاضر کو فعل کی تیسری قسم مانتے ہین +

۲۔ حروف اصلیہ فعل مین عموماً تین ہوتے ہین : کَتَبَ (اُس نے لکھا)

گو بعض فعلون مین چار بھی ہوتے ہین: تَرْجَمَ (اُس نے ترجمہ کیا)+

تنبیہ - لفظ کے حروف اصلیہ کو مادّہ کہتے ہین۔ فعلون مین ماضی کا صیغۂ واحد غائب ہی ایک ایسا لفظ ہے جس مین محض مادّے کے حروف رہتے ہین یہان تک کہ مصدر اور اس کے تمام مشتقات کے حروف اصلیہ کی شناخت صیغۂ مذکور ہی پر منحصر ہے۔ اس لئے اگر مصدری معنی بتلانے کے لئے اسی صیغے کو لکھین تو مناسب ہوگا۔ تاکہ طالب کو لفظ کے مادّے سے بھی واقفیت ہو جائے۔ پس ہم کہہ سکتے ہین کہ کَتَبَ کے معنی "لکھنا" اگرچہ دراصل اس کے معنی ہین "اُس نے لکھا"

۳- سہ حرفی ماضی معروف کا صیغۂ واحد مذکر غائب فَعَلَ فَعِلَ یا فَعُلَ کے وزن پر ہوتا ہے: ضَرَبَ (اُس نے مارا) سَمِعَ (اُس نے سُنا) کَرُمَ (وہ بزرگ ہوا)۔ چنانچہ اس امر کی تفصیل سبق ۲۰ اور چار حرفی فعل کا بیان سبق ۲۵ مین ہوگا+

اَلْفِعْلُ الْمَاضِیْ

فعل ماضی کی گردان (اس کے کل صیغے) بنانے کا طریق یہ ہے کہ اس کے صیغۂ واحد مذکر غائب کے آخری حرکت کو گرا کر مندرجۂ ذیل حرکات و حروف کا اضافہ کیا جائے:-

	واحد	تثنیہ	جمع
غائب مذکر		ـَا	ـُوْا
غائب مؤنث	ـَتْ	ـَتَا	ـْنَ

		واحد	تثنیہ	جمع
مخاطب	مذکر	ـُتَ	ـُتُمَا	ـُتُمْ
	مؤنث	ـُتِ	〃	ـُتُنَّ
متکلم	مذکر	ـُتُ	ـْنَا	ـْنَا
	مؤنث	〃	〃	〃
		مثلاً		
غائب	مذکر	كَتَبَ	كَتَبَا	كَتَبُوا
	مؤنث	كَتَبَتْ	كَتَبَتَا	كَتَبْنَ
مخاطب	مذکر	كَتَبْتَ	كَتَبْتُمَا	كَتَبْتُمْ
	مؤنث	كَتَبْتِ	كَتَبْتُمَا	كَتَبْتُنَّ
متکلم	مذکر	كَتَبْتُ	كَتَبْنَا	كَتَبْنَا
	مؤنث	〃	〃	〃

تنبیہ ۱۔ کل صیغے تو اٹھارہ ہین لیکن گردان مین صرف چودہ صیغے پڑھے جاتے ہین۔ کیونکہ اتنے ہی صیغون مین سب کے معنی نکل آتے ہین پھر ایک ہی لفظ کو بار بار دُہرانے کی ضرورت نہین۔ البتہ چودہ صیغون مین بھی ایک لفظ كَتَبْتُمَا دو دفعہ آجاتا ہے۔ ضرورت تو اس کی بھی نہیں لیکن خاص مصلحت سے اِس کے دُہرانے کا رواج پڑ گیا ہے +

تنبیہ ۲۔ صیغۂ جمع مذکر غائب کی علامت ـُوْا مین جو الف لکھا جاتا ہے اُس کا تلفظ نہین ہوتا۔ وہ محض اس لئے لکھا جاتا ہے کہ

بعض موقعوں میں واوِ جمع اور واوِ عطف میں مشابہت نہ ہو+

۵- فَعِلَ اور فَعُلَ کے وزن کے افعال بھی مذکورہ گردان کے قیاس پر گردانے جائیں: شَرِبَ (اُس نے پیا) شَرِبَا۔ شَرِبُوْا سے شَرِبْنَا تک۔ کَرُمَ (وہ بزرگ ہوا) کَرُمَا۔ کَرُمُوْا سے کَرُمْنَا تک +

۶- ماضی پر لفظ مَا لگا دینے سے ماضی منفی ہو جاتا ہے: مَا کَتَبَ (اُس نے نہیں لکھا) مَا شَرِبَ (اُس نے نہیں پیا) +

۷- اکثر اوقات ماضی پر لفظ قَدْ یا لَقَدْ بڑھایا جاتا ہے جس سے تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن اُردو کے ترجمے میں اس کے معنی کبھی کئے جاتے ہیں کبھی نہیں: قَدْ ضَرَبَ زَیْدٌ بَکْرًا (بے شک زید نے بکر کو مارا) یا (زید نے بکر کو مارا) +

۸- عربی میں عموماً فعل پہلے آتا ہے اس کے بعد فاعل اور مفعول آتا ہے۔ اور یہ تو تم پڑھ چکے ہو کہ فاعل حالت رفعی میں ہوتا ہے اور مفعول حالت نصبی میں +

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۴

تنبیہ۔ ذیل کے فعلوں کے سامنے جو حروف خطوطِ ہلالی کے درمیان لکھے ہیں۔ ان سے اُن فعلوں کے باب (دیکھو سبق ۲۰-۲) کی طرف اشارہ ہے۔ اِس وقت ان حرفوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت نہیں ہے+

اَکَلَ (ن)	کھانا	خَرَجَ (ن)	نکلنا
بَعَثَ (ف)	بھیجنا	دَخَلَ (ن)	داخل ہونا

صَدَقَ (ن)	سچ بولنا	كَذَبَ (ض) فرجح پانا	جھوٹ بولنا
طَلَبَ (ن)	ڈھونڈنا۔ بُلانا	اَلْآنَ	ابھی
طَلَعَ (ن)	طلوع ہونا۔ چڑھنا	اِلَى الْآنِ	اب تک
غَرَبَ (ن)	غروب ہونا	حَوْشٌ	صحن۔ انگن
فَتَحَ (ف)	کھولنا	صَيْدٌ	شکار
فَرِحَ (س)	خوش ہونا	طَعَامٌ	کھانا
فَعَلَ (ف)	کرنا	غُلَامٌ	لڑکا۔ غلام
فَهِمَ (س)	سمجھنا	فَلَّاحٌ	کسان
قَصَدَ (ن)	ارادہ کرنا۔ رُخ کرنا	قَوْلٌ	بات

مشق نمبر ۱۵

(۱) هَلْ كَتَبْتَ الْمَكْتُوبَ (۲) لَا مَا كَتَبْتُ اِلَى الْآنِ (۳) اَفَهِمْتُمْ قَوْلَنَا (۴) نَعَمْ فَهِمْنَا قَوْلَكُمْ (۵) لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ (۶) اَصَدَقْتَ اَمْ كَذَبْتَ (۷) طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَغَرَبَ الْقَمَرُ (۸) خَرَجْتُ الْيَوْمَ اِلَى الصَّيْدِ (۹) قَصَدْنَا هٰذَا الْبَلَدَ وَوَجَدْنَا اَصْحَابَهَا مِنَ الْاَغْنِيَاءِ (۱۰) فَتَحَ لَهُ صَاحِبُ الدَّارِ بَابَ الْحَوْشِ فَدَخَلَ فِيهِ (۱۱) هَلْ شَرِبْتَ الْمَاءَ (۱۲) فَرِحَ الْغُلَامُ وَطَلَبَ مِنَّا الطَّعَامَ (۱۳) بَعَثْتُ هٰؤُلَاءِ الْفَلَّاحِينَ اِلَى بَيْتِ الْحَاكِمِ (۱۴) فَذَهَبُوا وَرَجَعُوا بِالْعَافِيَةِ +

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) تم (مذکر) نے پانی پیا (۲) جی ہاں مین نے کھانا کھایا اور پانی پیا۔

(۳) تونے آج کیا کھایا (۴) مین نے روٹی اور گوشت کھایا (۵) وہ [عورت] خوش ہوئی (۶) حامد نے اب تک کھانا نہین کھایا (۷) آفتاب کب طلوع ہوا؟ (۸) آفتاب ابھی طلوع ہوا (۹) حاکم نے کسانون کو بلایا (۱۰) ہم شہر مین داخل ہوئے (۱۱) مین نے اپنے غلام (غُلَامِی) کو بازار مین بھیجا (۱۲) مین نے تمھاری بات نہین سمجھی (۱۳) تم نے میری بات کیون نہین سمجھی؟ (۱۴) اس لئے کہ (لِاَنَّ) تمھاری زبان عربی ہے (۱۵) بے شک تم نے سچ کہا (۱۶) مین نے صحن کا دروازہ کھولا تو ایک کُتّے کو بیٹھا ہوا (جَالِسًا) پایا۔

الدرس السابع عشر

فاعل کے لحاظ سے فعل مین تغیرات

۱۔ جب فعل فاعل سے پہلے آئے تو حسبِ ذیل طریقون سے اس کا استعمال ہوگا:-

الف) فعل واحد مذکر غائب کا صیغہ ہوگا جبکہ فاعلِ مذکر، واحد یا تثنیہ یا جمع سالم ہو: کَتَبَ الْمُعَلِّمُ (معلم نے لکھا) کَتَبَ الْمُعَلِّمَانِ (دو معلمون نے لکھا) کَتَبَ الْمُعَلِّمُوْنَ (دو سے زیادہ معلمون نے لکھا)۔

ب) فعل واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہوگا جبکہ فاعلِ مؤنث، واحد یا تثنیہ یا جمع سالم ہو۔ یا فاعل جمع مکسر غیر ذوی العقول (خواہ مذکر خواہ مؤنث) ہو: کَتَبَتِ الْمُعَلِّمَةُ (اُستانی نے لکھا) کَتَبَتِ الْمُعَلِّمَتَانِ۔ کَتَبَتِ الْمُعَلِّمَاتُ

اَکَلَتِ الْکِلَابُ (کُتّوں نے کھایا) +

ج) فعل واحد مذکر یا واحد مؤنث (دونون مین سے ایک) کا صیغہ ہوگا جبکہ فاعل مؤنث واحد ہو اور فعل و فاعل کے درمیان کوئی لفظ حائل ہوگیا ہو۔ یا فاعل اسم جمع (دیکھو اصطلاح نمبر ۲۲) ہو یا جمع مکسر ذوی العقول (خواہ مذکر خواہ مؤنث) ہو یا مؤنث غیر حقیقی[1]:-

کَتَبَ یا کَتَبَتْ لَهُ الْمُعَلِّمَةُ	(اُستانی نے اُسکے لئے لکھا)	فعل و فاعل کے درمیان فاصلہ ہے
حَضَرَ یا حَضَرَتِ الْقَوْمُ	(قوم حاضر ہوئی)	فاعل اسم جمع ہے
ذَهَبَ یا ذَهَبَتِ الرِّجَالُ	(مرد گئے)	فاعل جمع مکسر مذکر ذوی العقول ہے
قَالَ یا قَالَتْ نِسْوَةٌ	(عورتون نے کہا)	فاعل جمع مکسر مؤنث ذوی العقول ہے
طَلَعَ یا طَلَعَتِ الشَّمْسُ	(آفتاب نکلا)	فاعل مؤنث غیر حقیقی ہے

۲- جب فاعل فعل سے پہلے مذکور ہو تو فعل و فاعل صیغے مین باہم مطابق ہونگے۔ مثلاً

اَلْمُعَلِّمُ کَتَبَ	(معلم نے لکھا)	اَلْمُعَلِّمَةُ کَتَبَتْ
اَلْمُعَلِّمَانِ کَتَبَا	(دو معلمون نے لکھا)	اَلْمُعَلِّمَتَانِ کَتَبَتَا
اَلْمُعَلِّمُوْنَ کَتَبُوْا	(دو سے زیادہ معلمون نے لکھا)	اَلْمُعَلِّمَاتُ کَتَبْنَ

اسی طرح حَضَرَ الْمُعَلِّمُوْنَ وَ ذَهَبُوْا (معلمین حاضر ہوئے اور چلے گئے) +

دیکھو اس مثال مین دو فعل ہین۔ پہلا واحد دوسرا جمع اور لفظ الْمُعَلِّمُوْنَ دونون کا فاعل ہے جو پہلے فعل کے بعد اور دوسرے سے قبل واقع ہوا ہے اس لئے پہلا فعل واحد کا صیغہ ہے (دیکھو اسی سبق کا فقرہ ۱- الف)

[1] مؤنث غیر حقیقی سے مراد وہ لفظ مؤنث ہے جسکے آخر مین کوئی علامت تانیث نہ لگی ہو +

اور دوسرا جمع کا +

۳۔ چھٹے سبق مین تم پڑھ چکے ہو کہ جملہ دو قسم کا ہوتا ہے (۱) اسمیہ (۲) فعلیہ۔ اسمیہ کا بیان تو اُسی سبق مین ہو چکا۔ اب فعلیہ کے متعلق یہ بتلایا جاتا ہے کہ اس کا پہلا جزو فعل ہوتا ہے اور دوسرا فاعل (جو مرفوع ہوا کرتا ہے): جَلَسَ زَيْدٌ (زید بیٹھا) اس جملے مین زَيْدٌ فاعل ہے +

فعل مُتَعَدِّی (دیکھو سبق ۱۸-۱) ہو تو جملہ فعلیہ مین ایک تیسرا جزو بھی ہوتا ہے جسے مفعول کہتے ہین (جو منصوب ہوا کرتا ہے): ضَرَبَ زَيْدٌ بَكْرًا (زید نے بکر کو مارا) +

ضمیر منصوب متصل

۴۔ فعل کے ساتھ مفعول کی ضمیرین بھی ملتی ہین جو ضمائر منصوبہ مُتَّصِلہ کہلاتی ہین :-

وَجَدَهُ (اس نے اس کو پایا) وَجَدَهُمَا (اس نے ان دو مردون کو پایا) وَجَدَهُمْ (اس نے ان بہت مردون کو پایا) وَجَدَهَا (اس نے اس عورت کو پایا) وَجَدَهُمَا۔ وَجَدَهُنَّ۔ وَجَدَكَ۔ وَجَدَكُمَا۔ وَجَدَكُمْ۔ وَجَدَكِ وَجَدَكُمَا۔ وَجَدَكُنَّ۔ وَجَدَنِي۔ وَجَدَنَا +

اسی طرح ہر فعل کے ہر صیغے کے ساتھ وہ ضمیرین ملائی جا سکتی ہین لیکن جب یہ ضمیرین فعل ماضی کے صیغۂ جمع مذکر حاضر سے ملین تو اس صیغے مین ایک واو بڑھانا پڑتا ہے: وَجَدْتُمْ مین ضمیر ملاؤ تو وَجَدْتُمُوهُ۔ وَجَدْتُمُوهُمَا الخ پڑھا جائیگا +

ضمیر منصوب منفصل

۵۔ یہ ضمیریں بھی مفعول کی ہیں۔ جو فعل سے الگ مستقل کلمے کی طرح مستعمل ہوتی ہیں۔ یہ ضمیریں فعل سے پیچھے بھی آتی ہیں اور پہلے بھی۔ فعل کے پہلے انھیں لائیں تو اُن سے حصر کے معنی پیدا ہوتے ہیں: اِيَّاكَ نَعْبُدُ (ہم تجھے ہی پُوجتے ہیں)

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	اِيَّاهُ	اِيَّاهُمَا	اِيَّاهُمْ
	مؤنث	اِيَّاهَا	〃	اِيَّاهُنَّ
مخاطب	مذکر	اِيَّاكَ	اِيَّاكُمَا	اِيَّاكُمْ
	مؤنث	اِيَّاكِ	〃	اِيَّاكُنَّ
متکلم	مذکر	اِيَّايَ	اِيَّانَا	اِيَّانَا
	مؤنث	〃	〃	〃

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۵

بَعُدَ (ك)	دور ہونا	قَتَلَ (ن)	مار ڈالنا
خَلَقَ (ن)	پیدا کرنا	قَرُبَ (ك)	نزدیک ہونا
ذَهَبَ (ف)	جانا	قَبِلَ (س)	قبول کرنا
ضَرَبَ (ض)	مارنا	كَسَرَ (ض)	توڑنا
عَلِمَ (س)	جاننا	نَزَلَ (ض)	اُترنا
غَضِبَ (س)	غصہ ہونا	ثُمَّ	پھر

ضَعِيفٌ	کمزور	مَقْتُولٌ	قتل کیا ہوا
ضَيْفٌ	مہمان	نِصْفٌ	آدھا
كُبَّايَةٌ	گلاس	نَحْوَ	تقریباً۔طرف۔مانند

مشق نمبر ۱۶

(۱) طَلَعَ الرِّجَالُ الْجَبَلَ ثُمَّ نَزَلُوْا (۲) مَنْ ضَرَبَ الْكَلْبَةَ؟ (۳) ضَرَبَهَا الْوَلَدُ (۴) ضَرَبْتُهُ اِيَّاهُ (۵) بَعُدَتِ الدَّارُ نَحْوَ نِصْفِ سَاعَةٍ (۶) قَبِلُوا الضَّيْفَ عِنْدَ هُمْ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ (۷) اَكَسَرْتُمَا كُبَّايَةَ الْمَاءِ اَنْتِ وَاُخْتُكِ (۸) لَامَا كَسَرْنَاهَا (۹) وَجَدْتُ غُلَامِيْ قَاعِدًا فَطَلَبْتُهُ وَبَعَثْتُهُ اِلَى السُّوْقِ (۱۰) قَصَدَ الشَّامَ اَحْمَدُ وَ خَادِمُهُ فَدَخَلَاهَا (۱۱) طَلَعَ الشَّمْسُ مِنَ الشَّرْقِ ثُمَّ غَرَبَتْ اِلَى الْمَغْرِبِ (۱۲) هَلْ ذَهَبَ اِخْوَتُكَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ (۱۳) لَا يَا سَيِّدِيْ مَا ذَهَبُوْا (۱۴) وَجَدْنَا كَلْبَنَا مَقْتُوْلًا (۱۵) هَلْ قَتَلْتُمُوْهُ (۱۶) نَعَمْ قَتَلْنَاهُ (۱۷) هَلْ اَنْتُمْ قَتَلْتُمُوْهُ (۱۸) نَعَمْ نَحْنُ قَتَلْنَاهُ (۱۹) هَلْ قَتَلْتُمُوْهُ اَنْتُمْ (۲۰) نَعَمْ قَتَلْنَاهُ نَحْنُ ۔

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) اس معلم نے اپنے شاگردون کو مارا (۲) تمھین کس نے مارا؟ (۳) مجھے میرے اُستاد نے مارا (۴) تجھے کیون مارا؟ (۵) مین آج مدرسہ مین حاضر نہین ہوا (۶) لڑکون نے گلاس توڑ ڈالا پس اُن کی مان اُن پہ غصہ ہوئی (۷) مسلمان لوگ پہاڑ سے اُترے پھر شہر مین داخل ہوئے اور

رَأَيْتُ بَيْتَيْ رَجُلٍ	مین نے مرد کے دو گھر دیکھے	حالت نصبی	دراصل بَيْتَيْنِ
أَبْوَابُ بَيْتَيْ رَجُلٍ	مرد کے دو گھرون کے دروازے	حالت جرّی	〃 〃
هُمْ مُعَلِّمُوا الْوَلَدِ	وہ لڑکے کے معلّمین ہین	حالت رفعی	〃 مُعَلِّمُونَ
رَأَيْتُ مُعَلِّمِي الْوَلَدِ	لڑکے کے معلّمین کو مین نے دیکھا	حالت نصبی	〃 مُعَلِّمِينَ
بَيْتُ مُعَلِّمِي الْوَلَدِ	لڑکے کے معلّمین کا گھر	حالت جرّی	〃 〃

۲- أَبٌ (باپ)۔ أَخٌ (بھائی)۔ فَمٌ (مُنہ)۔ یہ الفاظ جب ضمیر واحد متکلم کے سوا کسی اور لفظ کی طرف مضاف ہون تو ان کی صورتین یہ ہونگی:-

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جرّی
أَبُوْ	أَبَا	أَبِي
أَخُوْ	أَخَا	أَخِي
فُوْ	فَا	فِي

تنبیہ ۱- لفظ ذُوْ (والا۔ مالک۔ صاحب) کی بھی حالت اضافت مین یہ تین صورتین ہونگی۔ لیکن ذُوْ اسم ظاہر کی طرف ہی مضاف ہوا کرتا ہے۔ ضمیر کی طرف نہین ہوتا: ذُوْ مَالٍ (مال والا) ذَا مَالٍ۔ ذِي مَالٍ +

تنبیہ ۲- أَبٌ اور فَمٌ جب ضمیر واحد متکلم کی طرف مضاف ہوں تو تینون حالتون مین اس طرح پڑھین:- أَبِي (میرا باپ) أَخِي (میرا بھائی) فِيَّ (میرا مُنہ) +

۳- چونکہ عربی مین مضاف اپنے مضاف الیہ سے پہلے آتا ہے اور اُن

دونون کے درمیان کوئی لفظ حائل نہین ہوسکتا۔ اس لئے مضاف کی صفت مضاف الیہ کے بعد لانا چاہئے: غُلَامُ الْمَرْءَةِ الْحَسَنُ (عورت کا خوبصورت غلام)۔ اس مثال مین "اَلْحَسَنُ" غلام کی صفت ہے اس لئے مرفوع ہے (دیکھو سبق ۱۰۔ تنبیہ ۱) اور اسی واسطے واحد ہے مذکر ہے اور معرفہ بھی ہے +

شاید تمھارے دل مین یہ شبہ پیدا ہو کہ بظاہر لفظ غلام نکرہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ نہ تو وہ معرّف باللام ہے نہ اسم علم۔ پھر اس کی صفت اَلْحَسَنُ پر اَلْ کیون لگایا گیا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ لفظ غلام معرّف باللام کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہوگیا (دیکھو سبق ۷، فقرہ ۹) اس لئے اس کی صفت بھی معرفہ ہونی چاہئے +

مذکورہ فقرے کے معنی کبھی یون بھی ادا کئے جاتے ہین اَلْغُلَامُ الْحَسَنُ لِلْمَرْأَةِ مگر اس ترکیب کے معنی یہ بھی ہوسکتے ہین "خوبصورت غلام عورت کا ہے" اِس صورت مین وہ پورا جملہ ہوجائیگا۔ مرکّب ناقص نہ ہوگا +

۴۔ ایک اسم کی طرف دو اسمون کو منسوب کرنا ہو تو اُن دو مین سے ایک کو تو حسب دستور مضاف الیہ سے پہلے لیکن دوسرے کو اس کے بعد رکھین اور اس دوسرے اسم کے ساتھ ایک ضمیر لگائین جو مضاف الیہ کی طرف اشارہ کرتی ہو: بَيْتُ الْوَزِيْرِ وَبُسْتَانُهُ (وزیر کا گھر اور اُس کا باغ) +

۵۔ جب اسم کو ضمیرون کی طرف مضاف کیا جائے۔ تو ضمیرون کی یہ صورتین ہونگی:—

(یہ ضمیریں مجرور متصل بہ اسم کہلاتی ہیں)

	غائب		مخاطب		متکلم	
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
واحد	هُ	هَا	كَ	كِ	ـِي ـْي	ـِي ـْي
تثنیہ	هُمَا	هُمَا	كُمَا	كُمَا	نَا	نَا
جمع	هُمْ	هُنَّ	كُمْ	كُنَّ	نَا	نَا

مثلاً

واحد	كِتَابُهُ	كِتَابُهَا	كِتَابُكَ	كِتَابُكِ	كِتَابِي	كِتَابِي
تثنیہ	كِتَابُهُمَا	كِتَابُهُمَا	كِتَابُكُمَا	كِتَابُكُمَا	كِتَابُنَا	كِتَابُنَا
جمع	كِتَابُهُمْ	كِتَابُهُنَّ	كِتَابُكُمْ	كِتَابُكُنَّ	كِتَابُنَا	كِتَابُنَا

اسی طرح حروف جارّہ کے ساتھ بھی ضمیریں ملا کر پڑھی جاتی ہیں ۔

(یہ ضمیریں مجرور متصل بہ حرف کہلاتی ہیں)

	غائب		مخاطب		متکلم	
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
واحد	لَهُ (اسکے واسطے)	لَهَا	لَكَ	لَكِ	لِي	لِي
تثنیہ	لَهُمَا	لَهُمَا	لَكُمَا	لَكُمَا	لَنَا	لَنَا
جمع	لَهُمْ	لَهُنَّ	لَكُمْ	لَكُنَّ	لَنَا	لَنَا

اسی طور بِ کے ساتھ ملا کر: بِهِ (اس کے ساتھ) بِهِمَا۔ بِهِمْ بِي۔ بِنَا تک پڑھو

" مِن " مِنْهُ (اس سے) مِنْهُمَا۔ مِنْهُمْ مِنِّي۔ مِنَّا

اسی طور عَلٰی کے ساتھ ملا کر:- عَلَيْهِ (اس پر) عَلَيْهِمَا. عَلَيْهِمْ سے عَلَيَّ. عَلَيْنَا تک پڑھو
" اِلٰی " :- اِلَيْهِ (اسکی طرف) اِلَيْهِمَا. اِلَيْهِمْ سے اِلَيَّ. اِلَيْنَا " +

تنبیہ ۱- لِ (جو حرف جار ہے) ضمیر واحد متکلم کے سوا باقی ضمیروں کے ساتھ لَ پڑھا جاتا ہے. جیسا کہ ابھی لکھا گیا اور لِیْ کو لِیَ بھی پڑھا جاتا ہے: لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ [= دِيْنِيْ] (تمھارے لئے تمھارا دین اور میرے لئے میرا دین) - ضمیر واحد متکلم مِن کے ساتھ لگے تو مِنِّیْ پڑھنا چاہئے اور اِلٰی اور عَلٰی کے ساتھ لگے تو اِلَيَّ (میری طرف) اور عَلَيَّ (مجھ پر) اور فِیْ کے ساتھ فِيَّ پڑھنا چاہئے +

هُمْ اور كُمْ کے بعد جب کوئی اسم معرّف باللّام ہو تو ان دونوں کے میم کو ضمّہ دے کر لام تعریف سے ملا کر پڑھو: لَهُمُ الْمَالُ وَلَكُمُ الْمَالُ +

۶- مرکّب اضافی پر حرفِ ندا داخل ہو تو مضاف کو فتحہ دے پڑھتے ہیں: يَا سَيِّدَ النَّاسِ (اے لوگوں کے سردار) +

تنبیہ ۲- حروف ندا کئی ہیں- جن میں سے يَا زیادہ مستعمل ہے- جس اسم پر حرف ندا داخل ہو اسے منادیٰ کہتے ہیں +

منادیٰ مفرد (غیر مضاف) ہو تو اس کے آخر کو ضمّہ پڑھنا چاہئے: يَا زَيْدُ (اے زید) يَا رَجُلُ (اے مرد) اور مضاف ہو تو فتحہ پڑھو- اس کی مثال ابھی فقرہ ۶ میں لکھی گئی +

منادیٰ معرّف باللّام ہو تو يَا کے ساتھ اَيُّهَا (مذکر کے لئے) یا

اَیَّتُهَا (مؤنث کے لئے) لگانا چاہیے: یَا اَیُّهَا الرَّجُلُ (اے مرد) یَا اَیَّتُهَا الْاِبْنَةُ (اے لڑکی)۔ کبھی یَا بغیر ہی ان دونوں لفظوں کو منادیٰ پر داخل کرتے ہیں: اَیُّهَا الرَّجُلُ (اے مرد) اَیَّتُهَا السَّیِّدَةُ (اے شریف عورت)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۹

اَبُوْبَکْرٍ	(بکر کا باپ) خاص نام ہے	دِرْهَمٌ (ط)	درم (چاندی کا ایک سکہ)
		دِیْنَارٌ (ج دَنَانِیْرُ)	اشرفی
بَنُوْهَاشِمٍ	(ہاشم کی اولاد) عرب کا ایک قبیلہ ہے	ذَهَبٌ	سونا
		سَاعَةٌ	گھنٹہ۔ گھڑی۔ قیامت
بَیْنَ	درمیان	سِنٌّ (الف)	دانت
بَیْنَ یَدَیْ	(دونوں ہاتھوں کے درمیان) سامنے	صِهْرٌ	سُسرا
		قَبِیْلَةٌ (ج قَبَائِلُ)	قبیلہ۔ خاندان
بَیْنَ یَدَیَّ	(میرے دونوں ہاتھوں کے درمیان) میرے سامنے	عِنْدَ (یہ لفظ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے)	پاس
		لِسَانٌ (ھ)	زبان
خَتَنٌ	داماد	وَسِخٌ	میلا

مشق نمبر ۱۰

(۱) سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ (۲) لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجُهَّالِ (جمع جاهل کی) مَالٌ
(۳) عِنْدِیْ سَاعَةٌ مِنَ الذَّهَبِ (۴) هَلْ عِنْدَكَ سَاعَةٌ فِضَّةٍ

(۵) فِیْ فِیْنَا (بَانِیْ فَمِنَا) لِسَانٌ وَاَسْنَانٌ (۶) بِنْتَا اَبِی الْحَسَنِ وَابْنَاهُ صَالِحُوْنَ (۷) اِبْنُ اَبِیْ بَکْرِنِ الْکَبِیْرُ هُوَ عَبْدُ اللهِ (۸) اَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ هُمَا صِهْرَا رَسُوْلِ اللهِ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ خَتَنَاهُ (۹) اَخُوْنَا وَاَبُوْکُمْ جَالِسَانِ عِنْدَ اَخِیْ اَحْمَدَ (۱۰) یَدَا اَخِی الصَّغِیْرِ نَظِیْفَتَانِ بَلْ رِجْلَاهُ وَسِخَتَانِ (۱۱) اَبُوْ اِبْرَاهِیْمَ وَاَخُوْهُ قَائِمَانِ بَیْنَ یَدَیَّ (۱۲) یَا اَیُّهَا الْوَلَدُ هَلِ اسْمُکَ عَبْدُ الْکَرِیْمِ (۱۳) لَا بَلِ اسْمِیْ عَبْدُ الرَّحِیْمِ اَیَّتُهَا السَّیِّدَةُ (۱۴) یَا عَبْدَ اللهِ هَلْ اَنْتَ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ (۱۵) نَعَمْ یَا سَیِّدِیْ نَحْنُ بَنُوْ هَاشِمٍ (۱۶) عَلَیَّ لَهُ دَرَاهِمُ وَلِیْ عَلَیْهِ دَنَانِیْرُ +

اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ عَشَرَ

اَسْمَاءُ الْاِشَارَةِ

۱۔ جن لفظوں کے ذریعے سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے وہ اسماء اشارہ (اَسْمَاءُ الْاِشَارَةِ) ہیں۔ اور وہ دو قسم کے ہیں:۔

(۱) قریب کے لئے (نزدیک کی چیز کی طرف اشارہ کرنے کیلئے) انکی کثیر الاستعمال صورتیں یہ ہیں:۔

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	هٰذَا یہ ایک مرد	هٰذَانِ (حالت رفعی) / هٰذَیْنِ (حالت نصبی وجری) یہ دو مرد	هٰؤُلَاءِ یہ بہت مرد
مؤنث	هٰذِهٖ یہ ایک عورت	هَاتَانِ (حالت رفعی) / هَاتَیْنِ (حالت نصبی وجری) یہ دو عورتیں	یہ بہت عورتیں

(۲) بعید کے لئے (جن سے دور کی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے) ان کی عام صورتیں یہ ہیں:-

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	ذَالِكَ یا ذَالِكْ (وہ ایک مرد)	ذَانِكَ (حالت رفعی) / ذَيْنِكَ (حالت نصبی جری)	اُولَائِكَ جو اکثر اُولٰئِكَ لکھا جاتا ہے
مؤنث	تَالِكَ یا تِيْكَ / یا تِلْكَ (وہ ایک عورت)	تَانِكَ (حالت رفعی) / تَيْنِكَ (حالت نصبی جری)	،

تنبیہ ۱- اصل میں اسمائے اشارہ ذَا. ذَانِ وغیرہا بغیر ھا اور ك کے ہیں مگر ان کا استعمال بہت کم ہوتا ہے +

تنبیہ ۲- اسمائے اشارہ تثنیہ کے سوا سب مبنی ہیں +

۲- جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اسے مشارٌ الیہ کہتے ہیں- اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ ملکر جملے کا ایک جزو ہوتے ہیں (مرکب توصیفی اور مرکب اضافی کی مانند) +

۳- اگر مشارٌ الیہ اسم مفرد (غیر مضاف) ہو- تو اسم اشارہ پہلے لانا چاہئے- جیسے هٰذَا الْكِتَابُ (یہ کتاب) +

اور اگر وہ کسی اسم کی طرف مضاف ہو تو اسم اشارہ کو مضاف الیہ کے بعد لانا چاہئے- جیسے كِتَابُكُمْ هٰذَا (تمہاری یہ کتاب)- اِبْنُ الْمَلِكِ هٰذَا (بادشاہ کا یہ لڑکا) +

اگر مذکورہ فقروں میں اسم اشارہ پہلے لایا جائے اور کہا جائے

هٰذَا كِتَابُكُمْ تو اس کے معنی ہونگے "یہ تمہاری کتاب ہے" اس صورت مین "كِتَابُكُمْ" مشارٌ الیہ نہین ہے بلکہ خبر ہے۔ اسی لئے جملہ پورا ہو جاتا ہے (جیسا کہ ابھی لکھا جاتا ہے)

۴۔ جب اسم اشارہ اکیلا (بغیر مشارٌ الیہ کے) جملے مین مبتدا واقع ہو تو :-

الف) اگر خبر معرف باللام ہے تو اسم اشارہ اور خبر کے درمیان ایک ضمیر کی ضرورت ہو گی جو صیغے مین اسم اشارہ کے مطابق ہو: هٰذَا هُوَ الْكِتَابُ (یہ کتاب ہے) أُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (وہ لوگ [یا وہی لوگ] فلاح پانے والے ہین)

اِن مثالون مین مشارٌ الیہ مقدّر ہے گویا دراصل یہ ہے هٰذَا الشَّيْءُ هُوَ الْكِتَابُ۔ أُولٰئِكَ النَّاسُ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ +

ب) اگر خبر معرّف باللام نہ ہو تو ضمیر کی ضرورت نہین: هٰذَا كِتَابٌ (یہ ایک کتاب ہے)۔ اس مثال مین بھی مشارٌ الیہ مُقَدَّر ہے +

ج) اور اگر مضاف ہو تو بھی ضمیر کی ضرورت نہین: هٰذَا ابْنُ الْمَلِكِ (یہ بادشاہ کا بیٹا ہے) هٰذَا كِتَابُكُمْ (یہ تمہاری کتاب ہے)۔ البتہ کلام مین زور پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے تو ضمیر بڑھا دیتے ہین: هٰذَا هُوَ كِتَابُكُمْ (یہی تمہاری کتاب ہے) ذَاكَ هُوَ ابْنُ الْمَلِكِ (وہ ہی بادشاہ کا بیٹا ہے) +

تنبیہ ۳۔ اِبْنُ الْمَلِكِ هٰذَا اور هٰذَا ابْنُ الْمَلِكِ ان دونون مثالون کے فرق کو خوب ذہن نشین کر لو +

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۱

أَمْ	یا	عَمٌّ (الف)	چچا
اِمْرَأَةٌ / اَلْمَرْأَةُ	عورت	اَلْمُتَّقِي	پرہیزگار
حُمْرَةٌ	سُرخی	مَطْلُوبٌ	مقصود
خَالٌ (الف۔ اَخْوَالٌ)	ماموں	مُنَزَّلٌ	اُتارا ہوا
رَيْبٌ	شک	مَنْظَرٌ (ل)	نظارہ
لَارَيْبَ	کچھ شک نہیں	هُدًى	ہدایت
شَخْصٌ (الف)	شخص	وَجْهٌ (ب)	مُنہ

مشق نمبر ۱۱

(۱) هٰذَا هُوَ مَطْلُوبِي (۲) هٰذِهِ امْرَأَةٌ حَسَنَةٌ (۳) هٰذَانِ الرَّجُلَانِ اَخَوَانِ (۴) هٰؤُلَاءِ الْاَشْخَاصُ (۵) كِتَابُ الْوَلَدِ هٰذَا وَسِخٌ (۶) اِسْمُ هٰذِهِ الْبِنْتِ زَيْنَبُ (۷) تِلْكَ الْمَنَاظِرُ حَسَنَةٌ (۸) هَاتَانِ الْيَدَانِ نَظِيفَتَانِ (۹) اَهٰذَا اَخُوكَ اَمْ ذَاكَ (۱۰) ذَاكَ عَمِّي وَهٰذَا ابْنُ عَمِّي (۱۱) هٰذَا الرَّجُلُ خَالِي وَتِلْكَ الْمَرْءَةُ خَالَتِي وَهٰذِهِ هِيَ عَمَّتِي (۱۲) هٰذِهِ الْاِبْنَةُ قَبِيحٌ وَجْهُهَا (۱۳) تَانِكَ اُخْتَايَ قَائِمَتَانِ بَيْنَ يَدَيْ مُعَلِّمَتَيْهِمَا (۱۴) ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَارَيْبَ فِيهِ. هُدًى لِلْمُتَّقِينَ (۱۵) تِلْكَ الْبُيُوتُ لِذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ (۱۶) فِي يَدَيْكَ هَاتَيْنِ حُمْرَةٌ (۱۷) اُولٰئِكَ عَلٰى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) یہ طبیب عالم ہے (۲) میرا یہ دوست دولتمند ہے (۳) وہ دوست (جمع) دولتمند ہین (۴) بادشاہ کا یہ لڑکا سخی ہے (۵) یہ دونون بھائی ہین (۶) وہ اونٹنی خوبصورت ہے (۷) یہ خوبصورت لڑکا نیک ہے (۸) اے عبداللہ! کیا یہ تمہارا لڑکا ہے؟ (۹) وہ لڑکے اپنے باپ کے سامنے کھڑے ہین (۱۰) یہ (ایک) اچھا آدمی ہے اور وہ دونون بدکار ہین +

اَلدَّرْسُ اَلثَّالِثُ عَشَرَ

اَسْمَاءُ الْاِسْتِفْهَامِ

۱- مَنْ (کون)۔ مَا (کیا)۔ مَاذَا (کیا)۔ اَیْشَ (کیا)۔ اَیٌّ (کونسا) اَیَّةٌ (کونسی)۔ کَمْ (کتنا۔ کتنی)۔ کَیْفَ (کیسا۔ کیسی)۔ اَیْنَ (کہان)۔ مَتٰی (کب)۔ لِمَا (کیون)۔ لِمَاذَا (کیون)۔ لِمَ (کیون) +

تنبیہ اسمائے استفہام اَیٌّ اور اَیَّةٌ کے سوا سب مبنی ہین (دیکھو سبق ۱۰-۹)

۲- اسماء استفہام جملون کے شروع مین داخل ہوتے ہین: مَنْ اَبُوْكَ (تیرا باپ کون ہے؟)۔ مگر جب وہ مضاف الیہ واقع ہون تو عام قاعدے کے مطابق انھین مضاف کے بعد لانا چاہئے: کِتَابُ مَنْ (کس کی کتاب) یا اسم استفہام پر لِ (حرف جار) بڑھا کر جملے کے شروع مین بھی لاسکتے ہین: لِمَنِ الْکِتَابُ (کس کی کتاب ہے؟) لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ

(آج کے دن مُلک کس کا ہے؟) +

۳۔ حروفِ جارّہ (دیکھو سلسلۂ الفاظ نمبر ۶) اسماء استفہام کے شروع مین لگائے جاتے ہین: لِمَنْ (کس کا) لِمَا (کس کا) بِکَمْ (کتنے مین) اِلیٰ اَیْنَ (کہان کو) مِنْ اَیْنَ (کہان سے) اِلیٰ مَتیٰ (کب تک) مِمَّا دراصل مِنْ مَا (کس چیز سے) مِمَّنْ دراصل مِنْ مَنْ (کس شخص سے) عَمَّنْ = عَنْ مَنْ (کس شخص سے۔ کس کی نسبت۔ کس کی طرف سے) عَمَّا = عَنْ مَا (کس چیز سے۔ کس چیز کی نسبت) فِیْمَا (کس چیز مین) +

مَا بعض حروفِ جارّہ کے بعد کبھی بغیر الف کے بولا جاتا ہے چنانچہ لِمَا سے لِمَ۔ عَمَّا سے عَمَّ۔ فِیْمَا سے فِیْمَ ہو جاتا ہے +

اَیٌّ اور اَیَّۃٌ اپنے مابعد کی) طرف مضاف ہوا کرتے ہین: اَیُّ رَجُلٍ یا اَیُّ الرَّجُلِ (کونسا مرد)۔ اَیَّۃُ مَرْأَۃٍ یا اَیَّۃُ الْمَرْأَۃِ (کونسی عورت) +

کَمْ کے بعد اسم منصوب ہوتا ہے: کَمْ دِرْہَمًا عِنْدَکَ (تمہارے پاس کتنے درم ہین؟) کَمْ سَنَۃً عُمْرُکَ (تیری عمر کے سال کی ہے؟) +

کَمْ کبھی استفہام کے لئے نہین بلکہ خبر کے لئے ہوتا ہے اس وقت اس کے معنی ہونگے "کئی ایک" یا "بہتیرے" اور اس وقت اس کے بعد اکثر مِنْ بھی لگایا جاتا ہے: کَمْ مِنْ قَرْیَۃٍ (بہتیرے گاؤن) +

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۱

اَمْرٌ	کام۔ حکم	حَالٌ حَالَۃٌ (الف = اَحْوَالٌ) حالت

خَمْسَةٌ	پانچ	مُصِيْبَةٌ	مصیبت
سَبَبٌ (الف)	سبب	مَعْصِيَةٌ	گناہ
رِوَايَةٌ	روایت	وَاحِدٌ	ایک
ضَرُوْرِيٌّ	ضروری	وَرَقٌ (الف)	کاغذ
عَافِيَةٌ	آرام	هُهُنَا	یہاں
عَصًا	لاٹھی	هُنَاكَ	وہاں
غَفْلَةٌ	غفلت	يَمِيْنٌ	دایاں ہاتھ۔ دائیں
قِرْطَاسٌ (ی)	کاغذ	يَسَارٌ	بایاں ہاتھ۔ بائیں
قَهَّارٌ	زبردست		

مشق نمبر ۱۲

(۱) مَا اسْمُكَ ؟ (۲) اِسْمِيْ عَبْدُ اللهِ (۳) مَا هٰذَا يَا عَبْدَ اللهِ (۴) هٰذِهٖ اَوْرَاقُ الْكِتَابِ (۵) اِبْنُ مَنْ اَنْتَ (۶) اَنَا ابْنُ اَحْمَدَ ابْنِ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيِّ (۷) مِنْ اَيْنَ اَنْتُمْ ؟ (۸) نَحْنُ مِنْ مَكَّةَ (۹) كَيْفَ حَالُكُمْ (۱۰) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْنُ بِالْعَافِيَةِ (۱۱) كَمْ وَلَدًا لَكُمْ (۱۲) لِيْ خَمْسَةُ اَوْلَادٍ (۱۳) اَيُّ رَجُلٍ جَالِسٌ عِنْدَ بَيْتِكَ (۱۴) ذَاكَ ابْنُ اَخِيْ (۱۵) اِلٰى اَيْنَ ذَاهِبُوْنَ اَنْتُمْ (۱۶) نَحْنُ ذَاهِبُوْنَ اِلَى الْهِنْدِ (۱۷) لِمَ جَالِسٌ اَنْتَ هُهُنَا (۱۸) اَنَا جَالِسٌ لِلصَّلٰوةِ (۱۹) لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؟ (۲۰) لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (۲۱) مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَا مُوْسٰى (۲۲) هِيَ عَصَايَ (۲۳) عَمَّنْ هٰذِهِ الرِّوَايَةُ ؟ (۲۴) عَنْ اَنَسِ ابْنِ

مَالِكٍ (رضی اللہ عنہ) (۲۵) مَا سَبَبُ هٰذِهِ الْمُصِيْبَةِ ؟ (۲۶) سَبَبُهَا الْمَعْصِيَةُ وَالْغَفْلَةُ ؛

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) تم کون ہو؟ (۲) مین حامد ہون (۳) تمھارے باپ کا نام کیا ہے؟ (۴) میرے باپ کا نام احمد ابن محمد ہے (۵) عبد الرحمٰن کے کتنے بیٹے اور کتنی بیٹیان ہین ؟ (۶) اس کو ایک بیٹا اور دو بیٹیان ہین (۷) تمھارے سامنے کونسی عورت کھڑی ہے؟ (۸) وہ اُس آدمی کے بھائی کی بیوی ہے (۹) اُس کے (اُس عورت کے) ہاتھ مین کیا ہے؟ (۱۰) وہان کتنے آدمی کھڑے ہین ؟ (۱۱) یہان پانچ آدمی کھڑے ہین (۱۲) وہان کون بیٹھا ہے؟ (۱۳) تو یہان کیون کھڑا ہے؟ (۱۴) ایک ضروری کام کے لئے کھڑا ہون (۱۵) تم کونسے قبیلے سے ہو؟ (۱۶) ہم قبیلۂ قریش سے ہین ؛

اَلدَّرْسُ الرَّابِعَ عَشَرَ

اَسْمَاءُ الصِّفَةِ

۱- اسم صفت کے کثیر الاستعمال اوزان یہ ہین :-

الف) فَاعِلٌ یہ وزن دراصل اسم فاعل کا ہے۔ کبھی اسم صفت کے لئے بھی آتا ہے: صَادِقٌ (سچّا)۔ عَادِلٌ (منصف مزاج) جَاهِلٌ (بے علم) ؛

ب) فَعِيْلٌ : سَعِيْدٌ (نیکبخت)۔ قَلِيْلٌ (تھوڑا) كَثِيْرٌ (بہت) ؛

ج) فَعُوْلٌ - یہ وزن مبالغہ ظاہر کرتا ہے : جَهُوْلٌ (بڑا جاہل)۔ كَسُوْلٌ

(بڑا سست) +

۵) فَعْلَانُ: تَعْبَانُ (تھکا ہوا) غَضْبَانُ (غصے سے بھرا ہوا) یہ وزن اکثر غیر منصرف (دیکھو سبق ۱۰-۷) ہوتا ہے +

۲- جو اسماء صفت رنگ یا جسمانی عیب ظاہر کرتے ہیں۔ اُن کے اوزان یہ ہیں :-

اَفْعَلُ واحد مذکر	فَعْلَاءُ واحد مؤنث	فُعْلٌ جمع مذکر و مؤنث
مثلاً		
اَحْمَرُ سُرخ	حَمْرَاءُ	حُمْرٌ
اَسْوَدُ سیاہ	سَوْدَاءُ	سُوْدٌ
اَبْيَضُ سفید	بَيْضَاءُ	بِيْضٌ (دراصل بُيْضٌ)
اَصَمُّ (=اَصَمُ) بہرا	صَمَّاءُ	صُمٌّ
اَعْمٰى (=اَعْمَى) اندھا	عَمْيَاءُ	عُمْىٌ

اسی طرح اَزْرَقُ (نیلا)۔ اَخْضَرُ (سبز)۔ اَصْفَرُ (زرد)۔ اَطْرَشُ (بہرا) اَخْرَسُ۔ اَبْكَمُ (گونگا)۔ اَعْرَجُ (لنگڑا)۔ اَحْدَبُ (کوزہ پشت)۔ اَحْوَرُ (سیاہ چشم) اَعْوَرُ (ترچھی نظر والا)۔ اَعْيَنُ (بڑی آنکھ والا) وغیرہ لفظوں کو سمجھ لو +

تنبیہ ۱- مذکورۂ بالا واحد مذکر اور واحد مؤنث کے صیغے غیر منصرف ہیں (دیکھو سبق ۱۰-۷) +

تنبیہ ۲- مؤنث کے تثنیہ میں ہمزہ واو سے بدل جاتا ہے جیسے سَوْدَاءُ سے سَوْدَاوَانِ (دو سیاہ عورتیں) +

تنبیہ ۳۔ اَفْعَلُ کے آخر مین ایک جنس کے دو حرف ہون تو پہلے کو ساکن کرکے دوسرے مین ملا دیتے ہین اور دو حرف کی بجائے ایک ہی لکھکر اس پر تشدید لکھتے ہین جیسے اَصَمُّ دراصل اَصْمَمُ ہے۔ اور اَفْعَلُ کے آخر مین حرف علت ہو (دیکھو اصطلاح نمبر ۲۶) تو اس کو تلفظ مین الف سے بدل دیتے ہین چنانچہ اَعْمٰی دراصل اَعْمَیُ ہے +

۳۔ کبھی ترکیب توصیفی کو مقلوب کرکے (اُلٹ کر) اسم صفت کو موصوف کی طرف مضاف کرتے ہین اور یہ مضاف اور مضاف الیہ مِل کر کسی اسم کی صفت یا خبر واقع ہوتے ہین جیسے قَلِیْلُ الْعَقْلِ (عقل کا کم۔ کم عقل) حَسَنُ الْخُلُقِ (خصلت کا اچھا = خوشخو) کَثِیْرُ الْمَالِ (مال کا بہت = مالدار) حَسَنُ الْوَجْهِ (مُنہ کا اچھا = خوبصورت) اَسْوَدُ الشَّعْرِ (بال کا کالا = کالے بال والا) +

اِس قسم کے مضاف پر حرف تعریف بھی داخل ہوسکتا ہے (برخلاف دیگر مضافون کے (دیکھو سبق ۶-۳) چنانچہ حَسَنُ الْوَجْهِ بھی کہہ سکتے ہین اور اَلْحَسَنُ الْوَجْهِ بھی +

تنبیہ ۴۔ تم یہ تو پڑھ چکے ہو کہ معرف باللام یا کسی اور معرفہ کی طرف اسم نکرہ مضاف ہونے سے معرفہ ہوجاتا ہے (دیکھو سبق ۶-۹) لیکن اب یہ بھی یاد رکھو کہ اسم صفت اضافت کی وجہ سے معرفہ نہین ہوتا اس لئے جب ایسے مرکب اضافی کی معرفہ کی صفت واقع ہون تو مضاف پر حرف تعریف داخل کیا جاتا ہے مثلاً اَلْوَلَدُ

اَلْحَسَنُ اَلْوَجْهِ (خوبصورت لڑکا) اور اگر اَلْوَلَدُ حَسَنُ اَلْوَجْهِ کہیں تو حَسَنُ اَلْوَجْهِ خبر ہوگی نہ صفت اور اس وقت معنی یوں ہونگے "لڑکا خوبصورت ہے" +

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۲

تِبْنٌ	خشک گھانس	لَطِيفٌ	پاکیزہ
رَائِحَةٌ	بُو	لَوْنٌ	رنگ
زَهْرٌ (الف)	پھول	وَجْنَةٌ	رخسار
شَعْرٌ (الف)	بال	وَرْدٌ	گلاب کا پھول
شَرْقٌ	مشرق	مَاءُ الْوَرْدِ	گلاب کا پانی (عرق)
عُشْبٌ	ہری گھانس	هِرَّةٌ	بلی
غَرْبٌ	مغرب		

مشق نمبر ۱۳

(۱) شَجَرَةٌ خَضْرَاءُ (۲) اَلذَّهَبُ اَصْفَرُ وَالْفِضَّةُ بَيْضَاءُ (۳) اَلْعُشْبُ اَخْضَرُ وَالتِّبْنُ اَصْفَرُ (۴) اَلْوَرْدُ اَحْمَرُ اللَّوْنِ وَطَيِّبُ الرَّائِحَةِ (۵) تِلْكَ النِّسَاءُ خُرْسٌ وَهٰذِهِ عَمْيَاءُ (۶) فِي الْبُسْتَانِ اَزْهَارٌ حُمْرٌ وَصُفْرٌ وَطُيُورٌ بِيضٌ وَسُودٌ (۷) وَجَنَتَا الْبِنْتِ الْحَمْرَاوَانِ لَطِيفَتَا الْمَنْظَرِ (۸) لَوْنُ شَعْرِهَا اَسْوَدُ وَوَجْهُهَا اَبْيَضُ (۹) هِيَ زَرْقَاءُ الْعَيْنِ وَسَوْدَاءُ الشَّعْرِ وَبَيْضَاءُ الْوَجْهِ (۱۰) هُوَ اَزْرَقُ الْعَيْنِ وَاَسْوَدُ الشَّعْرِ وَاَبْيَضُ الْوَجْهِ (۱۱) عَيْنُ الْبَقَرَةِ سَوْدَاءُ وَ

اُنھوں نے مسجد کا رُخ کیا (۸) بازار تقریباً آدھ گھنٹے کے راستے پر (نَحْوَ نِصْفَ سَاعَةٍ) ہے (۹) ہم نے تمھیں نہیں بُلایا بلکہ تمھارے بھائی کو بُلایا (۱۰) عورتیں میرے گھر میں داخل ہوئیں اور بیٹھیں پھر (اُنھوں نے) کھانا کھایا اور چلی گئیں +

الدرس الثامن عشر

فعل لازم متعدی

اور

فعل معلوم ومجہول

۱- فعل (خواہ ماضی ہو خواہ مضارع) دو قسم کا ہوتا ہے :-

(۱) لازم جو صرف فاعل سے ملکر پوری بات ہو جائے : کَرُمَ زَیْدٌ (زید بزرگ ہوا) +

(۲) متعدی جو فاعل اور مفعول دونوں سے ملے بغیر پورا نہ ہو : اَکَلَ زَیْدٌ لَحْمًا (زید نے گوشت کھایا) +

عَلِمَ (جاننا)۔ حَسِبَ (گمان کرنا) وغیرہ بعض افعال ایسے بھی ہیں جن کے دو مفعول ہوتے ہیں : عَلِمَ زَیْدٌ عَمْرًا غَنِیًّا (زید نے عمرو کو غنی جانا) حَسِبْتُ بَکْرًا عَالِمًا (میں نے بکر کو عالم خیال کیا) +

۲- پھر متعدی دو قسم کا ہوتا ہے :-

(۱) فعل معلوم یا معروف جو فاعل کی طرف منسوب ہو اور اس کا فاعل معلوم ہو : ضَرَبَ حَامِدٌ خَالِدًا (حامد نے خالد کو مارا) اِس

مثال مین فاعل معلوم ہے اِس لئے ضَرَبَ فعل معلوم ہے +

(۲) مجہول (نامعلوم) جو مفعول کی طرف منسوب ہو اور اس کے فاعل کا ذکر نہ ہو: ضُرِبَ خالِدٌ (خالد مارا گیا) اِس جملے مین فاعل کا مذکور ہی نہین کیونکہ خَالِدٌ تو مفعول ہے۔ اس لئے ضُرِبَ فعل مجہول ہے +

۳۔ وہ اسم جس کی طرف فعل مجہول منسوب ہوتا ہے مَفْعُوْلُ مَا لَمْ یُسَمَّ فَاعِلُهٗ (اس کا مفعول جس کا فاعل مذکور نہ ہو) یا نائب الفاعل (فاعل کا قائم مقام) کہلاتا ہے۔ اور وہ مرفوع ہوتا ہے: ضُرِبَ خَالِدٌ مین "خَالِدٌ" جن فعلون کے مفعول دو ہوتے ہین۔ ان کے نائب الفاعل بھی دو ہونگے لیکن دونون مرفوع نہین پڑھے جاتے۔ بلکہ پہلے کو مرفوع اور دوسرے کو منصوب پڑھتے ہین۔ مثلاً عُلِمَ عَمْرٌو غَنِیًّا (عمرو کو غنی جانا گیا) +

۴۔ ماضی معروف کو مجہول بنانا ہو تو پہلے حرف کو ضمّہ اور دوسرے کو کسرہ دو۔ جیسے ضَرَبَ سے ضُرِبَ۔ شَرِبَ سے شُرِبَ +

فعل مجہول کی باقی گردان ماضی معلوم کی طرح کر لو: ضُرِبَ۔ ضُرِبَا۔ ضُرِبُوْا۔ ضُرِبَتْ۔ ضُرِبَتَا۔ ضُرِبْنَ۔ ضُرِبْتَ۔ ضُرِبْتُمَا۔ ضُرِبْتُمْ۔ ضُرِبْتِ۔ ضُرِبْتُمَا۔ ضُرِبْتُنَّ۔ ضُرِبْتُ۔ ضُرِبْنَا +

تنبیہ ۱۔ عام طور پر فعل لازم معروف ہی مستعمل ہوتا ہے لیکن اس کے بعد حرف جر لگا کر بعض وقت متعدّی بنا لیتے ہین۔ اس وقت اس کا مجہول آتا ہے: ذُهِبَ بِزَیْدٍ (زید کو لیجایا گیا) +

مشق نمبر ۱۷

(۱) ذَهَبْتُ عِنْدَهُ (۲) قَرُبَ الْمَسْجِدُ وَبَعُدَتِ الْمَدْرَسَةُ (۳) بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ؟ (۴) بُعِثْتُ إِلَى الْأَمِيرِ (۵) هَلْ فُتِحَ بَابُ الدَّارِ؟ (۶) نَعَمْ يَا سَيِّدِي قَدْ فُتِحَ الْبَابُ (۷) طُلِبَتِ امْرَأَةٌ فِي دِيوَانِ الْمَلِكِ (۸) كُتِبَ كِتَابٌ مِنْ أَخِي إِلَى أَبِي (۹) وُجِدَتْ كَلْبَةٌ جَالِسَةٌ عَلَى الْبَابِ (۱۰) خُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا (۱۱) حُسِبَتِ الْمَرْأَةُ صَالِحَةً (۱۲) لِمَ طُلِبَتْ فِي الدِّيوَانِ؟ (۱۳) لِأَمْرٍ ضَرُورِيٍّ (۱۴) مَا فُتِحَ لَهُ بَابُ الْبُسْتَانِ (۱۵) كُسِرَ الْكِتَابُ (۱۶) مَنْ كَسَرَهَا (۱۷) كَسَرَهَا أَخُوكَ +

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) روٹی کھائی گئی اور پانی پیا گیا (۲) دو لڑکے مارے گئے (۳) دروازہ اب تک نہین کھولا گیا (۴) تم کب بُلائے گئے؟ (۵) ہم کو کسی نے (احمدؐ نہین) بُلایا (۶) کیا میرے خطوط کھولے گئے؟ (۸) کیا میری کتاب اس کے پاس پائی گئی (۹) اُن لوگون کو عالم خیال کیا گیا [وہ لوگ عالم خیال کئے گئے] (۱۰) اس لڑکے کا بھائی مارا [مار ڈالا گیا (۱۱) تمھارے باغ کے دروازے کھولے گئے۔ (۱۲) عورتین نیک خیال کی گئین +

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ عَشَرَ

اَلْفِعْلُ الْمُضَارِعُ

۱۔ جس فعل مین زمانۂ حال و استقبال دونون سمجھے جائین۔ وہ فعل

مضارع ہے۔ جیسے یَضْرِبُ (مارتا ہے یا مارےگا) +

۲۔ یـ ی۔ ت۔ ا اور ن علاماتِ مضارع ہین۔ ماضی کے صیغۂ واحد مذکر غائب کا پہلا حرف ساکن کرکے مذکورہ چارون علامتون مین سے ایک لگانے اور آخر مین رفع ُ دینے سے مضارع بن جاتا ہے: فَتَحَ ے یَفْتَحُ۔ تَفْتَحُ۔ اَفْتَحُ۔ نَفْتَحُ۔ باقی صیغے ذیل کی گردان سے سمجھ لو +

مضارع معروف کی گردان

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	یَفْتَحُ (وہ کھولتا ہے یا کھولیگا)	یَفْتَحَانِ	یَفْتَحُوْنَ
	مؤنث	تَفْتَحُ (وہ کھولتی ہے یا کھولیگی)	تَفْتَحَانِ	یَفْتَحْنَ
مخاطب	مذکر	تَفْتَحُ (تو کھولتا ہے یا کھولیگا)	تَفْتَحَانِ	تَفْتَحُوْنَ
	مؤنث	تَفْتَحِیْنَ (تو کھولتی ہے یا کھولیگی)	تَفْتَحَانِ	تَفْتَحْنَ
متکلم	مذکر مؤنث	اَفْتَحُ (مین کھولتا ہون یا کھولونگا / مین کھولتی ہون یا کھولونگی)	نَفْتَحُ	نَفْتَحُ

بعض مضارع یَفْعِلُ اور یَفْعُلُ کے وزن پر بھی آتے ہین: ضَرَبَ کا مضارع یَضْرِبُ اور کَرُمَ کا یَکْرُمُ ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل آئندہ سبق مین بیان ہوگی۔

تنبیہ ۱۔ مضارع کی گردان مین سات جگہ یعنی چارون تثنیہ دونون جمع مذکر غائب اور مخاطب اور ایک واحد مؤنث مخاطبہ کے صیغون مین نون اعرابی (دیکھو سبق ۱۰۔۴) آتا ہے۔ جمع مؤنث

غائب و مخاطب مین جو نون ہے وہ اعرابی نہین بلکہ علامتِ جمع مؤنث ہے۔ جو ہر حالت مین قائم رہتا ہے۔ برخلاف نون اعرابی کے جو حالتِ نصب و جزم مین گر جاتا ہے (دیکھو سبق ۲۰)

تنبیہ ۲۔ ماضی کی گردان کی طرح مضارع کی گردان مین بھی چودہ ہی صیغے پڑھے اور یاد کئے جاتے ہین +

۳۔ مضارع معروف کو مجہول بنانا ہو تو علامتِ مضارع کو ضمہ اور ماقبلِ آخر کو فتحہ سے دو : یَضْرِبُ سے یُضْرَبُ (وہ مارا جاتا ہے یا مارا جائیگا) +

مضارع مُثبت کو مَنْفِیّ بنانے کے لئے اکثر لَا لگایا جاتا ہے۔ پر کبھی مَا بھی لگا دیتے ہین : لَا یَذْهَبُ (وہ نہین جاتا ہے یا نہین جائیگا) مَا یَعْلَمُ (وہ نہین جانتا ہے یا نہین جانیگا) اس لَا اور مَا کو لائے نافیہ اور مائے نافیہ کہتے ہین +

تنبیہ ۳۔ مضارع پر سَ یا سَوْفَ داخل کرنے سے وہ مُسْتَقْبِل کے لئے مخصوص ہو جاتا ہے : سَیَفْتَحُ (وہ عنقریب کھولیگا)۔ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (کچھ عرصہ سے تم جان لوگے) +

۴۔ کَانَ (ہونا) فعل ماضی پر لگانے سے ماضی بعید[1] اور مضارع پر لگانے سے ماضی استمراری[2] ہو جاتا ہے : کَانَ ضَرَبَ (اُس نے مارا تھا)

[1] جس فعل سے دور کے گذرے ہوئے زمانے مین کسی کام کا ہونا سمجھا جائے +

[2] وہ فعل جس سے معلوم ہو کہ گذرے ہوئے زمانے مین کوئی کام بار بار ہوا ہے +

كَانَ يَضْرِبُ (وہ مارتا تھا) +

كَانَ کی گردان یہ ہے :-

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	كَانَ	كَانَا	كَانُوْا
	مؤنث	كَانَتْ	كَانَتَا	كُنَّ
مخاطب	مذکر	كُنْتَ	كُنْتُمَا	كُنْتُمْ
	مؤنث	كُنْتِ	〃	كُنْتُنَّ
متکلم	مذکر	كُنْتُ	كُنَّا	كُنَّا
	مؤنث	〃	〃	〃

ماضی بعید یا ماضی استمراری کا جو صیغہ بنانا ہو وہی صیغہ مذکورہ گردان میں سے لیکر ماضی یا مضارع کے اُسی صیغہ پر لگاؤ۔ چنانچہ واحد مؤنث غائب کا صیغہ ماضی بعید سے كَانَتْ ضَرَبَتْ اور ماضی استمراری سے كَانَتْ تَضْرِبُ ہوگا۔ ذیل میں ایک گردان ماضی بعید کی لکھی جاتی ہے تاکہ تم اچھی طرح سمجھ لو +

غائب	مذکر	كَانَ كَتَبَ (اس ایک مرد نے لکھا تھا)	كَانَا كَتَبَا	كَانُوْا كَتَبُوْا
	مؤنث	كَانَتْ كَتَبَتْ	كَانَتَا كَتَبَتَا	كُنَّ كَتَبْنَ
مخاطب	مذکر	كُنْتَ كَتَبْتَ	كُنْتُمَا كَتَبْتُمَا	كُنْتُمْ كَتَبْتُمْ
	مؤنث	كُنْتِ كَتَبْتِ	〃 〃	كُنْتُنَّ كَتَبْتُنَّ
متکلم	مذکر مؤنث	كُنْتُ كَتَبْتُ 〃	كُنَّا كَتَبْنَا 〃 〃	كُنَّا كَتَبْنَا 〃

اسی قیاس پر ماضی استمراری کی گردان بنا لو +

۵۔ کَانَ کو فعلِ ناقص کہتے ہیں کیونکہ وہ باوجود فعل لازم ہونیکے فاعل پر تمام نہیں ہوتا بلکہ جب تک اُس کے آگے کوئی خبر مذکور نہ ہو اُس وقت تک اُدھورا ہی رہتا ہے۔ اِسی لئے یہ فعل عموماً جملۂ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے۔ اُس وقت خبر کو نصب پڑھتے ہیں: کَانَ زَیْدٌ عَالِمًا (زید عالم تھا) کَانَتِ الرِّجَالُ عَالِمِیْنَ (لوگ عالم تھے) کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا (اللہ بڑا جاننے والا حکمت والا ہے) +

کَانَ کا مضارع یَکُوْنُ ہے اُس کی گردان یہ ہے:-

یَکُوْنُ (وہ ہوتا ہے یا ہوگا) ۔ یَکُوْنَانِ ۔ یَکُوْنُوْنَ ۔ تَکُوْنُ ۔ تَکُوْنَانِ یَکُنَّ ۔ تَکُوْنُ ۔ تَکُوْنَانِ ۔ تَکُوْنُوْنَ ۔ تَکُوْنِیْنَ ۔ تَکُوْنَانِ ۔ تَکُنَّ اَکُوْنُ ۔ نَکُوْنُ

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۷

جَلَسَ (ض) / قَعَدَ (ن)	بیٹھنا	غَالِبٌ	غلبہ پانیوالا۔ غالب
قَرَأَ (ف)	پڑھنا	مُحَارَبَةٌ	لڑائی
اُوْرُبَّا	یورپ	مَعَ	ساتھ
جَرِیْدَةٌ	اخبار	مَنْ (موصولہ)	جو شخص
		مَنْ (استفہامیہ)	کون

مشق نمبر ۱۸

(۱) هَلْ تَفْهَمُ الْكَلَامَ الْعَرَبِيَّ (۲) نَعَمْ يَا سَيِّدِي أَفْهَمُهُ

قَلِيلًا (۳) مَنْ يَذْهَبُ مَعَكَ إِلَى الْمَسْجِدِ؟ (۴) يَذْهَبُ مَعِي أَبِي وَأَخِي الْكَبِيرُ (۵) هَلْ طُلِبَ الْغُلَامُ الْيَوْمَ؟ (۶) لَا هُوَ يُطْلَبُ غَدًا (۷) إِلَى أَيْنَ كُنْتَ تَذْهَبُ أَمْسِ؟ (۸) كُنْتُ أَذْهَبُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ (۹) هَلْ كُنْتَ جَلَسْتَ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ؟ (۱۰) نَعَمْ كُنْتُ جَلَسْتُ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ (۱۱) كَانَ أَبُو هٰذَا الْوَلَدِ قُتِلَ فِي مُحَارَبَةٍ أَوْ رُبَّمَا (۱۲) مَنْ كَانَ يَفْتَحُ بَابَ الْبُسْتَانِ؟ (۱۳) كَانَ يَفْتَحُهُ الْبَوَّابُ (۱۴) أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ؟ (۱۵) بَلٰى (۱۶) مَا كُنَّا سَمِعْنَا هٰذَا (۱۷) مَا (استفہامیہ) كُنْتُمْ تَقْرَأُونَ الْبَارِحَةَ فِي بَيْتِكُمْ؟ (۱۸) كُنَّا نَقْرَأُ الْجَرِيدَةَ (۱۹) كَانَ دَاوُدُ نَبِيًّا (۲۰) سَيَكُونُ الْمُسْلِمُونَ غَالِبِينَ +

الدَّرْسُ الْعِشْرُونَ

ابواب فعل ثلاثی مجرّد

۱۔ ثلاثی مجرّد کے بعض مادّون مین ماضی اور مضارع دونون کے عین کلمہ (دیکھو سبق ۷-۳) کی حرکتین یکسان ہوتی ہین: فَتْحٌ (کھولنا) مین ماضی و مضارع دونون ہی مَفْتُوحُ الْعَيْن (جس کا عین کلمہ مفتوح ہو) ہین۔ چنانچہ ماضی فَتَحَ اور مضارع يَفْتَحُ ہے۔ كَرَمٌ (بزرگ ہونا) مین ماضی و مضارع دونون ہی مَضْمُومُ الْعَيْن (جس کا عین کلمہ مضموم ہو) ہین۔ جیسے ماضی كَرُمَ اور مضارع يَكْرُمُ ہے۔ اور حَسْبٌ (گمان کرنا) مین ماضی اور مضارع دونون مَكْسُورُ الْعَيْن (جس کا عین کلمہ

مکسور ہو) ہیں۔ چنانچہ ماضی حَسِبَ اور مضارع یَحْسِبُ آتا ہے +

اور بعض مادّوں میں دونوں کی حرکتیں مختلف ہوتی ہیں: ضَرْبٌ (مارنا) میں ماضی "ضَرَبَ" مَفْتُوحُ الْعَیْن ہے۔ اور مضارع یَضْرِبُ مکسور العین ہے۔ نَصْرٌ (مدد کرنا) کا ماضی "نَصَرَ" مفتوح العین اور مضارع "یَنْصُرُ" مضموم العین ہے۔ سَمْعٌ (سُننا) کا ماضی "سَمِعَ" مکسور العین اور مضارع "یَسْمَعُ" مفتوح العین ہے +

۲۔ ماضی اور مضارع کے عین کلموں کی حرکات کے لحاظ سے صرفیوں نے افعال ثلاثی مجرّد کے چھ باب ٹھہرائے ہیں:۔

(۱) البابُ الاوّلُ ضَرَبَ یَضْرِبُ (ماضی مفتوح العین اور مضارع مکسور العین)
(۲) البابُ الثّانی نَصَرَ یَنْصُرُ (ماضی مفتوح العین اور مضارع مضموم العین)
(۳) البابُ الثّالثُ سَمِعَ یَسْمَعُ (ماضی مکسور العین اور مضارع مفتوح العین)
(۴) البابُ الرّابعُ فَتَحَ یَفْتَحُ (ماضی اور مضارع دونوں مفتوح العین)
(۵) البابُ الخامسُ کَرُمَ یَکْرُمُ (ماضی اور مضارع دونوں مضموم العین)
(۶) البابُ السّادسُ حَسِبَ یَحْسِبُ (ماضی اور مضارع دونوں مکسور العین

تنبیہ ۱۔ کسی لفظ کا کسی باب سے ہونے کے معنی یہ ہیں کہ اس کے ماضی اور مضارع کے عین کلموں کی حرکت اس باب کے مطابق ہوگی۔ مثلاً کہا جائے کہ غَسْلٌ (دھونا) باب ضَرَبَ سے ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا ماضی مفتوح العین (= غَسَلَ) اور مضارع مکسور العین (= یَغْسِلُ) ہے +

۳۔ ہر ایک ثلاثی مجرّد کے متعلق یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ کس باب سے ہے۔ تاکہ اس باب کے مطابق اُس کی گردان کی جائے۔ اسی واسطے لغت کی کتابوں میں ہر ایک مادّۂ فعل کے معنی بیان کرنے سے پیشتر اُن کے باب کی طرف اشارہ کر دیا جاتا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ اگر باب ضَرَبَ سے ہو تو (ض) اس کے سامنے لکھ دیتے ہیں۔ باب نَصَرَ سے ہو تو (ن) باب سَمِعَ سے ہو تو (س)۔ باب فَتَحَ سے ہو تو (ف)۔ باب کَرُمَ سے ہو تو (ک) اور باب حَسِبَ سے ہو تو (ح) لکھ دیا کرتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے بھی سبق ۱۶ و ۱۷ میں اسی طرح لکھا ہے۔ اور کبھی تصریحاً بھی لکھ دیتے ہیں کہ یہ لفظ باب ضَرَبَ سے یا فلاں باب سے ہے +

تنبیہ ۲۔ ذیل کے سلسلۂ الفاظ میں افعال کے معانی یاد کرنے کا بہترین طریق یہ ہے کہ ہر فعل کے ماضی اور مضارع دونوں کا تلفظ کر کے معنی کا تلفظ کریں۔ مثلاً "رَجَعَ (ض) لوٹنا" چونکہ باب ضَرَبَ سے ہے اِس لئے اس کا مضارع یَرْجِعُ ہوگا۔ پس طالب علم کہے رَجَعَ یَرْجِعُ۔ لوٹنا۔ رَفَعَ باب فَتَحَ سے ہے پس اس کا مضارع یَرْفَعُ ہوگا اس لئے کہا جائے رَفَعَ یَرْفَعُ۔ اُٹھانا۔ اِس طرح یاد کرنے سے ہر فعل کے معنی کے ساتھ یہ بھی معلوم ہوگا کہ وہ کس باب سے ہے۔

مناسب یہ ہے کہ پچھلے سبقوں میں جتنے افعال سلسلۂ الفاظ میں لکھے گئے ہیں انھیں بھی مذکورہ طریق سے دوبارہ یاد کر لیں +

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۸

رَجَعَ (ض)	لوٹنا	عَرَفَ (ض)	پہچاننا
رَفَعَ (ف)	اُٹھانا۔ بلند کرنا	عَقَلَ (ض)	سمجھنا
سَهِرَ (س)	جاگنا	فَطَرَ (ض)	پیدا کرنا
سَئَلَ (ف)	پُوچھنا	قُلْ (ن) (فعل امر)	کہہ دے
عَبَدَ (ن)	پُوجنا	نَظَرَ (ن)	دیکھنا
		نَفَعَ (ف)	فائدہ دینا

اِبِلٌ (اسم جنس)	اونٹ	صَيْفٌ	موسم گرما
اِنَّمَا	صرف	عَشَاءٌ	رات کا کھانا
تَحْصِيْلٌ (مصدر)	حاصل کرنا	قَدْرٌ	عزت۔ قدر
خَلْفَ	پیچھے	اَلَّذِيْ (اسم موصول)	جو۔ جس
رِزْقٌ	روزی	لَوْ (حرف شرط)	اگر
سَعِيْرٌ	دہکتی ہوئی آگ۔ دوزخ	مَا (اسم موصول)	جو چیز۔ جس چیز کو
شِتَاءٌ	موسم سرما		

مشق نمبر ۱۹

(۱) خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَنْفَعُ النَّاسَ (۲) يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ (۳) لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ (۴) لَا يُسْئَلُ عَمَّا (= عَنْ مَا) يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ (۵) مَتٰى تَطْلُعُ الشَّمْسُ؟ (۶) سَتَطْلُعُ بَعْدَ سَاعَةٍ (۷) تَنْزِلُ الْاُمَرَاءُ

مِنَ الْجَبَلِ بَعْدَ الصَّيْفِ وَيَدْخُلُونَ بُيُوتَهُمْ فِي الشِّتَاءِ (۸) يَخْرُجُ أَبِي مِنَ الْبَيْتِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَيَذْهَبُ إِلَى بُسْتَانِ الْجَارِ وَيَقْعُدُ هُنَاكَ إِلَى الْمَغْرِبِ ثُمَّ يَذْهَبُ إِلَى الْمَسْجِدِ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الْبَيْتِ ثُمَّ نَأْكُلُ أَنَا وَأَبِي الْعَشَاءَ (۹) نَطْلُبُ مِنَ اللهِ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا (۱۰) وَمَالِيَ[1] لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (۱۱) أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ؟ (۱۲) إِنَّمَا يَعْرِفُ قَدْرَ الْعِلْمِ مَنْ سَهِرَتْ عَيْنَاهُ فِي تَحْصِيلِهِ (۱۳) قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ. وَلَا أَنْتُمْ عٰبِدُونَ مَا أَعْبُدُ. وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُمْ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ. لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ (دیکھو سبق ۱۱ تنبیہ ۱) +

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) آج باغ کا دروازہ نہین کھولا جائیگا؟ (۲) دربان کہان ہے؟ (۳) مین نہین جانتا وہ کہان گیا (۴) تم کہان کا ارادہ رکھتے ہو؟ (۵) مین شکار کو جارہا ہون (۶) کیا تو ہمارے ساتھ چلیگا؟ (۷) نہین جناب مین مدرسے جارہا ہون (۸) تم میرے بھائی کو پہچانتے ہو؟ (۹) جی ہان مین اس کو پہچانتا ہون (۱۰) محمود نے کھانا کھایا؟ (۱۱) نہین اس نے

[1] یہان مَا استفہامیہ ہے۔ مَالِيَ کے معنی ہونگے کیا ہے مجھے یعنی مجھے کیا ہوا ہے اسی طرح مَالَكَ (تجھے کیا ہوا ہے) اور مَا لَكُمْ وغیرہ آتا ہے +

اب تک نہین کھایا۔ اب کھائیگا (۱۲) تم کیا پڑھتے ہو؟ (۱۳) جناب مین قرآن پڑھتا ہون (۱۴) کل تم کونسی کتاب پڑھتے تھے؟ (۱۵) کل مین کِتَابُ الصَّرف پڑھ رہا تھا +

سوالات نمبر ۴

(۱) فعل کسے کہتے ہین؟
(۲) فعل کتنے قسم کا ہوتا ہے؟
(۳) فعل مین عموماً حروفِ اصلیہ کتنے ہوتے ہین؟
(۴) مادّہ کسے کہتے ہین؟
(۵) افعال مجرّد مین کونسا صیغہ محض مادّے کے حروف سے مرکب ہوتا ہے؟
(۶) افعال اور اسماء مشتقّہ مین حروف اصلیہ کی شناخت کون سے صیغے سے کی جاتی ہے؟
(۷) فعل ثلاثی کا ماضی کس وزن پر آتا ہے؟
(۸) ماضی اور مضارع کے درحقیقت کتنے صیغے ہین اور کتنے صیغے یاد کرنیکا رواج ہے اور کیون؟
(۹) صیغۂ جمع مذکر کی تحریر مین الف کیون بڑھایا جاتا ہے؟
(۱۰) عربی مین جملے کے اندر عام طور پر فعل کہان رکھا جاتا ہے اور فاعل کہان اور مفعول کہان؟
(۱۱) فعل پہلے ہو اور فاعل اُس کے بعد تو فاعل کی وحدت وجمع اور تذکیر و تانیث سے فعل پر کیا اثر ہوگا؟
(۱۲) فاعل پہلے ہو اور فعل اس کے بعد تو فعل مین کیا تغیّر وتبدّل ہوا کرتا ہے؟
(۱۳) فاعل اور مفعول کا اعراب کیا ہے؟
(۱۴) ضَرَبَهٗ مین ہٗ کونسی ضمیر کہلاتی ہے؟
(۱۵) اِیَّاکَ کیا لفظ ہے؟

(۱۷) فعل لازم کیا اور متعدی کیا ؟
(۱۸) فعل معروف اور مجہول کی تعریف کرو
(۱۹) ماضی معروف کو مجہول کس طرح بنایا جائے ؟
(۲۰) مضارع کو مجہول کس طرح بناتے ہیں ؟
(۲۱) فعل مجہول جس کی طرف منسوب ہو اُسے کیا کہتے ہیں ؟
(۲۲) مضارع کسے کہتے ہیں ؟
(۲۳) علاماتِ مضارع کیا ہیں ؟
(۲۴) ماضی بعید اور ماضی استمراری کس طرح بنتے ہیں ؟
(۲۵) کَانَ کو فعل ناقص کیوں کہتے ہیں ؟
(۲۶) کَانَ کا مضارع کیا ہوگا ؟
(۲۷) افعال ثلاثی مجرد کے کتنے باب ہیں ؟
(۲۸) کسی فعل کا باب پہچاننے سے کیا حاصل ؟
(۲۹) کسی فعل کا کسی باب سے ہونے کا مطلب کیا ؟

اَلدَّرْسُ الْحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ

فعل مضارع کی مختلف صورتیں

۱- فعل مضارع مُعرب (دیکھو اصطلاح ۱۳) ہے[۱] ۔ ماضی اور امر حاضر مَبنی (دیکھو اصطلاح ۱۴) ہیں +

۲- فعل مضارع پر جب حروف جازمہ (لَمْ ۔ لَمَّا ۔ لام ۔ امر ۔ لائے نفی اور اِنْ) میں سے کوئی ایک حرف داخل ہو تو اس کے آخر میں جزم پڑھا جاتا ہے : لَمْ یَضْرِبْ (اس نے نہیں مارا) لَمَّا یَضْرِبْ (اس نے نہیں مارا) لِیَضْرِبْ (اسے چاہئے کہ مارے) لَا یَضْرِبْ (اُسے چاہئے کہ نہ مارے)

[۱] مگر جمع مؤنث غائب وحاضر کا صیغہ معرب نہیں ہے +

اِنْ یَضْرِبْ (اگر وہ ماریگا) +

لَمْ اور لَمَّا سے فعل مضارع کے معنی ماضی منفی کے ہو جاتے ہین: لَمْ یَضْرِبْ (اُس نے نہین مارا) - یہی معنی ہین مَا ضَرَبَ کے +

لامِ امر سے فعل مضارع مین حکم کے معنی پائے جاتے ہین: لِیَضْرِبْ زَیْدٌ عَمْرًوا (زید کو چاہئے کہ عمرو کو مارے) +

لائے نہی سے فعل مضارع مین نہی (روکنا) کے معنی پیدا ہوتے ہین: لَا یَضْرِبْ زَیْدٌ عَمْرًوا (زید کو چاہئے کہ عمرو کو نہ مارے) لَا تَضْرِبْ عَمْرًوا (عمرو کو تو مت مار) +

تنبیہ ۱- لَا دو قسم کا ہوتا ہے - ایک نافیہ جس سے لفظ مضارع مین کچھ تغیر نہین ہوتا (دیکھو سبق ۱۹-۳) دوسرا لائے نہی جو مضارع کو جزم دیتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثالون سے ظاہر ہے +

اِنْ حرف شرط ہے اور شرط کے لئے جزا کی ضرورت ہے - جب شرط اور جزا دونون فعل مضارع ہون تو دونون مجزوم ہونگے: اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ (اگر تو ماریگا مین ماروںگا) - کبھی اِنْ پر لَ لگا کر لَئِنْ لکھتے ہین - معنی وہی ہین جو اِنْ کے ہین - البتہ معنی مین ذرا زور پیدا ہوتا ہے +

۳- مضارع پر حروفِ ناصبہ مین سے کوئی حرف داخل ہو تو مضارع کے آخر مین نصب پڑھنا چاہئے: لَنْ یَذْهَبَ (وہ ہرگز نہین جائیگا) +

حروفِ ناصبہ یہ ہین - لَنْ (ہرگز نہین) اَنْ (کہ) کَیْ یا لِکَیْ (تاکہ) لِ بمعنی کَیْ (تاکہ) اِذَنْ (تب) لِئَلَّا = لِاَنْ لَا (تاکہ نہین)

حَتّٰی (جب تک۔ تاکہ۔ یہان تک کہ) +

لَنْ سے فعل مضارع زمانۂ مستقبل کے ساتھ مخصوص ہو جاتا ہے نیز اُس مین نفی اور تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہین: لَنْ یَکْتُبَ (وہ ہرگز نہین لکھیگا)

تنبیہ ۲۔ مذکورہ حروف جازمہ مین سے اِنْ اور حروف ناصبہ مین سے اَنْ اور حَتّٰی فعل ماضی پر بھی داخل ہوتے ہین لیکن اس کے لفظ مین کوئی تغیر نہین پیدا کرتے کیونکہ وہ مَبْنِی ہے: اَکَلْتُ حَتّٰی شَبِعْتُ (مین نے کھایا یہان تک کہ سیر ہوگیا) البتہ اِنْ داخل ہونے سے فعل ماضی مین زمانۂ مستقبل سمجھا جاتا ہے: اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ (اگر تو ماریگا مین مارونگا) +

۴۔ مضارع کی گردان پر حروف جازمہ یا ناصبہ داخل ہون تو سالون نون اعرابی (دیکھو سبق ۱۹ تنبیہ ۱) گرا دئے جاتے ہین۔ چنانچہ ذیل کی گردان سے تم اچھی طرح سمجھ سکوگے +

اَلْفِعْلُ الْمُضَارِعُ الْمَنْفِیُّ بِلَمْ	اَلْفِعْلُ الْمُضَارِعُ الْمَنْفِیُّ بِلَنْ
لَمْ یَفْعَلْ (نہین کیا اس ایک مرد نے)	لَنْ یَفْعَلَ (ہرگز نہین کریگا وہ ایک مرد)
لَمْ یَفْعَلَا (نہین کیا ان دو مردون نے)	لَنْ یَفْعَلَا
لَمْ یَفْعَلُوْا	لَنْ یَفْعَلُوْا
لَمْ تَفْعَلْ	لَنْ تَفْعَلَ
لَمْ تَفْعَلَا	لَنْ تَفْعَلَا

لَمْ يَفْعَلْنَ	لَنْ يَفْعَلْنَ
لَمْ تَفْعَلْ	لَنْ تَفْعَلَ
لَمْ تَفْعَلَا	لَنْ تَفْعَلَا
لَمْ يَفْعَلُوْا	لَنْ يَفْعَلُوْا
لَمْ تَفْعَلِيْ	لَنْ تَفْعَلِيْ
لَمْ تَفْعَلَا	لَنْ تَفْعَلَا
لَمْ تَفْعَلْنَ	لَنْ تَفْعَلْنَ
لَمْ أَفْعَلْ	لَنْ أَفْعَلَ
لَمْ نَفْعَلْ	لَنْ نَفْعَلَ

تنبیہ ۳۔ یَکُوْنُ پر حرف ناصبہ داخل ہوں تو معمولی طور سے گردان ہوگی۔ لیکن حروف جازمہ داخل ہوں تو اس کی گردان یوں ہوگی لَمْ یَکُنْ۔ لَمْ یَکُوْنَا۔ لَمْ یَکُوْنُوْا۔ لَمْ تَکُنْ۔ لَمْ تَکُوْنَا۔ لَمْ یَکُنَّ لَمْ تَکُنْ۔ لَمْ تَکُوْنَا۔ لَمْ تَکُوْنُوْا۔ لَمْ تَکُوْنِیْ۔ لَمْ تَکُوْنَا۔ لَمْ تَکُنَّ۔ لَمْ أَکُنْ۔ لَمْ نَکُنْ ؛

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۹

أَذِنَ (س)	اجازت دینا	حَكَمَ (ن)	حکم کرنا۔ فیصلہ کرنا
بَلَغَ (ن)	پہنچنا	ذَبَحَ (ف)	ذبح کرنا
بَرِحَ (س)	ٹلنا۔ ہٹنا	قَالَ	ان اسکی گردان کَانَ کے جیسی ہوگی — کہنا
بَسَطَ (ن)	پھیلانا		

لَعِقَ (س)	چاٹنا	صَبْرٌ	صبر کرنا۔ ایلوہ جو کڑوی دوا ہے
دُخُولٌ	داخل ہونا	مَجْدٌ	بزرگی
بَاسِطٌ	پھیلانے والا	فَاتَّقُوْا	پس ڈرو تم

مشق نمبر ۲۰

(۱) لَنْ تَبْلُغَ الْمَجْدَ حَتّٰى تَلْعَقَ الصَّبْرَ (۲) هَلْ فَتَحَتْ لَهُ الْبَابَ لِيَدْخُلَ عَلَيْنَا (۳) نَعَمْ اَذِنْتُ لَهُ لِئَلَّا يَحْزَنَ (۴) فَاِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ (۵) قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً (۶) لَئِنْ بَسَطْتَ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَا اَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ (۷) لَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَأْذَنَ لِيْ اَبِيْ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ (۸) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ (۹) اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ ؛

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) انھون نے انگور کھائے یہان تک کہ سیر ہوگئے (۲) اللہ نے انسان کو پیدا کیا تاکہ وہ اس کی پرستش کرین (۳) ہم قرآن پڑھتے ہین تاکہ اس کو سمجھین اور اُس پر (یہ) عمل کرین (۴) وہ [لوگ] سردی کے موسم مین پہاڑ پر ہرگز نہین چڑھینگے۔ (۵) وہ لڑکی کتاب پڑھتی رہی یہان تک کہ آفتاب غروب ہوگیا (۶) اگر تو میری مدد کریگا [تو] مین تیری مدد کرونگا (۷) مین اس کے مکان مین ہرگز داخل نہ ہونگا یہان تک کہ وہ مجھے اجازت دے یا تو مجھے

حکم دے (۸) وہ دونون اپنی جگہ سے کبھی نہ ہٹینگے تاکہ تو اُن پر غصہ نہ ہو جائے (۹) ہم کل قاضی کے پاس گئے تھے تاکہ وہ میرے اور میرے بھائی کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کرے +

اَلدَّرْسُ الثَّانِي وَالْعِشْرُونَ

فعل مضارع کی مختلف صورتین (گذشتہ سے پیوستہ)

اَلْمُضَارِعُ مَعَ لَامِ التَّاكِيدِ وَنُونِ التَّاكِيدِ

۱۔ مضارع پر لام (ل) لگاکر آخر مین نون مشدد (جسے ثقیلہ کہتے ہین) یا نون ساکن (جسے خفیفہ کہتے ہین) بڑھایا جاتا ہے۔ اس لام اور نون سے تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہین اس لئے ان کو لام تاکید و نون تاکید کہتے ہین لَيَكْتُبَنَّ یا لَيَكْتُبَنْ (وہ ضرور ضرور لکھیگا) +

۲۔ اس لام اور نون کی وجہ سے بھی مضارع مین تغیرات ہوتے ہین جو تمھین ذیل کی گردان سے معلوم ہونگے :—

اَلْمُضَارِعُ مَعَ لَامِ التَّاكِيدِ وَالنُّونِ الثَّقِيلَةِ	اَلْمُضَارِعُ مَعَ لَامِ التَّاكِيدِ وَالنُّونِ الْخَفِيفَةِ
لَيَكْتُبَنَّ اس مین لام کلمہ مفتوح ہے	لَيَكْتُبَنْ
لَيَكْتُبَانِّ اس مین نون اعرابی ساقط ہے	
لَيَكْتُبُنَّ اس مین واو جمع اور نون اعرابی ساقط ہے	لَيَكْتُبُنْ
لَتَكْتُبَنَّ اس مین لام کلمہ مفتوح ہے	لَتَكْتُبَنْ

لَتَكْتُبَانِّ اس مین نون اعرابی ساقط ہے	
لَيَكْتُبَانِ اس مین ایک الف بڑھایا گیا ہے	
لَتَكْتُبَنَّ اس مین لام کلمہ مفتوح ہے	لَتَكْتُبَنْ
لَتَكْتُبَانِّ اس مین نون اعرابی ساقط ہے	
لَتَكْتُبُنَّ اس مین واو جمع اور نون اعرابی ساقط ہے	لَتَكْتُبُنْ
لَتَكْتُبِينَّ اس مین ی اور نون اعرابی ساقط ہے	لَتَكْتُبِنْ
لَتَكْتُبَانِّ اس مین نون اعرابی ساقط ہے	
لَتَكْتُبَانِ اس مین ایک الف بڑھا دیا گیا ہے	
لَاَكْتُبَنَّ اس مین لام کلمہ مفتوح ہے	لَاَكْتُبَنْ
لَنَكْتُبَنَّ اس مین لام کلمہ مفتوح ہے	لَنَكْتُبَنْ

تنبیہ ۱۔ نون ثقیلہ کی گردان مین نون کے پہلے جن چھ صیغون مین الف آتا ہے وہ صیغے نون خفیفہ کے ساتھ نہین آتے (دیکھو اوپر کی گردان)

تنبیہ ۲۔ نون خفیفہ کو بعض اوقات تنوین سے بدل دیتے ہین:
لَنَسْفَعًا (= لَنَسْفَعَنْ) بِالنَّاصِيَةِ (ہم ضرور ضرور پیشانی کے بال [پکڑ کر] گھسیٹینگے) +

تنبیہ ۳۔ لام تاکید و نون تاکید کے ساتھ مضارع عموماً قسم کے بعد آتا ہے: وَاللّٰهِ لَاَذْهَبَنَّ اِلٰى مَكَّةَ (خدا کی قسم مین مکّے کو جاؤنگا) +

پہار غروب اس کے

تنبیہ ۴۔ کبھی صرف لام تاکید فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے۔ مگر

اس سے لفظ میں کوئی تغیر واقع نہیں ہوتا۔ البتہ معنی میں فعل مضارع حال کے لئے مخصوص ہوجاتا ہے: لَیَعْنِیْنِیْ هٰذَا الْاَمْرُ (مجھے یہ بات ازبس ضروری ہے)

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲

حَصَلَ (ن)	حاصل کرنا حاصل ہونا	خُطْبَةٌ	خطبہ۔ لکچر
حَضَرَ (ن)	حاضر ہونا	ضِغْرٌ	ذلیل
سَجَنَ (ن)	قید کرنا	لِاَنَّ	کیونکہ اس لئے کہ
عَمِلَ (س)	عمل کرنا	اَلَّذِیْنَ (اسم موصول جمع)	جو لوگ
اَمَّا	لیکن		

مشق نمبر ۲۱

(۱) لَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ (۲) هَلْ لَاتَذْهَبُوْنَ اِلَی الصَّیْدِ اَلْیَوْمَ (۳) لَنَذْهَبَنَّ غَدًا (۴) وَاللّٰهِ لَاَکُلَنَّ خُبْزًا وَّلَحْمًا (۵) لَاَکْتُبَنَّ اَلْیَوْمَ مَکْتُوْبًا اِلٰی اَبِیْ (۶) هٰذَانِ الرَّجُلَانِ لَیُقْتَلَانِّ لِاَنَّهُمَا قَاتِلَا زَیْدٍ (دیکھو سبق ۱۱-۱) (۷) لَئِنْ لَّمْ یَفْعَلْ مَا اٰمُرُهٗ[1] لَیُسْجَنَنَّ وَلَیَکُوْنَنَّ مِنَ الصّٰغِرِیْنَ (۸) لَتَحْضُرُنَّ النِّسْوَةُ فِی الْمَسْجِدِ اَلْیَوْمَ وَلْیَسْمَعْنَانِّ الْخُطْبَةَ (۹) هٰذَا الْوَلَدُ لَنْ یَقْرَءَ وَلَنْ یَکْتُبَ اَمَّا تَانِكَ الْفَتَاتَانِ فَلَتَقْرَاَنِّ وَلَتَکْتُبَنِّ ٭

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) آج میرا بھائی ضرور ضرور مدرسے میں حاضر ہوگا (۲) وہ دونوں

[1] موصولہ ۱۲ [2] اَمَرَ (حکم کرنا) کا مضارع واحد متکلم ہے ٭

تم سے ضرور کتاب طلب کرینگے (۳) اگر تم نے علم نہ حاصل کیا تو ضرور ہی ذلیل ہوگے (۴) اگر تم مجھے حکم دوگے میں ضرور بازار کی طرف جاؤنگا (۵) جو لوگ شراب پیتے ہیں وہ فاسق ہیں (۶) وہ دونوں لڑکیاں آپ کے پاس [عِنْدَكُمْ] ہرگز حاضر نہ ہونگی لیکن ہم ضرور حاضر ہونگے +

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ

اَلْاَمْرُ وَالنَّهْيُ

۱۔ جس فعل سے کسی کام کے کرنے کا حکم پایا جائے۔ اُسے فعل اَمر کہتے ہیں اور جس فعل سے کسی کام سے باز رہنے کا حکم سمجھا جائے اُسے فعل نہی کہتے ہیں +

۲۔ فعل اَمر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک اَمر حاضر اور فی الحقیقت امر یہی ہے۔ دوسرا امر غائب +

امر متکلم کے چونکہ دو ہی صیغے ہوتے ہیں۔ اس لئے اسے امر غائب ہی کے ماتحت کر دیا جاتا ہے +

۳۔ امر حاضر معروف بنانے کا طریق یہ ہے کہ مضارع کی علامت کو حذف کرکے شروع میں ہمزۂ وصل (هَمْزَةُ الْوَصْل دیکھو اصطلاح نمبر ۲۹) بڑھائیں اگر مضارع کا عین کلمہ مضموم ہے تو ہمزۂ وصل بھی مضموم ہوگا۔ ورنہ مکسور۔ اور لام کلمہ کو جزم کر دیں: تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ (تو مدد کر) تَذْهَبُ سے اِذْهَبْ (تو جا) اور تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ (تو مار) +

گردان امر حاضر معروف

	مذکر	مؤنث
واحد	اِضْرِبْ تو (ایک مرد) مار	اِضْرِبِیْ تو (ایک عورت) مار
تثنیہ	اِضْرِبَا تم (دو مرد) مارو	اِضْرِبَا تم (دو عورتیں) مارو
جمع	اِضْرِبُوْا تم (بہت مرد) مارو	اِضْرِبْنَ تم (بہت عورتیں) مارو

تنبیہ ۱۔ کَانَ کے امر میں ہمزۃ الوصل نہیں آتا اس امر کی گردان یہ ہے:۔ کُنْ کُوْنَا کُوْنُوْا کُوْنِیْ کُوْنَا کُنَّ

۴۔ امر حاضر مجہول بنانا ہو تو مضارع حاضر مجہول پر لام امر (لِ) لگاؤ اور آخر کو جزم کر دو: تُضْرَبُ سے لِتُضْرَبْ (چاہیے کہ تو مارا جا) +

گردان امر حاضر مجہول

	مذکر	مؤنث
واحد	لِتُضْرَبْ تو (ایک مرد) مارا جا	لِتُضْرَبِیْ تو (ایک عورت) ماری جا
تثنیہ	لِتُضْرَبَا تم (دو مرد) مارے جاؤ	لِتُضْرَبَا تم (دو عورتیں) ماری جاؤ
جمع	لِتُضْرَبُوْا تم (بہت مرد) مارے جاؤ	لِتُضْرَبْنَ تم (بہت عورتیں) ماری جاؤ

امر غائب اور متکلم معروف ہو یا مجہول اُسی طریق سے بنائے جاتے ہیں جو طریقہ امر حاضر مجہول بنانے کا ہے یعنی لام امر لگا کر بنائے جاتے ہیں۔ امر غائب کا صیغہ مضارع غائب سے اور متکلم کا صیغہ مضارع متکلم سے۔ معروف معروف سے اور مجہول مجہول سے۔ چنانچہ ذیل کی گردان سے تم سمجھ لوگے:۔

فعل امر غائب و متکلم معروف		فعل امر غائب و متکلم مجہول	
لِيَضْرِبْ	وہ (ایک مرد) مارے	لِيُضْرَبْ	وہ (ایک مرد) مارا جائے
لِيَضْرِبَا		لِيُضْرَبَا	
لِيَضْرِبُوا		لِيُضْرَبُوا	
لِتَضْرِبْ		لِتُضْرَبْ	
لِتَضْرِبَا		لِتُضْرَبَا	
لِيَضْرِبْنَ		لِيُضْرَبْنَ	
لِأَضْرِبْ		لِأُضْرَبْ	
لِنَضْرِبْ		لِنُضْرَبْ	

تنبیہ ۲۔ چونکہ امر حاضر میں جو ہمزہ لگایا جاتا ہے وہ ہمزۃ الوصل ہے اس لئے جب اس کے ماقبل کوئی لفظ آئے تو ہمزہ گرا دیتے ہیں: يَا نُوحُ اهْبِطْ (اے نوحؑ اُترجا) يَا آدَمُ اسْكُنْ (اے آدمؑ سکونت اختیار کر) دراصل اِهْبِطْ اور اُسْكُنْ ہے +

لام امر کے ماقبل فَ یا وَ آئے تو لام کو ساکن کر دیتے ہیں:
فَلْيَكْتُبْ (پس چاہئے کہ وہ لکھے) وَلْتَخْرُجْ (اور اس عورت کو چاہئے کہ نکل جائے) +

۶۔ نہی کی بھی دو قسمیں ہیں حاضر اور غائب۔ لیکن ان کے بنانے کا طریقہ ایک ہی ہے۔ یعنی مضارع پر لائے نہی لگا کر آخر میں جزم کر دیں مضارع حاضر کے صیغوں سے نہی حاضر اور غائب کے صیغوں سے نہی غائب کے صیغے

بنتے ہیں۔ چنانچہ ذیل کی گردانوں سے معلوم کرلوگے :۔

فعل نہی حاضر معروف	فعل نہی حاضر مجہول
لَاتَضْرِبْ تو (ایک مرد) مت مار	لَاتُضْرَبْ تو (ایک مرد) نہ مارا جا
لَاتَضْرِبَا	لَاتُضْرَبَا
لَاتَضْرِبُوا	لَاتُضْرَبُوا
لَاتَضْرِبِي	لَاتُضْرَبِي
لَاتَضْرِبَا	لَاتُضْرَبَا
لَاتَضْرِبْنَ	لَاتُضْرَبْنَ
فعل نہی غائب معروف	**فعل نہی غائب مجہول**
لَايَضْرِبْ وہ (ایک مرد) نہ مارے	لَايُضْرَبْ وہ (ایک مرد) نہ مارا جائے
لَايَضْرِبَا	لَايُضْرَبَا
لَايَضْرِبُوا	لَايُضْرَبُوا
لَاتَضْرِبْ	لَاتُضْرَبْ
لَاتَضْرِبَا	لَاتُضْرَبَا
لَايَضْرِبْنَ	لَايُضْرَبْنَ
لَاأَضْرِبْ	لَاأُضْرَبْ
لَانَضْرِبْ	لَانُضْرَبْ

تنبیہ ۳۔ امر اور نہی کے ساتھ بھی نون تاکید ثقیلہ و خفیفہ لگایا جاتا ہے۔ اِضْرِبَنَّ (تو ضرور مار) لَاتَضْرِبَنَّ (ہرگز نہ مار)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۱

جَعَلَ (ف)	کرنا۔ بنانا	ثَمَرَةٌ (ج ثَمَرَاتٌ)	پھل
حَزِنَ (س)	غمگین ہونا	حُوْتٌ / سَمَكٌ	مچھلی
حَزَنَ (ن)	غمگین کرنا		
رَزَقَ (ن)	روزی دینا	حَيٌّ (ج اَحْيَاءٌ)	زندہ
رَكَعَ (ف)	رکوع کرنا۔ جھکنا	رَبِّ (دراصل یا رَبِّیْ)	اے میرے پروردگار
سَجَدَ (ن)	سجدہ کرنا	شُكْرٌ	شکر
ضَحِكَ (س)	ہنسنا	شَكُوْرٌ	شکرگذار
غَسَلَ (ض)	دھونا۔ غسل کرنا	غَيْرٌ	سوا
قَنَتَ (ن)	عبادت کرنا	مُتَفَرِّقٌ	جُدا جُدا
مَسَحَ (ف)	ہاتھ پھیرنا۔ کسی عضو پر ہاتھ پھرانا	مِرْفَقٌ (ل)	ہاتھ کی کہنی
		مَيِّتٌ (ج اَمْوَاتٌ)	مُردہ
اٰمِنٌ	امن والا	نَجِسٌ	ناپاک
اَهْلٌ	کے لوگ۔ گھر والے	وَجْهٌ (ب)	مُنہ۔ چہرہ
اٰلٌ	گھر والے	رَأْسٌ (ب)	سر
اَحَدٌ	کوئی۔ ایک	رَاكِعٌ	رکوع کرنے والا
اَللّٰهُمَّ	اے اللہ	كُرْسِيٌّ	کرسی

مشق نمبر ۲۲

(۱) يَا اَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ (۲) اِعْمَلُوْا

اٰلَ دَاوٗدَ[1] شُكْرًا وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ (۳) فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ (۴) قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ (۵) فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا (۶) فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا (۷) لَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ (۸) لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا (۹) لَا يَدْخُلْ اَحَدٌ الْبَيْتَ (۱۰) لَا يَخْرُجَنَّ الْغُلَامُ مِنَ الْبَيْتِ الْيَوْمَ (۱۱) لِيَبْعَثْ زَيْدٌ اِلَى السُّوْقِ وَلْيَرْجِعْ قَبْلَ الظُّهْرِ (۱۲) لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا (دیکھو سبق ۱۳-۳) يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ (۱۳) يَا بَنِيَّ (اے میرے بیٹو) لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ (۱۴) يٰاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ (۱۵) يَا مَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ (۱۶) لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) ہر حال مین شکر گذار رہ (۲) غم نہ کرو (۳) کوئی شخص مسجد سے نہ نکلے یہان تک کہ اجازت دی جائے (۴) اے میرے بیٹو! گھر مین داخل ہو جاؤ اور وہان بیٹھ جاؤ (۵) اے لڑکی! اِس کرسی پر بیٹھ اور اُس باغ کی طرف دیکھ (۶) اے لوگو! اللہ کی پرستش کرو اور اُس کے سوا (غَيْرَهٗ) کسی کی پرستش نہ کرو (۷) اے لڑکیو! مدرسے جاؤ اور

[1] دراصل يَا اٰلَ دَاوٗدَ ہے۔ اس مین حرفِ ندا حذف ہو گیا ہے +

قرآن پڑھو (۸) حامد نے مجھے کہا (قَالَ لِیْ) آج تیرے گھر مت جاؤ میں نہیں گیا (۹) اگر کپڑا نجس ہو تو دھو لیا جائے (۱۰) دودھ کے ساتھ مچھلی نہ کھائی جائے +

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

اَلْاَسْمَاءُ الْمُشْتَقَّةُ

۱- اسماء مشتقہ چھ ہیں (۱) اسم فاعل (۲) اسم مفعول (۳) اسم ظرف (۴) اسم آلہ (۵) اسم صفت (۶) اسم تفضیل اِن میں سے اسم صفت و اسم تفضیل کا بیان سبق ۱۴ و ۱۵ میں ہو چکا۔ باقی کا بیان یہاں لکھا جاتا ہے +

اِسْمُ الْفَاعِلِ

۲- ثلاثی مجرد سے اسم فاعل فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے ضَرَبَ سے ضَارِبٌ (مارنے والا) نَصَرَ سے نَاصِرٌ (مدد کرنے والا) سَمِعَ سے سَامِعٌ (سُننے والا) فَتَحَ سے فَاتِحٌ (کھولنے والا۔ فتح کرنے والا) حَسِبَ سے حَاسِبٌ گمان کرنے والا۔ حساب کرنے والا) +

مگر کَرُمَ سے فَعِیْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جو دراصل اسم صفت ہے۔ جیسے کَرُمَ سے کَرِیْمٌ (سخی۔ بزرگ) بَعُدَ سے بَعِیْدٌ (دُور) وغیرہ +

اسم فاعل کی گردان اسطرح ہے

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	ضَارِبٌ (مارنے والا ایک مرد)	ضَارِبَانِ	ضَارِبُوْنَ
مؤنث	ضَارِبَةٌ (مارنیوالی ایک عورت)	ضَارِبَتَانِ	ضَارِبَاتٌ

اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ

۳۔ ثلاثی مجرد سے اسم مفعول مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے: ضَرَبَ سے مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا)۔ نَصَرَ سے مَنْصُوْرٌ (مدد کیا ہوا)۔

باب کَرُمَ لازم ہے اس لئے اس سے اسم مفعول نہیں آتا ہے۔

اسم مفعول کی گردان

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	مَنْصُوْرٌ (مدد کیا ہوا ایک مرد)	مَنْصُوْرَانِ	مَنْصُوْرُوْنَ
مؤنث	مَنْصُوْرَةٌ (مدد کی ہوئی ایک عورت)	مَنْصُوْرَتَانِ	مَنْصُوْرَاتٌ

اِسْمُ الظَّرْفِ

۴۔ اسم ظرف وہ ہے جو کسی فعل کی جگہ یا وقت کو بتائے وہ مَفْعَلٌ کے وزن پر ہوتا ہے۔ لیکن باب ضَرَبَ سے مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جمع ہر ایک کی مَفَاعِلُ کے وزن پر رہتی ہے جیسے نَصَرَ سے مَنْصَرٌ (مدد کرنے کی جگہ یا وقت) ضَرَبَ سے مَضْرِبٌ (مارنے کی جگہ یا وقت) طَلَعَ سے مَطْلَعٌ (طلوع ہونے کا وقت)

تنبیہ۔ کبھی باب نَصَرَ سے بھی اسم ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے مَسْجِدٌ (سجدے کی جگہ) مَطْلِعٌ (طلوع ہونے کی جگہ) مَغْرِبٌ (غروب ہونے کی جگہ)۔

اسم ظرف کی گردان

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	مَكْتَبٌ	مَكْتَبَانِ	مَكَاتِبُ
مؤنث	مَكْتَبَةٌ	مَكْتَبَتَانِ	

اِسْمُ الْآلَة

اسم آلہ وہ ہے جو اوزار کے معنی بتلائے۔ اور وہ مِفْعَلٌ مِفْعَلَةٌ اور مِفْعَالٌ کے اوزان پر آتا ہے۔ مثلاً مَسْطَرَ (لکھنا) سے مِسْطَرٌ (لکیر بنانے کا آلہ) فَتَحَ (کھولنا) سے مِفْتَاحٌ (کھولنے کا آلہ یعنی کنجی) کَنَسَ (جھاڑنا) سے مِکْنَسَةٌ (جھاڑنے کا آلہ یعنی جھاڑو) +

اسم آلہ کی گردان

واحد	تثنیہ	جمع
مِضْرَبٌ مِضْرَبَةٌ	مِضْرَبَانِ مِضْرَبَتَانِ	مَضَارِبُ
مِضْرَابٌ	مِضْرَابَانِ	مَضَارِيبُ

نبیہ مَفْعَلَةٌ اور مَفْعِلَةٌ کے وزن پر ثلاثی مجرد کے مصادر بھی بنائے جاتے ہیں۔ جنھیں مصدر میمی کہتے ہیں جیسے مَکْرَمَةٌ (بزرگ ہونا) مَوْعِدَةٌ (وعدہ کرنا) مَوْعِظَةٌ (نصیحت کرنا) +

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۲

ذَکَرَ (ن)	یاد کرنا۔ بیان کرنا	اَمْسِ	گذشتہ کل
زَرَعَ (ف)	بونا	بَارِیْسُ	پیرس
اِمَامٌ	پیشوا	دُخُوْلٌ	داخل ہونا
اٰخِرَةٌ مؤنث	پچھلی دنیا	دُوْنَ	سوا۔ کمتر

سَنَةَ عِشْرِيْنَ سنہ	اَلَّتِیْ (اسم موصول مؤنث) جو
سَمَاءٌ (ج سَمٰوَاتٌ) آسمان	نُوْرٌ اُجالا
ظُلْمَةٌ (ج ظُلُمَاتٌ) اندھیرا	هِجْرَةٌ ہجرت نبوی
غَدًا کل (جو آئیگا)	

مشق نمبر ۲۳

(۱) اَللّٰهُ خَالِقُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلُ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرِ (۲) قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا (۳) هٰذَا الرَّجُلُ كَانَ مَسْجُوْنًا (۴) ذَاكَ الثَّوْبُ لَيْسَ بِمَغْسُوْلٍ (۵) اَلدُّخُوْلُ فِیْ هٰذَا الْبَيْتِ مَمْنُوْعٌ (۶) سَهِرْنَا الْبَارِحَةَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ (۷) هَلْ عِنْدَكَ مِفْتَاحُ الْبَيْتِ (۸) عِنْدِیْ مَفَاتِيْحُ (۹) اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ (۱۰) يُذْكَرُ اَنَّ اَكْثَرَ مَكَاتِبِ الْعَالَمِ مَكْتَبَةُ بَارِيْسَ (۱۱) فَاتِحُ مِصْرَ هُوَ عَمْرُوْنُ الْعَاصِ الَّذِیْ فَتَحَهَا سَنَةَ عِشْرِيْنَ مِنَ الْهِجْرَةِ +

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) مین کل بمبئی (الی بمبائی) جانے والا ہون (۲) یہ مرد شراب پینے والا (شرابی) ہے (۳) وہ کل لاہور جانے والا تھا (۴) وہ روٹی کھانے والے ہین (۵) دھویا ہوا کپڑا (۶) بیان کیا ہوا سبق (۷) اَندلس (اسپین) کا فاتح طارق تھا (۸) یہ اشعار آٹھوین سبق مین بیان کئے گئے ہین (۹) دروازہ کھولا ہوا ہے (۱۰) تو امیر کی مجلس مین یاد کیا گیا (مذکور) تھا +

سوالات نمبرہ

(۱) فعلون مین کونسا فعل معرب ہے؟
(۲) حروف جازمہ کون سے ہین؟
(۳) لَمْ یا لَمَّا مضارع پر داخل ہو تو مضارع کے اعراب مین اور معنی مین انکا کیا اثر ہوتا ہے؟
(۴) لَا کتنے قسم کا ہوتا ہے؟
(۵) حروف ناصبہ کونسے ہین؟
(۶) حروف ناصبہ یا جازمہ مضارع پر داخل ہون تو نون اعرابی کتنی جگہ سے حذف ہوتا ہے؟
(۷) مضارع کی گردان مین ایسے کون سے صیغے ہین جن پر حروفِ جازمہ و ناصبہ کا اثر تلفظ مین مطلق نہین ہوتا
(۸) نون تاکید کتنی قسم کا ہے؟
(۹) نون خفیفہ کی گردان مین کون کون سے صیغے نہین آتے؟
(۱۰) فعل امر و نہی کی تعریف کرو
(۱۱) امر حاضر معروف کس طرح بنایا جاتا ہے؟
(۱۲) امر مجہول کیونکر بنتا ہے؟
(۱۳) امر مین جو ہمزہ ہوتا ہے وہ کونسا ہمزہ ہے؟
(۱۴) اسماء مشتقہ کون کون ہین؟
(۱۵) اسم فاعل کس وزن پر ہوتا ہے؟
(۱۶) باب کَرُمَ کا اسم فاعل کس وزن پر آتا ہے؟
(۱۷) اسم مفعول کا کیا وزن ہوتا ہے؟
(۱۸) اسم فاعل و اسم مفعول کے کتنے صیغے ہوتے ہین؟
(۱۹) اسم ظرف کیا ہے؟
(۲۰) اسم ظرف کس وزن پر ہوتا ہے؟
(۲۱) اسم آلہ کسے کہتے ہین؟
(۲۲) اسم آلہ کا وزن کیا کیا ہوتا ہے؟
(۲۳) اسم ظرف و اسم آلہ کی جمع کس وزن پر آتی ہے؟
(۲۴) مصدر میمی کسے کہتے ہین؟

اَلدَّرسُ الخَامِسُ وَالعِشرُونَ

ابواب غیر ثلاثی مجرّد

۱- اب تک جو افعال و اسماء مشتقہ مذکور ہوئے وہ ثلاثی مجرد تھے۔ ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مجرد و رباعی مزید فیہ کے ابواب بیان کرنے باقی ہیں۔ پس معلوم ہوکہ ابواب ثلاثی مزید جو کثیر الاستعمال ہیں دس ہیں

(۱) باب اَفعَلَ : اَکرَمَ (بزرگی کرنا)

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
اَکرَمَ	یُکرِمُ	اَکرِمْ	مُکرِمٌ	مُکرَمٌ	اِکرَامٌ

(۲) باب فَعَّلَ : عَلَّمَ (سکھانا)

عَلَّمَ	یُعَلِّمُ	عَلِّمْ	مُعَلِّمٌ	مُعَلَّمٌ	تَعلِیمٌ

(۳) باب فَاعَلَ : قَاتَلَ (باہم لڑنا)

قَاتَلَ	یُقَاتِلُ	قَاتِلْ	مُقَاتِلٌ	مُقَاتَلٌ	مُقَاتَلَۃٌ یا قِتَالٌ

(۴) باب تَفَعَّلَ : تَقَبَّلَ (قبول کرنا) یہ باب اکثر لازم ہوتا ہے

تَقَبَّلَ	یَتَقَبَّلُ	تَقَبَّلْ	مُتَقَبِّلٌ	مُتَقَبَّلٌ	تَقَبُّلٌ

(۵) باب تَفَاعَلَ : تَقَابَلَ (آمنے سامنے ہونا۔ ملاقات کرنا)

تَقَابَلَ	یَتَقَابَلُ	تَقَابَلْ	مُتَقَابِلٌ	مُتَقَابَلٌ	تَقَابُلٌ

(۶) باب اِنفَعَلَ : اِنکَسَرَ (ٹوٹنا) یہ باب لازم ہے

اِنکَسَرَ	یَنکَسِرُ	اِنکَسِرْ	مُنکَسِرٌ	مُنکَسَرٌ	اِنکِسَارٌ

(۷) باب اِفتَعَلَ : اِجتَنَبَ (پرہیز کرنا)

اِجتَنَبَ	یَجتَنِبُ	اِجتَنِبْ	مُجتَنِبٌ	مُجتَنَبٌ	اِجتِنَابٌ

(۸) باب اِفْعَلَّ : اِحْمَرَّ (سرخ ہونا) یہ باب لازم ہے

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
اِحْمَرَّ	یَحْمَرُّ	اِحْمَرَّ / اِحْمَرِرْ	مُحْمَرٌّ	مُحْمَرٌّ	اِحْمِرَارٌ

(۹) باب اِفْعَالَّ : اِدْهَامَّ (سیاہ ہونا) یہ بھی باب لازم ہے

اِدْهَامَّ	یَدْهَامُّ	اِدْهَامَّ / اِدْهَامِمْ	مُدْهَامٌّ	مُدْهَامٌّ	اِدْهِیْمَامٌ

(۱۰) باب اِسْتَفْعَلَ : اِسْتَنْصَرَ (مدد مانگنا)

اِسْتَنْصَرَ	یَسْتَنْصِرُ	اِسْتَنْصِرْ	مُسْتَنْصِرٌ	مُسْتَنْصَرٌ	اِسْتِنْصَارٌ

تنبیہ ۱۔ ثلاثی مزید کے چند ابواب اور ہیں جو قلیل الاستعمال ہیں اُن کا بیان دوسرے حصے میں ہوگا۔

تنبیہ ۲۔ باب اِفْعَلَّ اور اِفْعَالَّ کا امر تین طرح سے آتا ہے اِحْمَرَّ اِحْمَرِرْ یا اِحْمَرِرْ، اِدْهَامَّ اِدْهَامِرْ یا اِدْهَامِمْ چنانچہ ہم نے گردان میں لکھ دیا ہے۔ مذکورہ بابوں کے اسم فاعل اور اسم مفعول تلفظ میں یکساں ہیں لیکن اصل میں علٰحدہ ہیں یعنی اِحْمَرَّ کا اسم فاعل دراصل مُحْمَرِرٌ اور اسم مفعول مُحْمَرَرٌ ہے اور اِدْهَامَّ کا اسم فاعل دراصل مُدْهَامِمٌ اور اسم مفعول دراصل مُدْهَامَمٌ ہے۔

۳۔ رباعی مجرد کا ایک ہی باب ہے۔

باب فَعْلَلَ : دَحْرَجَ (لڑھکانا)

دَحْرَجَ	یُدَحْرِجُ	دَحْرِجْ	مُدَحْرِجٌ	مُدَحْرَجٌ	دَحْرَجَةٌ

۳۔ رباعی مزید کے تین باب ہین :۔

(۱) باب تَفَعْلَلَ : تَدَحْرَجَ (لڑھکنا)

تَدَحْرَجَ	يَتَدَحْرَجُ	تَدَحْرُجْ	مُتَدَحْرِجٌ	مُتَدَحْرَجٌ	تَدَحْرُجٌ

(۲) باب اِفْعَنْلَلَ : اِحْرَنْجَمَ (جمع کرنا)

اِحْرَنْجَمَ	يَحْرَنْجِمُ	اِحْرَنْجِمْ	مُحْرَنْجِمٌ	مُحْرَنْجَمٌ	اِحْرِنْجَامٌ

(۳) باب اِفْعَلَلَّ : اِقْشَعَرَّ (کانپ جانا)

اِقْشَعَرَّ	يَقْشَعِرُّ	اِقْشَعِرَّ / اِقْشَعْرِرْ	مُقْشَعِرٌّ	مُقْشَعَرٌّ	اِقْشِعْرَارٌ

۴۔ مذکورہ تمام ابواب کا فعل مجہول بنانے کا قاعدہ یہ ہے :۔

ماضی مجہول بنانا ہو تو ماضی معروف کے پہلے حرف کو ضمہ اور ماقبل آخر کو کسرہ دو۔ اور دونون کے درمیان جو حرف متحرک (حرکۃ والا) ہو اُسے ضمہ دو درمیان مین کوئی الف ہو تو واو سے بدل دو جیسے اَکْرَمَ سے اُکْرِمَ۔ عَلَّمَ سے عُلِّمَ۔ قَاتَلَ سے قُوتِلَ۔ تَقَبَّلَ سے تُقُبِّلَ۔ اِنْكَسَرَ سے اُنْكُسِرَ۔ اِجْتَنَبَ سے اُجْتُنِبَ۔ اِحْمَرَّ سے اُحْمُرَّ۔ اِدْهَامَّ سے اُدْهُوْمَّ۔ دَحْرَجَ سے دُحْرِجَ۔ تَدَحْرَجَ سے تُدُحْرِجَ۔ اِحْرَنْجَمَ سے اُحْرُنْجِمَ۔ اِقْشَعَرَّ سے اُقْشُعِرَّ +

مضارع مجہول مین علامت مضارع کو ضمہ اور حرف آخر کے ماقبل کو فتحہ دینا چاہیے۔ مثلاً يُكْرِمُ سے يُكْرَمُ۔ يُعَلِّمُ سے يُعَلَّمُ۔ يُقَاتِلُ سے يُقَاتَلُ يَتَقَبَّلُ سے يُتَقَبَّلُ۔ يَنْكَسِرُ سے يُنْكَسَرُ۔ يَجْتَنِبُ سے يُجْتَنَبُ۔ يَحْمَرُّ سے يُحْمَرُّ يَدْهَامُّ سے يُدْهَامُّ۔ يُدَحْرِجُ سے يُدَحْرَجُ۔ يَتَدَحْرَجُ سے يُتَدَحْرَجُ۔ يَحْرَنْجِمُ

سے یُحَرْجِمُ۔ یَقْشَعِرُّ سے یُقْشَعَرُّ +

۵۔ مذکورہ ابواب کے اسم فاعل ان کے مضارع معروف سے اور اسم مفعول ان کے مضارع مجہول سے بنائے جاتے ہیں۔ اس طرح کہ علامت مضارع کی جگہ میم مضموم لگائیں اور آخر میں تنوین دیں۔ مثلاً یُکَرِّمُ سے مُکَرِّمٌ اسم فاعل ہوگا اور یُکَرَّمُ سے مُکَرَّمٌ اسم مفعول +

ثلاثی مجرّد کے سوا بقیہ ابواب سے اسم مفعول ہی کو اسم ظرف کے معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں +

تنبیہ ۳۔ یاد رکھو کہ فعل لازم کا مجہول اور اسم مفعول اسی وقت استعمال کیا جائیگا جبکہ اس کے بعد حرف جار لایا جائے۔ اس صورت میں وہ متعدی بن جاتا ہے مثلاً اُحْمُرَّ بِالثَّوْبِ (کپڑا سُرخ کیا گیا) +

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۳

تنبیہ ۴۔ ذیل میں افعال ثلاثی مزید کے سامنے جو ہندسے لکھے ہیں اُن سے اُن کے ابواب کی طرف اشارہ ہے +

اَبْرَمَ (۱)	اٹل بنا دینا	اِجْتَهَدَ (۷)	کوشش کرنا
اَنْقَضَ (۱)	توڑنا	اِلْتَفَّ۔ اِلْتَفَفَ (۷)	جمع ہونا۔ لپٹنا
اَخْلَفَ (۱)	خلاف کرنا	اِبْيَضَّ (۸)	سفید ہونا
اَحَبَّ (اصل اَحْبَبَ (۱)	محبّت کرنا	اِسْوَدَّ (۸)	سیاہ ہونا
اَنْشَدَ (۸)	شعر سُنانا	اِصْفَرَّ (۸)	زرد ہونا
اَيَّدَ (۲)	مدد کرنا	اِسْتَحْسَنَ (۱۰)	کسی چیز کو اچھی سمجھنا

اِسْتَحَقَّ = اِسْتَحْقَقَ (۱۰)	حقدار ہونا	خَالَطَ (۳)	میل جول کرنا
اِسْتَخْرَجَ (۱۰)	نکلوانا۔ نکالنا۔ ڈھونڈ نکالنا	دَافَعَ (۳)	مدافعت کرنا
اِسْتَفْهَمَ (۱۰)	دریافت کرنا	سَرَقَ (ض)	چوری کرنا
اِسْتَغْفَرَ (۱۰)	بخشش چاہنا	شَاهَدَ (۳)	دیکھنا۔ مشاہدہ کرنا
اِسْتَقْبَلَ (۱۰)	آگے بڑھنا۔ استقبال کرنا۔ منہ کرنا کسی کی طرف	صَارَ[1] (ض) ظَهَرَ (ن)	ہونا ظاہر ہونا
تَحَدَّثَ (۴)	بات چیت کرنا	(۳) عَلٰی کے ساتھ)	مدد کرنا
تَرَصَّدَ (۴)	موقع دیکھنا۔ منتظر رہنا	عَاشَرَ (۳)	باہم زندگی بسر کرنا
تَعَرَّضَ (۴)	چھیڑنا	فَتَّشَ (۲)	تفتیش کرنا
تَعَلَّمَ (۴)	سیکھنا	قَطَعَ (ف)	کاٹنا
تَفَكَّرَ (۴)	سوچنا	كَلَّمَ (۲)	بات کرنا کسی سے
تَكَلَّمَ (۴)	بات کرنا	لَاطَفَ (۳)	نرمی کرنا۔ مہربانی کرنا
تَخَاصَمَ (۵)	باہم جھگڑنا	لَفَظَ	بولنا
تَقَدَّمَ (۴)	آگے بڑھنا	مَنَحَ (ف)	عطا کرنا
تَعَجَّبَ (۴)	تعجب کرنا۔ پسند کرنا	وَلَدَ[2] (ض)	جننا
جَهَّزَ (۲)	تیار کرنا	هَنَّأَ (۲)	مبارکباد کہنا
حَفِظَ (س)	یاد رکھنا۔ یاد کرنا		

اِحْدٰی عَشْرَةَ	گیارہ	اَسَنُّ زیادہ عمر والا

[1] اس کا مضارع یَصِیْرُ ہے [2] س کا مضارع یَلِدُ ہے۔

أُمَّةٌ	قوم۔ جماعت	لِصٌّ / سَارِقٌ	چور
أَخُو عِلْمٍ	علم کا بھائی یعنی علم والا	مُحْفِلٌ	مجمع
إِذَا	جب	مُسْتَقْبِلٌ	آنیوالا وقت۔ آئندہ
بَدْوٌ	عرب کے دیہاتی لوگ	مُدْهَامَّةٌ	سیاہ۔ گہرا ہرا جو دور سے سیاہ نظر آئے
حِجَازِيٌّ	ملک حجاز کا باشندہ	نِصْفٌ	آدھا
خَجَلٌ	شرم	وَجَلٌ	خوف
زُوْرٌ	جھوٹ	وَعْدٌ	وعدہ
سِلَاحٌ	ہتھیار	وَفْدٌ (ج وُفُوْدٌ)	چھوٹی جماعت جو کسی قوم کے قائم مقام ہو کر کسی اہم کام کیلئے بھیجی جائے۔
سِنٌّ	عمر۔ دانت		
سَرِيْرٌ (ج سُرُرٌ)	تخت۔ پلنگ		
ضَيْفٌ	مہمان		
عَدُوٌّ (ج أَعْدَاءٌ)	دشمن		
عَهْدٌ	قول و قرار		

مشق نمبر ۲۴

(۱) أَكْرِمُوا ضَيْفَكُمْ (۲) جَهِّزُوا سِلَاحَكُمْ لِلدِّفَاعِ (۳) لَا تُبْرِمِ الْأَمْرَ حَتّٰى تَتَفَكَّرَ فِيْهِ (۴) اَلْمَكَاتَبَةُ نِصْفُ الْمُشَاهَدَةِ (۵) هٰذَا الرَّجُلُ خَالَطَ الْبَدْوَ وَعَاشَرَهُمْ (۶) نَحْنُ مُجْتَهِدُوْنَ فِي التَّفْتِيْشِ عَنْهُ (۷) كَانَ الْأَمِيْرُ يُكَلِّمُ أَخَاهُ وَيُلَاطِفُهُ (۸) لَا تَتَعَرَّضْ لِلْعَدُوِّ قَبْلَ الْقُدْرَةِ (۹) هَلْ تَتَكَلَّمُ بِالْعَرَبِيِّ (۱۰) نَعَمْ أَتَكَلَّمُ قَلِيْلًا (۱۱)

اَتَکَلَّمْتُمْ مَعَهٗ (۱۲) نَعَمْ تَکَلَّمْنَا مَعَهٗ (۱۳) اَلْاَمِیْرُ وَاَخُوْهُ جَلَسَا یَتَحَدَّثَانِ فِی الْاَمْرِ (۱۴) مَنْ یَّتَعَلَّمْ صَغِیْرًا یَتَقَدَّمْ کَبِیْرًا (۱۵) اِذَا تَخَاصَمَ اللِّصَّانِ ظَهَرَ الْمَسْرُوْقُ (۱۶) اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَیْدِیَهُمَا (۱۷) اِصْفَرَّ وَجْهُهٗ مِنَ الْوَجَلِ وَاحْمَرَّ مِنَ الْخَجَلِ (۱۸) یَوْمَ (جس روز) تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ (۱۹) جَنَّتَانِ مُدْهَامَّتَانِ (۲۰) اِجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (۲۱) اِحْتَرِمْ اَبَاكَ وَاَحْبِبْ اَخَاكَ (۲۲) هَلْ تَسْتَحْسِنُوْنَ مَا فَعَلْنَا (۲۳) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ (۲۴) نَتَقَابَلُ فِی الْمُسْتَقْبِلِ (اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی) (۲۵) اِسْتَقْبَلْنَا السُّلْطَانَ اِسْتِقْبَالًا عَظِیْمًا (۲۶) اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ (۲۷) لَمَّا صَارَ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ خَلِیْفَةً وَجَلَسَ عَلٰی سَرِیْرِ السَّلْطَنَةِ دَخَلَ عَلَیْهِ وُفُوْدُ الْمُهَنِّئِیْنَ مِنْ کُلِّ جِهَةٍ فَتَقَدَّمَ مِنْ وَفْدِ الْحِجَازِیِّیْنَ لِلْکَلَامِ غُلَامٌ صَغِیْرٌ لَمْ تَبْلُغْ سِنُّهٗ اِحْدٰی عَشْرَةَ سَنَةً فَقَالَ عُمَرُ ارْجِعْ وَلْیَتَقَدَّمْ مَنْ هُوَ اَسَنُّ فَقَالَ الْغُلَامُ (اَیَّدَ اللّٰهُ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ) اَلْمَرْءُ بِاَصْغَرَیْهِ قَلْبِهٖ وَلِسَانِهٖ فَاِذَا مَنَحَ اللّٰهُ الْعَبْدَ لِسَانًا لَافِظًا وَقَلْبًا حَافِظًا فَقَدِ اسْتَحَقَّ الْکَلَامَ وَلَوْ کَانَ الْفَضْلُ بِالسِّنِّ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَکَانَ فِی الْاُمَّةِ مَنْ هُوَ اَحَقُّ بِمَجْلِسِكَ هٰذَا فَتَعَجَّبَ عُمَرُ مِنْ کَلَامِهٖ وَاَنْشَدَ :-

تَعَلَّمْ فَلَیْسَ الْمَرْءُ یُوْلَدُ عَالِمًا ✻ وَلَیْسَ اَخُوْ عِلْمٍ کَمَنْ هُوَ جَاهِلُ
وَاِنَّ کَبِیْرَ الْقَوْمِ لَا عِلْمَ عِنْدَهٗ ✻ صَغِیْرٌ اِذَا الْتَفَّتْ عَلَیْهِ الْمَحَافِلُ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) انھوں نے اپنے مہمان کی عزت کی (۲) علم طلب کرنے میں کوشش کرو

(۳) اس سے چھیڑ چھاڑ نہ کرو (۴) بادشاہ کا بڑا بھاری استقبال کیا گیا (۵) کیا تم نے ہمارے کام کو پسند کیا (۶) ہاں! ہم نے اسے پسند کیا (۷) اللہ تعالیٰ سے ہر ایک گناہ کی معافی مانگو (۸) کیا انھوں نے مدافعت کے لئے اپنے ہتھیار تیار کر لئے (۹) چھوٹے پن (صغیرا) مین سیکھے تو بڑے پن (کبیرا) مین آگے رہیگا (۱۰) اپنے ماں باپ کی عزت کر اور اپنے دوست سے محبت رکھ (۱۱) مین اور میرا بھائی ایک ضروری امر کے متعلق (فی) باتین کرتے بیٹھے یہان تک کہ فجر کی روشنی ظاہر ہوئی ۔



احقر محمد حبیب اللہ ذکی غفرلہ اللہ الولی تحریر نمود
سنہ ۱۳۴۲ھ

تکملہ

چند مفید معلومات

(۱) تعریف علم صرف و نحو

صحیح بولی سیکھنے کیلئے جو قاعدے بنائے گئے ہین اُنکی دو قسمین ہین (۱) صرف (۲) نحو
صرف وہ علم ہے جسمین لفظون کی پہچان اور اُن کے ہیر پھیر کے قاعدون کا ذکر ہو +
نحو وہ علم ہے جسمین لفظون کے آپس کے تعلق اور اُن کی اعرابی حالت کی پہچان کے قاعدے بنائے جائین +

تنبیہ ۱ - اس کتاب مین تم نے کچھ قواعد صرف کے پڑھے ہین اور کچھ نحو کے۔
بقیہ قواعد آئندہ حصے مین انشاء اللہ بیان کئے جائینگے +

(۲) تحلیل

کلام مین لفظون کو علیحدہ علیحدہ جانچنے کو تحلیل کہتے ہین اور وہ دو قسم کی ہوتی ہے (۱) تحلیل صرفی (۲) تحلیل نحوی
صرف کے قاعدون کے لحاظ سے جانچنے کو تحلیل صرفی کہتے ہین اور نحو کے قواعد کے لحاظ سے جانچنے کو تحلیل نحوی کہتے ہین۔ اور چونکہ اس تحلیل کے بعد پھر لفظون کو باہم جوڑ دیتے ہین اس لئے تحلیل نحوی کو عام طور پر ترکیب بھی کہتے ہین +
تحلیل صرفی مین ذیل کے اُمور تم ابھی جانچ سکتے ہو:-
سب سے پہلے کلمہ کی اقسام پہچانین کہ کونسا لفظ اسم ہے کونسا فعل اور کونسا حرف پھر اسم کے متعلق ذیل کی باتین دیکھو:-

(۱) نکرہ ہے یا معرفہ۔ معرفہ ہے تو کس قسم کا؛ یعنی اسم علم ہے یا ضمیر یا اور کوئی
(۲) مشتق ہے یا غیر مشتق (جامد)۔ اگر مشتق ہے تو کونسی قسم کا؛ اسم فاعل ہے یا اسم مفعول یا اسم تفضیل یا اسم ظرف یا اسم آلہ یا اسم صفت (صفۃ مشبھہ)
(۳) حروف اصلیہ کی تعداد پہچانو کہ ثلاثی ہے یا رباعی یا خماسی۔ مجرّد ہے یا مزید فیہ
(۴) واحد ہے یا تثنیہ یا جمع۔ جمع ہے تو سالم یا مُکَسَّر۔ مُکَسَّر ہے تو کس وزن پر
(۵) مذکر ہے یا مؤنث۔ علامت تانیث کیا ہے؛
(۶) معرب ہے یا مبنی

فعل کے متعلق ذیل کے اُمور دیکھو

(۱) زمانہ دیکھو۔ یعنی ماضی ہے یا مضارع یا امر
(۲) صیغہ دیکھو کہ غائب ہے یا مخاطب یا متکلم۔ مذکر ہے یا مؤنث
(۳) حروف اصلیہ کی تعداد دیکھو کہ ثلاثی ہے یا رُباعی۔ مجرد ہے یا مزید فیہ
(۴) معروف ہے یا مجہول۔ لازم ہے یا متعدّی
(۵) معرب ہے یا مبنی

حرف کے متعلق

(۱) حرف کے متعلق صرف یہ دیکھ سکتے ہو کہ حرف جار ہے یا حرف استفہام یا حرف ندا

تحلیل نحوی مین اُمور ذیل تم جانچ سکتے ہو

(۱) مرکب تام ہے یا ناقص
(۲) مرکب ناقص ہے تو کس قسم کا؛ توصیفی ہے یا اضافی
(۳) مرکب توصیفی ہے تو اس مین موصوف کونسا ہے اور صفت کونسی؛

(۴) اگر مرکب اضافی ہے تو اس مین مضاف کونسا اور مضاف الیہ کونسا؟

(۵) مرکب تام ہے تو کونسی قسم کا؛ جملہ اسمیہ ہے یا جملہ فعلیہ؟

(۶) جملہ اسمیہ ہے تو اس مین مبتدا کونسا ہے اور خبر کونسی

(۷) جملہ فعلیہ ہے تو اس مین فعل کونسا ہے۔ فاعل کون ہے یا نائب الفاعل کونسا لفظ ہے، مفعول، کونسا لفظ ہے؟

(۸) ہر کلمہ کی اعرابی حالت دیکھو۔ یعنی فعل ہے تو دیکھین حالت رفعی مین ہے یا حالت نصبی یا جزمی مین اور اسم ہے تو دیکھین حالت رفعی مین ہے یا حالت نصبی یا جرّی مین

(۹) اگر کوئی اسم مرفوع ہے تو کیون؛ فاعل یا نائب الفاعل ہونے کی وجہ سے یا مبتدا یا خبر ہونے کی وجہ سے؟

(۱۰) اگر منصوب ہے تو کیون؛ مفعول ہے یا اِنّ کے بعد واقع ہوا ہے یا کان کی خبر ہے؟

(۱۱) اگر مجرور ہے تو کیون؛ حرف جرّ کے بعد واقع ہے یا مضاف الیہ ہے؛

(۱۲) ہر کلمہ کا اعراب دیکھین کونسی قسم کا ہے؛ اعراب بالحرکۃ ہے یا بالحروف؛

ذیل مین چند جملون کی تحلیل لکھی جاتی ہے تاکہ تم آئندہ بطور خود سادے جملون کی تحلیل کرسکو:-

(۱) اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ (مرد لوگ عورتون کے اوپر سرپرست ہین)

اس کی تحلیل صرفی یون ہوگی:- (اَلرِّجَالُ) اسم ہے معرفہ معرف باللام، جمع مکسر، مذکر، جامد، ثلاثی مجرد، معرب۔ (قَوَّامُوْنَ) اسم، جمع سالم مذکر، ثلاثی مجرد (عَلٰی) حرف جار، مبنی۔ (النِّسَاء) اسم، معرف باللام، جمع مکسر اس کا مفرد اِمْرَأَۃٌ ہے۔ مؤنث، جامد، ثلاثی مجرد، معرب۔

ہشتم (اسم مبنی)

یا اسم کہ فاعل یا مفعول کی ہیئت پر نہ ہو؛

اس کی تحلیل نحوی یون کرو :-

مذکورہ جملہ اسمیّہ ہے کیونکہ اس کا پہلا جزو اسم ہے۔ (اَلرِّجَالُ) مبتدا ہے اسی لئے مرفوع ہے۔ اس کا رفع پیش سے دیا گیا ہے (قَوَّامُوْنَ) خبر ہے اسی لئے مرفوع ہے۔ اس کا رفع ـُوْنَ سے دیا گیا ہے (دیکھو سبق ۱۰-۵)۔ (عَلٰی) حرف جار ہے (النِّسَاءِ) مجرور۔ اس کا جرّ زیر سے دیا گیا ہے۔ جار اور مجرور ملکر خبر کے متعلق ہے۔ مبتدا اور خبر اور متعلق ملکر جملہ اسمیہ ہو گیا +

(۲) کَتَبَ مَحْمُوْدٌ کِتَابًا طَوِیْلًا اِلٰی اَخِیْہِ (محمود نے ایک لمبا خط اپنے بھائی کو لکھا)

اس کی تحلیل صرفی یون ہوگی :- (کَتَبَ) فعل ماضی، صیغہ واحد مذکر غائب ثلاثی مجرد، متعدی، مبنی (کیونکہ فعل ماضی مبنی ہوتا ہے)۔ (مَحْمُوْدٌ) اسم علم، واحد، مذکر۔ مشتق اسم مفعول ہے حَمِدَ (تعریف کرنا) سے ثلاثی مجرد ہے، معرب ہے (کِتَابًا) اسم نکرہ، واحد، مذکر، مشتق، ثلاثی مجرد، معرب (اِلٰی) حرف جار۔ (اَخ) اسم ظاہر (ہٖ) ضمیر مجرور متصل

مذکورہ جملہ کی تحلیل نحوی یون کرو :- مذکورہ جملہ فعلیہ ہے کیونکہ اس کا پہلا جزو فعل ہے (کَتَبَ) فعل ماضی مبنی ہے فتحہ پر (مَحْمُوْدٌ) فاعل ہے اور اسی لئے مرفوع ہے اس کا رفع پیش سے دیا گیا ہے (کِتَابًا) مفعول ہے اسی لئے منصوب ہے۔ اسکا نصب زبر سے دیا گیا ہے پھر (کِتَابًا) موصوف بھی ہے اور (طَوِیْلًا) اسکی صفت ہے اسی لئے منصوب ہے کیونکہ صفت اور موصوف اعراب مین باہم مطابق ہوتے ہین۔ اسکا نصب بھی زبر سے آیا ہے (اِلٰی) حرف جار (اَخ) مجرور اسکا جر (ی) سے آیا ہے (دیکھو سبق ۱۱-۲) پھر (اخ) مضاف ہے (ہٖ) مضاف الیہ ضمیر مجرور متصل جار و مجرور ملکر متعلق ہوا فعل سے۔ فعل فاعل مفعول اور متعلق ملکر جملۂ فعلیہ ہوا +

اصطلاحی الفاظ کا انگریزی میں ترجمہ

A WORD.	لفظ
A PART OF SPEECH.	کلمہ
THE NOUN.	اسم
THE VERB.	فعل
THE PARTICLE.	حرف
COMMON (INDEFINITE) NOUN.	اسم نکرہ
PROPER (DEFINITE) NOUN.	اسم معرفہ
PROPER NOUN.	اسم علم
PERSONAL PRONOUN	اسم ضمیر
DEMONSTRATIVE PRONOUN.	اسم اشارہ
RELATIVE PRONOUN.	اسم موصول
NOUN WITH DEFINITE ARTICLE.	اسم معرّف باللّام
ABSTRACT NOUN.	اسم ذات
ADJECTIVE.	اسم صفت
INTERROGATIVE PRONOUN.	اسم استفہام
THE DERIVATIVE NOUNS.	اسماء مشتقّہ
THE COMPARATIVE DEGREE.	اسم تفضیل
NOUN OF PLACE.	اسم ظرف
NOUN OF INSTRUMENT.	اسم آلہ
NOUN OF AGENCY.	اسم فاعل

THE PAST OR PERFECT PARTICIPLE.	اسم مفعول
MATERIAL NOUN.	اسم جنس
COLLECTIVE NOUN.	اسم جمع
GENDER.	تذکیر و تانیث (جنس)
THE MASCULINE (GENDER).	مذکر
THE FEMININE (GENDER).	مؤنث
NUMBER.	وحدت و جمع (عدد)
THE SINGULAR.	واحد
THE DUAL.	تثنیه
THE PLURAL.	جمع
SOUND PLURAL.	جمع سالم
BROKEN PLURAL.	جمع مکسر
RATIONAL.	عاقل
IRRATIONAL.	غیر عاقل
TRILITERAL.	ثلاثی
QUADRILITERAL.	رباعی
WORD OF FIVE LETTERS.	خماسی
PRIMITIVE.	مجرد
DERIVATIVE.	مزید فیه
CASE.	اسم کی حالتین (حالت)
THE NOMINATIVE.	حالت فاعلی
THE ACCUSATIVE, THE DATIVE.	حالت مفعولی

THE OBJECTIVE, THE ABLATIVE.	حالت جرّی
THE GENETIVE, ...	اضافت
GOVERNING NOUN.	مضاف
NOUN GOVERNED.	مضاف الیه
THE ADJECTIVE.	صفت ...
NOUN QUALIFIED.	موصوف
CASE-SIGN.	اعراب ...
INFINITIVE.	مصدر
FORMS OR MEASURES.	ابواب ...
CONJUGATION; INFLECTION.	گردان (تصریف)
FORM.	صیغه ...
NOMINATIVE, AGENT.	فاعل ...
OBJECT.	مفعول
FIRST PERSON.	متکلّم ...
SECOND PERSON.	مخاطب
THIRD PERSON.	غائب ...
PAST (TENSE).	فعل ماضی
PRESENT (TENSE).	فعل حال
FUTURE (TENSE).	فعل مستقبل ...
THE AORIST.	فعل مضارع ...
INTRANSITIVE (VERB).	فعل لازم ...
TRANSITIVE (VERB).	فعل متعدّی ...

ACTIVE (VERB).	فعل معروف یا معلوم
PASSIVE (VERB).	فعل مجهول
THE IMPERATIVE.	امر
PROHIBITVE IMPERATIVE.	نهی
ALPHABET.	حروف تهجّی
CONSONANTS.	حروف صحیحه
VOWELS.	حروف علّت
[illegible] ATICLE.	حرف تعریف
THE INDEFINITE ATICLE.	حرف تنکیر
PREPOSITIONS.	حروف جارّه
EXCLAMATORY INTERJECTIONS. ...	حروف ندا
INTERROGATIVE ADVERBS. ...	حروف استفهام
CONJUNCTIONS.	حروف عطف
COMPOUNDS.	مرکبات
THE ADJECTIVAL CONSTRUCTION. ...	مرکب توصیفی
THE POSSESSIVE CONSRUCTION. ...	مرکب اضافی
SENTENCE.	مرکب تام یا جمله
THE NOMINAL SENTENCE.	جملهٔ اسمیّه
THE VERBAL SENTENCE.	جملهٔ فعلیّه

تمّت

بچّون کیلئے جدید اور مفید کتابین

اُردو کا نیا قاعدہ

عربی کا نیا قاعدہ

(منظور کردۂ اُردو ٹکسٹ بک کمیٹی صوبہ بمبئی)

اُردو اور عربی کی حروف شناسی مین بچّون کا بہت زیادہ وقت ضائع ہوتا ہوا اور اُن کے نازک دماغ پر بیجا دباؤ پڑتا ہوا دیکھکر ہم نے بالکل جدید اور سہل ترین اُصول پر اُردو و عربی کا قاعدہ لکھا ہے۔ اس قاعدے مین نہ توطوطے کی طرح تختیان رٹنی پڑتی ہین نہ بچّون کے دماغ پر بیجا بار پڑتا ہے۔

ہر ایک قاعدہ دو حصّون مین مرتب کیا گیا ہے۔ پہلے حصے مین محض حروف مفردات کے ذریعے الفاظ اور جملے بنائے گئے ہین جنھین بچّے بلا تکلیف پڑھ لیتے ہین دوسرے حصہ مین مرکبات کی فہمائش ایسی جدید طرز پر کی گئی ہے کہ استاد کی ذرا سی مدد سے بچّے خود بخود پڑھتے جاتے ہین۔ اور تھوڑے ہی عرصے مین اُردو اور قرآن مجید پڑھنے لگتے ہین۔ قیمت حصہ اول ۹ پائی حصۂ دوم ۱ر ۶ پائی ایک روپے سے کم کی کتابین وی پی سے نہ منگائیے۔ دونون قاعدون کے نمونے کیلئے پانچ آنے کے ٹکٹ بھیجئے

شافعی مذہب کا پہلا، دوسرا اور تیسرا رسالہ

شافعی المذہب بچّون کی تعلیم کے لیے یہی بہترین رسالے ہین۔ اسلامی مدارس مین نصاب مین داخل کرنے کے قابل اس سے بہتر کوئی کتاب نہین لکھی گئی

قیمت پہلا رسالہ ۲ر دوسرا رسالہ ۲ر ۹ پائی تیسرا رسالہ ۳

المشتہر عبدالستار خان بمعرفت مولوی محمد شرف الدین تاجر کتب مصریہ۔ محلہ کھڑک بمبئی نمبر ۳

هُوَ الفتاح العلیم

المفتاح

للجزء الاوّل من کتاب تسہیل الادب فی لسان العرب

یعنی

کلید

برائے عربی کا معلم حصّہ اوّل

از تالیف

کمترین بندگان عبدالستار خان غفراللہ لہ ولوالدیہ

ساکن اسلام آباد بھیمڑی

سنہ ۱۳۴۲ھ

بار اوّل ۱۰۰۰ در مطبع خلافت بمبئی مطبوع شد قیمت ۳ ؍ پائی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

مؤلف مفتاح العلم

المفتاح

للجزء الاول من کتاب تسہیل الادب فی لسان العرب

یعنی

کلید

برائے

عربی کا معلم حصہ اوّل

از تالیف

کمترین بندگان عبد الستار خان عفا عنہ وعن ابویہ الرحمن

ماہ رمضان المبارک ۱۳۳۲ھ

بار اول ۱۰۰۰ جملہ حقوق محفوظ ہیں قیمت ۳ر ۶ بانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

عربی کا معلم حصۂ اوّل کی یہ کلید ہے۔ جو شائقین عربی بطورِ خود سیکھنا چاہتے ہیں۔ اُن کے لئے اُمید ہے کہ بڑی ممد و معاون ہوگی۔

لیکن جو طلبہ مدارس میں اُستادوں کے ذریعے سے یہ کتاب "عربی کا معلم" پڑھیں اُنھیں اِس کلید سے اجتناب کرنا بہتر ہے۔ انھیں چاہئے کہ مشقی مثالوں کا ترجمہ کرکے اُستاد کے سامنے پیش کریں اور اُستاد ہی سے اصلاح کروائیں۔

البتہ اساتذہ اس سے فائدہ لیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔

ترجمہ میں حتی الامکان زبان کے محاورے کا خیال رکھا گیا ہے اور بعض جگہ خطوطِ وحدانی کے درمیان لفظی ترجمہ بھی لکھ دیا گیا ہے یا فہمِ مطلب کے لئے کوئی لفظ بڑھا دیا گیا ہے +

عبدالستار خان

۱۵ شعبان المعظم ۱۳۴۲ھ



مشق نمبر ۱

عربی سے اردو

(۱) مخصوص گھر (۲) مخصوص پھل (۳) مخصوص نماز اور مخصوص زکوٰۃ (۴) کچھ روٹی اور کچھ دودھ (۵) کوئی نیک اور کوئی بدکار (۶) خوبصورت یا بدصورت (۷) پانی اور روٹی (۸) کھجور اور دودھ (۹) ایک جاہل اور ایک عالم (۱۰) آدمی اور گھوڑا (۱۱) کوئی سبق اور کوئی کتاب ۔

اُردو سے عربی

(۱) فَرَسٌ (۲) اِنْسَانٌ (۳) رَجُلٌ وَفَرَسٌ (۴) خُبْزٌ وَمَاءٌ (۵) اِنْسَانٌ وَتَمْرٌ وَبَيْتٌ (۶) اَلصَّلٰوةُ وَالْعَالِمُ (۷) اَلصَّالِحُ اَوِ الْفَاسِقُ (۸) اَلْاِنْسَانُ اَوِ الْفَرَسُ (۹) اَللَّبَنُ وَالْخُبْزُ (۱۰) اِنْسَانٌ وَفَرَسٌ (۱۱) اَلْقَبِيْحُ وَالْحَسَنُ ۔

مشق نمبر ۲

عربی سے اُردو

(۱) بزرگی والا اللہ (۲) بزرگ رسول (۳) ایک شاندار محل (۴) چھوٹا

گھر (۵) ایک سُتھرا باغ (۶) ایک میٹھی کھجور (۷) میٹھی کھجور (۸) ایک نیک بادشاہ (۹) کھارا سمندر (۱۰) ایک اچھی چیز (۱۱) اچھا مرد (۱۲) بھیجا ہوا محمدؐ (۱۳) ایک بڑا بخشنے والا رب (۱۴) ایک بڑا گناہ (۱۵) ایک برا مرد (۱۶) نمکا پنیر (۱۷) ایک عمدہ روٹی اور ایک میٹھی کھجور (۱۸) نیک مرد اور سخی بادشاہ (۱۹) ایک سُرخ سیب (۲۰) میٹھا تربوز (۲۱) سُرخ گلاب کا پھول +

اُردو سے عربی

(۱) اَلْبَيْتُ الْمَشِيدُ (۲) اَلْبَيْتُ الصَّغِيرُ (۳) زَهْرٌ حَسَنٌ (۴) اَلرَّجُلُ الْقَبِيحُ (۵) اَلشَّارِعُ الْعَرِيضُ (۶) رَجُلٌ صَالِحٌ (۷) اَللَّبَنُ الْحُلْوُ (۸) اَلْمَلِكُ الْعَادِلُ (۹) اَلْقَصْرُ الْعَظِيمُ (۱۰) اَلدَّرْسُ السَّهْلُ (۱۱) فَرَسٌ حَسَنٌ (۱۲) ثَمَرٌ حُلْوٌ (۱۳) اَلْمَحَلُّ الصَّغِيرُ (۱۴) اَلْفَرَسُ الْجَيِّدُ (۱۵) اَلْبَيْتُ الْوَسِيعُ (۱۶) اَلْخُبْزُ الْجَيِّدُ اَوِ اللَّبَنُ الطَّيِّبُ (۱۷) وَالِدٌ صَالِحٌ وَوَلَدٌ فَاسِقٌ (۱۸) اَلْمَسْجِدُ الْكَبِيرُ وَالْبُسْتَانُ الصَّغِيرُ +

مشق نمبر ۳

عربی سے اُردو

(۱) اطمینان والی جان (۲) ایک لمبی رات (۳) حکمت سے بھرا ہوا قرآن (۴) ایک تُند ہوا (۵) انصاف کرنے والا خلیفہ (۶) ایک اچھا شہر اور ایک بڑا بخشنے والا رب (۷) ایک شاندار مکان (۸) ایک بھڑکائی ہوئی

آگ (۹) ایک نیک لڑکی (۱۰) بھلی ہند (۱۱) خوبصورت دلہن (۱۲) طلوع ہونے والا سورج اور ڈوبنے والا چاند (۱۳) فرض نماز (۱۴) آب دار والی فاطمہ (۱۵) بڑی خوبصورت لڑکی (۱۶) ایک لمبی لڑائی ۔

اُردو سے عربی

(۱) اِبْنَةٌ حَسَنَةٌ [یا جَمِیْلَةٌ] (۲) اَلْخَلِیْفَةُ الصَّالِحُ (۳) اَلرَّجُلُ الْحَکِیْمُ (۴) اَلزَّکٰوۃُ الْفَرِیْضَۃُ (۵) صَلٰوۃٌ فَرِیْضَۃٌ (۶) لَیْلَۃٌ صَغِیْرَۃٌ (۷) اَلنَّھَارُ الْکَبِیْرُ (۸) اَلشَّمْسُ الطَّیِّبُ (۹) اَلْعَرُوْسُ الْحَسَنَۃُ (۱۰) اَلشَّمْسُ الْغَارِبَۃُ وَالْقَمَرُ الطَّالِعُ (۱۱) اَلرِّیْحُ الشَّدِیْدَۃُ (۱۲) اَلنَّھْرُ الطَّوِیْلُ (۱۳) اَلْحَرْبُ الطَّوِیْلَۃُ (۱۴) اَلْیَدُ الْقَصِیْرَۃُ (۱۵) قَلْبٌ مُطْمَئِنٌّ (۱۶) مُھَنْدِسُ الصَّالِحُ ۔

مشق نمبر ۴۴

عربی سے اُردو

(۱) نیک معلم [استاد] (۲) دو نیک اُستانیاں (۳) نیک اُستاد لوگ (۴) محنتی اُستانیاں (۵) اندھیری رات (۶) ایک روشن چاند (۷) روشن آفتاب (۸) دو چمکدار آنکھیں (۹) گذشتہ سال (۱۰) ماہِ رواں [چالو مہینہ] (۱۱) بہتی نہریں (۱۲) سُتھرے محلے (۱۳) ایک سست درزن (۱۴) دو کھیلنے والی لڑکیاں (۱۵) دو تھکی ہوئی لڑکیاں (۱۶) دو ناخوش مرد (۱۷) آنے والے سال [جمع] (۱۸) چھوٹے جانور (۱۹) بہت سے

سست بڑھئی اور محنتی نوکر لوگ (۲۰) ناخوش زید (۲۱) خوشدل عمرو ۔

اُردو سے عربی

(۱) عَيْنٌ لَامِعَةٌ (۲) رَجُلَانِ مُجْتَهِدَانِ (۳) خَبَّازٌ مَشْغُولٌ (۴) نَجَّارَانِ تَعْبَانَانِ (۵) اَلْقَلْبُ اَلْمُنِيْرُ (۶) اَلْخَيَّاطَاتُ اَلْحَسَنَاتُ [اَلْجَمِيْلَاتُ] (۷) اَلْحَادِمُوْنَ اَلتَّعْبَانُوْنَ (۸) اَلْخَيَّاطُ اَلْكَسْلَانُ (۹) اَلْاَنْهَرُ اَلْجَارِيَةُ (۱۰) اَلْحَيَوَانَاتُ اَلْكَبِيْرَةُ (۱۱) اَلسَّنَةُ اَلْجَارِيَةُ (۱۲) اَلشَّهْرُ اَلْمَاضِيْ (۱۳) اَلسِّنُوْنَ اَلْمَاضِيَةُ (۱۴) اَلْخَادِمُ اَلْمَبْسُوْطُ ۔

مشق نمبر ۵

عربی سے اُردو

(۱) لڑکا کھڑا ہے (۲) لڑکی بیٹھی ہے (۳) وہ ایک نانبائی ہے (۴) وہ بڑھئی نہیں ہے (۵) کیا وہ اُستانیاں ہیں؟ (۶) جی ہاں (۷) کیا مکان نیا ہے؟ (۸) نہیں وہ پُرانا ہے (۹) رات اندھیری ہے (۱۰) کیا تم درزی ہو؟ (۱۱) نہیں ہم معلم [جمع] ہیں (۱۲) مرد حاضر نہیں ہے (۱۳) سُتھرے محلے (۱۴) محلے سُتھرے ہیں (۱۵) کیا تو یوسف ہے؟ (۱۶) جی ہاں میں یوسف ہوں (۱۷) وہ ایک محنتی درزن ہے (۱۸) وہ کامیاب مسلمان ہیں (۱۹) حاضر مرد لوگ عالم ہیں [جو مرد لوگ ہیں وہ عالم ہیں] (۲۰) سچی عورت حاضر ہے (۲۱) دو خوبصورت لڑکیاں

غائب ہین (۲۲) ظرفہ ایک مشہور شاعر ہے (۲۳) بیشک درزی اور درزن دونون سست ہین (۲۴) بیشک اُستاد لوگ اور اُستانیان خوشدل ہین (۲۵) بکری پاک ہے اور ناپاک مُردار ہے (۲۶) بیشک دو عورتین بیٹھی ہین ۔

اُردو سے عربی

(۱) اَلْمُعَلِّمُ حَاضِرٌ (۲) هُمْ خَيَّاطُونَ (۳) اَنْتُمْ عَالِمُونَ (۴) هُوَ يُوسُفُ (۵) اَنَا حَسَنٌ (۶) هَلْ هُنَّ خَيَّاطَاتٌ (۷) بَيْتٌ جَدِيدٌ [يا دَارٌ جَدِيدَةٌ] (۸) اَلدَّارُ جَدِيدَةٌ (۹) هَلْ اَنْتَ مَحْمُودٌ (۱۰) لَا اَنَا حَامِدٌ (۱۱) اَلْفِيلُ حَيَوَانٌ عَظِيمٌ (۱۲) اِنَّ الْمُؤْمِنَ مُفْلِحٌ (۱۳) اِنَّ الرِّجَالَ جَالِسُونَ (۱۴) اِنَّ الْمَرْاَتَيْنِ قَائِمَتَانِ (۱۵) اِنَّ الرَّجُلَانِ الصَّائِدَانِ حَاضِرَانِ (۱۶) لَيْسَ النَّشَاةُ بِقَائِمَةٍ بَلْ هِيَ قَاعِدَةٌ ۔

مشق نمبر ۶

عربی سے اُردو

(۱) سمندر کا پانی (۲) گائے کا دودھ (۳) بکری کا گوشت (۴) گھوڑے کا کان (۵) شام کا بادشاہ (۶) آدمی کا سر (۷) ماں باپ کی فرمانبرداری (۸) مال کی طلب (۹) اللہ کا گھر (۱۰) سورج کی روشنی (۱۱) بازار مین اور گھر مین (۱۲) کرسی پہ (۱۳) مسجد تک [یا مسجد کی طرف] (۱۴) گھوڑے کے جیسا (۱۵) پانی اور نمک کے ساتھ (۱۶) دلہن کے لئے (۱۷) اُنس سے (۱۸) سمندر کا پانی کھارا ہے (۱۹) گائے کا دودھ اور بکری کا گوشت اچھے ہین

[اچھی چیزیں ہیں] (۲۰) لڑکے کا نام محمود ہے (۲۱) خوشبو دلہن کے لئے ہے (۲۲) ہم مسجد کی طرف جارہے ہیں (۲۳) وہ مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں (۲۴) میں اللہ کے پاس پناہ مانگتا ہوں ہانکے ہوئے شیطان سے (۲۵) نہایت بخشنے والے مہربان اللہ کے نام سے [میں شروع کرتا ہوں] (۲۶) تعریف [یا سب تعریف] جہانوں کے پالنے والے اللہ کے لئے ہے [یا اللہ کے لئے ہے جو جہانوں کا پالنے والا ہے] (۲۷) مسلمان مسلمان کا آئینہ ہے (۲۸) ماں باپ کے غصے میں اللہ کا غصہ ہے (۲۹) علم کی آفت بھولنا ہے (۳۰) دانائی کا سر اللہ کا خوف ہے (۳۱) بیشک عادل بادشاہ زمین میں اللہ کا سایہ ہے (۳۲) علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے (۳۳) کتا شیر کے جیسا نہیں ہے (۳۴) مال زید کے واسطے نہیں ہے (۳۵) اللہ کے رسول محمد کی بیٹی فاطمہ علیؓ کی بیوی ہے اور حسنؓ اور حسینؓ علیؓ کے دو بیٹے ہیں ۔

اُردو سے عربی

(۱) لَبَنُ الشَّاةِ (۲) رَأْسُ الْبَقَرِ (۳) إِطَاعَةُ الْوَالِدَةِ (۴) مَالُ زَيْدٍ (۵) أُذُنُ الْفِيلِ (۶) ضَوْءُ الْقَمَرِ (۷) فِي الْبَيْتِ (۸) إِلَى السُّوقِ (۹) لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ (۱۰) عَلَى الرَّأْسِ وَالْعَيْنِ (۱۱) إِسْمُ الْوَلَدِ حَامِدٌ (۱۲) هُمْ ذَاهِبُونَ إِلَى الْبَيْتِ (۱۳) نَحْنُ جَالِسُونَ فِي الْمَسْجِدِ (۱۴) لَبَنُ الشَّاةِ لِلِابْنَةِ (۱۵) إِطَاعَةُ اللّٰهِ فِي إِطَاعَةِ الرَّسُولِ (۱۶) عَائِشَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ هِيَ زَوْجَةُ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ (۱۷) هُوَ وَلَدُ الْأَمِيرِ (۱۸) غَضَبُ اللّٰهِ عَلَى الْمَلِكِ الظَّالِمِ (۱۹) لَيْسَ الْجَاهِلُ كَالْعَالِمِ

(۲۰) لَیْسَ الطَّبِیْبُ لِلْوَلَدِ (۲۱) هِیَ بِنْتُ ابْنِ حَامِدٍ +

مشق نمبر ۷

الفاظ ذیل کے اوزان

الفاظ	اوزان	الفاظ	اوزان	الفاظ	اوزان
رَجُلٌ	فَعُلٌ	شَرَفٌ	فَعَلٌ	شَرِیْفٌ	فَعِیْلٌ
اَشْرَافٌ	اَفْعَالٌ	مَلِكٌ	فَعِلٌ	مُلُوْكٌ	فُعُوْلٌ
رَحِمٌ	فَعِلٌ	رَحِیْمٌ	فَعِیْلٌ	رَحْمٰنُ	فَعْلَانُ
كَرَمٌ	فَعَلٌ	كَرِیْمٌ	فَعِیْلٌ	كِرَامٌ	فِعَالٌ
عِلْمٌ	فِعْلٌ	عَالِمٌ	فَاعِلٌ	عُلَمَاءُ	فُعَلَاءُ
عَالِمُوْنَ	فَاعِلُوْنَ	عَقْرَبٌ	فَعْلَلٌ	غُضَنْفَرٌ	فُعَلْلَلٌ

مشق نمبر ۸

عربی سے اُردو

(۱) لمبی قلمیں (۲) فائدہ مند علوم (۳) بچے چھوٹے ہیں (۴) نیک مرد لوگ (۵) کتابیں سخت ہیں (۶) مشکل [کڑی] شرطیں (۷) آسان راستے (۸) کھلی ہوئی نشانیاں (۹) پاک صحیفے (۱۰) ثابت شدہ حقوق (۱۱) وہ کشادہ شہر [جمع] ہیں (۱۲) دراز نیزے لوہے سے [کے] ہیں (۱۳) مسلمان عورتیں (۱۴) وہ مائیں ہیں (۱۵) بھائی [جمع] اور بہنیں بیٹھے ہوئے ہیں (۱۶) بیشک

بیٹے اور بیٹیاں فرمانبردار ہیں (۱۷) اچھی لوگ آج حاضر ہیں (۱۸) وہ غائب نہیں ہیں (۱۹) بعض شاعر لوگ نیکوں [اور] سچوں میں سے ہیں (۲۰) پاکیزہ جواہر چمکدار ہیں (۲۱) بیشک چوکیدار کتے مکان کے دروازے پر بیٹھے ہیں (۲۲) اچھی نصیحتیں فائدہ مند ہیں (۲۳) وہ انسان کے غلام ہیں اور ہم بخشنے والے [خدا] کے بندے ہیں (۲۴) اونچے درجے والے مدارس میں (ہائی سکولوں میں) معلم لوگ بڑے بڑے علماء ہیں (۲۵) خالی صندوقیں چائے کی پیالیوں کیلئے ہیں ٭

اُردو سے عربی

(۱) اَلرِّجَالُ الْمُسْلِمُوْنَ (۲) اَلسُّفُنُ الْكِبَارُ (۳) ثِيَابٌ نَفِيسَةٌ (۴) اَلْاَنْهُرُ الْجَارِيَةُ (۵) اَلْاَنْهُرُ جَارِيَةٌ (۶) اَلْاَشْهُرُ الْمَاضِيَةُ (۷) هُمُ الشُّهَدَاءُ الصَّادِقُوْنَ (۸) جَبَلَانِ عَالِيَانِ (۹) اَلرِّيَاحُ طَوِيْلَةٌ [يا طِوَالٌ] وَالسُّيُوْفُ قَاطِعَةٌ (۱۰) هَلْ اَنْتُمْ رَعَّالُوْنَ (۱۱) لَانَحْنُ مَبْسُوْطُوْنَ (۱۲) بَعْضُ الْمُلُوْكِ عَادِلُوْنَ [يا مِنَ الْعَادِلِيْنَ] (۱۳) فَنَاجِيْنَ الشَّايِ فَارِغَةٌ (۱۴) هَلْ اَنْتُمْ اَحِبَّاءُ (۱۵) نَعَمْ وَنَحْنُ اَقْرِبَاءُ (۱۶) اَلتَّلَامِيْذَةُ وَالْاَسَاتِذَةُ حَاضِرُوْنَ فِي الْمَدْرَسَةِ (۱۷) هُنَّ بَنَاتٌ لَاعِبَاتٌ (۱۸) اَلْمُؤْمِنُوْنَ اَحِبَّاءُ اللّٰهِ (۱۹) اَلْبُيُوْتُ الْعَالِيَةُ (۲۰) اَلْاَبْيَاتُ الْعَرَبِيَّةُ (۲۱) فِي الْقُرْاٰنِ مَوَاعِظُ نَافِعَةٌ ٭

مشق نمبر ۹

عربی سے اُردو

(۱) پھل [جمع] باغوں میں ہیں (۲) دُکانیں بازاروں میں ہیں (۳) پڑوسی

مکان کے پہلے [مکان لینے سے قبل پڑوسی کو دیکھ لو] (۴) وہ منصف مزاج قاضی [جج] ہے (۵) مین نے ایک بہتی ہوئی نہر دیکھی (۶) وہ ظالم قاضی [جج] ہین (۷) فاطمہؓ جنت مین عورتون کی سردار ہے (۸) بغداد مین ایک بہتی نہر ہے جو دجلہ (کے نام) سے مشہور ہے (۹) رسول کا مدینہ [شہر] عرب کے شہرون مین ایک اچھا شہر ہے (۱۰) قاضی گھوڑے پر سوار ہو کر کچہری مین آیا (۱۱) مین نے دو منصف مزاج قاضیون کو کچہری مین بیٹھے ہوئے دیکھا (۱۲) پڑوسیون کے حقوق رشتہ دارون کے حقوق کے جیسے ہین ۔

اُردو سے عربی

(۱) جَبَلٌ عَالٍ (۲) شَهْرَانِ مَاضِيَانِ (۳) بَسَاتِيْنُ الْمُدُنِ وَسِيْعَةٌ (۴) مِنْ مَكَّةَ [غیر منصرف ہونے کی وجہ سے حالت جرّی مین فتحہ دیا گیا۔ دیکھو درس ۱۰-۲] اِلٰى مِصْرَ قَافِلَةٌ بَعِيْدَةٌ [يَا طَوِيْلَةٌ] (۵) رَأَيْتُ الْيَوْمَ نَهْرَيْنِ جَارِيَيْنِ (مفعول ہونے کی وجہ سے حالت نصبی مین ہے] (۶) اَفْرَاسُ ابْنِ اَحْمَدَ [غیر منصرف ہے اس لئے حالت جرّی مین فتحہ دیا گیا] فَارِهَةٌ (۷) جَاءَ عُثْمَانُ فِيْ مَكَّةَ رَاكِبًا [فاعل کی حالت بتاتا ہے اس لئے منصوب ہے۔ دیکھو درس ۱۰-۲] عَلَى النَّاقَةِ الْفَارِهَةِ (۸) اَلْبَوَّابَانِ قَائِمَانِ عَلٰى بَابِ بُسْتَانِ الْاَمِيْرِ (۹) دَكَاكِيْنُ اَسْوَاقِ الْمُدُنِ مُزَيَّنَةٌ (۱۰) هَلِ الْقَاضِي الْعَادِلُ فِي الدِّيْوَانِ ؟

مشق نمبر ۱۰

عربی سے اُردو

(۱) قوم کا سردار اُن کا خادم ہے (۲) ہمارے لئے علم ہے اور جاہلون کیلئے مال ہے

(۳) میرے پاس ایک سونے کی گھڑی ہے (۴) کیا تیرے پاس چاندی کی گھڑی ہے؟ (۵) ہمارے منہ میں ایک زبان اور [بہت سے] دانت ہیں (۶) ابوالحسن [یا حسن کے باپ] کی دو بیٹیاں اور اُس کے دونوں بیٹے نیک ہیں (۷) ابوبکر [یا بکر کے باپ] کا بڑا بیٹا عبداللہ ہے (۸) ابوبکرؓ اور عمرؓ وہ دونوں رسُول اللہ کے دو سُسرے ہیں اور عثمانؓ اور علیؓ اُس کے [ادب کے لحاظ سے "اُن کے"] دو داماد ہیں (۹) ہمارا بھائی اور تمہارا باپ احمد کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں (۱۰) میرے چھوٹے بھائی کے دونوں ہاتھ سُتھرے ہیں لیکن اس کے دونوں پاؤں میلے ہیں (۱۱) ابراہیم کا باپ اور اس کا بھائی میرے سامنے کھڑے ہیں (۱۲) اے لڑکے کیا تیرا نام عبدالکریم ہے؟ (۱۳) نہیں اے شریف بی بی! بلکہ میرا نام عبدالرحیم ہے (۱۴) اے عبداللہ کیا تو بنی ہاشم [ہاشم کی اولاد] میں سے ہے؟ (۱۵) ہاں جناب! ہم بنی ہاشم ہیں (۱۶) مجھ پر اس کے [چند] درم ہیں اور میرے اُس کے اوپر [چند] دینار ہیں۔

مشق نمبر ۱۱

عربی سے اُردو

(۱) یہ ہی میرا مقصود ہے (۲) یہ ایک خوبصورت عورت ہے (۳) یہ دونوں مرد بھائی بھائی ہیں (۴) وہ اشخاص (۵) اس لڑکے کی کتاب میلی ہے (۶) اس لڑکی کا نام زینب ہے (۷) وہ منظر [جمع] خوبصورت ہیں (۸) یہ دونوں ہاتھ سُتھرے ہیں (۹) کیا یہ تیرا بھائی ہے یا وہ؟ (۱۰) وہ میرا چچا ہے اور یہ

میرے چچا کا بیٹا (چچازاد بھائی) ہے (۱۱) یہ مرد میرا ماموں ہے اور وہ عورت میری خالہ ہے اور یہ (تو) میری پھوپھی ہے (۱۲) اس لڑکی کا چہرہ بُرا ہے (۱۳) وہ دونوں میری بہنیں اپنی دو اُستانیوں کے سامنے کھڑی ہیں (۱۴) وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے پرہیزگاروں کے لئے ہدایت ہے (۱۵) وہ مکانات اُن دونوں مردوں کے ہیں (۱۶) تیرے ان دونوں ہاتھوں میں سُرخی ہے (۱۷) وہ لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی لوگ کامیابی پانے والے ہیں ۔

اُردو سے عربی

(۱) هٰذَا الطَّبِيْبُ عَالِمٌ (۲) صَدِيْقِيْ هٰذَا غَنِيٌّ (۳) اُولٰئِكَ الْاَصْدِقَاءُ اَغْنِيَاءُ (۴) وَلَدٌ [يَا ابْنَ] اَلْمَلِكِ هٰذَا كَرِيْمٌ [يَا سَخِيُّ] (۵) هٰذَانِ اَخَوَانِ (۶) تِلْكَ النَّاقَةُ حَسَنَةٌ [يَا جَمِيْلَةُ] (۷) هٰذَا الْوَلَدُ اَلْحَسَنُ [يَا اَلْجَمِيْلُ] صَالِحٌ (۸) يَا عَبْدَ اللّٰهِ ! اَهٰذَا ابْنُكَ (۹) اُولٰئِكَ الْاَوْلَادُ قَائِمُوْنَ بَيْنَ يَدَيْ اَبِيْهِمْ (۱۰) هٰذَا رَجُلٌ طَيِّبٌ وَذَاكَ فَاسِقَانِ ۔

مشق نمبر ۱۲

عربی سے اُردو

(۱) تیرا نام کیا ہے ؟ (۲) میرا نام عبداللہ ہے (۳) اے عبداللہ ! یہ کیا ہے؟ (۴) یہ کتاب کے اوراق ہیں (۵) تو کس کا بیٹا ہے ؟ (۶) میں احمد ابن محمد مکی کا بیٹا ہوں (۷) تم کہاں سے ہو ؟ [یعنی کہاں کے باشندے ہو (۸) ہم مکہ

کے ہین (۹) تمہارا حال کیسا ہے ؟ [کیسے ہو۔ کیا خبر ہے ؟] (۱۰) الحمد للہ ! ہم آرام [خیریت] سے ہین (۱۱) تمہارے کتنے لڑکے ہین ؟ (۱۲) میرے پانچ لڑکے ہین (۱۳) تیرے گھر کے پاس کونسا مرد بیٹھا ہوا ہے ؟ (۱۴) وہ میرے بھائی کا بیٹا [میرا بھتیجا] ہے (۱۵) تم کہان کو جارہے ہو ؟ (۱۶) ہم ہندوستان جارہے ہین (۱۷) تو یہان کیون بیٹھا ہے ؟ (۱۸) مین نماز کے واسطے بیٹھا ہوا ہون (۱۹) آج ملک [حکومت] کس کے لئے ہے ؟ (۲۰) ایک زبردست اللہ ہی کے لئے ہے (۲۱) اے موسیٰ ! وہ تیرے داہنے ہاتھ مین کیا ہے ؟ (۲۲) وہ میری لاٹھی ہے (۲۳) یہ روایت کس سے ہے ؟ (۲۴) انس ابن مالکؓ سے ہے (۲۵) اس مصیبت کا سبب کیا ہے ؟ (۲۶) اس کا سبب غفلت اور گناہ [اللہ کی نافرمانی] ہے +

اُردو سے عربی

(۱) مَنْ اَنْتُمْ ؟ (۲) اَنَا حَامِدٌ (۳) مَا اسْمُ اَبِيْكَ ؟ (۴) اِسْمُ اَبِيْ اَحْمَدُ ابْنُ مُحَمَّدٍ (۵) كَمْ وَلَدًا وَكَمْ بِنْتًا لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ؟ (۶) لَهُ اِبْنٌ وَبِنْتَانِ (۷) اَيَّةُ اَلْمَرْءَةِ قَائِمَةٌ بَيْنَ يَدَيْكَ ؟ (۸) تِلْكَ اِمْرَاَةُ اَخِيْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ (۹) مَا فِيْ يَدِهَا ؟ (۱۰) كَمْ رَجُلًا قَائِمُوْنَ هُنَاكَ ؟ (۱۱) خَمْسَةُ رِجَالٍ قَائِمُوْنَ هٰهُنَا (۱۲) مَنْ جَالِسٌ هُنَاكَ ؟ (۱۳) لِمَ قَائِمٌ اَنْتَ هٰهُنَا ؟ (۱۴) اَنَا قَائِمٌ لِاَمْرٍ ضَرُوْرِيٍّ (۱۵) مِنْ اَيِّ اَلْقَبِيْلَةِ اَنْتُمْ ؟ (۱۶) نَحْنُ مِنَ اَلْقُرَيْشِ +

مشق نمبر ۱۳

عربی سے اُردو

(۱) ایک سبز درخت (۲) سونا زرد ہے اور چاندی سفید ہے (۳) تازہ گھاس سبز ہے اور خشک گھاس زرد ہے (۴) گلاب کا پھول سُرخ رنگ اور اچھی بُو والا ہے (۵) وہ عورتیں گونگی ہیں اور یہ عورت اندھی ہے (۶) باغ میں سرخ اور زرد پھول ہیں اور سفید اور سیاہ پرندے (۷) لڑکی کے دونوں سرخ رخسار پاکیزہ منظر ہیں (۸) وہ [مؤنث] نیلی آنکھ والی اور سیاہ بال والی اور سفید چہرے والی ہے (۱۰) وہ [مذکر] نیلی آنکھ والا اور سیاہ بال والا اور سفید چہرے والا ہے (۱۱) گائے کی آنکھ سیاہ ہے اور اس کا سر سفید ہے (۱۲) زید اچھے مُنہ والا اور بُرے کپڑے والا ہے (۱۳) عمرو کا چہرہ خوبصورت ہے اور اُس کے کپڑے بُرے ہیں (۱۴) بحرِ احمر عرب کی مغرب میں ہے (۱۵) یہ لڑکی نیکبخت ہے اور وہ لڑکا سُست ہے (۱۶) غلام تھکا ہوا ہے اور اس کا آقا غصہ میں بھرا ہوا ہے (۱۷) دو اندھی عورتیں امیر کے دروازے پر بیٹھی ہوئی ہیں ۔

اُردو سے عربی

(۱) اَلزَّهْرُ اَلْاَحْمَرُ (۲) اَلْفِضَّةُ اَلْبَيْضَاءُ (۳) اَلْغَنِيُّ كَثِيْرُ اَلْمَالِ (۴) هٰذَا اَلزَّهْرُ اَصْفَرُ (۵) فِيْ بُسْتَانِنَا كَثِيْرٌ مِنَ اَلْاَزْهَارِ اَلْحُمْرِ (۶) هٰذَا اَلْوَلَدُ كَبِيْرُ اَلْعَيْنِ وَصَغِيْرُ اَلرَّاْسِ (۷) هُوَ رَجُلٌ

قَلِيْلُ الْعَقْلِ وَقَبِيْحُ الْوَجْهِ (۸) هٰؤُلَاءِ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ (۹) اَلْكَلْبُ اَسْوَدُ وَالْهِرَّةُ بَيْضَاءُ (۱۰) اَلْعَبْدُ التَّعْبَانُ وَالسَّيِّدُ الْغَضْبَانُ (۱۱) اَلْبِنْتُ السَّوْدَاءُ الْعَيْنِ (۱۲) اَلشَّاةُ الْعَرْجَاءُ (۱۳) هِرَّتَانِ سَوْدَاوَانِ (۱۴) وَلَدٌ سَعِيْدٌ وَابْنَةٌ سَعِيْدَةٌ قَائِمَانِ ۔

مشق نمبر ۱۴

عربی سے اُردو

(۱) پاک ہے میرا سب سے زیادہ بلندی والا پروردگار (۲) نماز نیند سے اچھی ہے (۳) بیشک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت دار وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہو (۴) سب سے بُرا آدمی جاہل اور سُست آدمی ہے (۵) ان دونوں کا گناہ [شراب اور جوئے کا گناہ یا نقصان] ان کے نفع سے زیادہ بڑا ہے (۶) سب سے زیادہ فضیلت والا عمل وقت پر نماز پڑھنا ہے (۷) سب مسلمانوں میں بہتر مسلمان [وہ ہے] جو خُلق [اچھی خصلتوں] میں سب سے بہتر ہو (۸) سب سے بڑا مدرسہ جامع ازہر میں ہے (۹) تیرے بھائی کی نسبت تیری طرف میرا شوق زیادہ بڑھا ہوا ہے (۱۰) کل رات کی ہوا کی نسبت آج ہوا زیادہ تُند ہے (۱۱) حاتم کم عقل ہے اور اُس کا بھائی اس سے زیادہ کم عقل ہے (۱۲) زمانہ جاہلیت میں جو لوگ تم میں سب سے بہتر (سربرآوردہ مانے جاتے) تھے وہ اسلام میں بھی سربرآوردہ ہیں (۱۳) کیا اللہ تمام حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے؟ (۱۴) ہاں وہ سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے اور ہم

گواہ ہین (۱۵) حسن ایک اچھا دوست ہے اور محمد اس سے اچھا دوست ہے وہ تو میرے دوستون مین سب سے اچھا ہے +

اُردو سے عربی

(۱) هٰذَا الْوَلَدُ اَكْبَرُ مِنْ ذَاكَ (۲) اَلرَّبِيْعُ اَلْطَفُ مِنَ الْمَاءِ (۳) نَهْرُ الْفُرَاتِ اَصْغَرُ مِنْ نَهْرِ النِّيْلِ (۴) خَيْرُ الْكُتُبِ اَلْقُرْاٰنُ الْمَجِيْدُ (۵) اَصْدَقُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللهِ (۶) اَلْاَفْرَاسُ الْحُمْرُ اَجْمَلُ اَلْاَفْرَاسِ (۷) اَلرَّبِيْعُ اَلْطَفُ اَلْيَوْمَ مِنْهَا اَمْسِ (۸) هٰذَا الطَّرِيْقُ اَصْعَبُ مِنْ ذَاكَ (۹) تِلْكَ الشَّجَرَةُ اَطْوَلُ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ (۱۰) هٰذَا الْكِتَابُ اَنْفَعُ وَاَسْهَلُ +

مشق نمبر ۱۵

عربی سے اُردو

(۱) کیا تو نے خط لکھا (۲) نہین مین نے نہین لکھا (۳) کیا تم نے ہماری بات سمجھی (۴) جی ہان ہم نے تمھاری بات سمجھی (۵) بیشک اللہ نے سچ فرمایا (۶) کیا تو نے سچ کہا یا جھوٹ کہا؟ (۷) سورج نکلا اور چاند ڈوب گیا (۸) مین آج شکار کی طرف نکلا (۹) ہم نے اس شہر کا رُخ کیا اور ہم نے اس کے (رہنے) والون کو دولتمند پایا (۱۰) اس کے لئے گھر والے نے صحن کا دروازہ کھولا تو وہ اس مین داخل ہوا (۱۱) کیا تم (عورتون) نے پانی پیا؟ (۱۲) لڑکا [یا غلام] خوش ہوا اور ہم سے کھانا مانگا (۱۳) مین نے اُن کسانون کو حاکم کے گھر کی طرف بھیجا (۱۴) پس وہ گئے اور خیریت سے واپس آگئے +

اُردو سے عربی

(۱) هَلْ شَرِبْتُمُ الْمَاءَ (۲) نَعَمْ اَكَلْتُ وَشَرِبْتُ الْمَاءَ (۳) مَا اَكَلْتَ الْيَوْمَ؟ (۴) اَكَلْتُ الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ (۵) هِيَ فَرِحَتْ (۶) مَا اَكَلَ حَامِدُ الطَّعَامَ اِلَى الْاٰنِ (۷) مَتٰى طَلَعَ [يَا طَلَعَتِ] الشَّمْسُ؟ (۸) اَلْاٰنَ طَلَعَ [يَا طَلَعَتِ] الشَّمْسُ (۹) طَلَبَ الْحَاكِمُ الْفَلَّاحِيْنَ (۱۰) دَخَلْنَا فِي الْبَلَدِ (۱۱) بَعَثْتُ غُلَامِيْ اِلَى السُّوْقِ (۱۲) مَا فَهِمْتُ كَلَامَكُمْ (۱۳) لِمَ مَا فَهِمْتُمْ كَلَامِيْ؟ (۱۴) لِاَنَّ لِسَانَكُمْ عَرَبِيٌّ (۱۵) لَقَدْ صَدَقْتُمْ (۱۶) فَتَحْتُ بَابَ الْحَوْشِ فَوَجَدْتُ كَلْبًا جَالِسًا ؛

مشق نمبر ۱۶

عربی سے اُردو

(۱) مرد لوگ پہاڑ پر چڑھے پھر اُترے (۲) لڑکیا کو کس نے مارا؟ (۳) اسے لڑکے نے مارا (۴) مین نے اس کو مارا (۵) مکان تقریباً آدھ گھنٹے کے فاصلہ پر ہے (۶) انھون نے آج کی رات اپنے پاس مہمان کو قبول کیا [مہمان کو رکھا] (۷) کیا تونے اور تیرے بھائی نے پانی کا گلاس توڑا؟ (۸) نہین ہم نے اُسے نہین توڑا (۹) مین نے اپنے غلام کو بیٹھا ہوا پایا تو مین نے اُسے بلایا اور اُسے بازار بھیجا (۱۰) احمد نے اور اس کے نوکر نے شام کا رُخ کیا پھر وہان داخل ہو گئے [پہنچ گئے] (۱۱) سورج مشرق سے نکلا پھر مغرب کی طرف ڈوب گیا (۱۲) کیا تیرے بھائی [جمع] مدرسہ گئے؟ (۱۳) نہین جناب! نہین گئے (۱۴) ہم نے اپنے کتے کو مارا ہوا

پایا (۱۵) کیا تم نے اُسے قتل کیا؟ (۱۶) جی ہاں ہم نے اُسے قتل کیا (۱۷) کیا تم نے اسے قتل کیا؟ (۱۸) جی ہاں ہم نے اسے قتل کیا (۱۹) کیا اُسے تم نے قتل کیا؟ (۲۰) جی ہاں اسے ہم نے قتل کیا +

اُردو سے عربی

(۱) ضَرَبَ هٰذَا الْمُعَلِّمُ تِلْمِيذَهُ (۲) مَنْ ضَرَبَكُمْ؟ (۳) ضَرَبَنِي أُسْتَاذِي (۴) لِمَ ضَرَبَكَ؟ (۵) اَلْيَوْمَ مَا حَضَرْتُ فِي الْمَدْرَسَةِ (۶) كَسَرَ الْأَوْلَادُ الْكُبَّايَةَ فَغَضِبَتْ عَلَيْهِمْ أُمُّهُمْ (۷) نَزَلَ الْمُسْلِمُونَ مِنَ الْجَبَلِ ثُمَّ دَخَلُوا فِي الْبَلَدِ +

مشق نمبر ۱۷

عربی سے اُردو

(۱) میں اس کے پاس گیا (۲) مسجد قریب ہو گئی اور مدرسہ دور ہو گیا (۳) کس گناہ کے سبب وہ قتل کی گئی (۴) میں امیر کی طرف بھیجا گیا (۵) کیا گھر کا دروازہ کھولا گیا؟ (۶) ہاں جناب دروازہ کھولا گیا (۷) ایک عورت بادشاہ کی کچہری میں بُلائی گئی (۸) میرے بھائی کی طرف سے ایک خط میرے باپ کی طرف بھیجا گیا (۹) ایک کتیا دروازے پر بیٹھی ہوئی پائی گئی (۱۰) آدمی کمزور پیدا کیا گیا ہے (۱۱) عورت نیک گمان کی گئی (۱۲) تو کچہری میں کیوں بُلایا گیا؟ (۱۳) ایک ضروری کام کے لئے (۱۴) اس کے لئے باغ کا دروازہ نہیں کھولا گیا (۱۵) گلاس توڑا گیا (۱۶) اُسے کس نے توڑا؟ (۱۷) اُسے تیرے بھائی نے توڑا +

اُردو سے عربی

(۱) اُکِلَ الْخُبْزُ وَشُرِبَ الْمَاءُ (۲) ضُرِبَ وَلَدَانِ (۳) مَا فُتِحَ الْبَابُ اِلَی الْاٰنِ (۴) مَتٰی طُلِبْتُمْ ؟ (۵) مَا طُلِبْنَا اَحَدٌ (۶) هَلْ فُتِحَ [یا] فُتِحَتْ اَمْکِنَتِیْ (۷) لَا یَا سَیِّدِیْ مَا فُتِحَتْ مَکَاتِبُکُمْ (۸) هَلْ وُجِدَ کِتَابِیْ عِنْدَهٗ ؟ (۹) حُسِبُوْا عَالِمِیْنَ (۱۰) قُتِلَ اَخُوْ هٰذَا الْوَلَدِ (۱۱) فُتِحَتْ اَبْوَابُ بُسْتَانِکُمْ (۱۲) حُسِبَتِ النِّسَاءُ صَالِحَاتٍ +

مشق نمبر ۱۸

عربی سے اُردو

(۱) کیا تو عربی بولی سمجھتا ہے ؟ (۲) ہاں جناب میں ذرا ذرا سمجھتا ہوں (۳) تیرے ساتھ مسجد میں کون جاتا ہے ؟ (۴) میرے ساتھ میرا باپ اور میرا بڑا بھائی جاتا ہے (۵) کیا غلام آج طلب کیا گیا ؟ (۶) نہیں وہ کل بُلایا جائیگا (۷) کل تو کہاں جا رہا تھا ؟ (۸) میں مدرسہ کو جا رہا تھا (۹) کیا تو عصر کی نماز کے بعد مسجد میں بیٹھا تھا (۱۰) جی ہاں میں قرآن پڑھتا ہوا بیٹھا تھا (۱۱) اس لڑکے کا باپ یورپ کی لڑائی میں قتل کیا گیا تھا (۱۲) باغ کا دروازہ کون کھولتا تھا (۱۳) کیا نہیں جانتا ہے وہ [اللہ] جس نے پیدا کیا (۱۵) ہاں [وہ جانتا ہے] (۱۶) ہم نے یہ نہیں سُنا تھا (۱۷) تم کل رات اپنے گھر میں کیا پڑھ رہے تھے ؟ (۱۸) ہم اخبار پڑھ رہے تھے (۱۹) داؤدؑ ایک پیغمبر تھا [تھے] (۲۰) عنقریب مسلمان لوگ غالب ہونگے +

مشق نمبر ۱۹

عربی سے اُردو

(۱) سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو آدمیون کو فائدہ پہنچائے (۲) وہ جانتا ہے جو کچھ تمھارے سامنے اور جو کچھ تمھارے پیچھے ہے (۳) اگر ہم نہ ہوتے یا تم نہ ہوتے تو دوزخ والے نہ ہوتے [یعنی دوزخ مین نہ ڈالے جاتے] (۴) وہ [اللہ] جو کچھ کرتا ہے اس کی نسبت وہ پوچھا نہین جاتا اور وہ لوگ [جو کچھ کرتے ہین] پوچھے جائینگے (۵) سورج کب نکلیگا؟ (۶) عنقریب ایک گھنٹہ بعد [یا تھوڑی دیر بعد] نکلیگا (۷) امیر لوگ گرمیون کے بعد پہاڑ سے اُترتے ہین اور سردی کے موسم مین اپنے گھرون مین داخل ہوتے ہین (۸) میرا باپ عصر کے بعد گھر سے نکلتا ہے اور پڑوس کے باغ مین جاتا ہے اور وہان مغرب تک بیٹھتا ہے پھر مغرب کی نماز کے لئے مسجد مین جاتا ہے پھر گھر لوٹتا ہے پھر میں اور میرا باپ رات کا کھانا کھاتے ہین (۹) ہم اللہ سے فائدہ دینے والا علم اور کشادہ رزق طلب کرتے ہین (۱۰) اور مجھے کیا ہوا ہے کہ اس [خدا] کی پرستش نہ کرون جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤگے (۱۱) کیا تم اونٹ کی طرف نہین دیکھتے کہ وہ کس طرح پیدا کئے گئے ہین اور آسمان کی طرف وہ کس طرح بلند کئے گئے ہین (۱۲) علم کی قدر صرف وہی پہچانتا ہے جس کی دونون آنکھین اس کی تحصیل [حاصل کرنے مین] مین جاگی ہون (۱۳) کہہ اے پیغمبر! کہ اے کافرو! مین نہین پُوجونگا جسے تم پُوجوگے اور نہ تم پُوجنے والے ہو جسے

مین پوچھنے والا ہون۔ نہ مین پوچھنے والا ہوں جس کو تم نے پوچھا اور نہ تم پوچھنے والے ہو جسے مین پوچھتا ہون۔ تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین +

اُردو سے عربی

(۱) اَلْیَوْمَ لَا یُفْتَحُ بَابُ الْبُسْتَانِ (۲) اَیْنَ الْبَوَّابُ (۳) لَا اَعْلَمُ اَیْنَ ذَھَبَ (۴) اِلٰی اَیْنَ تَقْصُدُوْنَ (۵) اَنَا ذَاھِبٌ اِلَی الصَّیْدِ (۶) ھَلْ تَذْھَبُ مَعَنَا (۷) لَا یَا سَیِّدِیْ: اَنَا اَذْھَبُ اِلَی الْمَدْرَسَۃِ (۸) ھَلْ تَعْرِفُوْنَ اَخِیْ (۹) نَعَمْ اَعْرِفُہٗ (۱۰) ھَلْ اَکَلَ مَحْمُوْدٌ الطَّعَامَ (۱۱) لَا مَا اَکَلَ اِلَی الْاٰنِ سَیَاْکُلُ الْاٰنَ (۱۲) مَاذَا تَقْرَءُوْنَ (۱۳) اَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ یَا سَیِّدِیْ (۱۴) اَیَّ الْکِتَابِ کُنْتَ تَقْرَأُ اَمْسِ ؟ (۱۵) کُنْتُ اَقْرَأُ کِتَابَ الصَّرْفِ +

مشق نمبر ۲۰

عربی سے اُردو

(۱) تو ہرگز بزرگی کو نہ پہنچیگا جب تک صبر [کا مزہ] نہ چکھیگا (۲) کیا تو نے اس کے لئے دروازہ کھول دیا تاکہ وہ ہمارے پاس داخل ہو ؟ (۳) جی ہان مین نے اُسے اجازت دی تاکہ وہ آزردہ نہ ہو (۴) پس اگر تم نے نہ کیا اور نہ کبھی کروگے تو آگ [دوزخ] سے ڈرتے رہنا (۵) موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا بیشک اللہ [تعالیٰ] حکم فرماتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو (۶) اگر تو نے میری طرف ہاتھ بڑھایا تاکہ تو مجھے قتل کر ڈالے [تو] مین تو تیرے

قتل کرنے کے لئے تیری طرف ہاتھ بڑھانے والا نہیں (۷) میں ہرگز اس سرزمین سے نہ ٹلونگا جب تک کہ میرا باپ مجھے اجازت دے یا اللہ [تعالیٰ] میرے لئے فیصلہ کردے اور وہ سب سے اچھا حاکم ہے (۸) میں اللہ کے پاس پناہ مانگتا ہوں کہ جاہلوں میں سے [ایک جاہل] ہوجاؤں (۹) مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی پرستش کروں +

اُردو سے عربی

(۱) اَكَلُوا [یا هُمْ اَكَلُوا] الْعِنَبَ حَتّٰى شَبِعُوا (۲) خَلَقَ اللّٰهُ الْاِنْسَانَ لِيَعْبُدُوْهُ (۳) نَقْرَأُ [یا نَحْنُ نَقْرَأُ] الْقُرْاٰنَ لِنَفْهَمَهٗ وَنَعْمَلَ بِهٖ (۴) اُولٰئِكَ لَنْ تَطْلَعُوا الْجَبَلَ فِي الشِّتَاءِ (۵) تِلْكَ الْاِبْنَةُ قَرَأَتِ الْكِتَابَ حَتّٰى غَرَبَ الشَّمْسُ (۶) اِنْ تَنْصُرْنِيْ اَنْصُرْكَ (۷) لَنْ اَدْخُلَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ حَتّٰى يَأْذَنَ لِيْ اَوْ تَأْمُرَنِيْ (۸) لَنْ يَبْرَحَا مَكَانَهُمَا لِئَلَّا تَغْضَبَ عَلَيْهِمَا (۹) ذَهَبْنَا عِنْدَ الْقَاضِيْ اَمْسِ لِيَحْكُمَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَخِيْ بِالْحَقِّ +

مشق نمبر ۲۱

عربی سے اُردو

(۱) اللہ تعالیٰ ضرور ضرور اس کی مدد کریگا جو اس کی مدد کریگا (۲) کیا آج تم شکار کو نہیں جاتے ہو؟ (۳) کل ہم ضرور ضرور جائینگے (۴) اللہ کی قسم میں ضرور ضرور روٹی اور گوشت کھاؤنگا (۵) میں آج ضرور ضرور میرے باپ کو خط لکھونگا (۶) یہ دونوں شخص ضرور قتل کئے جائینگے کیونکہ وہ دونوں زید کے

قائل ہیں (۷) اگر وہ [یوسف] وہ چیز نہ کریگا جس کا میں [زلیخا] حکم دیتی ہوں تو وہ ضرور قید کیا جائیگا اور ضرور وہ ذلیل ہوجائیگا (۸) آج عورتیں مسجد میں ضرور حاضر ہونگی اور ضرور خطبہ سُنینگی (۹) یہ لڑکا کبھی نہیں پڑھیگا اور نہ کبھی لکھیگا لیکن اس کی وہ دونوں بہنیں ضرور پڑھینگی اور ضرور لکھینگی ÷

اُردو سے عربی

(۱) لَیَحْضُرَنَّ الْیَوْمَ اَخِیْ فِی الْمَدْرَسَةِ (۲) لَیَطْلُبَانِّ مِنْكَ الْكِتَابَ (۳) اِنْ لَّمْ تَحْصُلُوْا عِلْمًا لَتَكُوْنُنَّ مِنَ الصّٰغِرِیْنَ (۴) اِنْ تَاْمُرُوْنِیْ لَاَذْهَبَنَّ اِلَی السُّوْقِ (۵) اَلَّذِیْنَ یَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ هُمْ فَاسِقُوْنَ (۶) تَاللّٰهِ لَتَانِّ لَنْ تَحْضُرَا عِنْدَكُمْ اَمَّا نَحْنُ فَلَنَحْضُرَنَّ ÷

مشق نمبر ۲۲

عربی سے اُردو

(۱) اے لوگو! اپنے پروردگار کو پوجو جس نے تمھیں پیدا کیا (۲) اے داؤد کے گھر والو شکر کرو اور میرے بندوں میں شکر گذار بندے تھوڑے ہیں (۳) پس تم اپنے منہ دھوؤ اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک [دھوؤ] اور اپنے سروں پر ہاتھ پھیرو [مسح کرو] (۴) ابراہیم نے کہا اے میرے رب اس کو ایک امن والا شہر بنادے اور اس سے لوگوں کو میووں سے روزی دے (۵) تو چاہئے کہ وہ نیک عمل کرے (۶) وہ لوگ کم ہنسیں (۷) تجھے اُن کی بات آزردہ نہ کرے (۸) غم مت کر بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے (۹) گھر میں کوئی داخل نہ ہووے (۱۰)

آج غلام گھر سے ہرگز نہ نکلے (۱۱) زید کو بازار بھیجا جائے اور اُسے چاہئے کہ ظہر کے پہلے لوٹ آئے (۱۲) اللہ کو ظالمون کے عمل سے [اس چیز سے کہ ظالم لوگ کر رہے ہین] ہرگز غافل نہ سمجھنا (۱۳) اے میرے بیٹو! ایک دروازے سے [مصر مین] داخل نہ ہونا اور الگ الگ دروازون سے داخل ہونا (۱۴) اے اطمینان والی جان اپنے رب کی طرف لوٹ جا (۱۵) اے مریم! اپنے رب کے لئے عبادت کر اور سجدہ کر اور رکوع کرنے والون کے ساتھ [تو بھی] رکوع کر (۱۶) جو لوگ اللہ کی راہ مین قتل کئے گئے [انھین] مردہ مت سمجھو بلکہ وہ زندہ ہین اپنے رب کے پاس روزی دئے جاتے ہین ٭

اُردو سے عربی

(۱) كُنْ شَكُوْرًا فِيْ كُلِّ حَالٍ (۲) لَا تَحْزَنُوْا (۳) لَا يَخْرُجُ اَحَدٌ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يُؤْذَنَ (۴) يَا بُنَيَّ ادْخُلُوا الْبَيْتَ [يَا فِي الْبَيْتِ] وَاجْلِسُوْا هُنَالِكَ (۵) يَا بِنْتُ اجْلِسِيْ عَلٰى هٰذَا الْكُرْسِيِّ وَانْظُرِيْ اِلٰى ذٰلِكَ الْبُسْتَانِ (۶) يَا اَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تَعْبُدُوْا غَيْرَهٗ اَحَدًا (۷) يَا بَنَاتُ اذْهَبْنَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ وَاقْرَأْنَ الْقُرْاٰنَ (۸) قَالَ لِيْ حَامِدٌ لَا تَذْهَبْ اِلٰى بَيْتِكَ فَمَا ذَهَبْتُ (۹) اِنْ كَانَ الثَّوْبُ نَجِسًا فَلْيُغْسَلْ (۱۰) لَا يُؤْكَلُ السَّمَكُ مَعَ اللَّبَنِ ٭

مشق نمبر ۲۳

عربی سے اُردو

(۱) اللہ آسمانون اور زمین کا پیدا کرنیوالا اور اندھیریون اور روشنی کا بنانے

والا ہے (۲) اس نے [اللہ تعالیٰ نے] کہا کہ مین تجھے لوگون کے لئے پیشوا بنانے والا ہون (۳) یہ شخص قیدی تھا (۴) وہ کپڑا دھویا ہوا نہین ہے (۵) اس گھر مین داخل ہونا ممنوع ہے [منع کیا گیا ہے] (۶) کل رات فجر نکلنے تک ہم جاگے (۷) کیا تیرے پاس گھر کی کنجی ہے؟ (۸) میرے پاس [بہت سی] کنجیان ہین (۹) دنیا آخرت کی کھیتی کی جگہ ہے (۱۰) بیان کیا جاتا ہے کہ دنیا کے کتبخانون مین سب سے بڑا پیرس کا کتبخانہ ہے (۱۱) مصر کا فاتح [فتح کرنے والا] عمرو بن العاص ہے جس نے اسے ۲۰ھ ہجری مین فتح کیا +

اُردو سے عربی

(۱) اَنَا ذَاهِبٌ اَمْسِ اِلٰی بَیْتِیْ (۲) هٰذَا الرَّجُلُ شَارِبُ الْخَمْرِ (۳) هُوَ کَانَ ذَاهِبًا اِلَی الْاَهْوَارِ اَمْسِ (۴) هُمْ اَکَلُوا الْخُبْزَ (۵) اَلثَّوْبُ الْمَغْسُوْلُ (۶) اَلدَّرْسُ الْمَذْکُوْرُ (۷) کَانَ طَارِقٌ فَاتِحَ الْاَنْدُلُسِ (۸) هٰذِهِ الْاَشْعَارُ مَذْکُوْرَةٌ فِی الدَّرْسِ الثَّامِنِ (۹) اَلْبَابُ مَفْتُوْحٌ (۱۰) کُنْتَ مَذْکُوْرًا فِیْ مَجْلِسِ الْاَمِیْرِ +

مشق نمبر ۲۴

عربی سے اُردو

(۱) اپنے مہمان کی عزت کرو (۲) مدافعت کے لئے اپنے ہتھیار تیار کرو (۳) معاملہ کو اٹل نہ بنالے [یعنی قطعی فیصلہ نہ کرلے] جب تک کہ اس مین غور و فکر نہ کرلے (۴) خط و کتابت آدھی ملاقات ہے (۵) اس شخص نے بدوُن [دیہاتی عربون] سے میل جول کی ہے اور ان مین زندگی بسر کی ہے (۶) ہم اس کی تفتیش مین [اس کا

پتہ چلانے مین کوشش کر رہے ہین (۷) امیر اس کے بھائی سے بات چیت کر رہا تھا اور اس کے ساتھ مہربانی کر رہا تھا (۸) قدرت سے پہلے دشمن کو نہ چھیڑ (۹) کیا تو عربی مین گفتگو کرتا ہے؟ (۱۰) جی ہان کچھ کچھ بول لیتا ہون (۱۱) کیا تم نے اس کے ساتھ گفتگو کی؟ (۱۲) جی ہان ہم نے اس کے ساتھ بات کی (۱۳) امیر اور اس کا بھائی دونون خاص معاملہ مین باتین کرتے بیٹھے (۱۴) جو چھوٹے پن مین سیکھ لیگا وہ بڑا ہو کر آگے آگے رہیگا [بڑے رتبہ والا ہوگا] (۱۵) جب دو چور آپس مین جھگڑتے ہین تو چرائی ہوئی چیز ظاہر ہو جاتی ہے (۱۶) چوری کرنے والا [مرد] اور چوری کرنے والی [عورت] کے ہاتھون کو کاٹ ڈالو (۱۷) اس کا چہرہ خوف سے زرد ہو گیا اور شرم سے سرخ ہو گیا (۱۸) جس روز بہت سے چہرے سفید [چمکتے] ہونگے اور بہت سے چہرے سیاہ [جھلتے] ہونگے (۱۹) دو گہرے سبز باغ ہین (۲۰) جھوٹ بات سے بچو (۲۱) اپنے باپ کی عزت کر اور اپنے بھائی سے محبت رکھ (۲۲) کیا جو کچھ ہم نے کیا اُسے تم پسند کرتے ہو؟ (۲۳) مین ہر ایک گناہ سے اللہ کے پاس بخشش چاہتا ہون (۲۴) انشاء اللہ تعالیٰ ہم آئندہ ملینگے (۲۵) ہم نے بادشاہ کا عظیم الشان استقبال کیا (۲۶) کیا وہ [اللہ تعالیٰ] اس چیز کو نہین جانتا جو قبرون مین ہے؟ (۲۷) جب عمر ابن عبد العزیز خلیفہ ہوئے اور سلطنت کے تخت پر بیٹھے [تو] مبارکباد دینے والون کے وفد [ڈیپوٹیشن] ہر طرف سے آئے۔ حجاز والون کے وفد کی طرف سے بولنے کے لئے ایک لڑکا آگے بڑھا جس کی عمر گیارہ سال کو نہ پہنچی تھی تو عمر نے فرمایا کہ تو لوٹ جا اور جو

شخص تجھ سے زیادہ عمر والا ہو وہ آگے بڑھے۔ لڑکے نے کہا [اللہ تعالیٰ امیرالمومنین کی مدد کرے] آدمی اپنے دو نہایت چھوٹے [اعضا] دل اور زبان کے سبب سے [آدمی کہلانے کا مستحق] ہے پس جب اللہ نے بندے کو ایک بولنے والی زبان اور یاد رکھنے والا دل بخشا تو وہ کلام کرنے کا مستحق ہو گیا۔ اور اگر اے امیرالمومنین عمر کی وجہ سے فضیلت ہوتی تو امت [مسلمہ] میں وہ لوگ موجود تھے جو آپ کی اس نشست کے زیادہ حقدار تھے۔ اس [لڑکے] کے کلام سے عمر نے تعجب کیا اور اشعار پڑھے [جن کا ترجمہ یہ ہے] :-

علم سیکھ کیونکہ آدمی عالم نہیں پیدا کیا جاتا۔ اور علم والا اس کے مانند نہیں ہوتا جو کہ جاہل ہے۔ اور بیشک قوم کا بڑا [سردار] جس کے پاس علم نہیں ہے وہ چھوٹا [ذلیل] ہے۔ جس وقت اس پر محفلیں جمع ہوں [یعنی لوگوں کے جمع ہونے اور گفتگو کرنے کے وقت وہ ذلیل ہوگا] ۔

اُردو سے عربی

(۱) اَکْرِمُوْا ضَیْفَھُمْ (۲) اِجْتَھِدُوْا فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ (۳) لَا تَتَعَرَّضْ لَہٗ (۴) اُسْتُقْبِلَ السُّلْطَانُ اِسْتِقْبَالًا عَظِیْمًا (۵) ھَلِ اسْتَحْسَنْتُمْ مَا فَعَلْنَا؟ (۶) نَعَمْ اِسْتَحْسَنَّاہُ (۷) اِسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ (۸) ھَلْ جَھَّزُوْا سِلَاحَھُمْ لِلْمُدَافَعَۃِ؟ (۹) تَعَلَّمْ صَغِیْرًا تَقَدَّمْ کَبِیْرًا (۱۰) اَکْرِمْ وَالِدَیْکَ وَاَحِبَّ صَدِیْقَکَ (۱۱) جَلَسْنَا نَتَحَدَّثُ اَنَا وَاَخِیْ فِیْ اَمْرٍ ضَرُوْرِیٍّ حَتّٰی طَلَعَ الْفَجْرُ [یا حَتّٰی ظَھَرَ نُوْرُ الْفَجْرِ]۔

تمت

بچّون کیلئے جدید اور مفید کتابین

اُردو کا نیا قاعدہ

عربی کا نیا قاعدہ

(منظور کردہ اُردو ٹکسٹ بک کمیٹی صوبہ بمبئی)

اُردو اور عربی کی حروف شناسی مین بچّون کا بہت زیادہ وقت ضائع ہوتا ہوا اور اُن کے نازک دماغ پر بیجا بار پڑتا ہوا دیکھکر ہم نے بالکل جدید اور سہل ترین اُصول پر اُردو عربی کا قاعدہ لکھا ہے۔ اس قاعدے مین نہ تو طوطے کی طرح تختیان رٹنی پڑتی ہین نہ بچّون کے دماغ پر بیجا بار پڑتا ہے۔

ہر ایک قاعدہ دو حصّون مین مرتب کیا گیا ہے۔ پہلے حصّے مین محض حروف مفردات کے ذریعے الفاظ اور جملے بنائے گئے ہین جنھین بچّے بلا تکلیف پڑھ لیتے ہین۔ دوسرے حصہ مین مرکبات کی نمائش ایسی جدید طرز پر کی گئی ہے کہ استاد کی ذرا سی مدد سے بچّے خود بخود پڑھتے جاتے ہین۔ اور تھوڑے ہی عرصے مین اُردو اور قرآن مجید پڑھنے لگتے ہین۔ قیمت حصّہ اول ۹ پائی۔ حصّہ دوم ۱ر ۶ پائی

ایکپیے سے کم کی کتابین وی پی سے نہ منگائیے۔ دونون قاعدون کے نمونے کیلئے پانچ آنے کے ٹکٹ بھیجئے۔

شافعی مذہب کا پہلا، دوسرا اور تیسرا رسالہ

شافعی المذہب بچّون کی تعلیم کے لئے یہی بہترین رسالے ہین۔ اسلامی مدارس مین نصاب مین داخل کرنے کے قابل اس سے بہتر کوئی کتاب نہین لکھی گئی

قیمت پہلا رسالہ ۱ر دوسرا رسالہ ۲ر ۹ پائی تیسرا رسالہ ۳

المشتہر عبدالستار خان بمعرفت مولوی محمد شرف الدین تاجر کتب مصریہ محلہ کھڑک بمبئی نمبر ۲

وما توفیقنا الا باللہ علیہ توکلنا وہو رب العرش العظیم

الجزء الثانی

من کتاب

تسہیل الادب فی لسان العرب

المعروف بہ

عربی کا معلم

حصۂ دوم

جسے

خاکسار عبدالستار خان عفا عنہ وعن والدیہ للسنان نے

مدارس عربیہ کی جماعت ثانیہ کیلئے تالیف کیا

مطبوعہ مطبع خلافت بمبئی نمبر ۹

سنہ ۱۳۴۲ھ

۱۹۲۴ء

فہرست مضامین کتاب تسہیل الادب فی لسان العرب یعنی عربی کا معلم حصّہ دوم

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
فہرست مضامین	۱	الدرس الرابع والثلثون ۳۴	۶۵
غلطنامہ	۳	الصرف الکبیر للناقص	
مقدّمہ	۵	الدرس الخامس والثلثون ۳۵	۷۰
ہدایات و اشارات	۸	الفعل اللفیف وفعل مرئی	
الدرس السادس والعشرون ۲۶	۹	الدرس السادس والثلثون ۳۶	۷۵
اقسام الفعل		بقیۃ ابواب الثلاثی المزید	
مخارج حروف	۱۱	سوالات نمبر ۱۰	۷۷
الدرس السابع والعشرون ۲۷	۱۲	الدرس السابع والثلثون ۳۷	۷۸
الفعل المھموز		خاصّیات الابواب	
سوالات نمبر ۹	۱۹	الدرس الثامن والعشرون ۳۸	۸۵
الدرس الثامن والعشرون ۲۸	۲۰	الافعال التامّۃ والنّاقصۃ	
الفعل المضاعف		الدرس التاسع والثلثون ۳۹	۹۳
الدرس التاسع والعشرون ۲۹	۲۸	افعال المقاربۃ	
الصرف الکبیر للمضاعف		الدرس الاربعون ۴۰	۹۷
سوالات نمبر ۸	۳۱	افعال المدح والذّم	
الدرس الثلثون ۳۰	۳۲	صیغۃ التعجب	۹۹
المعتلّ۔ مثال کا بیان		سوالات نمبر ۱۱	۱۰۳
الدرس الحادی والثلثون ۳۱	۳۷	الدرس الحادی والاربعون ۴۱	۱۰۴
الفعل الاجوف		الضمائر والموصولات	
الدرس الثانی والثلثون ۳۲	۴۵	سوالات نمبر ۱۲	۱۱۴
الصرف الکبیر للاجوف		الدرس الثانی والاربعون ۴۲	۱۱۵
سوالات نمبر ۹	۵۶	اسماء العدد	
الدرس الثالث والثلثون ۳۳	۵۷	الدرس الثالث والاربعون	۰
الفعل الناقص		العدد الترتیبی	

مضمون	صفحہ
کتنے اور پہچاننے کے طریق	۱۳۱
نمبر اور سال کے بیان	۱۳۲
تاریخ و ماہ و سال بتانے کا طریق	"
سوالات نمبر ۱۳	۱۳۶
الدرس الرابع والاربعون ۴۴	۱۳۹
الحروف العاملۃ وغیرھا	
سوالات نمبر ۱۴	۱۵۰
الدرس الخامس والاربعون ۴۵	۱۵۱
الاعراب - المعرب والمبنی	
اعراب الفعل	۱۵۲
مواضع نصب الفعل	"
الدرس السادس والاربعون ۴۶	۱۵۸
مواضع جزم الفعل	
الدرس السابع والاربعون ۴۷	۱۶۱
اعراب الاسم (الف)	
الاسم الغیر المتصرف	"
الدرس الثامن والاربعون ۴۸	۱۶۹
اعراب الاسم (ب)	
مختلف اسموں کے مختلف اعراب	
الدرس التاسع والاربعون	۱۷۱
المرفوعات	
الفاعل و نائب الفاعل	
سوالات نمبر ۱۵	
الدرس الخمسون ۵۰	۱۷۹
المبتداء والخبر	
سوالات نمبر ۱۶	۱۸۴

مضمون	صفحہ
الدرس الحادی والخمسون ۵۱ - المنصوبات	۱۸۵
(۱) المفعول بہ	"
تحذیر - اغراء - اشتغال	۱۸۰
الدرس الثانی والخمسون ۵۲	۱۹۲
(۲) المفعول المطلق (۳) المفعول لہ	"
سوالات نمبر ۱۷	۱۹۶
الدرس الثالث والخمسون ۵۳	۱۹۷
(۴و۵) المفعول فیہ ومعہ	
الدرس الرابع والخمسون ۵۴ (۶) أحوال	۲۰۴
الدرس الخامس والخمسون ۵۵ (۷) التمییز	۲۰۹
سوالات نمبر ۱۸	۲۱۳
الدرس السادس والخمسون ۵۶ (۸) المستثنی	۲۱۶
الدرس السابع والخمسون ۵۷ (۹) المنادی	۲۲۰
(۱۰) المنصوب بلا النفی الجنس	"
ترخیم - مندوب	۲۲۱
سوالات نمبر ۱۹	۲۲۶
الدرس الثامن والخمسون ۵۸	۲۲۷
المجرورات	۲۲۷
التوابع	۲۲۸
الدرس التاسع والخمسون ۵۹	۲۳۷
المسائل المتفرقۃ (الف)	"
اقسام الجملۃ اسماء الافعال	۲۳۷و۲۳۹
الدرس الستون ۶۰ المسائل المتفرقۃ (ب)	۲۴۱
اسم بمعنی غیر	۲۴۲
چند نادر ترکیب الفاظ	۲۴۳

غلط نامہ عربی کا معلم حصہ اوّل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۱	۱۷	کسریٰ (۱۰-۳)	کسریٰ (۱۰-۲۵)
۲۲	۱۲	دوسرے دسرے	تیسرے اور چوتھے
۲۲	۳	مَوسِطَهٗ (ط)	مَوعِظَهٗ (ظ)
۴۰	۱۵	بن ۲ سے)	(سبق ۷-۲)
۵۹	۱۱	یَحِلُّ الرِّجَل	اَینَ الرِّجَال
۰	۰	اَیهَ اَنزِرَهِ	اَیهَ النِّسَاء
۶۲	۱۴	اَنَا هُم	اَینَکُم
۷۶	۶	اَنَا	اَینَ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱	۸	اَمَر	اَمرٌ
۱۴	۱	اَدَب	اَدَبٌ
۱۷	۱۳	کَانَ	کَانَت
۰	۱۴	مِنهُ	مِنهَا
۲۲	۴	یَتَدخِل	یَدخُلُ
۰	۶	اِختَانُ	اِختَانَ
۰	۱۳	اَظهَر	اَظهَرُ
۲۳	۱۰	یَمتَدَ	یَمتَدُّ
۰	۱۱	یِمتَادُ	یِمتَادُّ
۰	۱۲	مُمتَدُ	مُمتَدٌّ
۲۴	۱۷	حَاجَ (۲)	حَاجٌ (۲)
۲۶	۵	تَحَاءَی	تَحَاشَی
۰	۱۲	وَصَلنَا	وَصَلنَا

غلط نامہ عربی کا معلم حصہ دوم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱	۸	اَمَر	اَمرٌ
۱۴	۱	اَدَب	اَدَبٌ
۱۷	۱۳	کَانَ	کَانَت
۰	۱۴	مِنهُ	مِنهَا
۲۲	۴	یَتَدخِل	یَدخُلُ
۰	۶	اِختَانُ	اِختَانَ
۰	۱۳	اَظهَر	اَظهَرُ
۲۳	۱۰	یَمتَدَ	یَمتَدُّ
۰	۱۱	یِمتَادُ	یِمتَادُّ
۰	۱۲	مُمتَدُ	مُمتَدٌّ
۲۴	۱۷	حَاجَ (۲)	حَاجٌ (۲)
۲۶	۵	تَحَاءَی	تَحَاشَی
۰	۱۲	وَصَلنَا	وَصَلنَا
۳۲	۱۳	اَلیَمنِی	یَمَانِی
۰	۱	مُستَثنِیَات	مُستَثنَیَات
۰	۶	الثَّلَاثِی	الثُّلَاثِی
۰	۰	الوَادِیُ	الوَاوِیُّ
۴۲	۹	اِستِحَارَ	اِستِحَارَ
۴۳	۱۴	لَم یَتَاء	لَم یَتَأ
۰	۱۶	دَوَّرتُ	دَوَّرتُ
۰	۱۹	یِقَالُ	یُقَالُ
۰	۰	مِقَایَس	مِقیَاس
۵۲	۱	اِسمِ الفَاعِلُ	اِسمُ الفَاعِل
۵۱	۷	یَدعُوا	یَدعُو
۶۰	۱۴	فَهِی (ی، ض)	(فَهِی (ی-ت)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۱	۲۲	مصطلح ۲۲	اصطلاح ۲۲
۰	۲۶	جن کے آگے میں لاؤں	جن کے مقابلے میں
۰	۰	علامت نہایت ہے	جانداروں کا
۰	۰	(سبق ۲-۲)	(سبق ۸-۲)
۱۱,۲	۱۱	یَفرَحُ	یَفرَحُ
۰	۰	مُفرَحُ	مُفرَحُ
۰	۰	یَفرَحُ	یَفرَحُ
۱۱۵	۲	تَفرَحُ	تَفرَحُ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۳	۶	فی الدھلی	فی دھلی
۶۸	۱۳	لَنْ تَرْمِیَ	لَنْ تَرْمِیَ
۷۳	۳	سَمٰی	سَمٰی
"	۵	وَلِیَ (س)	وَلِیَ (ح)
"	۸	سَمٰی سے	سَمَا سے
۷۵	۱۵	یَخْشَوْشِنُ	مُخْشَوْشِنٌ
۷۶	۱	کتب	۱- کتب
"	۱۰	اِعْلَوَّطَ	اِعْلَوَّطَ
"	۱۷	یَشْرَبُ	یَشْرَبُ
۷۹	۱۸	ثُوْر	ثَوْر
۸۲	۲	فَتَحَمَّلَ	فَاحْتَمَلَ
"	۱۵	اللّٰہِ	اللّٰہُ
"	۱۸	اِفْعَوْلَ	اِفْعَوْعَلَ
۸۷	۱۱	زید	مُحَمَّد
۹۱	۱۷	نَظَرَۃٌ	نَظِرَۃٌ
۹۵	۱۹	نَقِدَ (ف)	فَقُهَ (س-ک)
		بقیہ اغلاط حصہ اوّل	
۲۹	۹	واحد	مذکر
۷۵	۱۲	اَصَدْقْتَ	اَصَدَقْتَ
۹۷	۱۰	حرف ناصبہ	حروف ناصبہ
۹۸	۱۲	اَعْبُدَاللّٰہُ	اَعْبُدُاللّٰہَ
۹۹	۱۳	الثقلیۃ	الثقیلۃ
"	۱۴	لَیَکْتُبَنَّ	لَیَکْتُبَنْ
۱۰۰	۲	لَیَکْتُبَانِ	لَیَکْتُبَانِّ
		دوسرے کلام میں حصہ دوم کی غلطیاں ہیں	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۰۵	۹	اس نے مارا	اس نے لکھا
۱۱۹	۱۳	اِثْنَاعَشَرَۃَ	اِثْنَتَاعَشْرَۃَ
۱۵۴	۷	نفی کے	نہی کے
۱۵۵	۵	اَثَرَ	اُثَرَ
۱۵۹	۱۱	دیکھو درس	دیکھو درس ۱۳
۱۶۱	۱۱	جملہ اسمیہ ہوکر شرط واقع ہوا ہے	جملہ فعلیہ ہوکر خبر ہے مبتدا کی۔ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر شرط ہے
۱۶۴	۱۱	درس میں	درس ۴۵ میں
۱۶۸	۷	بِخَرَاسَانِ	بِخُرَاسَانَ
۱۸۳	۱۹	اَقَارِبُہٗ	اَقَارِبُہٗ
۱۵	۷	اَنْبَاكَ	اَنْبَأَكَ
۸۹	۱۰	دیل	ذیل
۹۲	۴	یَضْحَی	یُضْحِی
"	۱۰	ابنُ	ابنَ
۱۰۱	۹	رَابِعَۃُ عَشَرَۃَ	رَابِعَۃَ عَشَرَۃَ
"		مش ۳۶	مش ۳۷
۱۵۶	۵	اَرْ	x
"	۷	لِنُقْضِ	لِتُنْقِضَ
۱۵۹	۵	اور نَہَا	اور مَا اور نَہَا
۱۷۷	۱۶	(اَنَّ)	(اِنَّ)
۱۸۳	۱۷	اَلْبُسْتَانِ	اَلْبَسَاتِیْنِ
۲۰۱	۱۷	خَارِطَۃٌ	خَارِطَۃٌ
		خَرِیْطَۃٌ	خَرِیْطَۃٌ
۲۱۲	۳	وَنِصْفٌ	اَوْنِصْفٌ

مُقدّمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِمَنْ رَكَّبَ الْاِنْسَانَ ثُمَّ اَفْرَدَهٗ بِالتِّبْيَانِ. وَفَضَّلَهٗ عَلَى الْمَلٰئِكَةِ بِتَعْلِيْمِهِ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا يَوْمَ الْاِمْتِحَانِ. وَبِتَلْقِيْنِهٖ كَلِمَاتٍ رَفَعَهٗ بَعْدَمَا انْحَطَّ بِالْخَطَاءِ وَالنِّسْيَانِ. صَلٰوةُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمَنْعُوْتِ بِاَحْسَنِ الصِّفَاتِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَتَابِعِيْهِ فِى الْحَرَكَاتِ وَالسَّكَنَاتِ

اَمَّا بَعْدُ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس دوسرے حصّے کی تکمیل ہوگئی اور یہ محض اُس کا فضل ہے ورنہ حالات و اسباب تو موافق نہ تھے۔ اگرچہ اس مین شک نہین کہ چند دنون کا کام کئی سال مین ہوا تاہم مجھے بیحد خوشی ہے کہ باوجود مشکلات و موانع کے تکمیل ہوگئی اور مجھے اپنے ایک خواب کی تاویل دیکھنے کا موقع ملا۔ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ

پہلے حصّے کی طرح دوسرے حصّے مین بھی ہر مسئلہ کی مشقی مثالین کافی تعداد مین دی گئی ہین۔ اور چونکہ پہلے حصے کے ذریعے طالبعلم مین عربی کی ایک خاص استعداد پیدا ہوچکتی ہے اس لئے دوسرے حصے مین ہر سبق کی مشقی مثالون مین ایک حصہ قرآن مجید کے جملون اور آیتون کے لئے مخصوص کرنے کی گنجائش ملی۔ گو ہمین ہر سبق کے مطابق قرآن مجید مین سے امثلہ کی تلاش مین بہت تکلیف اُٹھانی پڑی اور بہت سا وقت صرف کرنا پڑا لیکن چونکہ اس تالیف کا نصب العین ہی طالبعلم کو تھوڑے سے عرصے مین قرآن حکیم سے مانوس کرنا ہے اس لئے

یہ تکلیف اور تاخیر ناگوار نہ ہوئی۔

اس کتاب کے دونوں حصوں میں کل ۶۰ سبق ہیں جن میں بتدریج صرف و نحو کے تمام ابتدائی اور ضروری مسائل آجانے کے علاوہ تقریباً ۱۲۰۰ عربی الفاظ اور تقریباً ۹۰۰ عام شقی مثالیں اور تقریباً ۳۰۰ قرآن کریم کے جملے اور آیتیں شامل ہیں۔ اس لحاظ سے یہ کتاب محض صرف و نحو کے خشک مسائل پر مشتمل نہیں بلکہ اس میں زبان دانی کا بھی کافی ذخیرہ موجود ہے۔ اس لئے یقین ہے کہ اگر متعلم صرف اس کتاب کو خاص توجہ سے پڑھ لے تو وہ اپنے سامنے علم ادب کا دروازہ کھلا ہوا پائے گا۔ پھر چاہے وہ قرآن مجید کا درس لے چاہے اور کوئی ادبی کتاب پڑھے۔

دوسرے حصے کے پچھلے سبقوں کی مشق میں سہل مقامات پر عمداً اعراب نہیں لگائے گئے تاکہ مراعبارت پڑھنے کی تمہید ہو۔

سبق ۲۰ سے جملوں کی تحلیل بھی شروع کر دی گئی ہے جو ہر سبق کے خاتمے پر لکھی گئی ہے۔

بہر حال امید قوی ہے کہ یہ کتاب اسلامی و سرکاری مدارس کے عربی نصاب کیلئے بہترین کتاب ثابت ہوگی۔

اگر توفیق الٰہی شامل حال رہی تو اس کتاب کے اسباق کے مطابق قرأت کے لئے ایک سلسلہ دو حصوں میں لکھا جائے گا اس کی اشد ضرورت ہے۔ لیکن جب تک یہ سلسلہ تیار نہ ہو بیسویں سبق کے بعد سے انجمن حمایت اسلام لاہور کی عربی کی پہلی کتاب شروع کر دی جائے اور اس کتاب کے دونوں حصے ختم ہونے تک کم از کم پہلی اور دوسری کتاب پڑھا دی جائے۔

میں معترف ہوں کہ اب تک یہ کتاب تہذیب کی محتاج ہے۔ کیونکہ تالیف کا سلسلہ بارہا منقطع ہو جانے سے بیچ کی مبتدی میں فرق آگیا ہے۔ بیماری اور مشغولیت کی وجہ سے مراجعت اور

تصحیح کا کافی موقع نہ ملا۔ جس کی تلافی اگرچہ ایک غلطنامے سے کردی ہے تاہم اندیشہ ہے کہ غلطیاں رہ گئی ہوں۔ انشاء اللہ آئندہ اصلح کردیجائیگی۔ فی الحال تو میں نے یہی مناسب جانا کہ یہ دوسرا حصہ بھی جوں توں ایک بار چھپ جائے۔ کیونکہ تقاضوں کا جواب دینے سے عاجز آگیا تھا اور ایفائے وعدہ کی تاخیر سے سخت نادم ہو رہا تھا

یوں تو ہر وہ شخص جس نے پہلے حصے کو خود سے دیکھا دوسرے حصے کا متقاضی ہوگیا لیکن میں نہایت ممنون ہوں میرے محب مخلص مولوی محمد شرف الدین (تاجر کتب مصریہ۔ بھنڈی بازار بمبئی) کا اور میرے مخدوم محترم استاذنا و مولٰنا مولوی قاضی غلام احمد صاحب تلیانی (مدرس اعلی مدرسۂ محمدیہ جامع مسجد بمبئی) کا جن کے لطیف پیرایوں اور مختلف شکلوں میں متواتر تقاضے مجھ ضعیف العلم کے ناتوان دل اور کمزور عزم میں ایک برقی قوت پیدا کرتے رہے۔ اور مجھ عاجز سے اس کی تکمیل کراکے چھوڑی۔ فجزاھما اللہ عنی خیر الجزاء

العبد

ماہ رمضان المبارک ۱۳۴۴ھ

عبدالستار خان

ہدایات و اشارات

۱ - غلط نامے کے مطابق پہلے اِس کتاب کے دونوں حصّوں کی تصحیح کر لو +

۲ - دوسرے حصے مین سبقون کا سلسلہ پہلے حصے سے لاحق کیا گیا ہے۔ چونکہ پہلے حصے مین پچیس ۲۵ سبق ہین اس لئے دوسرے حصے مین چھبیسوین ۲۶ سبق سے ابتدا کی گئی ہے +

۳ - دوسرے حصے مین ثلاثی مزید کے ابواب مین سے باب اِفْتَعَلَ کو ہر جگہ چھٹا باب لکھا گیا ہے اور اِنْفَعَلَ کو ساتوان۔ لیکن پہلے حصے مین اس کے برعکس ہے +

۴ - مشقی مثالون مین جو الفاظ مقصود بالمثال ہین اُن پر خط ـــــ کھینچ دیا ہے۔ اُن کی طرف خاص توجہ دو +

۵ - ہر دو تین سبقون کے بعد سوالات لکھے گئے ہین۔ انھین ضرور حل کیا کرو +

۶ - سلسلۂ الفاظ مین بعض افعال کے سامنے قوس کے اندر کوئی حرف جرّ لکھا گیا ہے اس سے یہ مُراد ہے کہ اس فعل کے بعد مذکور حرف جرّ آئے تو اس کے یہ معنی ہونگے۔ مثلاً

رَغِبَ (فی) رغبت کرنا (۔ عَنْ) مُنہ موڑنا +

دوسرے قوس مین جو آڑی لکیر ہے وہ لفظ کے قائم مقام ہے۔ یعنی (رَغِبَ عَنْ) کے معنی مُنہ موڑنا +

۷ - سلسلۂ الفاظ مین اجوف واوی اور ناقص واوی کی طرف (و) سے اشارہ کیا گیا ہے اور یائی کی طرف (ی) سے +

عربی کا معلم — حصہ دوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ

اَقْسَامُ الْفِعْلِ

۱۔ فعل اپنے حروفِ ترکیبی کے لحاظ سے دو قسم کا ہوتا ہے

(۱) سالم (۲) غیر سالم +

اگر فعل کے حروفِ اصلیہ میں یعنی ف ع اور ل کے مقابلہ میں (دیکھو درس ۸ فقرہ ۳) نہ تو ہمزہ ہو نہ دو حرف ہمجنس ہوں اور نہ کوئی حرف علت (ا، و، ی) ہو۔ تو وہ فعل سالم ہے۔ ورنہ غیر سالم +

ضَرَبَ۔ سَمِعَ، کَرُمَ سالم ہیں اور قَرَأَ، مَدَّ (= مَدَدَ) اور وَعَدَ غیر سالم +

تنبیہ ۱۔ سالم کو صحیح بھی کہتے ہیں +

تنبیہ ۲۔ فعل کی طرح اسم بھی سالم و غیر سالم ہوتا ہے +

تنبیہ ۳۔ اس کتاب کے پہلے حصہ میں فعل و اسم کی جتنی گردانیں لکھی گئی ہیں وہ سب صحیح (سالم) کی گردانیں ہیں غیر سالم کی قسمیں اور گردانیں آئندہ لکھی جائینگی +

۲۔ غیر سالم کی تین قسمیں ہیں :-

(۱) مہموز جس کے حروف اصلیہ میں کسی جگہ ہمزہ ہو

أَمِنَ (امان پانا) سَأَلَ (پوچھنا) قَرَأَ (پڑھنا) +

تنبیہ ۴۔ تم پڑھ چکے ہو کہ ہمزہ اس الف کو بھی کہتے ہیں جو مُتحرّک ہو: اَ اِ اُ (دیکھو اصطلاح ۲۸)

(۲) مُضاعَف، جس میں ع کلمہ اور لام کلمہ ہمجنس ہوں مَدَّ (دراصل مَدَدَ کھینچنا) +

(۳) مُعْتَلّ، جس کے حروفِ اصلیہ میں حرفِ عِلّت ہو: وَعَدَ (وعدہ کرنا) قال (= قَوَلَ۔کہنا) رَمٰی (= رَمَیَ۔ پھینکنا) +

تنبیہ ۵۔ بعض الفاظ کے سامنے قوس ( ) میں "دراصل" یا یہ نشان = لکھکر اُس لفظ کی اصلیت بتائی گئی ہے۔ اس سے یہ نہ سمجھنا کہ وہ لفظ دونوں طور پر استعمال بھی ہوسکتا ہے: قال (= قَوَلَ) سے یہ مطلب ہے کہ لفظ قَالَ دراصل قَوَلَ بروزنِ فَعَلَ ہے۔ لیکن استعمال میں تو قَالَ ہی آئیگا +

۳۔ غیر سالم کی تینوں قسموں خصوصاً مُعْتَل اور مُضَاعَف میں بہت سے صیغے اپنی اصلی صورت پر باقی نہیں رہتے بلکہ جہاں کہیں اُن کے تلفّظ میں زبان پر بوجھ معلوم ہوا وہاں اُن میں کسی قدر تغیّر کر دیا گیا (تفصیل اگلے سبقوں میں آتی ہے) +

۴۔ غیر سالم میں تغیّر تین طور پر ہوتا ہے

(۱) ادغام = دو ہم جنس یا ہم مَخْرَج حروف کو باہم مِلاکر پڑھنا: مَدَدَ سے مَدَّ، اِدْتَعٰی سے اِدَّعٰی (دعوٰی کرنا) +

تنبیہ ۶۔ مَخْرَج سے مُراد منہ کے اندر کی وہ جگہ ہے جہاں سے حروف کی آواز نکلے مخرج کے اعتبار سے حروف کے کئی گروہ ہیں:۔

(۱) حروف حَلْقِیّہ جن کا مخرج حلق ہے، ح، خ، ع، غ، ء اور ھ +

(۲) حروف لَھَوِیّہ جن کا مخرج حلق کا کوّا ہے: ق اور ک +

(۳) حروف شجریّہ جن کا مخرج وسط زبان ہے: ج، ش، ی +

(۴) حروف نَطْعِیّہ جن کا مخرج تالو ہے، ط، ت، ث اور د +

(۵) حروف اَسَلِیّہ جن کا مخرج زبان کا سرا ہے: ص، ز اور س +

(۶) حروف شَفَوِیّہ جن کا مخرج لب ہے: ب، و، م اور ف +

اسی طرح کل سولہ یا سترہ مخارج ہیں جن کی تفصیل بڑی کتابوں میں دیکھو گے +

تنبیہ ۷۔ ادغام کے وقت دو حروف کی جگہ ایک ہی حرف لکھکر اُسے تشدید (ّ) دیتے ہیں۔ (دیکھو اوپر کی مثالیں) +

(۲) تعلیل = کسی حرف علّت کو دوسرے حرف علّت سے بدل دینا یا حذف کر دینا: قَوَلَ سے قَالَ، یَوْعِدُ سے یَعِدُ +

(۳) تخفیف = ہمزہ کو کسی حرفِ علّت سے بدل دینا یا حذف کر دینا: اَءْمَنَ سے اٰمَنَ (ایمان لانا)۔ اِسْئَلْ سے سَلْ (پوچھ) +

مشق نمبر ۲۵

ذیل کی مثالوں میں فعلوں اور اِسموں کی قسمیں پہچانو:۔

عَجِبَ . اَعْجَبَ . وَلَدَ . اَيْقَنَ . طَالَ . عَزَّ . وَلِيٌّ
اَمِنَ اَدَبٌ رَأْسٌ مَمْلُوْءٌ . عَزِيْزٌ . مَطْلُوْبٌ . تَقَبَّلَ
تَقَوَّلَ سُئِلَتْ بُوْيِعَ . مَدَدْنَ . مَدْعُوٌّ . مَوْعُوْدَةٌ . غَيُوْرٌ
حَامِدٌ . رَمٰى . سَلْ . يَعِدُ +

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

اَلْفِعْلُ الْمَهْمُوْزُ

۱۔ فعل یا اسم میں ہمزہ ف کلمہ کی جگہ ہو تو اُسے مَهْمُوْزُ الفا کہتے ہیں: اَخَذَ، اَمْرٌ ع کلمہ کی جگہ ہو تو مَهْمُوْزُ الْعَيْنِ کہتے ہیں: سَأَلَ، رَأْسٌ۔ اور ل کلمہ کی جگہ ہو تو مَهْمُوْزُ اللَّام کہتے ہیں: قَرَأَ، قَارِئٌ +

۲۔ مهموز میں تغیّر کم ہوتا ہے۔ اِس کے قاعدے حسب ذیل ہیں:۔

قاعدہ ۱۔ اگر ایک لفظ میں دو ہمزے جمع ہوں جن میں پہلا متحرّک اور دوسرا ساکن ہو تو واجب ہے کہ:۔

ا) دوسرا الف سے بدل دیا جائے، جبکہ پہلا مفتوح ہو: اَءْمَنَ سے اٰمَنَ +

ب) دوسرا واو سے بدل دیا جائے، جبکہ پہلا مضموم ہو اُءْمِنَ سے اُوْمِنَ +

ج) دوسرا ی سے بدل دیا جائے، جبکہ پہلا مکسور ہو:

اِءْمَانٌ سے اِیْمَانٌ ۔

قاعدہ ۲ - اگر لفظ میں ایک ہی ہمزہ ساکن ہو اور اُس کا ماقبل متحرّک ہو، تو اُس میں قاعدہ نمبر (۱) جاری کرنا جائز ہے، واجب نہیں ہے ۔ رَأْسٌ سے رَاسٌ، یَأْمُلُ سے یَامُلُ پڑھنا جائز ہے ۔ بُؤْسٌ (تکلیف) سے بُوْسٌ، یُؤْمَلُ سے یُوْمَلُ پڑھنا جائز ہے ۔ ذِئْبٌ (بھیڑیا) سے ذِیْبٌ، شِئْتَ (تو نے چاہا) سے شِیْتَ پڑھنا جائز ہے ۔

قاعدہ ۳ - اَخَذَ (لینا پکڑنا) اَکَلَ (کھانا) اور اَمَرَ (حکم کرنا) کا ہمزہ امر حاضر میں گرا دیا جاتا ہے: خُذْ، خُذَا، خُذُوْا، خُذِیْ خُذَا، خُذْنَ ۔ اِسی طرح کُلْ، کُلَا، کُلُوْا الخ اور مُرْ، مُرَا، مُرُوْا الخ لیکن مُرْ کا ہمزہ حالت وصل میں لوٹ آتا ہے: وَأْمُرْ، فَأْمُرْ ۔

قاعدہ ۴ - سَأَلَ کے امر کا ہمزہ اکثر اوقات اور مضارع کا ہمزہ بعض اوقات حذف کر دیا جاتا ہے: اِسْأَلْ سے سَلْ اور لَیْسْئَلُ سے یَسَلُ ۔

قاعدہ ۵ - اَخَذَ جبکہ باب اِفْتَعَلَ سے آئے تو اُس کے ہمزہ کو ت سے بدلکر باہم ادغام کر دیتے ہیں: اِءْتَخَذَ یَأْتَخِذُ اِءْتَخِذْ سے اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ اِتَّخِذْ ۔

تنبیہ ۱ - اَخَذَ کے سوا باقی مادّوں میں یہ قاعدہ جاری نہ ہوگا بلکہ قاعدہ (۱) یا (۲) جاری ہوگا: اَمَرَ سے اِیْتَمَرَ (مشورہ کے لئے جمع ہونا) جو دراصل اِءْتَمَرَ ہے ۔

تَصْرِیْفَاتُ الْفِعْلِ الْمَهْمُوْزِ

۲۔ مہموز الفا، ثلاثی مجرّد کے چار ابواب (نَصَرَ، ضَرَبَ سَمِعَ اور کَرُمَ) سے آتا ہے اور ابواب ثلاثی مزید مین عدد ۷، ۸ اور عدد ۹ کے سوا باقی سات بابون سے آتا ہے، دیکھو ذیل کی گردانین:۔

اَلصَّرْفُ الصَّغِیْرُ لِمَهْمُوْزِ الْفَا

(۱) مِنَ الثُّلَاثِیِّ الْمُجَرَّدِ

الماضی	المضارع	الامر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
اَمَلَ (ن)	یَأْمُلُ	اُوْمُلْ	اٰمِلٌ	مَأْمُوْلٌ	اَمَلٌ ۱
اَثَرَ (ض)	یَأْثِرُ	اِیْثِرْ	اٰثِرٌ	مَأْثُوْرٌ	اَثْرٌ ۲
اَلِفَ (س)	یَأْلَفُ	اِیْلَفْ	اٰلِفٌ	مَأْلُوْفٌ	اُلْفَةٌ ۳
اَدُبَ (ک)	یَأْدُبُ	اُوْدُبْ	اَدِیْبٌ	+	اَدَبٌ ۴

تنبیہ ۲۔ مذکورہ گردانون میں ماضی میں کوئی تغیر نہیں۔ امر میں قاعدہ (۱) لزوماً جاری ہوتا ہے اور مضارع اور اسم مفعول مین جوازاً جاری کیا جا سکتا ہے +

(۲) مِنَ الثُّلَاثِیِّ الْمَزِیْدِ

الماضی	المضارع	الامر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
اٰلَفَ ✿	یُؤْلِفُ	اٰلِفْ	مُؤْلِفٌ	مُؤْلَفٌ	اِیْلَافٌ ۵

۱ اُمید کرنا ۲ ثقل کرنا ۳ خوگر ہونا ۴ ادیب ہونا ۵ خوگر ہونا +

✿ دراصل اَءْلَفَ بروزن اَفْعَلَ قاعدہ (۱) کے مطابق اٰلَفَ ہوا +

الماضی	المضارع	الامر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
۲-اَلَّفَ	یُؤَلِّفُ	اَلِّفْ	مُؤَلِّفٌ	مُؤَلَّفٌ	تَألِیفٌ ۱
۳-اٰلَفَ ✻	یُؤَالِفُ	اٰلِفْ	مُؤَالِفٌ	مُؤَالَفٌ	مُؤَالَفَةٌ ۲
۴-تَآلَفَ	یَتَآلَفُ	تَآلَفْ	مُتَآلِفٌ	مُتَآلَفٌ	تَآلُفٌ ۳
۵-تَاٰلَفَ	یَتَاٰلَفُ	تَاٰلَفْ	مُتَاٰلِفٌ	مُتَاٰلَفٌ	تَاٰلُفٌ ۴
۶-اِئْتَلَفَ	یَأْتَلِفُ	اِئْتَلِفْ	مُؤْتَلِفٌ	مُؤْتَلَفٌ	اِئْتِلَافٌ ۵
۱۰-اِسْتَاْلَفَ	یَسْتَاْلِفُ	اِسْتَاْلِفْ	مُسْتَاْلِفٌ	مُسْتَاْلَفٌ	اِسْتِیْلَافٌ ۶

تنبیہ ۳- اوپر کی گردانوں میں باب اَفْعَلَ و اِفْتَعَلَ کے ماضی امر اور مصدر میں قاعدہ (۱) کے مطابق لازمی طور پر تغیر ہوا ہے باقی صیغوں میں جوازاً قاعدہ (۲) کے مطابق تغیر ہوسکتا ہے باب اِسْتَفْعَلَ کے تمام صیغوں میں قاعدہ (۲) جاری ہوسکتا ہے اور ابواب میں کوئی تغیر نہیں ✦

تنبیہ ۴- مھموز العین (بجز سَئَلَ کے- دیکھو قاعدہ (۴) اور مھموز اللام کی گردانوں میں کوئی تغیر نہیں ہوتا- اس لئے اُن کی گردانیں صحیح کے قیاس پر کرلو ✦

سلسلۃ الالفاظ نمبر (۲۳)

تنبیہ ۵- ذیل کے الفاظ میں فعلوں کے مقابلہ میں قوس کے اندر

۱ دلجوئی کرنا جمع کرنا ۲ باہم اُلفت کرنا ۳ اکٹھا ہونا ۴ اکٹھا ہونا ۵ متحد ہونا ۶ دوستی طلب کرنا ✻ بروزن فَاعَلَ اس میں کوئی تغیر نہیں ہے ✦

جو حروف لکھے ہیں اُن سے ابواب ثلاثی مجرد کی طرف اشارہ ہے
اور سنہ سون سے ابواب ثلاثی مزید کی طرف - آخون کی جمع کی طرف
(ج) سے اشارہ کیا گیا ہے - آئندہ سلسلون مین بھی اس کا خیال رکھو۔

اَثَرَ (ض) نقل کرنا (۲) اثر کرنا (۴) اثر قبول کرنا	اِبْرِیْقٌ بدھنا
اَجَرَ (ض) بدلہ دینا (۱۰) کرایہ سے لینا - نوکر رکھنا	اَمِیْنٌ امانت دار
اِجْتَرَأَ (۶) ہمت کرنا -	اَھْلُ الذِّکْرِ علم والا
اَذِنَ (س) اجازت دینا (۱۰) اجازت مانگنا	تَوْرَاۃٌ وہ کتاب آسمانی جو حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوئی
اَسْرَفَ (۱) بیجا خرچ کرنا	جِدًّا بہت ہی
اِسْتَمَعَ (۶) کان لگا کر سُننا	حَیْثُ جہان کہیں
اِسْتَأْنَسَ (۱۰) مانوس ہونا	رُجُوْعٌ واپس آنا
اَصْبَحَ (۱) صبح کے وقت ہونا یا آنا - ہونا	رَغَدًا بافراغت
اَمَلَ (ن) اُمید رکھنا (۴) غور کرنا	رُقَادٌ نیند
اَنْبَأَ (۱) و (۲) خبر دینا	سَالِمٌ صحیح سلامت
اَنْصَتَ (۱) خاموش ہونا	سَبْعٌ سات
اَنْشَأَ (۱) پیدا کرنا - پرورش کرنا	شَیْخٌ بُوڑھا - بزرگ - پیر
تَوَضَّأَ (۴) وضو کرنا	صَبِیٌّ (ج صِبْیَانٌ) بچہ
خَطَبَ (ن) خطبہ دینا (۳) گفتگو کرنا	ظَرْفٌ (ج ظُرُوْفٌ) برتن
مَلَأَ (ف) بھر دینا (۶) بھر جانا	عَدُوٌّ (ج اَعْدَاءٌ) دشمن
ھَنَأَ (ف) خوشگوار ہونا (۴) مبارکباد دینا	عَسَلٌ شہد

فَاكِهَةٌ (ج فَوَاكِهُ) میوہ قُوَّةٌ قوت

قِرْبَةٌ مشکیزہ مُصَلًّى جائے نماز

مشق نمبر ۲۶

تنبیہ ۶۔ ذیل کی عبارات میں مضمون کی تینوں قسم کے افعال اور اسماء کو بھی از مقصود بالمثال الفاظ پر خط کھینچ دیا گیا ہے۔ ان پر خاص توجہ دو:۔

(۱) مُرْ وَلَدَكَ اَنْ يَأْخُذَ الْكِتَابَ وَيَقْرَأَ بَيْنَ يَدَيَّ (۲) يَا وَلَدُ مَا تَقْرَأُ فِي الْمَدْرَسَةِ ؟ (۳) اَنَا اَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ يَا سَيِّدِي (۴) مَا (استفہامیہ) اَكَلْتَ الْيَوْمَ ؟ (۵) مَا (نافیہ) اَكَلْتُ الْيَوْمَ اِلَّا شَيْئًا مِنَ التَّمْرِ (۶) كُلِ وَاشْرَبِ يَا مَرْيَمُ وَلَا تَحْزَنِي (۷) سَلْ (يَا سَائِلُ) هٰذَا الشَّيْخَ مِنْ اَيْنَ هُوَ ؟ (۸) سَلُونِي عَمَّا (= عَنْ مَا دیکھو درس ۱۳ فقرہ ۳) شِئْتُمْ (۹) اِمْلَأِ الْاِبْرِيقَ وَتَوَضَّأْ لِلصَّلٰوةِ (۱۰) تَأَمَّلْنَا فِي حَرَكَاتِ ذٰلِكَ الرَّجُلِ (۱۱) لِمَ تَاَخَّرْتُمْ عَنْ وَقْتِ الْمَدْرَسَةِ ؟ (۱۲) كُنْتُ مَرِيضًا مِنْ تَاْثِيرِ الْحَرَارَةِ (۱۳) خُطْبَةُ مَوْلٰنَا اَبِي الْكَلَامِ كَانَ مُؤَثِّرًا جِدًّا قَدْ تَاَثَّرَ مِنْهُ جَمِيعُ الْحُضَّارِ (۱۴) هَلِ اسْتَاْجَرْتَ هٰذِهِ الدَّارَ ؟ (۱۵) لَا بَلْ سَاَسْتَاْجِرُهَا غَدًا (۱۶) اُهَنِّئُكَ بِرُجُوعِكَ سَالِمًا (۱۷) لَمْ اَكُنْ اَجْتَرِئُ عَلٰى مُخَاطَبَتِهَا (۱۸) لَمْ يَهْنَاْ لَهَا طَعَامٌ وَلَا رُقَادٌ (۱۹) هَلْ اَنْتَ تَاْلَفُ الشَّايَ (۲۰) اِسْتَاْذَنَ سَعِيدُ الْاَمِيرِ فِي الْكَلَامِ فَاَذِنَ لَهُ (۲۱) اِتَّخَذْنَا هٰذَا الْبَيْتَ مَسْجِدًا (۲۲) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلٰوةِ اِذَا بَلَغُوا سَبْعًا ۔

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۲۳) وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ (۲۴) يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ (۲۵) كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا (۲۶) فَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا (۲۷) اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ (۲۸) وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا (۲۹) لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا (۳۰) اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِىُّ الْاَمِيْنُ (۳۱) ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ (۳۲) قَالَتْ مَنْ اَنْبَاَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّاَنِىَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ (۳۳) وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا (۳۴) ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَا اَمْ نَحْنُ الْمُنْشُوْنَ ؟ (۳۵) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّىْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ (۳۶) وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى (۳۷) فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ +

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) اے لڑکے یہ کتاب لے اور پڑھ (۲) تم مسجد میں کیا پڑھتے ہو ؟ (۳) جناب ! ہم قرآن مجید پڑھتے ہیں (۴) آج تم کیا کھاؤ گے ؟ (۵) ہم میوہ جات کے سوا کوئی چیز نہیں کھائینگے (۶) میں اپنے بھائی کو اپنے ساتھ مصر لیجاؤنگا (۷) اس برتن کو شہد سے بھر دے (۸) اے لڑکی ! تو جو چاہے مجھ سے پوچھ (۹) اے شریف عورت ! اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو نماز کا حکم کر (۱۰) مشکیزہ پانی سے بھر اور اپنے ساتھ لے (۱۱) ہم نے حاکم سے گفتگو کے متعلق اجازت مانگی تو اُس نے اجازت دی (۱۲) ہم اپنے سردار کے حرکات میں غور کر رہے ہیں (۱۳)

مولانا محمد علی کا لکچر خوب مؤثر تھا (۱۴) ہم نے اِس مکان کو کرایہ سے لیا ہے (۱۵) اگر تو نوکر رکھنا چاہے تو قوی اور امانت دار کو نوکر رکھ (۱۶) ہم نے غازی مصطفیٰ کمال پاشا کو فتح پر مبارکباد دی (۱۷) مین نے امیر سے گفتگو کرنے کی جراءت کی +

سوالات نمبر ۷

(۱) فعل غیر سالم کی تعریف کرو +

(۲) مھموز کسے کہتے ہین ؟

(۳) مھموز کی کتنی اور کونسی قسمین ہین ؟

(۴) لفظ مین ثقل ہو تو اُس کو کم کرنے کے کتنے طریق ہین ؟

(۵) ادغام کسے کہتے ہین ؟

(۶) مخرج کسے کہتے ہین ؟

(۷) مخرج کے لحاظ سے ذیل کے حرفون کا نام بتاؤ :-

ر ، و ، ی ، ق ، ك ، ش ، ا ور ب +

(۸) ذیل کے الفاظ کی اصلیت بتاؤ اِن مین تغیر کس قاعدے سے ہوا ہے ؟

اِیمَانٌ . اَلِف از باب اَفعَلَ
اُومِنَ . تَرَاسَ . اِتَّخَذَ
اِیتَمَرَ . مُرْ . سَلْ . اَلِفْ
از باب فَاعَلَ

(۹) اَخَذَ . اَمَرَ اور اَکَلَ کا امر کیا ہوگا ؟ تینون فعلون کا امر حالتِ وصل مین کیسا پڑھا جائیگا ؟

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ

اَلْفِعْلُ الْمُضَاعَفُ

۱۔ مُضَاعَف (دیکھو درس ۲۶-۲) کے تغیرات قواعدِ ذیل کے ماتحت ہیں :-

قاعدہ ۱/۲ اگر مُتَجَانِسَیْن (دو ہمجنس حروف) میں سے پہلا ساکن ہو تو ادغام واجب ہے : مَدْدَ سے مَدَّ (کھینچنا) +

تنبیہ ۱۔ قاعدہ کے سامنے جو ہندسہ ۱/۲ کا لکھا ہے اُس سے مطلب یہ ہے کہ خاص مضاعف کے تغیر کا یہ پہلا قاعدہ ہے اور عام تغیرات کے سلسلہ میں چھٹا ہے اسی طرح آئندہ بھی سمجھو +

قاعدہ ۲/۲ اگر مُتَجَانِسَیْن متحرک ہوں تو ادغام واجب ہے۔ اس صورت میں پہلے حرف کی حرکت یا تو گرا دی جاتی ہے : مَدَدَ سے مَدْدَ پھر مَدَّ، یا تو ماقبل کے ساکن کو دی جاتی ہے: یَمْدُدُ سے یَمْدُدُ پھر یَمُدُّ +

مُسْتَثْنَیَات (قاعدوں کے اثر سے خارج) :-

(۱) سَبَبٌ (سبب) میں ادغام نہ ہوگا کیونکہ سَبٌّ (گالی) سے مشابہت ہو جاتی ہے +

(۲) باب فَعْلَلَ میں جبکہ دوسرا لام زائد ہو، ادغام نہ ہوگا : جَلْبَبَ، یُجَلْبِبُ +

قاعدہ ۳/۸ مضارع مجزوم اور امر مین ادغام اور فکّ ادغام (ادغام کو کھول دینا۔ یعنی ادغام نہ کرنا) دونون جائز ہے چنانچہ لَمْ یَمْدُدْ اور لَمْ یَمُدَّ کو اسی طرح بغیر ادغام کے بھی بول سکتے ہین اور ادغام کرکے لَمْ یَمُدَّ اور مُدَّ بھی کہہ سکتے ہین +

حالت ادغام مین آخر مین فتحہ یا کسرہ دیا جاتا ہے اور مضموم العین ہو، تو ضمّہ بھی دے سکتے ہین۔ اور امر مین همزة الوصل (دیکھو درس ۲۳-۲) حذف کردیا جاتا ہے۔ دیکھو اوپر کی مثالین اور ذیل کی گردان :-

امر کی گردان ادغام کے ساتھ :-

مُدَّ مُدَّا مُدُّوا مُدِّی مُدَّا اُمْدُدْنَ

امر کی گردان بغیر ادغام کے :-

اُمْدُدْ اُمْدُدَا اُمْدُدُوْا اُمْدُدِیْ اُمْدُدَا اُمْدُدْنَ

تنبیہ ۱- ماضی مجہول مُدَّ (دراصل مُدِدَ) اور امر مُدَّ (دراصل اُمْدُدْ) مین مشابہت ہوجاتی ہے مگر اصل مین دونون کے فرق ہے۔ دوسرے یہ کہ ماضی مجہول مین ادغام لازمی ہے اور امر مین اختیاری ہے +

تنبیہ ۲- گردان کی وجہ سے جن صیغون مین لام کلمہ ساکن ہوجاتا ہے اُن مین ادغام کبھی نہین ہوتا۔ ماضی کی گردان مین مَدَدْنَ، مَدَدْتَ الخ مضارع مین یَمْدُدْنَ تَمْدُدْنَ

امر مین اُمْدُدْنَ +

قاعدہ ۴ باب اِفْتَعَلَ (۶) کا فا کلمہ جب د، ذ یا ز ہو، تو اِفْتَعَلَ کی ت کو انہی حرفون سے بدلکر باہم ادغام کردیتے ہین +

اِدَّخَلَ یَدَّخِلُ دراصل اِدْتَخَلَ یَدْتَخِلُ۔ اِدَّکَرَ (نصیحت لینا) یَدَّکِرُ دراصل اِدْتَکَرَ یَدْتَکِرُ۔ اِزَّانَ (زینت دار ہونا) یَزَّانُ دراصل اِزْتَانَ یَزْتَانُ +

تنبیہ ۳۔ اِدَّکَرَ کو اِذَّکَرَ بھی بولا جاتا ہے: فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ (تو کیا کوئی ہے نصیحت لینے والا؟) +

قاعدہ ۵ باب تَفَعَّلَ اور باب تَفَاعَلَ کا فا کلمہ ث، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ۔ اِن دس حرفون مین سے کوئی ایک ہو تو ابوابِ مذکورہ کی ت کو مذکورہ حرفون سے بدلکر باہم ادغام کرنا جائز ہے۔ اِس صورت مین ماضی اور امر کے شروع مین همزة الوصل بڑھایا جاتا ہے: تَطَهَّرَ (پاک ہونا) سے اِطَّهَّرَ، یَطَّهَّرُ، اِطَّهَّرْ تَثَاقَلَ (بوجھل ہونا) سے اِثَّاقَلَ، یَثَّاقَلُ اِثَّاقَلْ +

قاعدہ ۶ لام تعریف (اَلْ) کو حروف شمسیہ (دیکھو درس ۲-۵) مین ادغام کرنا واجب ہے: اَلتَّاءُ، اَلثَّاءُ، اَلدَّالُ وغیرہ +

۲-فعل مضاعف ثلاثی مجرد کے تین بابون نَصَرَ، ضَرَبَ،

اور سَمِعَ سے اکثر آتا ہے - اور باب کَرُمَ سے کمتر آتا ہے :-

مَدَّ	یَمُدُّ	مُدَّ (یا اُمْدُدْ)	مَادٌّ	مَمْدُوْدٌ	مَدٌّ ۱
فَرَّ	یَفِرُّ	فِرَّ (یا اِفْرِرْ)	فَارٌّ	مَفْرُوْرٌ	فِرَارٌ ۲
مَسَّ	یَمَسُّ	مَسَّ (یا اِمْسَسْ)	مَاسٌّ	مَمْسُوْسٌ	مَسٌّ ۳
لَبَّ	یَلُبُّ	لُبَّ (یا اُلْبُبْ)	لَبِیْبٌ		لَبَابَةٌ ۴
		مِنَ الثُّلَاثِی المزید			
۱- اَمَدَّ	یُمِدُّ	اَمِدَّ (یا اَمْدِدْ)	مُمِدٌّ	مُمَدٌّ	اِمْدَادٌ ۵
۲- مَدَّدَ	اس باب میں کوئی تغیر نہیں ہوا - صحیح کے قیاس پر گزران کرلو				تَمْدِیْدٌ ۶
۳- مَادَّ	یُمَادُّ	مَادِدَّ (یا مَادِدْ)	مُمَادٌّ	مُمَادٌّ	مُمَادَّةٌ ۷
۴- تَمَدَّدَ	یَتَمَدَّدُ	اس باب میں کوئی تغیر نہیں			تَمَدُّدٌ ۸
۵- تَمَادَّ	یَتَمَادَّ	تَمَادَدِّ (یا تَمَادَدْ)	مُتَمَادٌّ	مُتَمَادٌّ	تَمَادٌّ ۹
۶- اِمْتَدَّ	یَمْتَدُّ	اِمْتَدِدَّ (یا اِمْتَدِدْ)	مُمْتَدٌّ	مُمْتَدٌّ	اِمْتِدَادٌ ۱۰
۷- اِنْشَقَّ	یَنْشَقُّ	اِنْشَقِقْ (یا اِنْشَقِقْ)	مُنْشَقٌّ	مُنْشَقٌّ	اِنْشِقَاقٌ ۱۱
۸	اس باب سے مضاعف کا استعمال نہیں پایا جاتا				
۹	〃 〃 〃 〃				
۱۰- اِسْتَمَدَّ	یَسْتَمِدُّ	اِسْتَمِدَّ (یا اِسْتَمْدِدْ)	مُسْتَمِدٌّ	مُسْتَمَدٌّ	اِسْتِمْدَادٌ ۱۲

۱ کھینچنا ۲ بھاگنا ۳ چھونا ۴ عقلمند ہونا ۵ مدد کرنا ۶ پھیلانا ۷ کھینچنا - ڈالنا ۸ کھینچنا ۹ باہم کھینچنا - تاننا ۱۰ پھیلنا ۱۱ پھٹنا ۱۲ مدد طلب کرنا +

تنبیہ ۴۔ باب (۷) مَدَّ سے نہیں مستعمل ہے۔ اس لئے مادّہ بدلنا پڑا۔

تنبیہ ۵۔ باب ۳، ۵، ۶ اور ۷ مین اسم فاعل اور اسم مفعول بظاہر یکسان معلوم ہوتے ہین لیکن اصل مین فرق ہے اسم فاعل مین دراصل ماقبل آخر مکسور ہے اور اسم مفعول مین مفتوح: مُمَادٌّ اگر اسم فاعل ہے تو اصل مین مُمَادِدٌ اور اگر اسم مفعول ہے تو دراصل مُمَادَدٌ ہے

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۴

اِتَّبَعَ (۶) پیروی کرنا
اَحَبَّ (۱) پسند کرنا
اَحَسَّ (۱) محسوس کرنا
اِضْطَرَّ (۶) مجبور ہونا۔ بیقرار ہونا
اَعْلَنَ (۱) ظاہر کرنا
تَبَدَّلَ (۵) بدل جانا
جَدَّ (ض) کوشش کرنا
جَهَرَ (ف) بلند آواز سے کہنا۔ ظاہر کرنا
حَاجَّ (۳) مباحثہ کرنا
دَقَّ (ن) ٹھوکنا۔ کوٹنا
ذَلَّ (ض) ذلیل ہونا (۱) ذلیل کرنا

رَدَّ (ن) پھیرنا۔ لوٹانا
سَاقَطَ (۳) گرانا
سَرَّ (ن) خوش ہونا (۱) چھپانا۔ آہستہ بولنا
شَقَّ (ن) پھاڑنا
ضَمَّ (ن) ملانا (۷) ملنا
ظَنَّ (ن) خیال کرنا۔ گمان کرنا
عَدَّ (ن) گننا (۱) تیار کرنا (۱۰) تیار ہونا
غَضَّ (ن) نگاہ نیچی کرنا۔ آواز دھیمی کرنا
قَصَّ (ن۔ علی) قصہ سنانا
قَلَّ (ض) کم ہونا (۱) کم کرنا (۱۰) خود مختار ہونا۔ مستقل ہونا۔ کم جاننا کسی چیز کو

اِسْتِقْلَالٌ خودمختاری۔ سوراج
اِنْجِلْتَرَا یا اِنْکِلْتَرَا انگلستان
بَرْدٌ سردی
بُنَیَّ میرے پیارے بیٹے
اَلتُّرْکُ (ج اَلْاَتْرَاکُ) ترک لوگ
ثَعْلَبٌ لومڑی
جِدَارٌ دیوار
جَرِیْدَۃٌ (ج جَرَائِدُ) اخبار
جَرَسٌ گھنٹی
جِذْعٌ جڑ کے پاس کا تنہ
جَنِیٌّ تازہ چُنا ہوا پھل
حُرٌّ آزاد
حُرِّیَّۃٌ آزادی۔ سوراج
رَأْیٌ (ج آرَاءٌ) رائے۔ خیال
رُخْصَۃٌ رخصت اجازت
رُطَبٌ تازہ کھجور

رَفِیْقٌ (ج رُفَقَاءُ) رفیق۔ ساتھی
رُؤْیَا خواب
سِمَاطٌ دسترخوان
شَہَادَۃٌ ظاہر۔ گواہی
صَدُوْقٌ بڑا سچا
ضُرٌّ ضرر تکلیف۔ بیماری
غَیْبٌ پوشیدہ
اَلْفَرَنْسَا مُلک فرانس
مَجْذُوْمٌ جذامی
مُمْکِنٌ ہوسکنے والی چیز۔ ممکن
نَخْلَۃٌ کھجور کا درخت
وَادٍ (اَلْوَادِیْ) پہاڑوں کے درمیان کا میدان۔ پانی کے بہاؤ کا راستہ
وَاللّٰہِ / اِیْ وَاللّٰہِ بخدا۔ خدا کی قسم

مشق نمبر ۲۷

(۱) وَاللّٰہِ لَقَدْ سَرَّنِیْ قَوْلُکَ (۲) ھَلْ تُسَرُّ مَا اَعْلَنَ عَمَلُکَ؟
(۳) قَالَ الْجِدَارُ لِلْوَتِدِ لِمَ تَشُقُّنِیْ قَالَ سَلْ مَنْ یَدُقُّنِیْ (۴)

عُدِّ هٰذِهِ الْاَوْرَاقَ يَا مَحْمُوْدُ (۵) اَعِدُّوْا اَسْبَابَ الْحَرْبِ لِمُلَافَعَةِ الْاَعْدَاءِ (۶) اَخْبَرَتْنَا الْجَرَائِدُ اَنَّ الْاَحْرَارَ مِنَ الْاَتْرَاكِ يَسْتَعِدُّوْنَ لِلْمُحَارَبَةِ وَنَسْئَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يُمِدَّهُمْ بِالْفَتْحِ وَيُذِلَّ اَعْدَاءَهُمْ (۷) هَلْ تُمِدُّوْنَنِيْ بِرَأْيِكُمْ؟ (۸) هٰذَا الْوَادِيْ مُمْتَدٌّ اِلَى الْبَحْرِ (۹) لَا اَظُنُّ اَنْ تُخَالِفَنِيْ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ (۱۰) هَلْ تَظُنُّ ذٰلِكَ مُمْكِنًا يَا خَيِّنِيْ (۱۱) كُنْتُ اَظُنُّهُ غَيْرَ مُمْكِنٍ قَبْلَ هٰذَا لٰكِنَّ الْيَوْمَ تَبَدَّلَ رَأْيِيْ (۱۲) يَا وَلَدُ دُقَّ (يَا دُقُّ) الْجَرَسَ (۱۳) دُقَّ (ماضی مجہول) جَرَسُ الرُّخْصَةِ فِي الْمَدْرَسَةِ وَانْظُرْ اِلٰى هٰؤُلَاءِ الْبَنَاتِ كَيْفَ يَفِرُّوْنَ اِلٰى بُيُوْتِهِنَّ (۱۴) هَلْ تَدُلُّنِيْ عَلٰى بَيْتِكَ؟ (۱۵) اِيْ وَاللّٰهِ لَاَدُلَّنَّكَ عَلٰى بَيْتِيْ (۱۶) يَا بِنْتُ هَلْ تُحِسِّيْنَ بِالْبَرْدِ (۱۷) نَعَمْ اُحِسُّ بِهٖ يَا سَيِّدِيْ (۱۸) اُضْطُرَّتِ الْفَرَنْسَا اِلَى مُخَالَفَةِ اِنْكِلْتَرَا (۱۹) رَجَعْنَا اِلَى الْهِنْدِ لِنَنْضَمَّ مَعَ رُفَقَائِنَا (۲۰) قَصَّتْ عَلَيَّ اُمِّي الْبَارِحَةَ قِصَّةَ الْاَسَدِ وَالثَّعْلَبِ (۲۱) اِذَا وَصَلْنَا دَارَهُمْ مُدَّتِ السِّمَاطُ كَعَادَةِ الْعَرَبِ (۲۲) مَنْ جَدَّ وَجَدَ (۲۳) اَهْلُ مِصْرَ سَيَسْتَقِلُّوْنَ قَرِيْبًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَيَا اَهْلَ الْهِنْدِ اِسْتَقِلُّوْا وَلَا تَسْتَقِلُّوْا اَنْفُسَكُمْ (۲۴) اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّاجِرَ الصَّدُوْقَ (الحدیث). (۲۵) فِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ فِرَارَكَ (مِثْلَ فِرَارِكَ) مِنَ الْاَسَدِ (الحدیث) +

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۲۶) نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ (۲۷) يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ

رُءْيَاكَ عَلٰى إِخْوَتِكَ (۲۸) وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (۲۹) وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً (۳۰) رَبِّ إِنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ (۳۱) قُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ (۳۲) فَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ (۳۳) وَهُزِّيْ إِلَيْكِ بِجِزْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا (۳۴) قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (۳۵) اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ إِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (۳۶) وَحَاجَّهٗ قَوْمُهٗ قَالَ اَتُحَاجُّوْنِّيْ فِي اللّٰهِ (۳۷) قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَإِنَّهٗ مُلَاقِيْكُمْ (تم سے ملنے والی ہے) ثُمَّ تُرَدُّوْنَ إِلٰى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ٭

اُردو سے عربی مین ترجمہ کرو

(۱) بخدا ہمین تمھارے خط نے مسرور کیا (۲) کیا تم ہم سے وہ بات چھپاتے ہو جو ہم جانتے ہین (۳) اے لڑکو اِس کتاب کے ورق گن ڈالو (۴) ہم نے سفر کے اسباب تیار کرلئے (۵) وہ لڑکے مدرسہ کی طرف بھاگ رہے ہین (۶) کیا تم امتحان کے لئے تیار ہو؟ (۷) مین گمان کرتا ہون تم اپنی رائے سے میری مدد کروگے (۸) دریائے عرب بمبئی تک پھیلا ہوا ہے (۹) اب تک مدرسے کی گھنٹی نہین بجائی گئی (۱۰) مین نے اُسے اپنا گھر بتا دیا (۱۱) کیا تمھین سردی محسوس ہوتی

ہے ؟ (۱۲) ہان مین سردی محسوس کر رہا ہون (۱۳) وہ عورتین مصر کو لوٹ گئین تاکہ اپنے خویش واقارب سے جا ملین (۱۴) اگر تو نے کوشش کی تو اپنا مقصد پا لیگا (۱۵) اے میرے شاگردو! آج مین تمھین ایک عجیب قصہ سُناؤنگا (۱۶) ہم آزادی کو پسند کرتے ہین (۱۷) مین نے اس کا ہاتھ چھوا تو گرم محسوس کیا (۱۸) مسلمانون کو کہہ دے کہ اپنی نگاہین نیچی رکھین +

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْن

اَلصَّرْفُ الْكَبِيْرُ لِلْفِعْلِ الْمُضَاعَفِ

چونکہ مضاعف مین مہموز سے زیادہ تغیر ہوا ہے۔ اِس لئے ہر فعل کی گردان لکھی جاتی ہے۔ اُنھین ازبر کر لو۔ اور اُن کے تغیرات مین غور کرو

ذیل مین تغیّر کے قواعد کا نشان ق سے کیا گیا ہے +

اَلْمَاضِي الْمَعْرُوْفُ

مَدَّ (دراصل مَدَدَ۔ ق ۲) مَدَّا مَدُّوْا مَدَّتْ مَدَّتَا مَدَدْنَ
مَدَدْتَ مَدَدْتُمَا مَدَدْتُمْ مَدَدْتِ مَدَدْتُمَا مَدَدْتُنَّ مَدَدْتُ
مَدَدْنَا

اَلْمَاضِي الْمَجْهُوْلُ

مُدَّ (دراصل مُدِدَ۔ ق ۲) مُدَّا مُدُّوْا مُدَّتْ مُدَّتَا

مُدِدْنَ مُدِدْتَ مُدِدْتُمَا مُدِدْتُمْ مُدِدْتِ مُدِدْتُمَا
مُدِدْتُنَّ مُدِدْتُ مُدِدْنَا

اَلْمُضَارِعُ الْمَعْرُوْف

يَمُدُّ (دراصل يَمْدُدُ۔ض ۴) يَمُدَّانِ يَمُدُّوْنَ تَمُدُّ تَمُدَّانِ
يَمْدُدْنَ تَمُدُّ تَمُدَّانِ تَمُدُّوْنَ تَمُدِّيْنَ تَمُدَّانِ
تَمْدُدْنَ اَمُدُّ نَمُدُّ

اَلْمُضَارِعُ الْمَجْهُوْل

يُمَدُّ (يُمْدَدُ۔ق ۴) يُمَدَّانِ يُمَدُّوْنَ تُمَدُّ تُمَدَّانِ
يُمْدَدْنَ تُمَدُّ تُمَدَّانِ تُمَدُّوْنَ تُمَدِّيْنَ تُمَدَّانِ
تُمْدَدْنَ اُمَدُّ نُمَدُّ

اَلْمُضَارِعُ الْمَجْزُوْمُ الْمَنْفِيُّ بِلَمْ

لَمْ يَمُدَّ (يا لَمْ يَمْدُدْ ض ۳) لَمْ يَمُدَّا لَمْ يَمُدُّوْا لَمْ تَمُدَّ (يا لَمْ تَمْدُدْ)
لَمْ تَمُدَّا لَمْ يَمْدُدْنَ لَمْ تَمُدَّ (يا لَمْ تَمْدُدْ) لَمْ تَمُدَّا لَمْ تَمُدُّوْا
لَمْ تَمُدِّيْ لَمْ تَمُدَّا لَمْ تَمْدُدْنَ لَمْ اَمُدَّ (يا لَمْ اَمْدُدْ) لَمْ نَمُدَّ
(يا لَمْ نَمْدُدْ)

اَلْمُضَارِعُ الْمَنْصُوْبُ الْمَنْفِيُّ بِلَنْ

لَنْ يَمُدَّ لَنْ يَمُدَّا لَنْ يَمُدُّوْا لَنْ تَمُدَّ لَنْ تَمُدَّا لَنْ يَمْدُدْنَ
لَنْ تَمُدَّ لَنْ تَمُدَّا لَنْ تَمُدُّوْا لَنْ تَمُدِّيْ لَنْ تَمُدَّا
لَنْ تَمْدُدْنَ لَنْ اَمُدَّ لَنْ نَمُدَّ

المضارع المؤکد بلام التاکید ونون التاکید

لَيَمُدَّنَّ لَيَمُدَّانِّ لَيَمُدُّنَّ لَتَمُدَّنَّ لَتَمُدَّانِّ لَيَمْدُدْنَانِّ
لَتَمُدَّنَّ لَتَمُدَّانِّ لَتَمُدُّنَّ لَتَمُدِّنَّ لَتَمُدَّانِ لَتَمْدُدْنَانِّ
لَأَمُدَّنَّ لَنَمُدَّنَّ

امر کی گردان ادغام کے ساتھ اور بغیر ادغام کے لکھی جاچکی۔
(دیکھو درس ۲۸ قاعدہ ۲/۸) +

اسم الفاعل

مَادٌّ (دراصل مَادِدٌ ق ۲/۱) مَادَّانِ مَادُّوْنَ مَادَّةٌ مَادَّتَانِ
مَادَّاتٌ

اسم المفعول

مَمْدُوْدٌ مَمْدُوْدَانِ مَمْدُوْدُوْنَ مَمْدُوْدَةٌ مَمْدُوْدَتَانِ
مَمْدُوْدَاتٌ

تنبیہ ۱۔ اسم مفعول کی گردان میں کوئی تغیر نہیں ہے +

اسم الظرف

مَمَدٌّ (دراصل مَمْدَدٌ۔ ق ۲/۱) مَمَدَّانِ مَمَادٌّ (دراصل مَمَادِدُ۔ ق ۲/۱)
مَمَدَّةٌ مَمَدَّتَانِ

اسم الآلة

مِمَدٌّ (دراصل مِمْدَدٌ۔ ق ۲/۱) مِمَدَّانِ مَمَادٌّ
مِمَدَّةٌ مِمَدَّتَانِ

مِمَدَّدٌ	مِمَدَّدَانِ	مَمَادِيْدُ

اِسْمُ التَّفْضِيْل

اَمَدُّ (دراصل اَمْدَدُ۔ ن ۲)	اَمَدَّانِ	اَمَدُّوْنَ یا	اَمَادُّ
مُدّٰی	مُدَّيَانِ	مُدَّيَاتٌ یا	مُدَدٌ

تنبیہ ۲۔ مذکورہ گردانون کے قیاس پر بقیہ ابواب مجرد و ابواب مزید کی صرف کبیر بنالو +

سوالات نمبر ۸

(۱) فعل مضاعف کی تعریف کرو

(۲) ادغام کسے کہتے ہین ؟

(۳) کون سی صورت مین ادغام اور فک ادغام دونون جائز ہین ؟

(۴) سَبَبٌ مین ادغام کیون نہین ہوا؟

(۵) مضاعف مین امر کے صیغۂ واحد مذکر مین کتنی صورتین جائز ہین ؟

(۶) فعل ماضی و مضارع و امر کے کون کون سے صیغون مین ادغام ممنوع ہے؟

(۷) ذیل کے صیغے بیچا نو اور بتاؤ کہ وہ اصل مین کیا ہین اور کس قاعدے سے اُن مین تغیر ہوا ہے :۔

دَلَّ دُلَّ دُلِّ دُلَّ

دُلُّوْا يَدُلَّانِ لَمْ يَدُلَّ

دَالٌّ اَدُلُّ اَدَلُّ

مُمَادٌّ مَمَادٌّ اِدَّكَرَ

مُطَّهِّرٌ

(۸) مضاعف ثلاثی مجرد کے کون کون سے ابواب سے آتا ہے ؟

(۹) مضاعف باب ضَرَبَ سے مضارع مؤکد کی گردان کرو +

اَلدَّرْسُ الثَّلٰثُوْنَ

اَلْمُعْتَلُّ

۱ فعل مُعْتَل (دیکھو درس ۲۶-۲) کی تین قسمیں ہیں :-

(۱) مُعْتَلُّ الْفَا یا مِثال، جس کا ف کلمہ واو یا ی ہو وَعَدَ یَسَرَ +

(۲) معتلُّ العین یا اَجْوَف، جس کا ع کلمہ واو یا ی ہو : قَالَ (= قَوَلَ) بَاعَ (= بَیَعَ) +

(۳) معتلّ اللّام یا ناقص، جس کا ل کلمہ واو یا ی ہو : دَعَا (= دَعَوَ) رَمٰی (= رَمَیَ) +

مثال کا بیان

۲- ف کلمہ، واو ہو تو مثال واوی کہتے ہیں اور ی ہو تو مثال یائی +

۳- مثال کے تغیرات ذیل کے قاعدوں کے ماتحت ہیں :-

قاعدہ ۱ مثال واوی میں مضارع مکسور العین ہو تو مضارع اور امر میں سے واو گرا دیا جاتا ہے : یَوْعِدُ سے یَعِدُ اِوْعِدْ سے عِدْ +

نیز مضارع مفتوح العین سے واو گرا دیا جاتا ہے، بشرطیکہ اس میں کوئی حرف حلقی (دیکھو درس ۲۶ تنبیہ ۶) ہو : وَضَعَ (رکھنا)

کا مضارع یَضَعُ (دراصل یَوْضَعُ) اور امر ضَعْ۔ اسی طرح وَسِعَ (گنجائش رکھنا) سے یَسَعُ اور سَعْ، وَهَبَ (عطا کرنا) سے یَهَبُ اور هَبْ +

تنبیہ (۱) مضارع مجہول میں واو لوٹ آتا ہے: یُوْعَدُ، یُوْضَعُ وغیرہ +

قاعدہ ۲/۱۳ جن فعلوں کے مضارع سے واو حذف ہو، ان کے مصدروں سے بھی واو کو حذف کرنا جائز ہے۔ مگر آخر میں ۃ بڑھانی پڑتی ہے: وَعْدٌ سے عِدَةٌ وَهْبٌ سے هِبَةٌ +

قاعدہ ۳/۱۴ واو ساکن کو کسرہ کے بعد ی سے بدل دینا چاہئے: اِوْجَلَ سے اِیْجَلَ (امراز وَجِلَ۔ ڈرنا)، مِوْزَانٌ سے مِیْزَانٌ (وزن کا آلہ۔ ترازو) +

قاعدہ ۴/۱۵ ی ساکن کو ضمہ کے بعد واو سے بدلنا چاہئے:۔ یُیْقِظُ سے یُوْقِظُ (مضارع از اَیْقَظَ۔ بیدار کرنا) +

قاعدہ ۵/۱۶ باب اِفْتَعَلَ میں واو کو ت سے بدلکر باہم ادغام کردیتے ہیں: اِوْتَصَلَ سے اِتَّصَلَ (ملنا) کبھی ی کو بھی ت سے بدلکر ادغام کردیتے ہیں: اِیْتَسَرَ سے اِتَّسَرَ بھی ہو جاتا ہے +

۴۔ مثال واوی اور یائی ثلاثی مجرد کے پانچ ابواب (ضَرَبَ، فَتَحَ، سَمِعَ، کَرُمَ اور حَسِبَ) سے آتے ہیں۔ گردانیں یہ ہیں:۔

تَصْرِیْفُ اَلْمِثَالِ اَلْوَاوِیِّ (مِنَ الثُّلَاثِیِّ اَلْمُجَرَّدِ)

وَعَدَ (ض) یَعِدُ ن ۱/۱۲ عِدْ ن ۱/۱۲ وَاعِدٌ مَوْعُوْدٌ وَعْدٌ لہ

وَهَبَ (ف)	يَهَبُ	هَبْ	وَاهِبٌ	مَوْهُوْبٌ	وَهْبٌ [1]
وَجِلَ (س)	يَوْجَلُ	اِيْجَلْ	وَاجِلٌ	مَوْجُوْلٌ	وَجَلٌ [2]
وَسَمَ (ك)	يَوْسُمُ	اُوْسُمْ	وَسِيْمٌ		وَسَامَةٌ [3]
وَرِثَ (ح)	يَرِثُ	رِثْ	وَارِثٌ	مَوْرُوْثٌ	وِرْثٌ [4]

مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيْدِ

الماضی	المضارع	الامر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
۱- اَوْصَلَ	يُوْصِلُ	اَوْصِلْ	مُوْصِلٌ	مُوْصَلٌ	اِيْصَالٌ [5]
۲- وَصَّلَ	يُوَصِّلُ	وَصِّلْ	مُوَصِّلٌ	مُوَصَّلٌ	تَوْصِيْلٌ [6]
۳- وَاصَلَ	يُوَاصِلُ	وَاصِلْ	مُوَاصِلٌ	مُوَاصَلٌ	مُوَاصَلَةٌ [7]
۴- تَوَصَّلَ	يَتَوَصَّلُ	تَوَصَّلْ	مُتَوَصِّلٌ	مُتَوَصَّلٌ	تَوَصُّلٌ [8]
۵- تَوَاصَلَ	يَتَوَاصَلُ	تَوَاصَلْ	مُتَوَاصِلٌ	مُتَوَاصَلٌ	تَوَاصُلٌ [9]
۶- اِتَّصَلَ	يَتَّصِلُ	اِتَّصِلْ	مُتَّصِلٌ	مُتَّصَلٌ	اِتِّصَالٌ [10]
۱- اِسْتَوْصَلَ	يَسْتَوْصِلُ	اِسْتَوْصِلْ	مُسْتَوْصِلٌ	مُسْتَوْصَلٌ	اِسْتِيْصَالٌ [11]

تنبیہ - مذکورہ ابواب مین غور کرنے سے تم سمجھ سکتے ہو کہ صرف باب ۶ مین حسب قاعدہ ۵/۱۶ ذرا سا تغیر ہوا ہے - باب ۱ اور باب ۱۰ کے مصدرون مین واو کو ی سے بدلا گیا ہے - حسب قاعدہ ۳/۱۴ - باقی ابواب مین کوئی تغیر نہین - مثال یائی مین کوئی تغیر نہین ہوا ہے -

[1] عطا کرنا - بخش دینا - [2] ڈرنا [3] خوبصورت ہونا [4] وارث ہونا [5] پہنچانا [6] جوڑنا [7] باہم ملنا [8] ملنا [9] باہم ملنا [10] ملنا [11] دراصل اِسْتِوْصَال - وصال چاہنا

اس لئے اس کی گردانوں کے لکھنے کی ضرورت نہیں ؛

سلسلة الالفاظ نمبر ۲۵

اِجْتَهَدَ (ف) کوشش کرنا	وَذَرَ (یَذَرُ) چھوڑنا (اس کا ماضی مستعمل نہیں)
تَمَّ (ض) تمام ہونا (۱) و (۲) تمام کرنا	وَرَدَ (ض) آنا۔ وارد ہونا
تَوَكَّلَ (۴) بھروسہ کرنا (۳) سونپنا	وَزَرَ (ض) اُٹھانا
ضَلَّ (ض) گمراہ ہونا (۱) و (۲) گمراہ کرنا	وَفَّقَ (۲) توفیق بخشنا (اسباب مہیا کردینا)
فَتَّشَ (۲) تلاش کرنا	وَصَفَ (ض) بیان کرنا
وَثِقَ (ض۔ب) بھروسہ کرنا	وَقَفَ (ض) ٹھہرنا (۱) ٹھیرانا
وَجَبَ (ض) واجب ہونا (۱) واجب کرنا	يَئِسَ (س) ناامید ہونا
وَجَدَ (ض) پانا	يَسَّرَ (۲) آسان کرنا
وَدَعَ (ف) چھوڑنا (۳) وداع کرنا	يَقِظَ (س) جاگنا (۱) جگانا

أُخْرٰى دوسری	فَاجِرٌ بدکار
دَيَّارٌ مکان میں رہنے والا	فَقَطْ فقط۔ بس
رِسَالَةٌ (ج رَسَائِلُ) خط	كَفَّارٌ بڑا کافر۔ بڑا ناشکرا
صَمَدٌ بے نیاز	مِحْبَرٌ قلمدان
طَاوِلَةٌ میز	مُدِيرٌ اخبار یا مطبع کا منتظم۔ منیجر
عَسْكَرٌ لشکر عَسْكَرِيٌّ سپاہی	

مشق نمبر ۲۸

(۱) رَبِّ يَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ (۲) ثِقْ بِاللهِ وَالتَّوْفِيقُ مِنَ اللهِ (۳) دَعُوهُ يَقِفْ عِنْدَنَا (۴) يَا مَرْيَمُ ضَعِي الْكِتَابَ عَلَى الطَّاوِلَةِ (۵) يَا عَبْدَ اللهِ ضَعِ الْمِحْبَرَةَ فِي الصُّنْدُوقِ (۶) فَتَّشْنَا عَنْكُمْ وَلَمْ نَجِدْكُمْ (۷) قِفَا يَا صَاحِبَيَّ تَتَكَلَّمَ مَعَ هٰذَا الطَّبِيبِ (۸) كَيْفَ أَصِفُ لَكَ يَا حَبِيبِي مَا (موصول) نَظَرْتُ مِنَ الْعَجَائِبِ (۹) جَمِيعُ الرَّسَائِلِ الَّتِي تَرَى لَيْسَ يَجِبُ أَنْ تَكُونَ بِاسْمِ الْمُدِيرِ (۱۰) إِسْتَيْقَظْنَا فِي الصَّبَاحِ وَذَهَبْنَا إِلَى الْمَدْرَسَةِ (۱۱) أَيْقَظَتْنِي أُمِّي صَبَاحًا لِلصَّلٰوةِ فَاسْتَيْقَظْتُ (۱۲) وَصَلَ عَسْكَرُ الْأَحْرَارِ إِلَى الْمَوْصِلِ (موصل) (۱۳) اَلْمَأْمُولُ أَنْ تَقِفُوا عِنْدَنَا فِي الْبَيْتِ (بیت) (۱۴) كَمْ دِينَارًا وَزَنْتَ مِنْ أَبِيكَ (۱۵) زِنْ خَاتَمَكَ بِالْمِيزَانِ

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱۶) اَللهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ (۱۷) لَا تَيْئَسُوا مِنْ رَوْحِ اللهِ (۱۸) دَعْ أَذْهَبْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ (۱۹) فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ (۲۰) لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى (۲۱) سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللهُ مِنَ الصَّابِرِينَ (۲۲) رَبِّ هَبْ لِي وَلِيًّا يَرِثُنِي وَيَرِثُ آلَ يَعْقُوبَ (۲۳) وَقَالَ نُوحٌ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِينَ دَيَّارًا إِنَّكَ إِنْ تَذَرْهُمْ

يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا

اُردو سے عربی مین ترجمہ کرو

(۱) اے میرے رب میرے لئے یہ کتاب آسان کردے (۲) ہم اللہ (ہی) پر بھروسہ رکھتے ہین (۳) تم اپنے کپڑے اِس میز پر رکھ دو۔ (۴) مین ایک ضروری کام کے لئے آپ کو تلاش کر رہا تھا لیکن مین نے آپ کو گھر مین نہ پایا۔ (۶) مجھے مسجد کی طرف جانے دو (مجھے چھوڑ دو کہ مسجد کی طرف جاؤن)۔ (۷) اے لڑکے یہان ٹھیر جا، مین اِس سپاہی سے بات کرلون (۸) مین عنقریب تمھارے سامنے (لکڑ) اپنے سفر کے حالات بیان کرونگا (۹) ہم صبح سویرے بیدار ہوتے ہین اور نماز فجر کے بعد تھوڑا سا (قَلِيلًا مِن) قرآن پڑھتے ہین پھر مدرسہ مین جاتے ہین (۱۰) آج صبح مین بیدار نہ ہوا تو میرے باپ نے مجھے جگا دیا (۱۱) ہمارا مدرسہ مسجد سے متصل ہے (۱۲) تمھارا خط اب تک مجھ تک نہین پہونچا (۱۳) نیند سے جاگو اور آزادی کے لئے کوشش کرو (۱۴) مسلمان خدا کی رحمت سے نا اُمید نہین ہوتا (۱۵) مین نے اپنی انگوٹھی کو تولا (تو) اُسے دو درم سے زیادہ نہین پایا (۱۶) اے ہمارے رب ہمین نیک اولاد عطا فرما

اَلدَّرْسُ الْحَادِي وَالثَّلَاثُوْنَ

اَلْفِعْلُ الْاَجْوَفُ

۱۔ اجوف (دیکھو درس ۳۰ ۱) مین تغیرات زیادہ ہوتے ہین جو

قواعد ذیل کے ماتحت ہیں :-

قاعدہ ۱/۱۷ فتحہ کے بعد واو اور ی متحرک کو الف سے بدلدیتے ہیں : قَوَلَ سے قَالَ ، خَوِفَ سے خَافَ ، طَوُلَ سے طَالَ ، بَيَعَ سے بَاعَ ، اِحْتَوَجَ سے اِحْتَاجَ ، اِمْتَيَزَ سے اِمْتَازَ +

تنبیہ ۱- اِس قاعدے کا اثر زیادہ تر ماضی معروف پر پڑا ہے +

قاعدہ ۲/۱۸ ضمّہ کے بعد واو مکسور کو ساکن کرکے ی سے بدلدیتے ہین اور ضمہ کو کسرہ سے : قُوِلَ سے قِيْلَ (ماضی مجہول قَالَ کا)

قاعدہ ۲/۱۹ ضمہ کے بعد ی مکسور کو ساکن کرکے ضمہ کو کسرہ سے بدلتے ہین : بُيِعَ سے بِيْعَ +

تنبیہ ۲ - قاعدہ ۲/۱۸ اور ۲/۱۹ کا استعمال زیادہ تر ماضی مجہول مین ہوا ہے +

قاعدہ ۴/۲۰ ماضی مین گردان کی وجہ سے لام کلمہ ساکن ہوجائے تو واو اور ی حذف کردئے جاتے ہین۔ پھر اس کا مضارع مضموم العین ہو تو فاء کلمہ کو ضمہ دیا جاتا ہے ورنہ کسرہ : قَوَلْنَ اور قُوِلْنَ سے قُلْنَ ، بَيَعْنَ اور بُيِعْنَ سے بِعْنَ[1] +

قاعدہ ۵/۲۱ سکون کے بعد واو مضموم ہو تو اس کا ضمہ ماقبل کو دیتے ہین : يَقْوُلُ سے يَقُوْلُ +

قاعدہ ۶/۲۲ سکون کے بعد ی مکسور ہو تو اس کا کسرہ ماقبل کو دیتے ہین : يَبْيِعُ سے يَبِيْعُ +

[1] بعض لوگ قُوْلَ سے قُلْنَ اور بُيْعَ سے بُعْنَ [illegible]

قاعدہ ۲۳ سکون کے بعد واو مکسور ہو تو اس کا کسرہ ماقبل کو دیکر سے بدلدیتے ہین : یُدَاوِرُ سے یُدِیْرُ . مُدَاوِرٌ سے مُدِیْرٌ

قاعدہ ۲۴ سکون کے بعد واو یا ی مفتوح واقع ہون تو اُن کا فتحہ ماقبل کو دیکر الف سے بدلدیتے ہین : یَخْوَفُ سے یَخَافُ . یَنْیَلُ سے یَنَالُ +

قاعدہ ۲۵ اجوف کے مضارع مین گردان کی وجہ سے یا حالت جزمی کی وجہ سے لام کلمہ ساکن ہو جائے تو واو، ی اور الف کو گرا دیتے ہین : یَقُمْنَ (دراصل یَقُوْمْنَ) یَبِعْنَ (دراصل یَبْیِعْنَ) لَمْ یَقُمْ، لَمْ یَبِعْ، لَاتَخَفْ (مت ڈر)

قاعدہ ۲۶ اجوف ثلاثی مجرد کے اسم فاعل مین واو اور ی کو ہمزہ سے بدلدیتے ہین : قَاوِلٌ سے قَائِلٌ، بَایِعٌ سے بَائِعٌ +

قاعدہ ۲۷ اجوف واوی کے اسم مفعول مین ایک واو کو حذف کرکے ف کلمہ کو ضمہ دیتے ہین : مَقْوُوْلٌ سے مَقُوْلٌ +

قاعدہ ۲۸ اجوف یائی کے اسم مفعول مین واو کو حذف کرکے ف کلمہ کو کسرہ دیتے ہین : مَبْیُوْعٌ سے مَبِیْعٌ +

قاعدہ ۲۹ باب اَفْعَلَ و اِسْتَفْعَلَ کے مصدر مین واو اور ی کی حرکت ماقبل کو دیکر انھین الف سے بدلدیتے ہین اور آخر مین ۃ بڑھا دیتے ہین : اِدْوَارٌ سے اِدَارَۃٌ، اِسْتِدْوَارٌ سے اِسْتِدَارَۃٌ، اِغْیَارٌ سے اِغَارَۃٌ +

مُستَثنیات :-

(۱) اجوف ین باب فَعِل کے بعض افعال مذکورہ قاعدون سے مُستَثنیٰ ہین : عَوِرَ (یک چشم ہونا) یَعْوَرُ

(۲) اجوف کا لام کلمہ ی ہو تو وہ بھی مذکورہ قاعدون سے مستثنیٰ ہے : سَوِیَ (برابر ہونا) یَسْوٰی

(۳) باب اِفعَلَّ مین واو اور ی ہمیشہ برقرار رہتے ہین: اِسْوَدَّ (سیاہ ہونا) اِبْیَضَّ (سفید ہونا)

(۴) باب اِستَفعَلَ کے بعض مادون مین واو قائم رہتا ہے: اِستَصْوَبَ (رائے طلب کرنا) یَسْتَصْوِبُ +

(۵) اِسمُ الآلہ اور اسم التفضیل بھی تغیر سے مستثنیٰ ہین: مِقْوَلٌ، مِبْیَعٌ، اَقْوَلُ، اَبْیَعُ +

۲- اجوف واوی تین بابون نَصَرَ، سَمِعَ اور کَرُمَ سے آتا ہے اور یائی دو بابون ضَرَبَ اور سَمِعَ سے آتا ہے +

۳- ذیل مین صرف صرف صغیر لکھی جاتی ہے اگلے سبق مین صرف کبیر بھی لکھی جائیگی

۴- اَلصَّرْفُ الصَّغِیْرُ مِنَ الثُّلَاثِیِّ الْمُجَرَّدِ (لِلْاَجْوَفِ الْوَاوِیِّ)

ماضی	مضارع	امر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
قَالَ (ل۔ ق)	یَقُوْلُ	قُلْ	قَائِلٌ	مَقُوْلٌ	قَوْلٌ[1]

[1] کہنا ۱۲

خَافَ (س۔ ق)	يَخَافُ ق	خَفْ	خَائِفٌ	مَخُوْفٌ	خَوْفٌ [1]
طَالَ (ك۔ ق)	يَطُوْلُ ق	طُلْ	طَائِلٌ		طُوْلٌ [2]

(لِلْاَجْوَفِ الْيَائِيِّ)

بَاعَ (ض۔ ق)	يَبِيْعُ ق	بِعْ	بَائِعٌ	مَبِيْعٌ	بَيْعٌ [3]
نَالَ (س۔ ق)	يَنَالُ ق	نَلْ	نَائِلٌ	مَنُوْلٌ	نَيْلٌ [4]

مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيْدِ (لِلْاَجْوَفِ الْوَاوِيِّ)

۱۔ اَدَارَ ق	يُدِيْرُ ق	اَدِرْ ق	مُدِيْرٌ	مُدَارٌ	اِدَارَةٌ ق [13] [5]
۲۔ دَوَّرَ	يُدَوِّرُ	اس باب میں کوئی تغیر نہیں ہوا			تَدْوِيْرٌ [6]
۳۔ دَاوَرَ	يُدَاوِرُ	〃	〃	〃	مُدَاوَرَةٌ [7]
۴۔ تَدَوَّرَ	يَتَدَوَّرُ	〃	〃	〃	تَدَوُّرٌ [8]
۵ تَدَاوَرَ	يَتَدَاوَرُ	〃	〃	〃	تَدَاوُرٌ [9]
۶۔ اِقْتَادَ	يَقْتَادُ	اِقْتَدْ	مُقْتَادٌ	مُقْتَادٌ	اِقْتِيَادٌ [10]
۷۔ اِنْقَادَ	يَنْقَادُ	اِنْقَدْ	مُنْقَادٌ	مُنْقَادٌ	اِنْقِيَادٌ [11]
۸۔ اِسْوَدَّ	يَسْوَدُّ	اِسْوَدِّ / اِسْوَدِدْ	مُسْوَدٌّ	مُسْوَدٌّ	اِسْوِدَادٌ [12]
۹۔ اِسْوَادَّ	يَسْوَادُّ	اِسْوَادِّ / اِسْوَادِدْ	مُسْوَادٌّ	مُسْوَادٌّ	اِسْوِيْدَادٌ [13]

[1] ڈرنا [2] دراز ہونا [3] بیچنا [4] پانا [5] پھرانا۔ انتظام کرنا [6] گول کرنا [7] کسی چیز کے ساتھ چکر کھانا
[8] گول ہونا [9] کسی کے ساتھ گول گول پھرنا [10] مطیع ہونا [11] مطیع ہونا [12] سیاہ ہونا [13] سیاہ ہونا +

۱۰- اِسْتَدَامَ یَسْتَدِیْرُ اِسْتَدِرْ مُسْتَدِیْرٌ مُسْتَدَارٌ اِسْتِدَارَةٌ [1]

تنبیہ ۲- باب ۶، ۷، ۸ اور ۹ مین اسم فاعل اور اسم مفعول بظاہر یکسان ہین۔ لیکن اصل مین الگ ہین۔ یعنی اسم فاعل مین ماقبل آخر مکسور ہے اور اسم مفعول مین مفتوح: مُقْتَادٌ اگر اسم فاعل ہے تو دراصل مُقْتَوِدٌ ہے اور اسم مفعول ہے تو دراصل مُقْتَوَدٌ ہے +

تنبیہ ۳- اجوف یائی کی گردانین بھی بظاہر واوی کی طرح ہونگی اصل مین فرق ہوگا: اَغَارَ (باب ۱) دراصل اَغْیَرَ (غیرت دلانا) اِسْتَخَارَ (باب ۱۰) دراصل اِسْتَخْیَرَ (بہتری چاہنا) +

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۶

تنبیہ ۴- ذیل کے الفاظ مین بالالتزام اور آئندہ بھی اکثر اوقات اجوف واوی کی طرف (و) سے اور یائی کی طرف (ی) سے اشارہ کیا جائیگا۔ اور ساتھ ہی حسب سابق ثلاثی مجرد و مزید کی طرف اشارے کئے جائینگے +

اَرَادَ (و-۱) ارادہ کرنا۔	رکھنا۔
اَضَاعَ (ی-۱) ضائع کرنا۔	اَفَادَ (ی-۱) فائدہ دینا (۱۰) فائدہ لینا۔
اَطَالَ (و-۱) لمبا کرنا۔ بڑھانا۔	تَعَاوَنَ (و-۵) باہم مدد کرنا۔
اَطَاعَ (و-۱) فرمانبرداری کرنا (۱۰) قدرت	جَالَ (و-ن) تگ و دو کرنا۔

[1] گول ہونا +

شَاعَ (ی۔ض) شائع ہونا (۱) شائع کرنا۔
شَاءَ (ی۔ف) چاہنا۔
صَلَحَ (ك) سُدھرنا (۱) سُدھارنا۔
عَادَ (و۔ن) لوٹنا (۱) لوٹانا۔ دُہرانا۔
فَسَدَ (ن) بگڑنا (۱) بگاڑنا۔ فساد کرنا۔
قَامَ (و۔ن) اُٹھنا (۱) قائم کرنا۔ ٹھیرنا
لَبِثَ (س) ٹھیرنا۔
نَدِمَ (س) شرمندہ ہونا۔

أَحَدٌ۔ ایک۔ کوئی۔
آلَةٌ اوزار۔ آلہ
أَذًى تکلیف۔
بَقَاءٌ زندگی۔
بِرٌّ نیکی۔
تَارَةً أُخْرَى دوسری بار۔
عُدْوَانٌ ظلم۔
عُسْرٌ سختی۔
مُحْسِنٌ نیکی کرنے والا
مُسْتَدِيرٌ گول
مُسْتَطِيلٌ جس مربع کے دو کنارے لمبے ہوں۔
يُسْرٌ آسانی۔

مشق نمبر ۲۹

(۱) مَنْ جَالَ نَالَ (۲) فِي الْإِعَادَةِ اِسْتِفَادَةٌ (۳) مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ (۴) أَطَالَ اللّٰهُ (دعا) بَقَاءَهُ (۵) قُمْ يَا وَلَدُ وَدَعْنِي أَجْلِسُ هٰهُنَا (۶) هَلْ تَبِيعُ الْبَقَرَةَ السَّوْدَاءَ (۷) لَا أَبِيعُهَا أَبَدًا (۸) دَوَرَتِ الْكُرَةُ فَدَارَتْ (۹) أَتُرِيدُ أَنْ أَقُولَ لَكَ الْحَقَّ (۱۰) أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تُفْلِحَ فِي مُرَادِكَ (۱۱) أَعِدْ سُؤَالَكَ لِأَفْهَمَ مَا تَقُولُ (۱۲) هٰذَا الشَّكْلُ مُسْتَدِيرٌ وَذَاكَ مُسْتَطِيلٌ (۱۳) مَا نَدِمَ مَنِ اسْتَخَارَ (۱۴) هٰذِهِ آلَةٌ يُقَالُ لَهَا مِقْيَاسُ الْحَرَارَةِ تُعْرَفُ بِهَا دَرَجَاتُ

اَلْحَرَارَةِ (۱۵) هٰذَا الرَّجُلُ مُدِيْرُ الْجَرِيْدَةِ "الْجَامِعَةِ" الَّتِيْ تَشِيْعُ مِنْ كَلْكَتَةَ وَهِيَ مِنْ اَنْفَعِ الْجَرَائِدِ فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ (۱۶) اُرِيْدُ اَنْ اُقِيْمَ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا نَحْوَ سَنَةٍ +

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱۷) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (۱۸) قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ (۱۹) لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى (۲۰) قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا (۲۱) تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (۲۲) اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا (مِنْ نِعْمَةٍ اَوْ مِنْ نَقْمَةٍ) بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ (۲۳) مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى (۲۴) وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ قَالُوْا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ (۲۵) اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ (۲۶) يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ (۲۷) قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ +

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) وہ تگ ودو کرتا ہے تو کامیاب ہوگا (۲) اللہ نے نہین چاہا اور نہین ہوا (۳) وہ اپنی کتاب بیچتا ہے (۴) وہ لڑکی گیند پھرا رہی ہے (۵) مین چاہتا ہون کہ تو مجھے حق (سچی بات) کہے (۶) کیا ہم نے تمھین نہین کہا کہ وہ آج ہرگز نہین جائیگا (۷) اُس نے اپنے سوال کو دُہرایا تاکہ جو کچھ وہ کہتا ہے مین سمجھ لون (۸) اِس شکل ▭ کو مستطیل کہا جاتا ہے

(۸) ہندوستان مین ایک (ہی) اخبار عربی مین شائع ہوتا ہے اور وہ "الجامعہ" ہے (۹) ہم اللہ سے ڈرتے ہین اور اللہ کے سوا کسی سے نہین ڈرتے ہین (۱۰) مسلمان موت سے نہین ڈرتا (۱۱) اس کا چہرہ خوف سے بدل گیا (۱۲) جب اُسے کہا گیا فساد نہ کر اُس نے کہا مین تو صرف اصلاح کرنے والا ہون (۱۳) ہم اُن کے ساتھ آسانی کا ارادہ رکھتے ہین اور وہ ہمارے ساتھ سختی کا ارادہ رکھتے ہین +

الدرس الثانی والثلثون

اَلصَّرْفُ الْکَبِیْرُ لِلْفِعْلِ الْاَجْوَفِ

۱- اجوف کی صرف صغیر پیشتر کے سبق مین لکھی گئی۔ لیکن چونکہ اس مین تغیر بہت ہوا ہے اس لئے اس کی صرف کبیر بھی اب لکھ دی جاتی ہے۔ اسے خوب حفظ کر لو۔ اور تغیرات کو ذہن نشین کر لو +

۲- پہلے صرف قَالَ کی صرف کبیر آخر تک یاد کر لو۔ پھر اس کے بعد خَافَ اور بَاعَ کی گردانین یاد کرو +

تنبیہ ۱- گردان کے مقابل مین صیغون کی اصلیت اور تغیر کے قاعدون کے نمبر لکھ دئے ہین +

تنبیہ ۲- یاد رکھو اصلی صورتین کبھی بھی استعمال نہین کی جاتین +

(۱) اَلْمَاضِی الْمَعْرُوْف

اَلْوَاوِیُّ				اَلْیَائِیُّ	
باب نَصَرَ		باب سَمِعَ		باب ضَرَبَ	
استعمالی صورتیں	اصلی صورتیں	استعمالی صورتیں	اصلی صورتیں	استعمالی صورتیں	اصلی صورتیں
قَالَ	قَوَلَ ق	خَافَ	خَوِفَ ق	بَاعَ	بَيَعَ ق
قَالَا	قَوَلَا ء	خَافَا	″	بَاعَا	″
قَالُوْا	قَوَلُوْا ″	خَافُوْا	″	بَاعُوْا	″
قَالَتْ	قَوَلَتْ ″	خَافَتْ	″	بَاعَتْ	″
قَالَتَا	قَوَلَتَا ″	خَافَتَا	″	بَاعَتَا	″
قُلْنَ	قَوَلْنَ ق	خِفْنَ	خَوِفْنَ ق	بِعْنَ	بَيِعْنَ ق
قُلْتَ	قَوَلْتَ ″	خِفْتَ	″	بِعْتَ	″
قُلْتُمَا	قَوَلْتُمَا ″	خِفْتُمَا	″	بِعْتُمَا	″
قُلْتُمْ	قَوَلْتُمْ ″	خِفْتُمْ	″	بِعْتُمْ	″
قُلْتِ	قَوَلْتِ ″	خِفْتِ	″	بِعْتِ	″
قُلْتُمَا	قَوَلْتُمَا ″	خِفْتُمَا	″	بِعْتُمَا	″
قُلْتُنَّ	قَوَلْتُنَّ ″	خِفْتُنَّ	″	بِعْتُنَّ	″
قُلْتُ	قَوَلْتُ ″	خِفْتُ	″	بِعْتُ	″
قُلْنَا	قَوَلْنَا ″	خِفْنَا	″	بِعْنَا	″

تنبیہ ۳ - طَالَ (= طَوُلَ) کی گردان قَالَ کے جیسی اور تَالَ (= تَیِلَ) کی بَاعَ کے جیسی کرلو +

(۲) اَلْمُضَارِعُ الْمَعْرُوْفُ

الواوی				الیائی	
باب نَصَرَ		باب سَمِعَ		باب ضَرَبَ	
استعمالی صورتیں	اصلی صورتیں	استعمالی صورتیں	اصلی صورتیں	استعمالی صورتیں	اصلی صورتیں
يَقُوْلُ	يَقْوُلُ ق۵	يَخَافُ	يَخْوَفُ ق۴۳	يَبِيْعُ	يَبْيِعُ ق۴۳
يَقُوْلَانِ	〃	يَخَافَانِ	〃	يَبِيْعَانِ	〃
يَقُوْلُوْنَ	〃	يَخَافُوْنَ	〃	يَبِيْعُوْنَ	〃
تَقُوْلُ	〃	تَخَافُ	〃	تَبِيْعُ	〃
تَقُوْلَانِ	〃	تَخَافَانِ	〃	تَبِيْعَانِ	〃
يَقُلْنَ	يَقْوُلْنَ ق۵	يَخَفْنَ	يَخْوَفْنَ ق۴۵	يَبِعْنَ	يَبْيِعْنَ ق۴۵
تَقُوْلُ	تَقْوُلُ ق۵	تَخَافُ	تَخْوَفُ ق۴۳	تَبِيْعُ	تَبْيِعُ ق
تَقُوْلَانِ	〃	تَخَافَانِ	〃	تَبِيْعَانِ	〃
تَقُوْلُوْنَ	〃	تَخَافُوْنَ	〃	تَبِيْعُوْنَ	〃
تَقُوْلِيْنَ	〃	تَخَافِيْنَ	〃	تَبِيْعِيْنَ	〃
تَقُوْلَانِ	〃	تَخَافَانِ	〃	تَبِيْعَانِ	〃
تَقُلْنَ	تَقْوُلْنَ ق۵	تَخَفْنَ	تَخْوَفْنَ ق۴۵	تَبِعْنَ	تَبْيِعْنَ ق۴۵
اَقُوْلُ	اَقْوُلُ ق۵	اَخَافُ	اَخْوَفُ ق۴۳	اَبِيْعُ	اَبْيِعُ ق۴۳
نَقُوْلُ	〃	نَخَافُ		نَبِيْعُ	

تنبیہ ۴ - يَطُوْلُ کا گردان يَقُوْلُ کے جیسی اور يَنَالُ کی يَخَافُ کے جیسی ہوگی +

(۲) اَلْمَاضِی الْمَجْهُوْلُ

الواوی				الیائی	
باب نَصَرَ		باب سَمِعَ		باب ضَرَبَ	
استعمالی صورتیں	اصلی صورتیں	استعمالی صورتیں	اصلی صورتیں	استعمالی صورتیں	اصلی صورتیں
قِيْلَ	قُوِلَ ق	خِيْفَ	خُوِفَ ق	بِيْعَ	بُيِعَ ق
قِيْلَا		خِيْفَا		بِيْعَا	
قِيْلُوْا		خِيْفُوْا		بِيْعُوْا	
قِيْلَتْ		خِيْفَتْ		بِيْعَتْ	
قِيْلَتَا		خِيْفَتَا		بِيْعَتَا	
قُلْنَ	قُوِلْنَ ق	خِفْنَ	خُوِفْنَ ق	بِعْنَ	بُيِعْنَ ق
قُلْتَ		خِفْتَ		بِعْتَ	
قُلْتُمَا		خِفْتُمَا		بِعْتُمَا	
قُلْتُمْ		خِفْتُمْ		بِعْتُمْ	
قُلْتِ		خِفْتِ		بِعْتِ	
قُلْتُمَا		خِفْتُمَا		بِعْتُمَا	
قُلْتُنَّ		خِفْتُنَّ		بِعْتُنَّ	
قُلْتُ		خِفْتُ		بِعْتُ	
قُلْنَا		خِفْنَا		بِعْنَا	

تنبیہ ۵۔ قُلْنَ سے آخر تک تمام صیغے ماضی معروف کے شابہ ہیں۔ اسیطرح خِفْنَ اور بِعْنَ ۔

(۴) اَلْمُضَارِعُ الْمَجْهُوْلُ

الواوی				الیائی	
باب نَصَرَ		باب سَمِعَ		باب ضَرَبَ	
استعمالی صورتیں	اصلی صورتیں	استعمالی صورتیں	اصلی صورتیں	استعمالی صورتیں	اصلی صورتیں
يُقَالُ	يُقْوَلُ ق۳	يُخَافُ	يُخْوَفُ ق۳	يُبَاعُ	يُبْيَعُ ق۳
يُقَالَانِ		يُخَافَانِ		يُبَاعَانِ	
يُقَالُوْنَ		يُخَافُوْنَ		يُبَاعُوْنَ	
تُقَالُ		تُخَافُ		تُبَاعُ	
تُقَالَانِ		تُخَافَانِ		تُبَاعَانِ	
يُقَلْنَ	يُقْوَلْنَ ق۳	يُخَفْنَ	يُخْوَفْنَ ق۳	يُبَعْنَ	يُبْيَعْنَ ق۳
تُقَالُ		تُخَافُ		تُبَاعُ	
تُقَالَانِ		تُخَافَانِ		تُبَاعَانِ	
تُقَالُوْنَ		تُخَافُوْنَ		تُبَاعُوْنَ	
تُقَالِيْنَ		تُخَافِيْنَ		تُبَاعِيْنَ	
تُقَالَانِ		تُخَافَانِ		تُبَاعَانِ	
تُقَلْنَ		تُخَفْنَ		تُبَعْنَ	
أُقَالُ		أُخَافُ		أُبَاعُ	
نُقَالُ		نُخَافُ		نُبَاعُ	

۵ اَلْمُضَارِعُ الْمَجْزُوْمُ	۶ اَلْمُضَارِعُ الْمَنْصُوْبُ	۷ اَلْمُضَارِعُ الْمُؤَكَّدُ
لَمْ يَقُلْ (۔ لَمْ يَقُوْلْ ۶)	لَنْ يَقُوْلَ	لَيَقُوْلَنَّ
لَمْ يَقُوْلَا	لَنْ يَقُوْلَا	لَيَقُوْلَانِّ
لَمْ يَقُوْلُوْا	لَنْ يَقُوْلُوْا	لَيَقُوْلُنَّ
لَمْ تَقُلْ	لَنْ تَقُوْلَ	لَتَقُوْلَنَّ
لَمْ تَقُوْلَا	لَنْ تَقُوْلَا	لَتَقُوْلَانِّ
لَمْ يَقُلْنَ	لَنْ يَقُلْنَ	لَيَقُلْنَانِّ
لَمْ تَقُلْ	لَنْ تَقُوْلَ	لَتَقُوْلُنَّ
لَمْ تَقُوْلَا	لَنْ تَقُوْلَا	لَتَقُوْلَانِّ
لَمْ تَقُوْلُوْا	لَنْ تَقُوْلُوْا	لَتَقُوْلُنَّ
لَمْ تَقُوْلِيْ	لَنْ تَقُوْلِيْ	لَتَقُوْلِنَّ
لَمْ تَقُوْلَا	لَنْ تَقُوْلَا	لَتَقُوْلَانِّ
لَمْ تَقُلْنَ	لَنْ تَقُلْنَ	لَتَقُلْنَانِّ
لَمْ أَقُلْ	لَنْ أَقُوْلَ	لَأَقُوْلَنَّ
لَمْ نَقُلْ	لَنْ نَقُوْلَ	لَنَقُوْلَنَّ

تنبیہ ۶۔ لَمْ يَخَفْ، لَمْ يَبِعْ، لَنْ يَخَافَ، لَنْ يَبِيْعَ، لَيُخَافَنَّ اور لَيُبَيِّعَنَّ کی گردانیں بھی کرو۔

۸ اَلْاَمْرُ الْحَاضِرُ			۹ اَلنَّهْیُ الْحَاضِرُ		
قُلْ	خَفْ	بِعْ	لَا تَقُلْ	لَا تَخَفْ	لَا تَبِعْ
قُوْلَا	خَافَا	بِيْعَا	لَا تَقُوْلَا	لَا تَخَافَا	لَا تَبِيْعَا
قُوْلُوْا	خَافُوْا	بِيْعُوْا	لَا تَقُوْلُوْا	لَا تَخَافُوْا	لَا تَبِيْعُوْا
قُوْلِيْ	خَافِيْ	بِيْعِيْ	لَا تَقُوْلِيْ	لَا تَخَافِيْ	لَا تَبِيْعِيْ
قُوْلَا	خَافَا	بِيْعَا	لَا تَقُوْلَا	لَا تَخَافَا	لَا تَبِيْعَا
قُلْنَ	خَفْنَ	بِعْنَ	لَا تَقُلْنَ	لَا تَخَفْنَ	لَا تَبِعْنَ
اَلْاَمْرُ الْغَائِبُ			اَلنَّهْیُ الْغَائِبُ		
لِيَقُلْ	لِيَخَفْ	لِيَبِعْ	لَا يَقُلْ	لَا يَخَفْ	لَا يَبِعْ
لِيَقُوْلَا	لِيَخَافَا	لِيَبِيْعَا	لَا يَقُوْلَا	لَا يَخَافَا	لَا يَبِيْعَا
لِيَقُوْلُوْا	لِيَخَافُوْا	لِيَبِيْعُوْا	لَا يَقُوْلُوْا	لَا يَخَافُوْا	لَا يَبِيْعُوْا
لِتَقُلْ	لِتَخَفْ	لِتَبِعْ	لَا تَقُلْ	لَا تَخَفْ	لَا تَبِعْ
لِتَقُوْلَا	لِتَخَافَا	لِتَبِيْعَا	لَا تَقُوْلَا	لَا تَخَافَا	لَا تَبِيْعَا
لِيَقُلْنَ	لِيَخَفْنَ	لِيَبِعْنَ	لَا يَقُلْنَ	لَا يَخَفْنَ	لَا يَبِعْنَ
لِأَقُلْ	لِأَخَفْ	لِأَبِعْ	لَا أَقُلْ	لَا أَخَفْ	لَا أَبِعْ
لِنَقُلْ	لِنَخَفْ	لِنَبِعْ	لَا نَقُلْ	لَا نَخَفْ	لَا نَبِعْ

تنبیہ ۷۔ قُلْنَ اور بِعْنَ یہ دونوں الفاظ ماضی معروف ومجہول کی گردان میں بھی گذرے ہیں پس یہ ماضی بھی ہیں اور امر بھی۔ عبارت میں حسب موقع معنی کئے جائینگے +

(۱۰) اِسْمُ الْفَاعِلُ

قَائِلٌ (ا ق ل) قَائِلَانِ قَائِلُوْنَ قَائِلَةٌ قَائِلَتَانِ قَائِلَاتٌ

اسی طرح خَائِفٌ اور بَائِعٌ کی گردانیں کرلو۔

تنبیہ ۸۔ بَائِعٌ کی جمع بَاعَةٌ بھی آتی ہے اور کثیر الاستعمال ہے۔

(۱۱) اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ

مَقُوْلٌ (ا ق ل) مَقُوْلَانِ مَقُوْلُوْنَ مَقُوْلَةٌ مَقُوْلَتَانِ مَقُوْلَاتٌ

اسی طرح مَخُوْفٌ (ا خ ف) اور مَبِيْعٌ (ا ب ع) کی گردانیں کرلو۔

(۱۲) اِسْمُ الظَّرْفِ

مَقَالٌ (= مَقُوْلٌ ق ل) مَقَالَانِ / مَقَالَتَانِ } مَقَاوِلُ

مَقَالَةٌ (= مَقُوْلَةٌ ق ل) مَقَالَتَانِ

اسی طرح مَخَافٌ اور مَبَاعٌ کی گردانیں کرلو۔

(۱۳) اِسْمُ الْاٰلَةِ

مِقْوَلٌ (اس میں کوئی تغیر نہیں) مِقْوَلَانِ / مِقْوَلَتَانِ } مَقَاوِلُ

مِقْوَلَةٌ

مِقْوَالٌ مِقْوَالَانِ مَقَاوِيْلُ

(۱۴) اِسْمُ التَّفْضِيْلِ

اَقْوَلُ (تغیر نہیں) اَقْوَلَانِ اَقْوَلُوْنَ یا اَقَاوِلُ

قُوْلَى قُوْلَيَانِ قُوْلَيَاتٌ یا قُوَلُ

تنبیہ ۹۔ ابواب مزید کی گردانیں پیشتر کے سبق میں لکھی گئیں۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۷

اِشْتَاقَ (و-ق) مشتاق ہونا۔	بُرْغُوثٌ (ج بَرَاغِيثُ) مچھر
بَاتَ (ی-ض) رات گذارنا	حَسَنَةٌ نیکی
جَاءَ (ی-ض) آنا (- بِـ) لانا	حَاشَ لِلّٰهِ ایک طرح کی قسم ہے۔
خَانَ (و-ن) خیانت کرنا	حِصَانٌ گھوڑا
زَادَ (ی-ض) زیادہ ہونا۔ زیادہ کرنا	اَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ پچھلی دُنیا
سَاقَ (و-ن) ہانکنا	زُمْرَةٌ (ج زُمَرٌ) گروہ
صَانَ (و-ن) بچانا	سُنَّةُ الرَّسُوْلِ رسول کا طریقہ
عَايَنَ (ی-۳) معائنہ کرنا۔ دیکھنا	عِرْضٌ آبرو
غَفَلَ (ف) غافل ہونا	كَيْدٌ مکر۔ فریب
كَادَ (ی-ض) فریب دینا۔ مکر کرنا	مِثْلٌ (ج اَمْثَالٌ) برابر۔ جیسا
نَامَ (و-س) سونا۔	مُنْذُ سے۔ جب سے
اُسْوَةٌ رہنمائی۔ نمونہ	هَوًى خواہش
اَمَانَةٌ (ج اَمَانَاتٌ) ۔امانت	

مشق نمبر ۳۰

(۱) مَتٰى جِئْتَ هٰهُنَا؟ (۲) جِئْتُ مُنْذُ سَاعَتَيْنِ (۳) جِئْ بِاَخِيْكَ فَاِنِّيْ مُشْتَاقٌ اِلٰى رُؤْيَتِهٖ (۴) جِئْنَاكَ وَلَمْ نَجِدْكَ (۵) جَاءَنَا رَسُوْلٌ مِنَ اللّٰهِ فَلْنُطِعْهُ وَلْنَجْعَلْهُ اُسْوَةً فِيْ اُمُوْرِنَا كُلِّهَا (۶) اِحْفَظْ لِسَانَكَ اِنْ صُنْتَهٗ صَانَكَ وَاِنْ خُنْتَهٗ

خَانَكَ (۷) هَلْ بِعْتَ حِصَانَكَ؟ (۸) لَمْ أَبِعْهُ وَلَنْ أَبِيعَ (۹) لِتَقُلْ أُخْتُكَ مَا عَايَنَتْهُ وَلَا تَقُلْ كَذِبًا (۱۰) بِتُّ الْبَارِحَةَ عِنْدَ أَخِي فِي الدِّهْلِيزِ وَالْيَوْمَ أَبِيتُ عِنْدَكُمْ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى (۱۱) أَفَدْتَنَا إِفَادَةً عَظِيمَةً (۱۲) يَا أُخْتِي هَلْ تُرِيدِينَ أَنْ تَذْهَبِي مَعِي إِلَى الْمَدْرَسَةِ (۱۳) لَا تَنَامُوا عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ (۱۴) مَا نِمْتُ الْبَارِحَةَ إِلَّا قَلِيلًا مَا أَخَذَنِي النَّوْمُ لِشِدَّةِ الْحَرِّ وَكَثْرَةِ الْبَرَاغِيثِ (۱۵) هٰذَا هُوَ الْمُرَادُ

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱۶) قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ (۱۷) قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا (۱۸) وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ (۱۹) وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللهُ (۲۰) لَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ (۲۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ (۲۲) مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا (۲۳) إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَأَكِيدُ كَيْدًا (۲۴) وَلَئِنْ (دیکھو درس ۲۱ تنبیہ ۱) شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ (۲۵) أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ (۲۶) وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ (۲۷) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (۲۸) وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا (۲۹) وَسَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى

جَهَنَّمَ زُمَرًا +

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) کیا تیرے پاس میرا بھائی آیا تھا؟ (۲) نہین میرے پاس تیرا بھائی نہین آیا (۳) اپنی آبرو کو بچاؤ اگرچہ تمھارا مال ضائع ہو (۴) تو اپنی اِس گائے کو ہرگز مت بیچ کیونکہ اس کا دودھ تیرے لئے فائدہ مند ہے (۵) تیرے دونون بھائی وہی کہین جو اُنھون نے دیکھا اور اُنھین جھوٹ نہ کہنا چاہئے (۶) مین آج یہان رات نہ گذارونگا کیونکہ مچھرون کی کثرت کی وجہ سے مجھے نیند نہ آئیگی (۷) اے میری بہنو! اگر تم ارادہ رکھتی ہو کہ تمھارا وطن خود مختار (مستقل) ہو اور تمھاری اولاد آزاد ہون تو اُنھین ظاہر اور باطن مین مسلمان بناؤ (۸) اُنھون (عورتون) نے کہا حاشا للہ یہ تو کوئی پتھر نہین ہے (۹) اے ایمان والیان مصیبت کے وقت صبر اور نماز کے ذریعہ مدد طلب کیا کرو (۱۰) اے مسلمان لڑکی؟ تو وہ کیون کہتی ہے جو کرتی نہین ہے (۱۱) تم کل میرے پاس کیون آئے تھے؟ (۱۲) جاہلون کی اطاعت مت کرو (۱۳) امانتون مین خیانت مت کرو (۱۴) مین نے اِس مسئلہ مین علما سے رائے طلب کی +

سوالات نمبر ۹

(۱) معتل کسے کہتے ہین اور اُس کی کتنی قسمین ہین۔ ہر ایک کی تعریف کرو ؛

(۲) هَبْ کون سی قسم کا لفظ ہی اور کیا صیغہ ہے۔ اصلیت کیا ہی؟

(۳) اِتَّصَلَ کی قسم اور اصلیت بیان کرو۔ اس مین تغیر کس قاعدے سے ہوا ہے ؟

(۴) اِدَّارَءَ کیا لفظ ہے۔ اسمین کیا تغیر ہوا ہے اور کس قاعدے سے ؟

(۵) قُلْنَ کون کون سا صیغہ ہو سکتا ہے اور ہر ایک کی اصلیت کیا ہو گی اور اس کے کیا کیا معنی کئے جا سکتے ہین؟

(۶) مُقْتَادٌ کون کون سا صیغہ ہو سکتا ہے اور ہر ایک کی اصلیت کیا ہی؟

(۷) مَبِيْعٌ کیا صیغہ ہے؟ اس مین کیا تغیر ہوا ہے اور کس قاعدے سے ؟

(۸) اَقْوَلُ کیا صیغہ ہے اس مین تغیر کا کون سا قاعدہ جاری ہو سکتا ہے اور وہ کیون جاری نہین کیا گیا؟

الدرس الثالث والثلثون

الفعل الناقص

۱۔ فعل ناقص یا معتل اللام (دیکھو درس ۳۰-۱) میں بھی تغیرات زیادہ ہوتے ہیں۔ جنھیں ہم ایک آسان طریق سے سمجھا دیتے ہیں :۔

(۱) ماضی کے متعلق تغیرات

قاعدہ ۳۱۔ ـَوَ سے ـَا اور ـَیَ سے ـَی ہو جاتا ہے:
دَعَوَ سے دَعَا اور رَمَیَ سے رَمٰی (دیکھو اسی سبق کا فقرہ ۲) +

قاعدہ ۳۲۔ ـِوَ سے ـِیَ ہو جاتا ہے: رَضِوَ سے رَضِیَ +

قاعدہ ۳۳۔ ـُوْا اور ـُیُوْا سے ـُوْا ہو جاتا ہے: دَعَوُوْا سے دَعَوْا اور رَمَیُوْا سے رَمَوْا (دیکھو درس ۳۴ گردان ۱) +

تنبیہ ۱۔ یہ قاعدہ مضارع میں بھی جاری ہوتا ہے:
یَرْضَوُوْنَ سے یَرْضَوْنَ، یَلْقَیُوْنَ سے یَلْقَوْنَ (دیکھو درس ۳۴ گردان ۲) +

قاعدہ ۳۴۔ ـِوُوْا اور ـِیُوْا سے ـُوْا ہو جاتا ہے: سَرُوُوْا سے سَرُوْا، رَضِوُوْا سے رَضُوْا، لَقِیُوْا سے لَقُوْا (دیکھو درس ۳۴ گردان ۱) +

تنبیہ ۲۔ یہ قاعدہ مضارع میں بھی جاری ہوتا ہے:
یَدْعُوُوْنَ سے یَدْعُوْنَ، یَرْمِیُوْنَ سے یَرْمُوْنَ (دیکھو درس ۳۴ گردان ۲) +

(۲) مضارع کے متعلق تغیرات

قاعدہ ۳۸۔ ـَوُ اور ـَیُ سے ـٰی ہوجاتا ہے: یَرْضَوُ سے یَرْضٰی، یَلْقَیُ سے یَلْقٰی (دیکھو اسی سبق کا فقرہ ۲) +

قاعدہ ۳۹۔ ـُوُ سے ـُوْ ہوجاتا ہے: یَدْعُوُ سے یَدْعُوْ +

قاعدہ ۴۰۔ ـِیُ سے ـِیْ ہوجاتا ہے: یَرْمِیُ سے یَرْمِیْ +

قاعدہ ۴۱۔ حالت جزمی مین فعل ناقص کے مضارع کا لام کلمہ (جو کہ حرف علت ہوتا ہے) گرادیا جاتا ہے: یَلْقٰی سے لَمْ یَلْقَ، یَدْعُوْا سے لَمْ یَدْعُ، یَرْمِیْ سے لَمْ یَرْمِ (دیکھو درس ۳۴ گردان ۶) اسی طرح امر کے آخر سے لام کلمہ گرادیا جاتا ہے: اِلْقَ، اُدْعُ اور اِرْمِ سے لام کلمہ گرادیا گیا ہے +

قاعدہ ۴۲۔ ـَوِیْ اور ـَیِیْ سے ـَیْ ہوجاتا ہے: تَرْضَوِیْنَ سے تَرْضَیْنَ، تَلْقَیِیْنَ سے تَلْقَیْنَ (دیکھو درس ۳۴ گردان ۲) +

قاعدہ ۴۳۔ ـُوِیْ اور ـِیِیْ سے ـِیْ ہوجاتا ہے: تَدْعُوِیْنَ سے تَدْعِیْنَ، تَرْمِیِیْنَ سے تَرْمِیْنَ (دیکھو درس ۳۴ گردان ۲) +

(۳) اسم فاعل، اسم مفعول، اسم ظرف اور مصدر کے متعلق تغیرات

قاعدہ ۴۴۔ ـِیٌ ـِیًّ، ـُوٌ اور ـَیٌ سے ـٍ ہوجاتا ہے: دَاعِیٌ سے دَاعٍ (اسم فاعل)، رَامِیٌ رَامٍ (اسم فاعل) اور تَرَاضُوٌ سے تَرَاضٍ اور تَلَاقُیٌ سے تَلَاقٍ (مصدر باب ۵) +

قاعدہ ۴۵۔ ـِوُ اور ـِیُ سے ـِیْ ہوجاتا ہے: اَلدَّاعِوُ سے اَلدَّاعِیْ (اسم فاعل) مَدَاعِوُ سے مَدَاعِیْ (اسم ظرف جمع) اَلرَّامِیُ سے اَلرَّامِیْ +

قاعدہ ۱۴/۴۲۔ ـُوْیٌ اور ـِیْوٌ سے ـِیٌّ ہوجاتا ہے: مَرْمُوْیٌ سے مَرْمِیٌّ (اسم مفعول)، سَرِیْوٌ سے سَرِیٌّ (سَرُوَ سے اسم الصفۃ) +

تنبیہ ۳۔ ناقص واوی باب نَصَرَ یا کَرُمَ سے آئے تو اس کے اسم مفعول میں ادغام کا قاعدہ (۴) جاری ہوگا: مَدْعُوْوٌ سے مَدْعُوٌّ اور باب سَمِعَ سے آئے تو اس کے تمام صیغوں میں ناقص یائی کے جیسا تغیر ہوتا ہے۔ اسی لئے مَرْضِیَ (= مَرْضِوَ) کے اسم مفعول مَرْضُوْوٌ کو مَرْضُوْیٌ فرض کرکے اس میں مَرْمِیٌّ کا قاعدہ ۱۴/۴۲ جاری کرتے ہیں اور مَرْضِیٌّ بنا لیتے ہیں +

قاعدہ ۱۴/۴۳۔ ـَوٌ اور ـَیٌ سے ـًی ہوجاتا ہے: مَدْعَوٌ سے مَدْعًی اور مَرْمَیٌ سے مَرْمًی (اسم الظرف) +

تنبیہ ۴۔ اَلْ داخل ہو تو اَلْمَدْعٰی اور اَلْمَرْمٰی کہیئے +

قاعدہ ۱۵/۴۴۔ ـَاوٌ اور ـَایٌ سے ـَاءٌ ہوجاتا ہے: دُعَاوٌ سے دُعَاءٌ (پکارنا مصدر دَعَا کا) اِلْقَایٌ سے اِلْقَاءٌ (ڈالنا مصدر اَلْقٰی [باب ۱] کا) +

تنبیہ ۵۔ ناقص سے باب فَعَّلَ کا مصدر تَفْعِلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے: سَمّٰی کا مصدر تَسْمِیَۃٌ (نام رکھنا) +

۲۔ ناقص واوی ثلاثی مجرد کے تین ابواب (نَصَرَ، سَمِعَ اور کَرُمَ) سے اکثر آتا ہے اور یائی بھی تین ابواب (ضَرَبَ، فَتَحَ اور سَمِعَ) سے اکثر آتا ہے۔ ہر ایک کی صرف صغیر یہاں لکھی جاتی ہے۔ صرف کبیر

آئندہ سبق میں لکھی جائیگی +

(۱) اَلنَّاقِصُ الْوَاوِیُّ

الماضی	المضارع	الامر	اسم الفاعل	اسم المفعول
دَعَا[۱] (ن۔ ف ۱)	یَدْعُوْ (ف ۲۵)	اُدْعُ (ف ۳۵)	دَاعٍ (ف ۱۱۳۵)	مَدْعُوٌّ[۲] (ف ۱)
رَضِیَ[۳] (س۔ ف ۳۱)	یَرْضٰی (ف ۳۵)	اِرْضَ (ء)	رَاضٍ (ء)	مَرْضِیٌّ (ف ۱۳۴۲)
سَرُوَ[۴] (ک)	یَسْرُوْ (ف ۶۵)	اُسْرُ (ء)	سَرِیٌّ (ف ۱۳۴۲)	

(۲) اَلنَّاقِصُ الْیَائِیُّ

رَمٰی[۵] (ض ف ۱)	یَرْمِیْ (ف ۲۵)	اِرْمِ (ف ۳۵)	رَامٍ (ف ۱۱۳۵)	مَرْمِیٌّ (ف ۱۳۴۲)
سَمٰی[۶] (ف۔ ق ۱)	یَسْمٰی (ف ۳۵)	اِسْمَ (ء)	سَامٍ (ء)	مَسْمِیٌّ (ء)
لَقِیَ[۷] (س)	یَلْقٰی (ء)	اِلْقَ (ء)	لَاقٍ (ء)	مَلْقِیٌّ (ء)

مِنَ الثُّلَاثِیِّ الْمَزِیْد

	الماضی	المضارع	الامر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
۱	اَلْقٰی (ف ۱)	یُلْقِیْ (ف ۳۵)	اَلْقِ (ف ۳۵)	مُلْقٍ (ف ۱۱۳۵)	مُلْقًی (ف ۱۳۴۲)	اِلْقَاءٌ[۸] (ف ۱۳۴۲)
۲	لَقّٰی (ء)	یُلَقِّیْ	لَقِّ (ء)	مُلَقِّیْ (ء)	مُلَقًّی (ء)	تَلْقِیَۃٌ[۹]
۳	لَاقٰی	یُلَاقِیْ	لَاقِ	مُلَاقٍ	مُلَاقًی	مُلَاقَاۃٌ[۹]
۴	تَلَقّٰی	یَتَلَقّٰی	تَلَقَّ	مُتَلَقٍّ	مُتَلَقًّی	تَلَقِّیٌ[۱۰] (ف ۱)
۵	تَلَاقٰی	یَتَلَاقٰی	تَلَاقَ	مُتَلَاقٍ	مُتَلَاقًی	تَلَاقٍ[۱۱] (ف ۱)

[۱] بلانا۔ پکارنا [۲] خوش ہونا [۳] شریف ہونا [۴] چھیکنا [۵] کوشش کرنا۔ دوڑنا [۶] بلنا
[۷] ڈالنا [۸] ملنا [۹] ملاقات کرنا [۱۰] ملنا [۱۱] باہم ملنا +

	الماضی	المضارع	الامر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
۶	اِلْتَقٰی	یَلْتَقِیْ	اِلْتَقِ	مُلْتَقٍ	مُلْتَقًی	اِلْتِقَاءٌ ۱
۷	+اِنْقَضٰی	یَنْقَضِیْ	اِنْقَضِ	مُنْقَضٍ	مُنْقَضًی	اِنْقِضَاءٌ ۲
۸	+اِرْعَوٰی	یَرْعَوِیْ	اِرْعَوِ	مُرْعٍ	مُرْعًوًی	اِرْعِوَاءٌ ۳
۱	اِسْتَلْقٰی	یَسْتَلْقِیْ	اِسْتَلْقِ	مُسْتَلْقٍ	مُسْتَلْقًی	اِسْتِلْقَاءٌ ۴

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۸

تنبیہ۔ الفاظ ذیل میں فعل ناقص واوی کی طرف و سے
اشارہ کیا گیا ہے اور یائی کی طرف ی سے۔ جیسا کہ اجوف واوی
اور یائی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے (دیکھو سلسلہ ۲۶ تنبیہ ۴) +

اَتٰی (ی۔ض) آنا (۱) دینا	آزمانا۔ مبتلا کرنا (۶)
اَجَابَ (و۔۱) جواب دینا۔ قبول کرنا	بَلَا (و۔ن) مبتلا کرنا
اَصَابَ (و۔۱) پہنچنا۔ لگنا	بَنٰی (ی۔ض) بنانا۔ تعمیر کرنا
اَدْرَکَ (۱) پانا	تَمَنّٰی (۴) آرزو کرنا
اَصْبَحَ (۱) صَبَّحَ (۲) صبح کرنا	خَشِیَ (ی۔س) ڈرنا
اَعْطٰی (۱) دینا	دَعَا (و۔ن) بلانا (۔ لَ) اچھی دعا دینا (۔ عَلٰی) بد دعا دینا
اَمْسٰی (۱) مَسّٰی (۲) شام کرنا	سَقٰی (ی۔ض) پلانا۔ سیراب کرنا
بَقِیَ (ی۔س) باقی رہنا	عَفَا (و۔ن) معاف کرنا
بَکٰی (ی۔ض) رونا (۱) رُلانا	

۱ آمنے سامنے ہونا ۲ ختم ہونا ۳ باز آنا ۴ چت لیٹنا +
+ لَقِیَ باب ۷ اور ۸ سے نہیں آتا اس لئے مادہ بدلنا پڑا +

قَضٰی (ی۔ض) حکم کرنا۔ فیصلہ کرنا
کَفٰی (ی۔ض) کافی ہونا۔ بچانا
نَادٰی (۳) منادی کرنا۔ آواز دینا
نَهٰی (ی۔ض) روکنا (۶) رُک جانا
هَدٰی (ی۔ض) ہدایت کرنا

اِذَا جب۔ یکایک
بُنْدُقَةٌ گولی
بُنَیَّ اے میرے پیارے بیٹے
بَیْعٌ خرید و فروخت۔ لین دین
تَهْلُكَةٌ ہلاکی
جِهَةٌ (ج جِهَاتٌ) طرف۔ سمت

حَالًا فوراً
ذِئْبٌ بھیڑیا
رُعْبٌ ہیبت
سَهْمٌ تیر
شَرَابٌ پینے کی چیز (جیسے پانی۔ شربت)
شَتّٰی مختلف۔ متفرق
شَیْخٌ بوڑھا۔ پیر۔ اُستاد
طَهُوْرٌ بہت پاک
عُذْرٌ بہانہ
مَرْءٌ مرد

مشق نمبر ۳۱

(۱) دَعَا الرَّشِیْدُ اَبَا اَحْمَدَ فَاَتَاهُ وَسَلَّمَ عَلَیْهِ (۲) كُنْتُ دَعَوْتُهُ اِلَی الطَّعَامِ لٰكِنْ مَا اَجَابَ (۳) اُدْعُ لِیْ اَیُّهَا الشَّیْخُ (۴) مَا كَانَتْ اُمُّ جَعْفَرَ رَاضِیَةً عَنْهُ فَدَعَتْ عَلَیْهِ (۵) رَمٰی هَاشِمُ السَّهْمَ اِلَی الْاَسَدِ فَاَصَابَهُ وَمَاتَ حَالًا (۶) یَا وَلَدُ اسْقِنِیْ شَرَابًا بَارِدًا (۷) لِمَاذَا تَبْكِیْ یَا بُنَیَّ مَا اَبْكَاكَ (۸) لَا تَبْكِ وَسَلْ مَا شِئْتَ (۹) مَا بَقِیَ لَهُ عُذْرٌ (۱۰) مَا (استفہامیہ) اَبْقَیْتَ

لِنَفْسِكَ؟ (۱۱) كَفَانِي مَا أَعْطَانِيَ اللهُ مِنَ الْمَالِ (۱۲) عَفَا اللهُ عَنْكَ (۱۳) قَدْ عَفَوْنَا عَنْهُ (۱۴) أَتَانَا أَخُوكَ فَاتَّبَعْنَاهُ كِتَابًا نَافِعًا (۱۵) كَانَ الْوَلَدُ يَرْمِي الْحَجَرَ فِي جِهَاتٍ شَتَّى وَإِذَا أَصَابَ حَجَرَةً أَخَاهُ الصَّغِيرَ قَعَدَ يَبْكِي (۱۶) تِلْكَ الْبَسَاتِينُ تُسْقَى مِنْ مَاءِ النَّهْرِ (۱۷) أَحْسَنُ الْمَسَاجِدِ فِي الْهِنْدِ الْجَامِعُ الَّذِي بُنِيَ بِأَمْرِ السُّلْطَانِ شَاهْ جَهَانَ فِي الدِّهْلِي وَمِنْ عَجَائِبَاتِ الدُّنْيَا الْعِمَارَةُ الْمُسَمَّاةُ بِالتَّاجِ مَحَلَّ فِي أَكْرَهْ الَّتِي بَنَاهَا السُّلْطَانُ (نُوفُ (رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى) (۱۸) سُمِّيَتْ بِنْتُهُ بِزَيْنَبَ (۱۹) مَا (اسم) كُلُّ مَا (موصول) يَتَمَنَّى الْمَرْءُ يُدْرِكُهُ (۲۰) دُعِيتُ يَوْمًا إِلَى الْأَمِيرِ (۲۱) بَقِيَتِ الْأُمُورُ عَلَى حَالِهَا

(۲۲) وَمَا مِنْ يَدٍ إِلَّا يَدُ اللهِ فَوْقَهَا
وَلَا ظَالِمٍ إِلَّا سَيُبْلَى بِأَظْلَمِ

مَسَّاكَ يَا أَمْسَاكَ اللهُ بِالْخَيْرِ (شام کے وقت ملاقات کی دعا) اَللهُ يُمَسِّيكَ بِالْخَيْرِ (جواب دعا) صَبَّحَكَ اللهُ بِالْخَيْرِ (صبح کے وقت ملاقات کی دعا) اَللهُ يُصَبِّحُكَ بِالْخَيْرِ (جواب دعا)

مِنَ الْقُرْآنِ

(۲۳) وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا (۲۴) رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ (۲۵) إِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (۲۶) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ (۲۷) إِنَّكَ لَا

تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِیْ مَنْ يَّشَاءُ (۲۸) لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى (۲۹) فَاقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ اِنَّمَا تَقْضِیْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا (۳۰) لَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ (وَاخْشَوْنِیْ) اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (۳۱) مَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (۳۲) وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (۳۳) وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (۳۴) سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ (۳۵) اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ[۱] (حِسَابِیَ) (۳۶) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ (۳۷) اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ (۳۸) فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ (۳۹) وَقَضٰى رَبُّكَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) احمد کے باپ نے رشید کو بُلایا تو وہ اُس کے پاس آیا اور اُسے ایک کتاب دی (۲) ہم نے اُنھین کھانے کو بُلایا تھا لیکن اُنھون[۱] نے قبول نہ کیا (۳) پیر صاحب (شیخ) نے میرے لئے دعائے (خیر) کی (۴) اس کا باپ اس سے راضی نہ تھا پس اسے بددعا دی (۵) حامد نے بھیڑیے کی طرف ایک گولی پھینکی تو وہ اُسے لگی اور وہ فوراً مر گیا (۶) اے لڑکی: تو کیون روتی ہے تجھے کس نے رُلایا؟ (۷) تو اپنے لئے کیا باقی رکھیگا؟ (۸) ہمین جو کچھ مال اللہ نے دیا ہے وہ کفایت کریگا (۹) اس کے لڑکے کا نام محمود رکھا گیا (۱۰) یہ مدرسہ وزیر کے حکم سے تعمیر کیا گیا (۱۱) وہ کھیتی بارش کے پانی سے سیراب کی جاتی ہے (۱۲) اللہ تمھاری صبح اچھی کرے +

[۱] اس کے آخر کی ھ زائد ہے دراصل حِسَابِیْ (میرا حساب) ہے + [۱] لٰکِنَّھُمْ مَا اَجَابُوْا +

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْن

اَلصَّرْفُ الْكَبِيْرُ لِلنَّاقِص

(گردان ۱) اَلْمَاضِي الْمَعْرُوْف

اَلْوَاوِيُّ		اَلْيَائِيُّ	
باب نصر	باب سمع	باب ضرب	باب سمع
دَعَا ن ۱	رَضِيَ ن ۳۱	رَمٰى ق ۱	لَقِيَ
دَعَوَا	رَضِيَا	رَمَيَا	لَقِيَا
دَعَوْا ن ۳۲	رَضُوْا ن ۳۳	رَمَوْا ن ۳۲	لَقُوْا ن ۳۳
دَعَتْ +	رَضِيَتْ	رَمَتْ +	لَقِيَتْ
دَعَتَا +	رَضِيَتَا	رَمَتَا +	لَقِيَتَا
دَعَوْنَ	رَضِيْنَ	رَمَيْنَ	لَقِيْنَ
دَعَوْتَ	رَضِيْتَ	رَمَيْتَ	لَقِيْتَ
دَعَوْتُمَا	رَضِيْتُمَا	رَمَيْتُمَا	لَقِيْتُمَا
دَعَوْتُمْ	رَضِيْتُمْ	رَمَيْتُمْ	لَقِيْتُمْ
دَعَوْتِ	رَضِيْتِ	رَمَيْتِ	لَقِيْتِ
دَعَوْتُمَا	رَضِيْتُمَا	رَمَيْتُمَا	لَقِيْتُمَا
دَعَوْتُنَّ	رَضِيْتُنَّ	رَمَيْتُنَّ	لَقِيْتُنَّ
دَعَوْتُ	رَضِيْتُ	رَمَيْتُ	لَقِيْتُ
دَعَوْنَا	رَضِيْنَا	رَمَيْنَا	لَقِيْنَا

+ دَعَتْ اور دَعَتَا میں دَعَا کا الف اور رَمَتْ اور رَمَتَا میں رَمٰى کا الف گرا دیا گیا ہے +

(گردان ۲) المضارع المعروف

اَلْوَاوِیُّ		اَلْیَائِیُّ	
بَابُ نَصَرَ	بَابُ سَمِعَ	بَابُ ضَرَبَ	بَابُ سَمِعَ
يَدْعُوْ ۵ ۳۴	يَرْضٰى ۵ ۳۴	يَرْمِيْ ۵ ۳۴	يَلْقٰى ۵ ۳۴
يَدْعُوَانِ	يَرْضَيَانِ	يَرْمِيَانِ	يَلْقَيَانِ
يَدْعُوْنَ م ۴ ۳۴	يَرْضَوْنَ ۴ ۳۲	يَرْمُوْنَ ۴ ۳۳	يَلْقَوْنَ ۴ ۳۲
تَدْعُوْ	تَرْضٰى	تَرْمِيْ	تَلْقٰى
تَدْعُوَانِ	تَرْضَيَانِ	تَرْمِيَانِ	تَلْقَيَانِ
يَدْعُوْنَ م	يَرْضَيْنَ	يَرْمِيْنَ	يَلْقَيْنَ
تَدْعُوْ	تَرْضٰى	تَرْمِيْ	تَلْقٰى
تَدْعُوَانِ	تَرْضَيَانِ	تَرْمِيَانِ	تَلْقَيَانِ
تَدْعُوْنَ م ۴ ۳۳	تَرْضَوْنَ ۴ ۳۲	تَرْمُوْنَ ۴ ۳۳	تَلْقَوْنَ ۴ ۳۲
تَدْعِيْنَ ۵ ۳۹	تَرْضَيْنَ م ۹ ۳۸	تَرْمِيْنَ م ۵ ۳۹	تَلْقَيْنَ م ۹ ۳۸
تَدْعُوَانِ	تَرْضَيَانِ	تَرْمِيَانِ	تَلْقَيَانِ
يَدْعُوْنَ م	تَرْضَيْنَ م	تَرْمِيْنَ م	تَلْقَيْنَ م
اَدْعُوْ	اَرْضٰى	اَرْمِيْ	اَلْقٰى
نَدْعُوْ	نَرْضٰى	نَرْمِيْ	نَلْقٰى

تنبیہ ۱۹- اوپر کی گردان میں بعض صیغوں کے سامنے حرف م لکھا ہوا ہے اس سے یہ مطلب ہے کہ ہر دو لفظ باہم متشابہ ہیں بعض میں تغیر ہوا ہے اور بعض اپنی اصل پر قائم ہیں۔

(گردان ۳) اَلْمَاضِی الْمَجْهُوْلُ		(گردان ۴) اَلْمُضَارِعُ الْمَجْهُوْلُ	
اَلْوَاوِیُّ	اَلْیَائِیُّ	اَلْوَاوِیُّ	اَلْیَائِیُّ
باب نَصَرَ	باب ضَرَبَ	باب نَصَرَ	باب ضَرَبَ
دُعِیَ ۵ ۳۱	رُمِیَ	یُدْعٰی ۵ ۳۳	یُرْمٰی ۵ ۳۳
دُعِیَا	رُمِیَا	یُدْعَیَانِ	یُرْمَیَانِ
دُعُوْا ۵ ۳۲	رُمُوْا ۵ ۳۳	یُدْعَوْنَ ۵ ۳۳	یُرْمَوْنَ ۵ ۳۳
دُعِیَتْ	رُمِیَتْ	تُدْعٰی	تُرْمٰی
دُعِیَتَا	رُمِیَتَا	تُدْعَیَانِ	تُرْمَیَانِ
دُعِیْنَ	رُمِیْنَ	یُدْعَیْنَ	یُرْمَیْنَ
دُعِیْتَ	رُمِیْتَ	تُدْعٰی	تُرْمٰی
دُعِیْتُمَا	رُمِیْتُمَا	تُدْعَیَانِ	تُرْمَیَانِ
دُعِیْتُمْ	رُمِیْتُمْ	تُدْعَوْنَ ۵ ۳۳	تُرْمَوْنَ ۵ ۳۳
دُعِیْتِ	رُمِیْتِ	تُدْعَیْنَ م ۵ ۳۸	تُرْمَیْنَ م ۵ ۳۸
دُعِیْتُمَا	رُمِیْتُمَا	تُدْعَیَانِ	تُرْمَیَانِ
دُعِیْتُنَّ	رُمِیْتُنَّ	تُدْعَیْنَ م	تُرْمَیْنَ م
دُعِیْتُ	رُمِیْتُ	اُدْعٰی	اُرْمٰی
دُعِیْنَا	رُمِیْنَا	نُدْعٰی	نُرْمٰی

تنبیہ ۲۔ متشابہ الفاظ کی اصلیت ٹھیک پہچانو (دیکھو تنبیہ ۱)۔

تنبیہ ۳۔ دیکھو مجہول میں واوی اور یائی یکساں معلوم ہوتے ہیں۔

اَلْمُضَارِعُ الْمَنْصُوْبُ وَالْمَجْزُوْمُ

(گردان ۵) اَلْمَنْصُوْبُ بِلَنْ		(گردان ۶) اَلْمَجْزُوْمُ بِلَمْ	
باب نَصَرَ	باب ضَرَبَ	باب نَصَرَ	باب ضَرَبَ
لَنْ يَدْعُوَ	لَنْ يَرْمِيَ	لَمْ يَدْعُ و ؕ	لَمْ يَرْمِ و ؕ
لَنْ يَدْعُوَا	لَنْ يَرْمِيَا	لَمْ يَدْعُوَا	لَمْ يَرْمِيَا
لَنْ يَدْعُوْا	لَنْ يَرْمُوْا	لَمْ يَدْعُوْا	لَمْ يَرْمُوْا
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا
لَنْ يَدْعُوْنَ	لَنْ يَرْمِيْنَ	لَمْ يَدْعُوْنَ	لَمْ يَرْمِيْنَ
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا
لَنْ تَدْعُوْا	لَنْ تَرْمُوْا	لَمْ تَدْعُوْا	لَمْ تَرْمُوْا
لَنْ تَدْعِيَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَمْ تَدْعِيْ	لَمْ تَرْمِيْ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا
لَنْ تَدْعُوْنَ	لَنْ تَرْمِيْنَ	لَمْ تَدْعُوْنَ	لَمْ تَرْمِيْنَ
لَنْ اَدْعُوَ	لَنْ اَرْمِيَ	لَمْ اَدْعُ	لَمْ اَرْمِ
لَنْ نَدْعُوَ	لَنْ نَرْمِيَ	لَمْ نَدْعُ	لَمْ نَرْمِ

اَلْاَمْرُ وَالنَّهْیُ

(گردان ۷) اَلْاَمْرُ		(گردان ۸) اَلنَّهْیُ	
اُدْعُ (ن ۳۴)	اِرْمِ (ن ۳۴)	لَاتَدْعُ (ن ۳۴)	لَاتَرْمِ (ن ۳۴)
اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	لَاتَدْعُوَا	لَاتَرْمِيَا
اُدْعُوْا	اِرْمُوْا	لَاتَدْعُوْا	لَاتَرْمُوْا
اُدْعِيْ	اِرْمِيْ	لَاتَدْعِيْ	لَاتَرْمِيْ
اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	لَاتَدْعُوَا	لَاتَرْمِيَا
اُدْعُوْنَ	اِرْمِيْنَ	لَاتَدْعُوْنَ	لَاتَرْمِيْنَ

(۹) اِسْمُ الْفَاعِلِ

دَاعٍ (ن ۳۴) دَاعِيَانِ دَاعُوْنَ دَاعِيَةٌ دَاعِيَتَانِ دَاعِيَاتٌ

مَرْضِیَ سے اسم فاعل رَاضٍ (ن ۳۴) اور رَمٰی سے رَامٍ ہوگا +

(۱۰) اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ

مَدْعُوٌّ (اصل میں مَدْعُوْوٌ) مَدْعُوَّانِ مَدْعُوُّوْنَ مَدْعُوَّةٌ مَدْعُوَّتَانِ مَدْعُوَّاتٌ

مَرْضِیَ سے اسم مفعول مَرْضِیٌّ اور رَمٰی سے مَرْمِیٌّ (ن ۳۴) ہوگا +

(۱۱) اِسْمُ الظَّرْفِ

مَدْعًی (= مَدْعُوٌّ - ن ۳۴) مَدْعَيَانِ
مَدْعَاةٌ (= مَدْعُوَةٌ - ن ۳۴) مَدْعَاتَانِ
} مَدَاعٍ (= مَدَاعُوْنَ ۳۴)

اسی طرح مَرْضِیَ سے مَرْضًی اور رَمٰی سے مَرْمًی آتا ہے +

(۱۲) اِسْمُ الْاٰلَة

مِدْعًی (= مِدْعَوٌ۔ ن ۴۳/۱۱)	مِدْعَیَانِ	مَدَاعِی (= مَدَاعِیُ ن ۴۳/۱۲)
مِدْعَاۃٌ (= مِدْعَوَۃٌ۔ ن ۴۳/۱۳)	مِدْعَاتَانِ	
مِدْعَاءٌ (= مِدْعَاوٌ۔ ن ۴۳/۱۵)	مِدْعَاوَانِ	مَدَاعِیُّ (= مَدَاعِیُوْ ن ۴۳/۱۳)

اسی طرح مِرْضًی اور مِرْمًی کی گردان کرلو ٭

(۱۳) اسم التفضیل

اَدْعٰی (= اَدْعَوُ۔ ن ۴۳/۵)	اَدْعَیَانِ	اَدْعَوْنَ یا اَدَاعِیْ
دُعْوٰی یا دُعْیَا	دُعْوَیَانِ	دُعْوَیَاتٌ یا دُعًی ۴۳/۱۴

الدرس الخامس والثلثون

اَلْفِعْلُ اللَّفِیْفُ وَفِعْلُ مَرْمًی

۱۔ لفیف وہ فعل یا اسم ہے جس کے حروف اصلیہ مین دو حرف علت ہون اس کی دو قسمین ہین :۔

(۱) لفیف مقرون۔ جس مین دونون حرف علت باہم قرین (متصل) ہون : رَوٰی (= رَوَیَ۔ روایت کرنا)۔ گویا یہ اجوف اور ناقص کا مجموعہ ہے ٭

(۲) لفیف مفروق۔ جس مین دونون حرف علت کے درمیان کوئی حرف صحیح حائل ہو : وَقٰی (= وَقَیَ۔ بچانا) گویا یہ مثال اور ناقص کا مجموعہ ہے ٭

۲۔ لفیف مقرون مین تو صرف ناقص کے تغیرات ہونگے اور مفروق مین مثال اور ناقص دونون کے۔ پس رَوٰی کی گردان رَمٰی کے قیاس پر

تم خود کر سکتے ہو۔ اور وَقٰی کی صرف صغیر ہم ذیل مین لکھ دیتے ہین اس کی صرف کبیر تم بنا لینا :۔

الماضی	المضارع	الامر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
وَقٰی	یَقِیْ (= یَوْقِیْ۔ ف و ی)	قِ	وَاقٍ	مَوْقِیٌّ	وِقَایَۃٌ

تنبیہ ۱۔ قِ (امر) اصل مین اِوْقِیْ تھا۔ واو بروئے قاعدہ (۱۲) حذف ہوا اور ی بروئے قاعدہ (۳۴) حذف ہوئی۔ امر کی پوری گردان اس طرح ہوگی :۔ قِ۔ قِیَا۔ قُوْا۔ قِیْ۔ قِیَا۔ قِیْنَ +

وَقٰی کی گردان باب اِفْتَعَلَ سے اِتَّقٰی (= اِوْتَقٰی ف و ی) یَتَّقِیْ اِتَّقِ مُتَّقٍ

۳۔ فعل رَءٰی (دیکھنا۔ سمجھنا) :۔

ظاہر ہے کہ رَءٰی مین عین کلمہ ہمزہ ہونے کی وجہ سے وہ مہموز العین ہے اور لام کلمہ ی ہونے کی وجہ سے ناقص یائی ہے +

اس کی ماضی کی گردان تو مَرٰی کے جیسی ہوگی۔ مگر مضارع اور امر سے ہمزہ حذف کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ مضارع کی گردان یہ ہے :۔

یَرٰی یَرَیَانِ یَرَوْنَ تَرٰی تَرَیَانِ یَرَیْنَ
تَرٰی تَرَیَانِ تَرَوْنَ تَرَیْنَ تَرَیَانِ تَرَیْنَ
اَرٰی نَرٰی

اور امر حاضر کی گردان یون ہوگی :۔

رَ رَیَا رَوْا رَیْ رَیَا رَیْنَ

تنبیہ ۲۔ رَءٰی کا ماضی اور مضارع ہی کثیر الاستعمال ہے

امر حاضر کا استعمال شاید ہی ہوتا ہو۔ اکثر اس معنی میں اُنظُرْ کا استعمال کرتے ہیں اور جدید محاورے میں اکثر لفظ شُفْ (دیکھ) کا استعمال ہوتا ہے۔

اسم فاعل "مراءٍ" مثل مَرَامٍ کے اور اسم مفعول "مَرْءِیٌّ" مثل مَرْمِیٌّ کے۔

ابواب مزید میں سے صرف باب اَفْعَلَ میں ہمزہ گرا دیا جاتا ہے:۔

اَرٰی یُرِیْ اَرِ مُرِیٌّ مُرَاءٌ اِرَاءَۃٌ

باقی ابواب مزید میں ہمزہ حذف نہیں ہوتا۔ اس کی گردان ناقص کی طرح کرلو۔

باب فَاعَلَ سے۔ رَاءٰی یُرَاءِیْ رَاءِ مُرَاءٍ مُرَائًی

باب اِفْتَعَلَ سے اِرْتَائٰی یَرْتَائِیْ اِرْتَأْ مُرْتَأٍ مُرْتَائًی

۴۔ رَوِیَ یَرْوٰی (سیراب ہونا) قَوِیَ یَقْوٰی (مضبوط ہونا) سَوِیَ یَسْوٰی (برابر ہونا) لفیف مقرون ہیں۔ ان کی گردانیں ناقص یائی (لَقِیَ یَلْقٰی) کے جیسی ہونگی۔ مگر ان کا اسم فاعل نہیں آتا۔ بلکہ اسم صفت فَعِیْلٌ کے وزن پر آتا ہے: رَوِیٌّ (سیراب) قَوِیٌّ (مضبوط) سَوِیٌّ (برابر)۔

۵۔ حَیِیَ (دراصل حَیِیَ (زندہ ہونا) کا مضارع یَحْیٰی اور اسم صفت حَیٌّ (زندہ) ہے۔

باب اَفْعَلَ سے اَحْیٰی، یُحْیِیْ، اَحْیِ مصدر اِحْیَاءٌ (زندہ کرنا)

باب فَعَلَ سے حَیَّ، یُحَیِّیْ، حَیِّ مصدر تَحِیَّۃٌ (زندہ رکھنا۔ مراسم آداب بجا لانا)

باب اِسْتَفْعَلَ سے اِسْتَحْیٰی، یَسْتَحْیِیْ، اِسْتَحْیِ مصدر اِسْتِحْیَاءٌ (شرم کرنا)

اس کی گردان یوں بھی ہوتی ہے: اِسْتَحْیٰ، یَسْتَحْیِیْ، اِسْتَحْیِ +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۹

سَہٰی (و-ن) بھولنا۔ غفلت کرنا	فِرَاسَۃٌ عقل کی تیزی
مَاتَ (و-ن) مرنا (۱) مار ڈالنا	قَفَا پیٹھ
وَلِیَ (س-یَلِیْ) قریب ہونا۔ والی ہونا (۲) والی بنانا۔ پیٹھ پھیرنا	قَطُّ کبھی نہیں (زمانۂ ماضی کی نفی کیلئے مخصوص ہے
حَزِیْنٌ غمگین	کَاَنَّ گویا کہ۔ جیسا کہ
سَاہٍ (اسم فاعل سَہٰی سے) غافل۔ بھولنے والا	کَاَنَّکَ گویا کہ تو
سُرُوْرٌ خوشی	مَنَامٌ نیند
سَبٌّ گالی	نَضْرَۃٌ تازگی
سَلِیْمٌ درست۔ تندرست	وَقُوْدٌ ایندھن
	وَیْلٌ بڑی مصیبت۔ عذاب

مشق نمبر ۳۲

(۱) قِ فَاکَ (دیکھو درس ۱۱-۲) کَیْ لَا یُضْرَبَ قَفَاکَ (۲) اِسْتَحْیِ مِنَ اللّٰہِ (۳) ھَلْ لَا تَسْتَحْیُوْنَ یَا اَوْلَادُ (۴) لِمَ لَا تَقِیْ لِسَانَکَ مِنَ الْکَذِبِ (۵) اِتَّقِ اللّٰہَ وَاتَّقِ مِنَ الْمَعْصِیَۃِ (۶) کَانَ وَلِیُّ ھٰرُوْنَ الرَّشِیْدُ عَبْدًا حَبْشِیًّا عَلٰی مِصْرَ (۷) لَمْ اَرَ مِثْلَ ھٰذِہِ الْاِبْنَۃِ قَطُّ (۸) مَالِیْ (دیکھو مشق ۱۹ حاشیہ ۱) اَرَاکَ حَزِیْنًا (۹) ھَلْ رَاَیْتُمُوْنِیْ اَنِّیْ سَاہٍ (۱۰) مَا تَرٰی* فِیْ ھٰذِہِ الْمَسْئَلَۃِ اَیُّھَا الْفَاضِلُ (۱۱) اَرٰی

* ترٰی کا معنی دیکھنا بھی ہے لیکن محاورے میں یہ مطلب لیا جاتا ہے "تیری (آپ کی) رائے کیا ہے"

اِنَّہٗ لَیْسَ بِشَیْخٍ (۱۲) اُعْبُدِ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ (الحدیث) (۱۳) اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَرٰی بِنُوْرِ اللّٰہِ (الحدیث)

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱۴) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ (۱۵) فَوَقٰھُمُ اللّٰہُ شَرَّ ذٰلِکَ الْیَوْمِ وَلَقّٰھُمْ نَضْرَۃً وَّ سُرُوْرًا (۱۶) وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْھَآ اَوْ رُدُّوْھَا (۱۷) اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ (۱۸) قَالَ (اِبْرَاھِیْمُ لِاِبْنِہٖ) اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی (۱۹) قَالَ (مُوْسٰی) رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْکَ قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ وَلٰکِنِ انْظُرْ اِلَی الْجَبَلِ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ (۲۰) وَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِھِمْ سَاھُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ (۲۱) اِذْ قَالَ اِبْرَاھِیْمُ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ قَالَ (اَلْمَلِکُ الْکَافِرُ) اَنَا اُحْیٖ وَاُمِیْتُ

اُردو سے عربی مین ترجمہ کرو

(۱) اپنا منہ بچاؤ تاکہ تمھاری پیٹھ پر مار نہ پڑے (تمھاری پیٹھ ماری نہ جائے) (۲) اے لڑکیو! کیا تم شرم نہین کرتی ہو؟ (۳) تم اپنی زبان گالی سے کیون نہین بچاتے؟ (۴) اے میری بہن! اللہ سے ڈرو اور گناہ سے پرہیز کر (۵) مسلمانون کے خلیفہ نے مجھے بغداد کا گورنر (والی) بنایا (۶) ہم نے کبھی مثل اس پھول کے نہ دیکھا (۷) کیا تو دیکھ رہا تھا کہ ہم تیری طرف آتے ہین (۸) اے عالمو! اس مسئلہ مین آپ کی کیا رائے ہے (آپ کیا دیکھتے ہین)

(۹) ہماری رائے ہے (ہم دیکھتے ہیں) کہ وہ صحیح ہے (۱۰) اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اُسے دیکھتے ہو کیونکہ گو تم اُسے نہیں دیکھتے لیکن وہ تو تمھیں دیکھ رہا ہے (۱۱) سچے مسلمان اللہ کے نور سے دیکھتے ہیں پس تم اُن کی تیز بینی سے ڈرا کرو (۱۲) ایمان والے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو (دوزخ کی) آگ سے بچائیں (۱۳) مجھے بتاؤ جو تم دیکھ رہے ہو ؛

الدرس السادس والثلثون

بقیہ ابواب الثلاثی المزید

۱- پہلے حصہ میں ثلاثی مزید کے دس ابواب لکھے گئے ہیں وہی کثیر الاستعمال ہیں۔ اور قرآن مجید میں انہی کا استعمال ہوا ہے ؛

باقی دو باب یعنی ثلاثی مزید کا گیارھوان اور بارھوان باب جو قلیل الاستعمال ہیں ذیل میں لکھے جاتے ہیں :-

(۱۱) اِفْعَوْعَلَ : اِخْشَوْشَنَ (بہت سخت ہونا)

الماضی	المضارع	الامر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
اِخْشَوْشَنَ	یَخْشَوْشِنُ	اِخْشَوْشِنْ	یَخْشَوْشِنُ	+	اِخْشِیْشَانٌ

(۱۲) اِفْعَوْلَ : اِجْلَوَّذَ (تیز دوڑنا)

اِجْلَوَّذَ	یَجْلَوِّذُ	اِجْلَوِّذْ	مُجْلَوِّذٌ	+	اِجْلِوَّاذٌ

تنبیہ ۱- مذکورہ دونوں ابواب لازم ہیں اس لئے ان سے فعول نہیں آتا اور دونوں کے عنوان میں مبالغہ پایا جاتا ہے ؛

کتب صرف مین ثلاثی مزید کے اور بھی کئی ابواب لکھے ہین۔ جن مین سے اکثر فَعلَلَ کے ہموزن ہین۔ اور باقی چند ابواب رباعی مزید کے تینون ابواب (تَفَعْلَلَ، اِفْعَنْلَلَ اور اِفْعَلَلَّ) کے ہموزن ہین۔ فرق اتنا ہے کہ ان مین اصلی حروف تین ہی ہین۔ وہ تمام ابواب بہت کم استعمال ہوتے ہین اس لئے اِس ابتدائی کتاب مین انھین درج کرنے کی ضرورت نہین +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۰

اِحْدَوْدَبَ (۱۱) کوزہ پشت ہونا	کَادَ (یَکَادُ) قریب ہونا
اِخْلَوْلَقَ (۱۱) کپڑے کا پرانا ہونا	اَرِیکَۃٌ (ج اَرَائِکُ) زینت دار کرسی
اِخْرَوَّطَ (۱۲) لکڑی کا تراشنا	جَوَادٌ (ج جِیَادٌ) تیز گھوڑا
اِغْلَوَّطَ (۱۲) اونٹ کی گردن پکڑکے چڑھنا	ظَهْرٌ (ج اَظْهَارٌ) پیٹھ
اِمْلَوْلَحَ (۱۱) پانی کا کھارا ہونا	عُرْفَۃٌ (ج عُرَفٌ) گھونٹ
سَبَقَ (ض) آگے بڑھنا	فَاخِرَۃٌ اعلیٰ درجے کی۔ امیرانہ

مشق نمبر ۳۳

(۱) اِحْدَوْدَبَ الرَّجُلُ وَاخْشَوْشَنَ ظَهْرُهٗ (۲) اِخْلَوْلَقَتْ ثِیَابُ الْعَبْدِ (۳) اِغْلَوَّطْنَا النَّاقَۃَ فَاجْلَوَّذَتْ وَکَادَتْ تَسْبِقُ الْاَفْرَاسَ (۴) اِخْرَوِّطْ اَیُّهَا النَّجَّارُ ذَاکَ الْخَشَبَ وَاصْنَعْ مِنْهُ اَرِیکَۃً فَاخِرَۃً (۵) اِمْلَوْلَحَ مَاءُ النَّهْرِ حَتّٰی لَا یَقْدِرُ اَحَدٌ اَنْ یَّشْرَبَ مِنْهُ غُرْفَۃً وَاحِدَۃً (۶) قَدْ تَجَلَّوَّذُ نَاقَۃٌ حَتّٰی تَسْبِقُ الْجِیَادَ +

سوالات نمبر ۱۰

(۱) ناقص کا دوسرا نام کیا ہے؟

(۲) حالت جزمی مین فعل ناقص کے لام کلمہ کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے؟

(۳) کس باب سے ناقص واوی کی گردان ناقص یائی کے بالکل مشابہ ہوتی ہے؟

(۴) ذیل کے صیغے پہچانو اور اُن کی اصلیت بتاؤ:-

دَعَوْنَ رَضُوا يَدْعُوْنَ
تَدْعُوْنَ تَرْضَيْنَ تُلْقَيْنَ
اِرْمِ اِرْمِيْ لَقُوْا
مَدْعَىً مِدْعَاءٌ مَرَامِيْ
مَرَامِيُّ اَدْعٰى اَلْقٰى
قِ قُوْا قِيْنَ
اَلْمَوْلٰى دَاعُوْنَ اَرِ
اَرِيْ يَرَوْنَ حَيُّوْا
اَسْتَحْيِ اِسْتَحْيِ يَحْيٰى
تَحِيَّةً اِتَّقُوْا

(۵) ناقص سے مضارع مجہول کی گردان مین کون کون سے صیغے باہم مشابہ ہین؟

(۶) ناقص سے باب فَعَّلَ کا مصدر کیسے آتا ہے؟

(۷) ناقص سے باب افعل، استفعل کے مصدر مین کیا تغیر ہوتا ہے؟

(۸) لفیف کی تعریف کرو اور اس کی قسمین بتاؤ۔

(۹) لفیف کی کون سی قسم مین تغیر زیادہ ہوتا ہے؟

(۱۰) ثلاثی مزید کے کُل ابواب کتنے ہین اور اُن مین قلیل الاستعمال ابواب کتنے ہین؟

الدرس السابع والثلثون

خاصیات الابواب

۱۔ فعل مجرّد کو ابواب مزید کی طرف نقل کرنے سے ان میں کئی خاص معانی پیدا ہوتی ہیں جو ان ابواب کی خاصیت کہلاتی ہیں +

خود مجرّد کے ابواب میں سے ہر ایک باب کی بھی کچھ خصوصیتیں ہیں لیکن ان کی طرف توجہ بہت کم کیجاتی ہے۔ البتہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ باب سَمِعَ میں زیادہ تر اوصاف عارضی اور عوارض نفسانی کے معنی پائے جاتے ہیں : فَرِحَ (خوش ہونا) حَزِنَ (غمگین ہونا) وَجِلَ (ڈرنا) دوسرے یہ کہ باب سَمِعَ اکثر لازم ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے +

باب کَرُمَ میں اوصاف دائمی کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اور وہ ہمیشہ لازم ہوتا ہے: حَسُنَ (خوبصورت ہونا) شَجُعَ (بہادر ہونا) جَبُنَ (بزدل ہونا)

باب فَتَحَ میں یہ خصوصیت ہے کہ اس باب سے جتنے فعل آتے ہیں ان کے عین یا لام کلمہ کی جگہ حرف حلقی (دیکھو درس ۲۶ تنبیہ ۲) ضرور ہوگا صرف چند مادّے اس سے مستثنیٰ ہیں +

باب حَسِبَ سے صرف دو فعل صحیح آئے ہیں : حَسِبَ اور نَعِمَ (تروتازہ ہونا) اور چند افعال مثال واوی کے آئے ہیں : وَرِمَ (سوج جانا) وَرِثَ (وارث ہونا) +

۲۔ ابواب ثلاثی مزید کی خاصیات حسب ذیل ہیں :—

تنبیہ ۱۔ ذیل مین لفظ ماخذ بہت جگہ آئیگا اس سے مراد وہ لفظ ہے جو مصدر نہ ہو اور اس سے کوئی فعل بنا لیا جاے۔ جیسے عراق سے اَعْرَقَ (عراق مین پہنچا) پس لفظ عراق اَعْرَقَ کا ماخذ ہے۔

(۱) باب اَفْعَلَ

خاصیات	امثلہ
۱ تعدیہ۔ لازم کو متعدی بنانا	ذَهَبَ (جانا) سے اَذْهَبَ (لیجانا)
۲ بلوغ۔ ماخذ مین آنا یا ماخذ مین پہونچنا	اَصْبَحَ زَيْدٌ (زید ... ہوا) ماخذ صُبح اَعْرَقَ خَالِدٌ (خالد ... پہونچا) ماخذ عراق
۳ وجدان۔ ماخذ سے متصف پانا	اَعْظَمْتُهُ (مین اُسے ... پایا) ماخذ عظمت
۴ صیرورت۔ صاحب ماخذ ہونا	اَثْمَرَ الشَّجَرُ (درخت پھلدار ہوا) ماخذ ثمر
۵ نسبۃ الی الماخذ۔ ماخذ کی طرف نسبت کرنا	اَكْفَرْتُهُ (مین نے اُسے کفر کی طرف منسوب کیا) ماخذ کُفر
۶ ابتداء۔ نے معنی کیلئے آنا جو مجرد کے معنی سے بالکل الگ ہون	اَشْفَقَ زَيْدٌ (زید ڈرا) ماخذہ عربی شَفَقَ مہربانی کرنا

(۲) باب فَعَّلَ

۱ تَعْدِیَہ	فَرِحَ (خوش ہونا) سے فَرَّحَ خوش کرنا
۲ بُلوغ	عَمَّقَ الْمَاءُ پانی عُمق (گہرائی) مین پہنچا
۳ صَیرورت	نَوَّرَ الشَّجَرُ (درخت شگوفہ دار ہوا) ماخذ نُور = کلی۔ شگوفہ
۴ نسبت الی الماخذ	فَسَّقْتُهُ (مین نے اُسے فسق کی طرف منسوب کیا)

خاصیات	امثلہ
۵ اِبْتِدا	کَلَّمْتُہٗ (مین نے اس سے کلام کیا) مادہ کَلْم = زخمی کرنا
۶ تَحْوِیل = کسی چیز کو پھیر کر ماخذ یا مثل ماخذ بنانا	نَصَّرَ زَیْدٌ یَھُوْدِیًّا (زید نے ایک یہودی کو نصرانی بنایا) ماخذ نَصْرَانِیَّۃ = عیسائی
۷ تَکْثِیر = کثرت ظاہر کرنا	قَطَّعَ (ٹکڑے ٹکڑے کر دینا) یعنی بہت سے ٹکڑے کر ڈالنا
۸ قَصْر = بڑی بات کو کوتاہ کر دینا	کَبَّرَ (اَللّٰہ اکبر کہنا) سَبَّحَ (سُبْحَانَ اللّٰہ کہنا)
	(۳) باب فَاعَلَ
۱ مُشَارَکَت = کسی کام مین دو شخصون کا باہم شریک ہونا	قَاتَلَ زَیْدٌ عَمْرًا (زید اور عمرو باہم لڑے)
۲ مُوَافَقَتِ مجرّد = مجرّد کے ہم معنی ہونا	سَافَرَ حَامِدٌ سَفَرَ کا ہم معنی ہے (حامد نے سفر کیا)
۳ مُوافقتِ اَفْعَلَ	بَاعَدْتُہٗ بمعنی اَبْعَدْتُہٗ (مین نے اسے دور کیا)
۴ موافقت فَعَّلَ	ضَاعَفَ بمعنی ضَعَّفَ (کئی چند کرنا)
	(۴) باب تَفَاعَلَ
۱ مشارکت *	تَضَارَبَ خَالِدٌ وَعَابِدٌ (خالد اور عابد نے باہم مار پیٹ کی)
۲ تخییل = خود مین ایسی صفت ظاہر کرنا جو موجود نہ ہو	تَمَارَضَ یُوْسُفُ (یوسف نے خود کو مریض ظاہر کیا)

* باب فَاعَلَ اور تَفَاعَلَ دونون مین مشارکت کے معنی ہوتے ہین۔ لیکن فرق یہ ہے کہ باب فَاعَلَ مین بظاہر پہلا اسم فاعل اور دوسرا مفعول ہوتا ہے اور تَفَاعَلَ مین دونون فاعل ہوتے ہین +

خاصیات	امثلہ
۳ مطاوعت فَاعَلَ یعنی فَاعَلَ کے بعد اس لئے آنا کہ پہلے فعل کا اثر قبول کیا جانا سمجھا جائے	نَاوَلْتُہٗ فَتَنَاوَلَ (مین نے اسے دیا تو اس نے لے لیا)
۴ اِبْتِدا	تَبَارَكَ اللّٰہُ (اللہ برکت والا ہے) مادہ بَرَكَ = اونٹ کا بیٹھنا)
	(۵) باب تَفَعَّلَ
۱ تکلّف = کسی صفت کو خود مین بہ تکلف پیدا کرنا	تَشَجَّعَ مَحْمُوْدٌ (محمود بہ تکلف بہادر بنا)
۲ تَجَنُّب = ماخذ سے بچنا	تَاَثَّمَ عَلِیٌّ (علی گناہ سے بچا) ماخذ اِثْم = گناہ
۳ اِتِّخَاذ = کسی چیز کو ماخذ بنالینا	تَبَنَّیْتُ اَحْمَدَ (مین نے احمد کو بیٹا بنا لیا) ماخذ اِبْن = بیٹا
۴ تَحَوُّل = کسی چیز کا عین ماخذ یا مثل ماخذ ہونا	تَنَصَّرَ یَھُوْدِیٌّ (ایک یہودی نصرانی ہو گیا) ماخذ نَصْرَانِی
۵ صَیرورت	تَمَوَّلَ (مالدار ہونا) ماخذ مال
۶ اِبتدا	تَکَلَّمَ (کلام کرنا) مادہ کَلِمَ = زخمی کرنا
	(۶) باب اِفْتَعَلَ
۱ اِتِّخَاذ	اِحْتَجَرَ اَلْفَأْرُ (چوہے نے بِل بنایا) ماخذ حُجْر = بِل

خاصیات	امثلہ
۲ مُطَاوَعَتِ فَعَّلَ	حَمَّلْتُہٗ فَتَحَمَّلَ (مین نے اُس پر لادا تو وہ لدگیا)
	(۷) باب اِنْفَعَلَ
۱ لزوم = لازم ہونا	کَسَرَ (توڑنا) سے اِنْکَسَرَ (ٹوٹنا)
۲ مُطَاوَعَتِ فَعَّلَ	کَسَّرْتُہٗ فَانْکَسَرَ (مین نے اسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا)
۳ مطاوعت مجرّد	قَطَعْتُہٗ فَانْقَطَعَ (مین نے اُسے کاٹا تو وہ کٹ گیا)
۴ ابتدا	اِنْطَلَقَ (چلنا) مادہ طَلَقَ = جدا ہونا
	(۸) و (۹) باب اِفْعَلَّ و اِفْعَالَّ
۱ لُزوم یہ دونون باب ہمیشہ لازم ہوتے ہین اور ۲ لون رنگ کے معنی مین	اِحْمَرَّ، اِحْمَارَّ (سرخ ہونا)
۳ عیب یا عیب کے معنی مین آتے ہین	اِحْوَلَّ، اِحْوَالَّ (بھینگا ہونا)
	(۱۰) اِسْتَفْعَلَ
۱ اِتّخاذ	اِسْتَوْطَنْتُ الْھِنْدَ (مین نے ہندوستان کو وطن بنایا)
۲ طَلَب	اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ (مین اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہون)
۳ قَصْر	اِسْتَرْجَعَ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنا)
۴ حِسبان = گمان کرنا	اِسْتَحْسَنْتُہٗ (مین نے اسے اچھا گمان کیا)
	(۱۱) اِفْعَوْعَلَ
۱ لُزوم ۲ مبالغہ	اِخْشَوْشَنَ (بہت سخت ہونا)

خاصیات	امثلہ
	(۱۲) باب اِفْعَوْعَلَ
۱ لزوم ۲ مبالغہ ۳ ابتدا } اکثر لازم ہوتا ہے معنی میں مبالغہ ہوتا ہے اس باب کا کوئی فعل مادہ مجرد کے ہم معنی نہیں ہے	اِجْلَوَّذَ (تیزی سے دوڑنا)
	ابواب رباعی مجرد و مزید فیہ
	(۱) باب فَعْلَلَ
۱ قصر	حَمْدَلَ (الحمد للہ کہنا) بَسْمَلَ (بسم اللہ کہنا)
۲ اِلباس کسی کو ماخذ پہنانا	بَرْقَعْتُهٗ (میں نے اسے برقع پہنایا) ماخذ بُرْقَعٌ = برقع
۳ اِتخاذ	قَنْطَرَ (پل بنانا) ماخذ قَنْطَرَةٌ = پل
	(۲) تَفَعْلَلَ
۱ تحوّل	تَزَنْدَقَ (زندیق ہوجانا) ماخذ زِنْدِیْق = بے دین
۲ مطاوعت فَعْلَلَ	دَحْرَجْتُ الْكُرَةَ فَتَدَحْرَجَ (میں نے گیند لڑھکایا تو وہ لڑھک گیا)
۳ تَلَبُّس = ماخذ کو پہن لینا	تَبَرْقَعَتْ زَيْنَبُ (زینب نے برقع پہنا)
	(۳) باب اِفْعَلَلَّ
۱ ابتدا ۲ مبالغہ	اِشْرَأَبَّ (نہایت چوکنا ہونا)

(۴) باب اِفْعَنْلَلَ

۱ مبالغہ	اِحْرَنْجَمَ (بہت جمع کرنا)
۲ ابتدا	اِعْرَنْفَطَ الرَّجُلُ (مرد منقبض ہوگیا)

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۱

اِنْ اگر۔ نہیں	ظَنٌّ گمان
اَلْاَبُ الْیَسُوْعِیُّ پادری	عَابِدٌ (ج عَبَدَۃٌ) پوجنے والا
اَسَفٌ افسوس	عَلَیْكَ تجھ پر۔ تجھ پر لازم ہے
اَخْتَانَ (و۔ن) خیانت کرنا	فِطْرَۃٌ اصلی طبیعت۔ طبعی دین۔ اسلام
اِسْتَغَاثَ (و۔ث) فریاد چاہنا	مَجَّسَ (۲) مجوسی بنانا
اَكْلٌ کھانا	مُسْتَشْرِقٌ مغرب (یورپ) کا وہ شخص جو مشرق (ایشیا) میں رہکر اہل مشرق کے حالات سے اچھی واقفیت حاصل کرے
اِنْتَشَرَ پھیل جانا	مَنْسُوْخٌ رد کیا ہوا
تِجَارَۃٌ بیوپار	مَوْلُوْدٌ بچہ
تَدَیَّنَ کسی دین پر چلنا	نَائِبَۃٌ (ج نَوَائِبُ) آفت
ثَلٰثُوْنَ ۳۳	نُصُبٌ تھان یا مقبرہ وغیرہ جسے پوجا جائے
سُوْءٌ برا	هَوَّدَ (۲) یہودی بنانا
شُرْبٌ پینا	اَلْیَابَانُ جاپان
شَرْقِیٌّ مشرق کا رہنے والا	
صَنَاعَۃٌ ہنرمندی	
صَنَمٌ بت	

مشق نمبر ۳۸

(۱) فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا إِنْ هٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ (۲) لَمَّا أَصْبَحَتْ عَلَيْهِمُ الْمَصَائِبُ وَأَمْسَتْ عَلَيْهِمُ النَّوَائِبُ قَامُوا يَسْتَغِيثُونَ اللّٰهَ وَحْدَهُ وَأَعْرَضُوا عَنْ أَصْنَامِهِمْ وَأَنْصَابِهِمْ (۳) كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ (۴) أَلَا بَأْسَ الْيَسُوعِيُّونَ انْتَشَرُوا فِي الْبِلَادِ وَنَصَرُوا كَثِيرًا مِنَ الْهُنُودِ وَعُبَّدَةِ الْأَصْنَامِ وَالْأَسَفُ عَلَى بَعْضِ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ تَنَصَّرُوا لِاتِّبَاعِ الشَّهَوَاتِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ أَنَّ التَّنَصُّرَانِيَّةَ دِينٌ مَنْسُوخٌ لَا يَقْدِرُ الْيَسُوعِيُّونَ بِأَنْفُسِهِمْ أَنْ يَتَدَيَّنُوا بِهَا (۵) سَبِّحُوا بَعْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ مَرَّةً وَحَمِّدُوا ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَكَبِّرُوا ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ (۶) لَا تَكْثُرُوا وَلَا تُقَتِّرُوا أَحَدًا بِالظَّنِّ السُّوءِ (۷) تَمَوَّلَ أَهْلُ أَمْرِيكَا وَأُرْتَا وَأَلْمَانِيَا بِالتِّجَارَةِ وَالصِّنَاعَةِ (۸) إِذَا سَمِعْتُمْ مَوْتَ أَحَدٍ أَوْ أَصَابَكُمْ مُصِيبَةٌ فَاسْتَرْجِعُوا (۹) وَجَدْنَا كَثِيرًا مِنَ الْمُسْتَشْرِقِينَ تَحْتَ الْبَحْثِ فِي بَيَانِ أَحْوَالِ الشَّرْقِيِّينَ وَالْمُسْلِمِينَ خُصُوصًا (۱۰) تَمَلَّكْ بِالصَّبْرِ قَبْلَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ بَعْدَهُمَا

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالثَّلٰثُونَ

اَلْأَعْمَالُ التَّامَّةُ وَالنَّاقِصَةُ

(۱) اعمال تامہ وہ ہیں جو اگر لازم (دیکھو درس ۱۹-۱) ہوں تو

صرف فاعل کے ساتھ ملکر پوری بات (مرکب تام یا جملہ) بنجائین اور متعدی (دیکھو درس ۱۸) ہون تو فاعل اور مفعول کے ساتھ ملکر: جَاءَ زَيْدٌ (زید آیا) اور ضَرَبَ زَيْدٌ فَرَسًا (زید نے گھوڑے کو مارا)

عام افعال اسی قسم کے ہوتے ہین +

۲۔ افعال ناقصہ وہ جو ہین تو "لازم" لیکن فاعل پر تمام نہین ہوتے بلکہ ان کے فاعل کے متعلق کسی صفت کے بیان کرنے کی ضرورت باقی رہتی ہے صَارَ زَيْدٌ (زید ہوگیا) یہ کوئی پوری بات نہین ہوتی جب تک کہ یہ نہ کہین کہ وہ کیا ہوگیا۔ پس جب کہا جائیگا صَارَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید غنی ہوگیا) تو ایک بات پوری ہوگی +

تنبیہ ۱۔ پچھلے سبقون مین جو افعال ناقصہ (= معتل اللام) مذکور ہوئے ہین وہ لفظ کے لحاظ سے ناقص ہین یعنی ان کے آخر مین حرف علت آتا ہے اور یہ افعال ناقصہ معنی کے لحاظ سے ناقص ہین +

۳۔ فعل ناقص کے فاعل کو اس کا اسم اور صفت کو اس کی خبر کہتے ہین +

۴۔ فعل ناقص کا اسم حالت رفعی مین ہوتا ہے اور خبر حالت نصبی مین: كَانَ خَالِدٌ شُجَاعًا (خالد بہادر تھا)

۵۔ افعال ناقصہ یہ ہین :-

كَانَ (تھا۔ ہوا۔ ہے) صَارَ (ہوا) أَصْبَحَ (صبح کے وقت ہوا۔ ہوا) أَمْسَى شام کے وقت ہوا۔ ہوا) أَضْحَى (چاشت کے وقت ہوا۔ ہوا) ظَلَّ (دن مین

ہوا۔ ہوا) بَاتَ (رات مین ہوا۔ ہوا) دَامَ (ہمیشہ ہوا۔ رہا) مَازَالَ (ہمیشہ ہوا۔ رہا) مَابَرِحَ (ہمیشہ رہا) مَافَتِئَ (ہمیشہ رہا) مَاانْفَكَّ (ہمیشہ رہا) مَادَامَ (جبتک رہا) لَيْسَ (نہین ہے)

تنبیہ ۲۔ مذکورہ سب صیغے ماضی کے ہین۔ ان کے مصدری معنی کی بجائے ماضی ہی کے معنی لکھنے مناسب معلوم ہوئے +

۶۔ لَيْسَ کے سوا باقی سب مذکورہ افعال ناقصہ سے مضارع بھی بن سکتا ہے اور اکثر سے امر اور نفی بھی بنتا ہے +

۷۔ مذکورہ افعال کے متعلق کچھ ضروری باتین ذیل مین لکھی جاتی ہین:-

(۱) افعال نمبر ۳ سے نمبر ۱۳ تک کے معنون مین کبھی وقت کا لحاظ نہین رکھا جاتا بلکہ صرف "ہونا" ان کے معنی ہوتے ہین: اَصْبَحَ مَحْمُوْدٌ غَنِيًّا (زید صبح کو غنی ہوگیا۔ یا زید غنی ہوگیا)

(۲) نمبر ۸ (دَامَ) کو اکثر دعا کے موقع پر استعمال کرتے ہین: دَامَ عَدُوُّكَ مَخْذُوْلًا (تیرا دشمن ہمیشہ ذلیل رہے)

(۳) نمبر ۱۰ سے ۱۳ تک اپنے خبر کے استمرار (ہمیشگی) کے لئے استعمال ہوتے ہین: مَازَالَ زَاهِدٌ ذَكِيًّا (زاہد ہمیشہ تیز فہم رہا)

ان چار فعلون مین "ما" نافیہ (نفی کے معنی پیدا کرنے والا) ہے چونکہ ان چارون فعلون مین "قائم ہونے" کی نفی ہے۔ اس لئے اس پر ما نافیہ لگانے سے نفی کی نفی ہوجاتی ہے اور "قائم رہنا" کے معنی پیدا ہوتے ہین: زَالَ کے معنی ہین زائل ہوا یعنی قائم نہ رہا تو مَازَالَ کے معنی ہونگے زائل نہ ہوا

یعنی قائم رہا۔ اسی طرح مَابَرِحَ وغیرہ +

(۴) مَادَامَ میں "ما" ظرفیہ ہے جس کے معنی ہیں "جب تک" اسی لئے مادام کے قبل ہمیشہ ایک جملے کی ضرورت ہوتی ہے: قَامَ التَّلَامِذَةُ مَادَامَ الْاُسْتَاذُ قَائِمًا (شاگرد لوگ کھڑے رہے جب تک کہ اُستاد کھڑا رہا)

(۵) لَیْسَ نفی کے لئے آتا ہے: لَیْسَ الْوَلَدُ عَالِمًا (لڑکا عالم نہیں ہے)

(۶) کَانَ کبھی ثَبَتَ (موجود ہونا) کے معنی میں ہوتا ہے اور اس وقت وہ تامہ بھی ہوتا ہے۔ یعنی صرف فاعل پر تمام ہوجاتا ہے: کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ غَیْرُہٗ (اللہ ہی موجود تھا اور اس کے سوا کوئی موجود نہ تھا)

اسی طرح اَصْبَحَ اور اَمْسٰی کے معنی جب "صبح کرنا" اور "شام کرنا" ہونگے تو وہ تامہ ہونگے: اَصْبَحْنَا بِالْخَیْرِ (ہم نے خیریت کے ساتھ صبح کی)

دَامَ بھی کبھی تامہ ہوتا ہے: دَامَ مَجْدُکُمْ (تمہاری بزرگی ہمیشہ ہے)

(۷) کَانَ اور دَامَ کی گردان میں قَالَ یَقُوْلُ کے جیسی ہوگی اور صَارَ اور بَاتَ کی گردان میں بَاعَ کے جیسی اور مَازَالَ کی خَافَ کے جیسی ہوگی +

لَیْسَ (لَیْسَ) کی صرف ماضی کی گردان مستعمل ہے جو یہ ہے:-

لَیْسَ، لَیْسَا، لَیْسُوْا، لَیْسَتْ، لَیْسَتَا، لَسْنَ، لَسْتَ، لَسْتُمَا لَسْتُمْ، لَسْتِ، لَسْتُمَا، لَسْتُنَّ، لَسْتُ، لَسْنَا +

(۸) کَانَ کے مضارع پر کوئی حرف جازم (دیکھو درس ۲۱-۲) داخل ہو تو کبھی آخر کا نون حذف بھی کردیتے ہیں یعنی لَمْ یَکُنْ سے لَمْ یَکُ، لَمْ تَکُنْ سے لَمْ تَکُ۔ لَمْ اَکُنْ سے لَمْ اَکُ اور لَمْ نَکُنْ سے لَمْ نَکُ ہوجاتا ہے

لَمْ أَكُ جَبَّارًا شَقِيًّا (میں جابر بدبخت نہیں ہوں) +

لیکن جب مابعد کے ساتھ ملا کر پڑھنا ہوگا تو نون حذف نہیں کیا جا سکتا لَمْ يَكُنِ الْوَلَدُ كَاذِبًا (لڑکا جھوٹا نہیں ہے) اس جگہ لَمْ يَكُ الْوَلَدُ نہیں کہہ سکتے +

۸ - دعا کے موقع پر اکثر ماضی ہی کا صیغہ استعمال کرتے ہیں اور معنی مضارع کے لئے جاتے ہیں۔ نیز یہ کہ بجائے مائے نافیہ کے لَا کا استعمال کرتے ہیں:
لَا زِلْتُمْ سَالِمِينَ (تم ہمیشہ سلامت رہو) +

۹ - فعل ناقص کی خبر کی جگہ فعل بھی آجاتا ہے: مَا بَرِحَ يُجَرِّبُ (ہمیشہ تجربہ کرتا رہا) +

۱۰ - ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:-

(۱) كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ (تم عدل پر خوب قائم رہو)

(۲) قَدْ يَصِيرُ الْفَاسِقُ صَالِحًا (کبھی بدکار نیک بخت بن جاتا ہے)

(۳) مَا زِلْنَا نَرَى عَجَائِبَ خَلْقِ اللهِ

تنبیہ - تم پڑھ چکے ہو کہ مبنی کی آخری حرکت یا سکون حالتوں کے اختلاف سے بدلا نہیں کرتے۔ اعراب کے محل و موقع کے لحاظ سے اس پر اعراب فرض کر لیتے ہیں اور ایسے فرضی اعراب کو اعراب محلی کہتے ہیں۔ یعنی اگر وہ اسم مبنی حالت رفعی میں ہو تو کہینگے وہ مرفوع المحل یا محلاً مرفوع ہے: جَاءَ هٰذَا اور حالت نصبی میں ہو تو کہینگے وہ منصوب المحل یا محلاً منصوب ہے: رَأَيْتُ

هٰذَا اور حالت جرّی مین ہو تو کہینگے مجرور المحل یا محلاً مجرور ہے، قُلتُ لِهٰذَا

اسی طرح بعض اسماء معرب پر بھی بعض اوقات اعراب ظاہری نہین دیا جاتا، قاضٍ اور اَلقَاضِی پر مرفع اور جرّ ظاہر مین نہین دیا جاتا، عَصًا اور اَلعَصَا پر کوئی اعراب نہین پڑھا جاتا۔ حالت کے مطابق فرض کرلیا جاتا ہے۔ اس کو اعراب تقدیری کہتے ہین +

اچھا اب مذکورہ جملون کی تحلیل اس طرح کرو :-

(۱) (کُونُوا) فعل ناقص، امر، مبنی ہے، اس مین جمع مذکر مخاطب کی ضمیر ہے اور وہی اس کا اسم ہے جو کہ مرفوع المحل ہے۔ کیونکہ ضمیرین مبنی ہوتی ہین۔ (قَوَّامِینَ) خبر ہے فعل ناقص کی۔ اور اسی لئے منصوب ہے۔ اس کا نصب یِنَ سے آیا ہے کیونکہ وہ جمع مذکر سالم ہے (دیکھو درس ۱۰-۵)۔ (بِ) حرف جار (اَلقِسطِ) مجرور، جار مجرور ملکر متعلق قَوَّامِینَ سے ہوئے۔ فعل ناقص اسم وخبر کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ ہوا +

(۲) (قَدْ) حرف تقلیل (یَصِیرُ) فعل ناقص، مضارع، مرفوع ہے (اَلفَاسِقُ) اسم ہے فعل ناقص کا مرفوع۔ (صَالِحًا) خبر فعل ناقص کی منصوب۔ فعل ناقص اسم وخبر کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ ہوا +

(۳) (مَازِلْنَا) فعل ناقص ماضی، مبنی۔ اس مین ضمیر جمع متکلم کی ہے وہی اس کا اسم ہے مرفوع المحل ہے۔ (نَرَی) فعل مضارع اس مین ضمیر ہے جمع متکلم کی وہی اس کا فاعل ہے۔ (عَجَائِبَ) مفعول ہے

اسی لئے منصوب ہے پھر وہ مضاف ہے (خَلْق) مضاف الیہ ہے اسی لئے مجرور ہے۔ فعل اپنے فاعل و مفعول کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے فعل ناقص کی۔ منصوب المحل ہے۔ فعل ناقص اسم و خبر کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ ہوا +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۲

اِخْتَرَعَ (۶) کوئی نئی چیز ایجاد کرنا	سَوَاءٌ - برابر
اِدِیسُونُ - ایڈیسن - امریکہ کا ایک مشہور موجد ہے	طِفْلٌ - کچھڑ
اَلْاَمْرِیکِیُّ - امریکہ کا رہنے والا	فَتَاۃٌ - جوان عورت - اس کا مذکر فَتًی (جوان مرد) ہے۔
اِنْتَضَحَ (۶) رسوا ہونا - فضیحت ہونا	فَضْلٌ - مہربانی
اِمْتَحَنَ - امتحان کرنا - آزمانا	اَلْفُونُوغْرَاف - فونوگراف
اَوْصٰی (ا۔ی) وصیت کرنا	قَوَّامٌ - خوب قائم رہنے والا سرپرست
بَالٰی (۳) پروا کرنا	مُذْنِبٌ گناہگار
بَغِیٌّ - سرکش - بدکار	مُنْتَصِرٌ - مدد پانے والا
تَوَفَّقَ (۴) توفیق پانا - مقصد کو پہنچنا	مَهْزُومٌ - شکست کھایا ہوا
جَرَّبَ (۲) تجربہ کرنا - آزمانا	مَیْسَرَۃٌ آسانی - فراخی
دُوعُسْرَۃٌ تنگدست	نَظِرَۃٌ - مہلت
نَزْهَرَۃٌ تازگی - خوشنمائی	اَنّٰی (اسم استفہام) کس طرح

مشق نمبر ۳۵

(۱) لَا أَخَافُ أَنْ أُصْبِحَ فَقِيرًا لَكِنِّي أَخَافُ أَنْ أُمْسِيَ مُذْنِبًا (۲) لَا نَزَالُ نَعْبُدُ اللهَ وَحْدَهُ (۳) مَا زِلْنَا نَاظِرِينَ إِلَى زَهْرَةِ الْوَرْدِ (۴) قَدْ يَضْحَكُ الْعَبْدُ سَيِّدًا (۵) قَدْ يَصِيرُ الصَّدِيقُ عَدُوًّا (۶) لَا يَبْرَحُ الْحَقُّ مُنْتَصِرًا (۷) مَا انْفَكَّ الْبَاطِلُ مُهْزُومًا (۸) مَا فَتِئَتْ طَائِفَةٌ قَائِمَةً عَلَى الْحَقِّ (۹) النَّاسُ لَيْسُوا سَوَاءً (۱۰) يَا فَتَاةُ كُونِي مُطْمَئِنَّةً (۱۱) دُمْتُمْ سَالِمِينَ (۱۲) مَا بَرِحَ إِدِيسُونُ الْأَمْرِيكِيُّ يَتَمَرَّنُ وَيُجَرِّبُ حَتَّى تَوَفَّقَ إِلَى اخْتِرَاعِ الْفُونُوغِرَافِ الَّذِي يَحْفَظُ الصَّوْتَ وَيُعِيدُهُ (۱۳) أَلَسْتَ ابْنَ الْأَمِيرِ (۱۴) إِنِّي لَا أُبَالِي بِالتَّهْدِيدِ مَا دُمْتُ بَرِيئًا (۱۵) الْعَرَبُ لَيْسُوا سُودًا

من القرآن

(۱۶) قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ (۱۷) كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ (۱۸) قَالَتْ أَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا (۱۹) ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلَىٰ قَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ (۲۰) فَسُبْحَانَ اللهِ حِينَ تُمْسُونَ [تامہ] وَحِينَ تُصْبِحُونَ [تامہ] (۲۱) أَلَيْسَ اللهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ (۲۲) فَإِنْ كَانَ [تامہ] ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ (۲۳) أَوْصَانِي بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا (۲۴) قَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارٰى عَلَىٰ شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارٰى لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ (۲۵) أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟

قَالُوا بَلٰی (۲۶) خَالِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ [تامّہ] السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ

اُردو سے عربی مین ترجمہ کرو

(۱) ہم حاضر تھے اور وہ غائب تھے (۲) تم زمین مین فساد کرنے والے [مفسدین] نہ ہو جیو بلکہ اصلاح کرنے والے ہو جیو (۳) کپڑا ٹھیکری بنگئی (۴) کبھی بخیل سخی ہو جاتا ہے (۵) کیا تم [عورتین] مسلمان نہین ہو؟ (۶) کیا تم نے تکلیف مین رات گذاری؟ (۷) نہین جناب! مین نے آرام مین رات گذاری (۸) لڑکو! خاموش [مطمئن] رہو (۹) ہمیشہ جھوٹا رسوا ہوتا ہے (۱۰) تم ہمیشہ سلامت رہو [دعا] (۱۱) تم ہمیشہ محفوظ رہو [دعا] (۱۲) وہ ہمیشہ فساد کرتے رہتے ہین (۱۳) ہم ہمیشہ اُن کے درمیان صلح کراتے رہتے ہین (۱۴) ہم ہمیشہ اُن کی تلاش کرتے رہے یہان تک کہ اُنھین ہم نے پالیا (۱۵) جب تک تم بیٹھے رہوگے مین کھڑا رہونگا (۱۶) ہم جب تک اس شہر مین رہے ہمیشہ [مَازِلْنَا] عجائبات دیکھتے رہے ۔

الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَفْعَالُ الْمُقَارَبَةِ

۱۔ کَادَ (قریب ہونا) کَرَبَ (قریب ہونا) اَوْشَكَ (قریب ہونا) عَسٰی (امید ہے۔ شاید) افعال مقاربہ کہلاتے ہین ۔

۲۔ یہ افعال اکیلے مستعمل نہین ہوتے بلکہ ان کے بعد کسی فعل مضارع کا آنا ضروری ہے: كَادَ الطِّفْلُ يَقُوْمُ (قریب ہے کہ بچہ کھڑا ہو جائے)

مذکورہ مثال سے تم سمجھ سکتے ہو کہ افعال مقاربہ بھی افعال ناقصہ کی طرح جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ افعال مقاربہ کی خبر کی جگہ فعل مضارع کا آنا لازم ہے۔ یہ فعل مضارع اپنے فاعل کے ساتھ جو کہ اکثر ضمیر مستتر ہوتی ہے جملہ فعلیہ مل کر خبر واقع ہوتا ہے۔ افعال مقاربہ کا اسم حالت رفعی میں اور خبر حالت نصبی میں سمجھو

ان فعلوں کے بعد جو مضارع آتا ہے اس پر کبھی اَنْ داخل کرتے ہیں کبھی نہیں۔ لیکن عَسٰی اور اَوْشَکَ کے بعد اَنْ کا لانا ہی بہتر ہے: عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَقُوْمَ (قریب ہے کہ زید کھڑا ہو جائے)۔ کَادَ اور کَرَبَ کے بعد نہ لانا بہتر ہے۔

عَسٰی اور اَوْشَکَ کے بعد فعل مضارع کو اسم پر مقدم بھی کر سکتے: عَسٰی اَنْ یَقُوْمَ زَیْدٌ (قریب ہے، کہ زید کھڑا ہو جائے) اور کَادَ وغیرہ میں یہ صورت جائز نہیں۔

کَادَ کا مضارع یَکَادُ (خَافَ، یَخَافُ کے جیسا) اور اَوْشَکَ کا یُوْشِکُ ہے۔ ان دونوں کا ماضی اور مضارع دونوں مستعمل ہیں۔ عَسٰی کا صرف ماضی مستعمل ہے۔ اس کی گردان رَمٰی کی طرح کر لو

شَرَعَ، طَفِقَ، جَعَلَ، قَامَ اور اَخَذَ بھی افعال مقاربہ کی طرح استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن اُن کے بعد اَنْ نہیں آتا۔ ان سب کے معنی ہیں "شروع کرنا" یا "کرنے لگنا": اَخَذَ الطِّفْلُ یَمْشِیْ (بچہ چلنے لگا)۔

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:-

(۱) عَسَى اللهُ اَنْ يَّشْفِيَكِ (اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے تندرست کردے)

(۲) تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ (قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں)

(۳) اَوْشَكَ اَنْ يُّفْتَحَ بَابُ الْمَدْرَسَةِ (قریب ہے کہ مدرسہ کا دروازہ کھولا جائے)

ان کی تحلیل اس طرح کرو:-

(۱) (عَسٰى) فعل مقاربہ (اللہ) اس کا اسم (اَنْ) حرف ناصب مضارع (يَشْفِيَ) فعل مضارع معروف، منصوب ہے اَنْ کی وجہ سے، اس میں ضمیر (هُوَ) مُسْتَتِر ہے اور وہی اس کا فاعل ہے، (كِ) ضمیر منصوب متصل، واحد مؤنث مخاطب، مفعول ہے اس لئے منصوب المحل ہے فعل مضارع اپنے فاعل اور مفعول کے ساتھ جملۂ فعلیہ ہو کر خبر ہے عَسٰى کی۔ عَسٰى اپنے اسم اور خبر کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

اسی طرح دوسرے اور تیسرے جملہ کی تحلیل کرو۔ لیکن خیال رکھو کہ تیسرے جملہ میں فعل مقاربہ کی خبر مقدم ہے اور اسم مؤخر۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۳

اَذَابَ (ر-ا) پگھلانا	تَفَطَّرَ (۴) پھٹ جانا
اِشْتَعَلَ (۸) بھڑکنا	خَصَفَ (ض) لپیٹنا
اَسْفَرَ (۱) صبح کا خوب اُجالا ہونا	طَارَ (ی-ض) اُڑنا
بَعَثَ (ف) بھیجنا۔ اُٹھانا	فَاقَ (و-ن) بڑھ جانا (مرتبہ میں)
تَفَحَّصَ (۲) تلاش کرنا	فَقِدَ (ف) کھونا

قَطَفَ (س) توڑنا (پھلوں یا پھولوں کا)
لَامَ (ن) ملامت کرنا
أُمْنِيَّةٌ (ج أَمَانِيُّ) آرزو
حَطَبٌ - جلانے کی لکڑی

فَرَحٌ - خوشی
مَقَامٌ مَحْمُودٌ - اس مقام کا نام ہے جہاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شفاعت کیلئے اللہ سے التماس کریں گے
وَرَقٌ - پتہ - کتاب کا ورق
وَطَأَةٌ - شدت

مشق نمبر ۳۶

(۱) كُدْنَا نَطِيرُ مِنَ الْفَرَحِ (۲) أَوْشَكَتْ أَمَانِيُّ الْكَسْلَانِ تَقْتُلُهُ لِأَنَّ يَدَيْهِ تَأْبَيَانِ الْعَمَلَ (۳) أَخَذَتْ أَلُومُ نَفْسِي (۴) جَعَلَ رَسُولُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَمْسَحُ رَأْسَهُ [رَأْسَ عَمَّارِ ابْنِ يَاسِرٍ] (۵) كَرُبَ الْحَطَبُ يَشْتَعِلُ لَمَّا عَظُمَتْ وَطْأَةُ الْحَرِّ (۶) يُوشِكُ الْحَرُّ يُذِيبُ الْأَجْسَامَ (۷) أَخَذْنَا نُصْلِحُ ثِيَابَنَا وَأَسْلِحَتَنَا (۸) عَسَيْنَ أَنْ يَحْضُرْنَ فِي الْمَدْرَسَةِ لِتَخَصُّصِ أَحْوَالِ أَوْلَادِهِنَّ (۹) تَكَادُ الْمَرْءَةُ تَفُوقُ زَوْجَهَا فِي الْعِلْمِ (۱۰) إِذَا أَسْفَرَ الصُّبْحُ شَرَعَ الْبُسْتَانِيُّ يَقْطِفُ الْأَزْهَارَ وَالْأَثْمَارَ (۱۱) كِدْنَ يَمُتْنَ مِنْ شِدَّةِ الْأَلَمِ

من القرآن

(۱۲) فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ (۱۳) عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا (۱۴) طَفِقَا [آدَمُ وَحَوَّاءُ] يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ (۱۵) عَسَى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ (۱۶) تَكَادُ

السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ (۱۷) لَا یَکَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ حَدِیْثًا (۱۸) عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ بِهِمْ جَمِیْعًا (۱۹) قَالَ هَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِتَالُ اَنْ لَّا تُقَاتِلُوْا ؛

الدرس الاربعون

(۱) افعال المدح والذم

نِعْمَ (در اصل) نَعِمَ مدح (تعریف) کے لئے ہے اور بِئْسَ (در اصل بَئِسَ) مذمت کے لئے۔ ان کا فاعل اکثر معرف باللام ہوتا ہے۔ یہ وہ اسم جو معرف باللام کی طرف مضاف ہو۔ فاعل کے بعد ایک اور اسم ہوتا ہے جو مقصود بالمدح یا بالذم ہوتا ہے : نِعْمَ الرَّجُلُ خَالِدٌ (خالد اچھا مرد ہے) بِئْسَ غُلَامُ الرَّجُلِ عَاصِمٌ (عاصم مرد کا بُرا غلام ہے)۔ ان مثالوں مین خالد اور عاصم مقصود بالمدح اور مقصود بالذم ہین۔ ترکیب مین خالد اور عاصم کو مبتدا مؤخر سمجھتے ہین اور فعل و فاعل ملکر خبر مقدم مانتے ہین ؛

کبھی فاعل کی جگہ لفظ مَا (بمعنی شَیْئٌ) آتا ہے : نِعِمَّا (در اصل نِعْمَ مَا) هِیَ (اچھی چیز ہے وہ) اور کبھی اسم نکرہ منصوب واقع ہوتا ہے : نِعْمَ رَجُلًا خَالِدٌ (خالد مرد کی حیثیت سے اچھا ہے) اِس صورت مین نِعْمَ کے اندر ضمیر (هُوَ) پوشیدہ ہے اور وہی اس کا فاعل ہے۔ اور رَجُلًا اس کی تمیز واقع ہوا ہے اسی لئے منصوب ہے (تمیز

کا بیان آگے آئیگا) فعل و فاعل اور تمیز ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مقدم اور خالد جو مقصود بالمدح ہے وہ مبتدا مؤخر ہے۔ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا +

کبھی مقصود بالمدح یا بالذم کو حذف کر دیتے ہیں: نِعْمَ الْعَبْدُ (یعنی نِعْمَ الْعَبْدُ اَیُّوْبُ) ایوب اچھا بندہ ہے۔ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ (اللّٰہُ) اللہ تعالیٰ اچھا آقا اور اچھا مددگار ہے +

نِعْمَ کا مؤنث نِعْمَتْ اور بِئْسَ کا بِئْسَتْ ہے: نِعْمَتِ الْاِبْنَةُ فَاطِمَةُ وَبِئْسَتِ الْمَرْءَةُ غَادِرَةُ (فاطمہ اچھی لڑکی ہے اور غادرہ بری عورت ہے)

مذکورہ دونوں فعلوں کے باقی صیغے مستعمل نہیں ہیں۔ فاعل کی وحدت تثنیہ اور جمع کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا +

حَبَّذَا (اچھا ہے وہ) کو نِعْمَ کے معنی میں اور لَاحَبَّذَا اور سَاءَ کو بِئْسَ کے معنی میں استعمال کرتے ہیں: حَبَّذَا الْاِتِّفَاقُ وَلَاحَبَّذَا (یا سَاءَ) الْاِخْتِلَافُ (اتفاق اچھا ہے اور اختلاف برا ہے)

تنبیہ ۱۔ حَبَّ فعل ماضی ہے اور ذَا اسم اشارہ ہے اور وہی فاعل ہے اور اس کا مابعد مقصود بالمدح ہے +

تنبیہ ۲۔ سَاءَ (برا ہونا۔ بگاڑنا) عام فعلوں کی طرح بھی مستعمل ہے۔ اور اس کی گردان بھی عام فعلوں کی طرح ہوتی ہے +

(۲) صِيغَتَا التَّعَجُّبِ
(تعجب کے دو صیغے)

مَا أَفْعَلَهُ اور أَفْعِلْ بِهِ یہ دونوں وزن تعجب کے معنی میں مستعمل ہیں اور ان دونوں کو صِيغَتَا التَّعَجُّبِ (تعجب کے دو صیغے) کہتے ہیں: مَا أَحْسَنَهُ یا أَحْسِنْ بِهِ (وہ کیا ہی خوبصورت ہے) اسی طرح هُ اور هِ کی جگہ بقیہ تمام ضمیریں اور ہر قسم کا اسم ظاہر (مذکر، مؤنث واحد، تثنیہ یا جمع) لگا سکتے ہیں۔ مذکورہ دونوں صیغوں میں ان کے مابعد کے اثر سے کوئی تغیر نہیں ہوتا: مَا أَحْسَنَ رَشِيدًا (رشید کیا ہی خوبصورت ہے) اور أَحْسِنْ بِرَبِيدَةَ (زبیدہ کیا ہی خوبصورت ہے) مَا أَطْوَلَ الرَّجُلَيْنِ (دو مرد کتنے لمبے ہیں) أَقْصِرْ بِالنِّسَاءِ (عورتیں کتنی کوتاہ ہیں)

ماضی کے لئے كَانَ اور مستقبل کے لئے يَكُونُ بڑھا کر بولتے ہیں: مَا كَانَ أَجْمَلَ مَنْظَرَ الرِّيَاضِ (باغ کا منظر کیا ہی خوشنما تھا) مَا يَكُونُ أَطْيَبَ مَنْظَرَ الْبَحْرِ (سمندر کا منظر کیا ہی پاکیزہ ہوگا)

ثلاثی مزید یا رباعی سے مذکورہ صیغے نہیں بن سکتے اور ثلاثی مجرد کے جو مادے رنگ یا عیب کے معنی میں ہوں ان سے بھی تعجب کے مذکورہ دونوں صیغے نہیں بنائے جاتے۔ لیکن ان کے مصدروں پر أَشَدَّ یا أَشِدْ یا أَعْظَمَ یا أَعْظِمْ لگانے سے یہ معنی پیدا کئے جا سکتے ہیں: مَا أَشَدَّ اعْتِزَازَ النَّاسِ لِلْعُلَمَاءِ (لوگ علما کو کتنی بڑی عزت دیتے

ہیں) أَعْظِمْ بِسَابِقَةِ الْمُبَذِّرِ إِلَى الْفَقْرِ (فضول خرچی کرنے والا فقر کی طرف کتنی جلد دوڑ جاتا ہے)، مَا أَعْظَمَ حُمْرَةَ وَجْنَةِ الْإِبْنَةِ (لڑکی کا رخسار کیا ہی سُرخ ہے) مَا أَشَدَّ عَمَى الْجَاهِلِ (جاہل کیا ہی اندھا ہوتا ہے)

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:۔

(۱) مَا أَحْسَنَ وَجْهَكَ (تیرا چہرہ کیا ہی خوبصورت ہے)

(۲) أَحْسِنْ بِمَنْظَرِ الزَّهْرِ (پھول کا منظر کیا ہی اچھا ہے)

اس طرح:۔

(۱) (مَا) اسم تعجب ہے، مبنی، محلاً مرفوع ہے کیونکہ مبتدا ہے (أَحْسَنَ) فعل ماضی، مبنی ہے فتحہ پر، اس میں ضمیر (هُوَ) مُسْتَتِر ہے جو مَا کی طرف لوٹتی ہے وہ فاعل ہے۔ (وَجْهَ) مفعول ہے اس لئے منصوب ہے، پھر وہ مضاف ہے (كَ) ضمیر مجرور متصل، مضاف الیہ، محلاً مجرور، فعل و فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے مبتدا کی۔ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

(۲) (أَحْسِنْ) فعل امر تعجب کے لئے ہے۔ لیکن یہاں امر کے معنی نہیں لئے جاتے (ب) حرف جار ہے۔ اس جگہ زائد واقع ہوا ہے (مَنْظَر) بظاہر مجرور ہے مگر معنی کے لحاظ سے فاعل ہے پھر وہ مضاف بھی ہے (الزَّهْر) مضاف الیہ فعل تعجب فاعل کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۴

اَوَّابٌ بہت ہی رجوع ہونے والا (خدا کی طرف)	عَاقِبَةٌ انجام
اَبْدٰی (۱) ظاہر کرنا	عَشِيْرٌ دوست۔ رشتہ دار
اَخْفٰی (۱) چھپانا	قُتِلَ ماضی مجہول ہے۔ بددعا کے موقع پر استعمال کیا گیا ہے۔ یعنی وہ ہلاک کیا جائے
اِشْتَرٰی (۸) خریدنا	مَا اَحْلٰی کیا ہی میٹھا ہے۔ (حُلْوٌ سے بنا ہے)
اِبْيِضَاضٌ سفیدی	مُرْتَفَقٌ آرامگاہ
خِيَارٌ گلڑی۔ کھیرا	مُشْرِكٌ اللہ کے ساتھ کسی اور کو خاص صفتوں یا خاص تعظیم میں شریک کرنے والا
رَابِعَةَ عَشْرَةَ چودھویں	مَقْتٌ غصہ
شِرْكٌ شریک کرنا	مَوْلٰی آقا
شَفَقٌ غروب آفتاب کے بعد آسمان کے کنارے پر جو سرخی ہوتی ہے	نَخْلَةٌ کھجور کا درخت
حِبْرٌ / مِدَادٌ سیاہی	
دَوَاةٌ / مِحْبَرَةٌ دوات	

مشق نمبر ۳۶

(۱) نِعْمَ هٰؤُلَاءِ الْاَوْلَادُ مَا اَحْسَنَهُمْ (۲) بِئْسَ هٰذَا الْمِسْمَارُ مَا اَرَدَأَهُ (۳) نِعْمَ الصِّدْقُ وَنِعْمَتْ عَاقِبَتُهُ وَبِئْسَ الْكَذِبُ

وَبِئْسَتْ عَاقِبَتُهُ (۴) حَبَّذَا إِطَاعَةُ الْوَالِدَيْنِ وَلَا حَبَّذَا عِصْيَانُهُمَا (۵) سَاءَتِ الْمَرْءَةُ سَلْمَى مَا أَقْبَحَهَا (۶) مَا أَسْبَقَ الْفَاسِقَ إِلَى مَقْتِ اللهِ (۷) مَا أَكْبَرَ مَقْتَ اللهِ عَلَى الْمُشْرِكِ (۸) مَا أَحْسَنَ هٰذِهِ الْمَرْءَةَ وَمَا أَقْبَحَ تِلْكَ الْإِبْنَةَ (۹) هٰذَا الْكِتَابُ سَهْلٌ وَمَا أَسْهَلَهُ وَتِلْكَ الْكُتُبُ صَعْبَةٌ وَمَا أَصْعَبَهَا (۱۰) نِعْمَتِ النَّاقَةُ ضُمْرًا مَا أَجْوَدَهَا (۱۱) مَا أَشَدَّ تَكْرِيمَ الْعُلَمَاءِ وَمَا أَعْظَمَ تَذْلِيلَ الْجُهَلَاءِ (۱۲) نِعْمَ الْوَلَدُ أَنْتَ وَمَا أَحْسَنَكَ (۱۳) أَعْظِمْ بِعِلْمِهِ وَأَشِدَّ بِجَهْلِكَ (۱۴) نِعْمَتِ الشَّجَرَةُ نَخْلَةٌ (۱۵) مَا أَشَدَّ حُمْرَةَ الشَّفَقِ الْبَارِحَةَ (۱۶) مَا يَكُونُ أَعْظَمَ ابْيِضَاضَ نُورِ الْقَمَرِ فِي اللَّيْلَةِ الرَّابِعَةَ عَشْرَةَ (۱۷) اَلْمِدَادُ فِي هٰذِهِ الدَّوَاةِ (يا الْمَحْبَرَةِ) أَسْوَدُ مَا أَشَدَّ سَوَادَهُ

من القرآن

(۱۸) قُتِلَ الْإِنْسَانُ مَا أَكْفَرَهُ (۱۹) اسْمَعْ بِهِ وَأَبْصِرْ (۲۰) بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا (۲۱) نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ (۲۲) لَبِئْسَ الْمَوْلَى وَلَبِئْسَ الْعَشِيرُ (۲۳) بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ (۲۴) إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ

اُردو سے عربی

(۱) یہ کتاب کیا ہی اچھی ہے (۲) وہ گھوڑا خوبصورت ہے اور کیا ہی

خوبصورت ہے (۳) محمود ایک علم والا مرد ہے اور کیا ہی علم والا ہے (۴) شرک بُری چیز ہے اور کتنی بُری ہے (۵) یہ تربوز نکما ہے اور کیا ہی ردی ہے (۶) میری اونٹنی کتنی عمدہ ہے (۷) نماز اچھی چیز ہے اور وہ اللہ کے پاس کیا ہی محبوب ہے (۸) گائے ایک اچھا جانور ہے اور اس کا دودھ کیا ہی مفید ہے (۹) سخاوت اچھی ہے اور اس کا انجام کیا ہی اچھا ہے اور بخل بُری چیز ہے اور اس کا انجام کیا ہی بُرا ہے (۱۰) بُرا ہے فضول خرچ اور بُرا ہے فضول خرچی کا انجام (۱۱) تمھارا لڑکا کیا ہی صالح ہے اور کیا ہی سمجھدار ہے ؛

سوالات نمبر ۱۱

(۱) افعال ناقصہ وتامّہ کی تعریف کرو۔ درس ۳۳ مین افعال ناقصہ کیسے ہین؟

(۲) افعال ناقصہ اور افعال مقاربہ مین کیا فرق ہے؟

(۳) ہر قسم کے افعال ناقصہ سے جملے مرتب کرو

(۴) افعال مقاربہ مین کون کون سے فعل کے بعد اَنْ آتا ہے؟

(۵) افعال مقاربہ سے دس جملے مرتب کرو۔ پانچ اَنْ کے ساتھ اور پانچ بغیر اَنْ کے ؛

(۶) افعال مدح کون سے ہین اور افعال ذمّ کون کون سے ہین؟

(۷) افعال مدح و ذمّ سے دس جملے مرتب کرو ؛

(۸) اِن جملوں کی تحلیل کرو :-

قَدْ يُمْسِي الْعَدُوُّ صَدِيقًا۔ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ۔ كَادَ الْاَعْدَاءُ يَقُوْلُوْنَ اَدْبَارَهُمْ۔ نِعْمَتِ الْبِنْتُ صِدِّيْقَةُ۔ عَسٰى اَنْ يَنْزِلَ الْحُجَّاجُ عَلَى السَّاحِلِ۔ دُمْتُمْ سَالِمِيْنَ۔ مَا بَرِحْنَا نَتَعَلَّمُ الْقُرْاٰنَ۔ مَا اَجْمَلَ وَجْنَتَيْهِ اَخَذَ الْمُفَتِّشُ (انسپکٹر) يَكْتُبُ اَسْمَاءَ الْاَوْلَادِ۔ نِعْمَ الْعَبْدُ۔ اَعْظِمْ بِعِلْمِ عَلِيٍّ۔

اَلدَّرْسُ الْحَادِيْ وَالْاَرْبَعُوْنَ

اَلضَّمَائِرُ وَالْمَوْصُوْلَاتُ

۱ — ضمیر یا تو متکلم کے لئے ہوتی ہے یا مخاطب کے لئے یا غائب کیلئے ضمائر کی دو قسمیں ہیں (۱) منفصلہ اور متصلہ۔ منفصلہ کا تلفظ مستقل لفظ کی طرح ہوتا ہے : اَنَا، اَنْتَ، هُوَ اور اِيَّایَ اِيَّاكَ اور اِيَّاهُ (دیکھو درس ۶ سلسلہ ۵ اور درس ۱۷-۵)۔ متصلہ تلفظ میں جزو کلمہ ہوتی ہیں : كَتَبْتُ، كَتَبْنَا میں تُ اور نَا۔ ضَرَبَنِيْ اور ضَرَبَنَا میں نِيْ اور نَا +

۲ — بلحاظ محل اعراب کے ضمیر منفصل کی دو قسمیں ہیں۔ مرفوع اور منصوب اور ضمیر متصل کی تین قسمیں ہیں، مرفوع، منصوب اور مجرور

مرفوع منفصل اَنَا، اَنْتَ، هُوَ وغیرہ۔ منصوب منفصل

سبق ۴۱

اِیَّایَ، اِیَّاکَ وغیرہ۔ مرفوع متصل وہ ضمائر ہین جن کے ملنے سے افعال کے مختلف صیغے بنتے ہین: ضَرَبْتُ، ضَرَبْنَا وغیرہ۔ منصوب متصل: ضَرَبَهٗ ضَرَبَهُمَا، ضَرَبَهُمْ وغیرہ۔ مجرور متصل: لَهٗ لَهُمَا لَهُمْ وغیرہ اور غُلَامُهٗ غلامُهُمَا غلامُهُمْ وغیرہ +

۴۔ اَلضَّمِیْرُ الْبَارِزُ وَالْمُسْتَتِرُ

ضمائر مرفوعہ متصلہ دو قسم کی ہین۔ اکثر تو بارز ہین یعنی ظاہر مین ان کے لئے کوئی لفظ ہے: کَتَبْتُ مین تُ اور کَتَبْنَا مین نا۔ لیکن تھوڑی سی ایسی بھی ہین جن کے لئے بظاہر کوئی لفظ نہین مگر معنی مین ملحوظ رہتی ہین۔ کَتَبَ کے معنی مین "اُس نے مارا" حالانکہ "اُس" کے لئے یہان کوئی لفظ نہین ہے۔ ایسی ضمیرین مُسْتَتِرْ (پوشیدہ) کہلاتی ہین +

ماضی کے دو صیغون مین کَتَبَ اور کَتَبَتْ ہین اور مضارع کے پانچ صیغون یَکْتُبُ، تَکْتُبُ (واحد مؤنث غائب)، تَکْتُبُ (واحد مذکر مخاطب) اَکْتُبُ اور نَکْتُبُ مین مستتر ضمیرین ہین امر اور نہی کے پہلے صیغے مین بھی مستتر ضمیرین ہین۔ باقی سب ضمیرین بارز ہین +

۵۔ اَلْمَوْصُوْلَاتُ

اسماء موصولہ حسب ذیل ہین:۔

	مذکر	مؤنث
واحد	اَلَّذِیْ (جو ایک مرد)	اَلَّتِیْ (جو ایک عورت)
تثنیہ	اَلَّذَانِ / اَللَّذَیْنِ (جو دو مرد)	اَلَّتَانِ / اَللَّتَیْنِ (جو دو عورتین)

مذکر	مؤنث
جمع اَلَّذِيْنَ (جو بہت مرد)	اَللَّاتِيْ یا اَللَّوَاتِيْ یا اَللَّائِيْ (جو بہت عورتیں)

تنبیہ ۱۔ واحد مذکر، واحد مؤنث اور جمع مذکر کے صیغوں میں ایک لام لکھتے ہیں باقی میں دو لام۔ اَللَّائِيْ کو اَلَّئِيْ بھی لکھتے ہیں +

مذکورہ الفاظ کے علاوہ یہ بھی اسماء موصولہ ہیں: مَنْ (جو شخص)، مَا (جو چیز) اَیٌّ مذکر کے لئے اَیَّۃٌ مؤنث کے لئے (جو شخص یا جو چیز) +

تنبیہ ۲۔ مذکورہ چار الفاظ اسماء استفہام بھی ہیں (دیکھو درس ۱۳)

۷۔ مَنْ اور مَا اور اَیٌّ اور اَیَّۃٌ جملہ میں ہمیشہ مبتدا یا فاعل یا مَفْعُوْل واقع ہوتے ہیں اور اَلَّذِيْ اور اس کے تمام صیغے زیادہ تر صفت واقع ہوتے ہیں اگرچہ مبتدا یا فاعل یا مفعول بھی واقع ہوتے ہیں: مَامَضٰی فَاتَ (جو وقت گیا وہ ہاتھ سے نکل گیا) اس مثال میں مَا مبتدا ہے۔ فَازَ مَنِ اجْتَهَدَ (کامیاب وہ ہوا جس نے کوشش کی) اس مثال میں "مَنْ" فاعل واقع ہوا ہے۔ عَلَّمْتُ مَنْ كَانَ شَائِقًا (میں نے اس کو سکھایا جو شائق تھا) اس مثال میں "مَنْ" مفعول ہے۔ یَعِزُّ اَیُّکُمْ یَجْتَهِدُ (عزت پاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش کرتا ہے) اس مثال میں اَیٌّ فاعل ہے۔ یُهَانُ اَیُّکُمْ لَا یَجْتَهِدُ (ذلیل کیا جاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش نہیں کرتا) اس مثال میں "اَیٌّ" مفعول مالم یسم فاعلہ ہے +

۸- اسم موصول مین چونکہ اِبہام (معنی کی غیر تعیین) ہے۔ اس لئے اس کے بعد ایک جملہ لانا پڑتا ہے جو اِبہام کو صاف کردے۔ اس جملہ کو صِلہ کہتے ہین موصول اور صلہ ملکر جملہ کا کوئی جزو بنتا ہے بغیر صلہ کے موصول نہ مبتدا ہوسکتا ہے نہ خبر نہ فاعل نہ مفعول۔ صلہ مین ایک ضمیر ہونی چاہئے۔ جو موصول کے مطابق ہو۔ اس ضمیر کو عائد کہتے ہین: اَکْرِمِ الَّذِیْ عَلَّمَکَ وَ الَّتِیْ عَلَّمَتْکَ وَالَّذَیْنِ عَلَّمَاکَ وَالَّتَیْنِ عَلَّمَتَاکَ وَالَّذِیْنَ عَلَّمُوْکَ وَاللَّاتِیْ عَلَّمْنَکَ وَمَنْ عَلَّمَکَ یَا عَلَّمَتْکَ وَاحْفَظْ مَا تَعَلَّمْتَہٗ +

تنبیہ ۳- پہلی اور دوسری مثال مین عائد ضمیر مُسْتَتِر ہے +

تنبیہ ۴- مَنْ اور مَا کے بعد عائد کو حذف بھی کرسکتے ہین جبکہ وہ مفعول ہو: هٰذَا مَا رَأَیْتُہٗ (یہ وہ ہے جو مین نے دیکھا) کو هٰذَا مَا رَأَیْتُ کہہ سکتے ہین +

۹- اسم موصول کا موصوف ہمیشہ معرفہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ اسم موصول معرفہ ہوتا ہے: لَقِیْتُ الْوَلَدَ الَّذِیْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ (مین اس لڑکے سے ملا جس نے قرآن پڑھ لیا ہے) اور جب وہ نکرہ ہو تو موصول کو حذف کردیتے ہین: لَقِیْتُ وَلَدًا تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ (مین ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے قرآن پڑھ لیا ہے) دیکھو اس مثال مین وَلَدًا کے بعد اَلَّذِیْ کو حذف کردیا گیا ہے

اسی طرح اَلْقَاهِرَةُ مَدِیْنَةٌ فِیْهَا عَجَائِبُ کَثِیْرَةٌ (قاہرہ ایک شہر ہے جس مین بہت سی عجائبات ہین) اس مثال مین مَدِیْنَة کے بعد سے

اَلَّتِيْ کو حذف کر دیا گیا ہے +

۱۰- اسم فاعل اور اسم مفعول کے ساتھ لام تعریف (اَل) اکثر موصول کے معنی میں آتا ہے: اَلضَّارِبُ زَيْدًا بمعنی اَلَّذِيْ ضَرَبَ زَيْدًا (جس نے زید کو مارا) اَلْمَضْرُوْبُ غُلَامُهٗ بمعنی اَلَّذِيْ ضُرِبَ غُلَامُهٗ، اَلضَّارِبَةُ بمعنی اَلَّتِيْ ضَرَبَتْ، اَلْمُشَارُ اِلَيْهِمَا بمعنی بمعنی اَللَّذَانِ اُشِيْرَ اِلَيْهِمَا، اَلْمُشَارُ اِلَيْهِمْ بمعنی اَلَّذِيْنَ اُشِيْرَ اِلَيْهِمْ +

تنبیہ ۵- مَنْ اور مَا کے بعد جب فعل ماضی منفی لانا ہو تو منفی بلم (دیکھو درس ۲۴-۲) کا استعمال کریں: مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ (جس نے آدمیوں کا شکریہ ادا نہیں کیا اس نے اللہ کا شکریہ نہیں ادا کیا)۔ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ (جو کچھ اللہ نے چاہا ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا) +

۱۱- ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:-

(۱) اَلَّذِيْ يَتَعَلَّمُ يَتَقَدَّمُ (جو علم حاصل کریگا وہ آگے رہیگا) اس طرح:- (اَلَّذِيْ) اسم موصول واحد مذکر کے لئے۔ (يَتَعَلَّمُ) فعل مضارع اس میں ضمیر (هُوَ) مُستتر ہے وہ اس کا فاعل ہے۔ فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر موصول کا صلہ ہوا۔ موصول صلہ کے ساتھ ملکر مبتدا ہوا جو کہ محلاً مرفوع ہے۔ (يَتَقَدَّمُ) فعل مضارع اس میں ضمیر مُستتر ہے وہی اس کا فاعل ہے۔ فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ

ہو کر خبر ہے محلاً مرفوع۔ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا +

(۲) اَلْاِبْنَتَانِ اللَّتَانِ تُحْسِنَانِ اَلْقِرَأَةَ هُمَا بِنْتَا خَالِدٍ (جو دو لڑکیاں اچھی طرح پڑھتی ہین وہ خالد کی بیٹیاں ہین) (الابنتان) مبتدا ہے اسی لئے مرفوع ہے۔ اسکا رفع۔ اِن سے آیا ہے کیونکہ وہ تثنیہ ہے۔ پھر وہ موصوف بھی ہے۔ (اَللَّتَانِ) اسم موصول تثنیہ مؤنث کے لئے (تُحْسِنَانِ) فعل مضارع تثنیہ مؤنث اس مین تثنیہ کی ضمیر ہے وہی فاعل ہے (القرأۃ) مفعول ہے اسی لئے منصوب ہے۔ فعل و فاعل و مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہو کر موصول کا صلہ ہوا۔ موصول اور صلہ ملکر صفت ہوئی مبتدا کی (هُمَا) ضمیر تثنیہ مؤنث جو اَلْاِبْنَتَانِ کی طرف راجع ہے۔ مبتدا ہے۔ محلاً مرفوع ہے کیونکہ مبنی ہے۔ (بِنْتَا) خبر ہے اور مضاف ہے اضافت کی وجہ سے تثنیہ کا نون اعرابی ساقط ہو گیا مرفوع ہے (خَالِدٍ) مضاف الیہ، مجرور مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہو گئی پہلے مبتدا کی۔ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا +

(۳) مَا مَضٰی فَاتَ (جو کچھ گذرا وہ قبضہ سے نکل گیا)۔ (مَا) اسم موصول عام ہے (مَضٰی) فعل ماضی اس مین ضمیر (هُوَ) مُسْتَتِر ہے وہی فاعل ہے۔ فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر موصول کا صلہ ہوا۔ موصول صلہ سے ملکر مبتدا ہوا۔ محلاً مرفوع۔ (فَاتَ) فعل ماضی اس مین بھی ضمیر (هُوَ) مُستتر ہے وہی اس کا فاعل ہے۔ فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے۔ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا +

سبق ۴۱

(۴) لَقِيْتُ وَلَدًا تَعَلَّمَ الْحِيَاكَةَ (میں ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے بُننا سیکھا) (لَقِيْتُ) فعل ماضي مبني ہے فتحہ پر اس کے ساتھ ضمیر متکلم ہے جو اس کا فاعل ہے محلاً مرفوع (وَلَدًا) مفعول ہے اسی لئے منصوب ہے۔ پھر موصوف بھی ہے۔ (تَعَلَّمَ) فعل ماضي مبني ہے فتحہ پر۔ اس میں ضمیر (هُوَ) مُستتر ہے وہی فاعل ہے۔ (اَلْحِيَاكَةَ) مفعول ہے اسی لئے منصوب ہے۔ فعل و فاعل و مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صفت ہے موصوف کی جو کہ مفعول ہے لَقِيْتُ کا۔ فعل لَقِيْتُ اپنے فاعل و مفعول کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ ہوا +

(۵) اَلْمُؤَمَّلُ غَيْبٌ (جس چیز کی توقع کی جاتی ہے وہ پردے میں ہے)۔ (اَلْ بمعنی اَلَّذِي) موصول (مُؤَمَّل بمعنی يُؤَمَّلُ) اسم مفعول اس میں ضمیر ہے جو کہ اس کا نائب الفاعل ہے۔ اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے ملکر صلہ ہوا۔ موصول اور صلہ ملکر مبتدا محلاً مرفوع۔ (غَيْبٌ) خبر، مرفوع۔ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۵

اَنْفَقَ (۱) خرچ کرنا	حَمَلَ (ض) اُٹھانا۔ آمادہ کرنا
اَسْكَرَ (۱) نشہ سے بیہوش ہونا	زَيَّنَ (۲) سجانا
اِرْتَابَ (ی۔۶) شک کرنا	كَالَ (ی۔ض) ناپنا
اِسْتَوٰى (ی۔۱۰) برابر ہونا	عَبَأَ (ف۔بِہ کے ساتھ) پرواکرنا
تَوَلّٰى (ی۔۱۰) متولی ہونا۔ قابض ہونا۔ دوست رکھنا۔ پیٹھ پھیرنا	نَفَدَ (س) ختم ہونا۔ ہوچکنا

بَسَالَةٌ جوانمردی	سَبُّورَةٌ تختۂ سیاہ (بلیک بورڈ)
اَلتَّوَلِّي متولی ہونا (مصدر ہے تَوَلّٰی کا)	زَاوِيَةٌ گوشہ
تَمْسِيحٌ بُننا	صُوفٌ اُون
جَسَدٌ (ج اَجْسَادٌ) جسم۔ بدن	طَبَاشِيرُ کھریا مٹی (جدید محاورہ ہے)
حَرِيرٌ ریشم	قُطْنٌ روئی
حِلْيَةٌ (ج حُلِيٌّ) زیور	كَتَّانٌ سن
دَارَيْنِ دونوں جہان	كَيْلٌ ناپ
رَصَاصٌ سیسہ	مَحِيضٌ حیض۔ عورتوں کی ماہواری عادت
رُقْعَةٌ چٹھی	

مشق نمبر ۳۸

تنبیہ۔ خیال رکھو کہ اب سے مشقی جملوں میں آسان موقعوں میں حرکات وسکنات نہیں لکھے جائینگے۔ تمھیں چاہئے کہ بطور خود موقع کو سمجھ کر حرکات وسکنات لگا کے پڑھو +

(۱) مَامَضٰى فَاتَ وَالْمُؤَمَّلُ غَيْبٌ وَلَكَ السَّاعَةُ الَّتِي اَنْتَ فِيهَا (۲) اَوَّلُ مَنْ تَوَلَّى الْخِلَافَةَ مِنَ الْعَبَّاسِيِّينَ اَبُوالْمَنْصُورِ السَّفَّاحُ (۳) اِنَّ بِالْكَيْلِ الَّذِي تَكِيلُونَ بِهٖ يُكَالُ لَكُمْ (۴) اِنَّ الَّذِينَ (اِنَّ کی وجہ سے حالت نصبی میں) يَتَوَلَّيَانِ اَوْقَافَ هٰذِهِ الْمَدْرَسَةِ لَيْسَا بِاَهْلَيْنِ لِلتَّوَلِّي فَاِنَّهُمَا لَا يَعْلَمَانِ اَنَّ اَمْوَالَ الْمُسْلِمِينَ الَّتِي فِي اَيْدِيهِمَا كَيْفَ تُنْفَقُ وَعَلٰى مَنْ تُنْفَقُ (۵) اِنَّ الْمَادَّةَ الَّتِي يُصْنَعُ مِنْهَا التَّنْسِيقُ

هِيَ الْقُطْنُ وَالْكَتَّانُ وَالصُّوفُ وَالْحَرِيرُ (۶) إِنَّ مَا رَأَيْتُهُ مِنْكَ مِنَ الشَّجَاعَةِ وَالْبَسَالَةِ اللَّتَيْنِ اظْهَرْتَهُمَا فِي الْمَعْرَكَةِ الْأَخِيرَةِ حَمَلَنِي عَلَى تَكْرِيمِكَ (۷) كُنْتُ كَمَنْ اَسْكَرَهُ الْخَمْرُ (۸) اَعْجَبُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّتِي يُزَيِّنَّ اَجْسَادَهُنَّ الْفَانِيَةَ وَلَا يُزَيِّنَّ نُفُوسَهُنَّ الْبَاقِيَةَ (۹) وَرَدَ نِي رُقْعَةٌ مَكْتُوبٌ فِيهَا مَا يَأْتِي (۱۰) لَيْسَ ذٰلِكَ شَيْءٌ يُعْبَأُ بِهِ (۱۱) هٰذَا كِتَابٌ صَنَّفَهُ الشَّيْخُ الْعَلَّامَةُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى (۱۲) خُلَاصَةُ مَا ذَكَرَهُ الْاُسْتَاذُ اَنَّ الْعَمَلَ بِالْقُرْاٰنِ الَّذِي نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ يَكْفِينَا لِفَلَاحِ الدَّارَيْنِ (۱۳) يُقَالُ لِقَلَمٍ يُصْنَعُ مِنَ الرَّصَاصِ قَلَمُ رَصَاصِيٌّ (۱۴) يَا وَلَدُ خُذِ الطَّبَاشِيرَ وَاكْتُبْ خُلَاصَةَ مَا سَمِعْتَ عَلَى السَّبُّورَةِ الَّتِي فِي زَاوِيَةِ الْمَدْرَسَةِ (۱۵) اَلْاَوْلَادُ الْمُشَارُ اِلَيْهِمْ سَيَأْتُونَ فِي حَضْرَتِكَ فَاَعْطِهِمْ مَا تُرِيدُ مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱۶) مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (۱۷) هٰذَا مَا كُنْتُمْ تُوعَدُونَ (۱۸) مَنْ كَانَ فِي هٰذِهِ (الدُّنْيَا) اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى (۱۹) مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ (۲۰) كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (۲۱) وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ اَشْهُرٍ (۲۲) هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ٭

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) مجھے دکھادے جو کچھ تیرے ہاتھ مین ہے (۲) یہ وہ چیز ہے جسے مین پسند نہین کرتا (۳) جس نے کہا لا الہ الا اللہ وہ جنت مین داخل ہو گیا (۴) مدرسۂ اسلامیہ جو یہان سے دیکھا جا رہا ہے وہ اِس شہر کا بہترین مدرسہ ہے (۵) بنو امیہ مین سے جو شخص سب سے پہلے خلافت پر قابض ہوا وہ معاویہؓ ہے (۶) کیا تو اُن دو مردون کو دیکھ رہا ہے جو ہماری طرف آ رہے ہین (۷) قرآن وہ کتاب ہے جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل کی گئی ہے (۸) وہ اُس جیسے ہو گئے جسے شراب نے بیہوش کر دیا ہو (۹) ہم نے جو تیرا (آپ کا) علم دیکھا اُس نے ہمین تیری (آپ کی) تعظیم پر آمادہ کیا (۱۰) جن دو مادّون سے زیورات بنائے جاتے ہین وہ چاندی اور سونا ہین (۱۱) تیرے پاس عنقریب ایک خط آئیگا جس مین وہ لکھا ہو گا جو آگے آتا ہے (۱۲) مذکورہ اشخاص (وہ دو شخص جن کی طرف اشارہ کیا گیا) آپ کی خدمت مین حاضر ہونگے پس آپ جو ارادہ رکھتے ہون اُن سے کہدیجئے۔

سوالات نمبر ۱۲

(۱) ضمیرین کتنی قسم کی ہین ؟
(۲) ضمیر بارز کیا اور مستتر کیا ؟
(۳) اعرابی حالت کے اعتبار سے ضمیر کی کتنی قسمین ہین؟ اور کون کونسی ؟
(۴) کون کون سے صیغون مین ضمیر مُستتر ہے ؟
(۵) اسماء موصولہ کون کونسے ہین ؟
(۶) اسماء موصولہ مین معرب کون کون ہے ؟
(۷) صلہ کسے کہتے ہین؟
(۸) عائد کیا ؟
(۹) ذیل کے جملون مین جو خالی جگہ ہے اسے کسی ایسے اسم موصول سے پُر کرو جو اس جگہ کے مناسب ہو :-

يُقَالُ لِلرَّجُلِ ..... فَقَدَ الْعَقْلَ
مَجْنُوْنٌ . اَلْمَرْاَةُ ..... تَخْدِمُ الْمَرِيْضَ
يُقَالُ لَهَا مُمَرِّضَةٌ . اَلْخَيَّاطُوْنَ هُمْ
..... يَخِيْطُوْنَ الثِّيَابَ وَالْاَسَاكِفَةُ
هُمْ ..... يَصْنَعُوْنَ النَّعْلَ . اِشْتَرَيْتَ
هَاتَيْنِ الْكَلْبَتَيْنِ ..... هُمَا مِنْ
كِلَابِ سُوْرِيَا . اَلرَّجُلَانِ .....
جَاءَاكَ هُمَا اَخَوَا يُوْسُفَ .
اَلنِّسَاءُ ..... فَقَدْنَ اَزْوَاجَهُنَّ
يُقَالُ لَهُنَّ اَرَامِلُ +

اَلدَّرْسُ الثَّانِي وَالْاَرْبَعُوْنَ

اَسْمَاءُ الْعَدَدِ

۱ - اسماء عدد حسب ذیل ہین

(الف) ایک سے دس تک

	مذکر	مؤنث
۱	وَاحِدٌ یا اَحَدٌ	وَاحِدَةٌ یا اِحْدٰی
۲	اِثْنَانِ (اِثْنَيْنِ حالت نصبی و جری مین)	اِثْنَتَانِ (اِثْنَتَيْنِ حالت نصبی و جری مین)
۳	ثَلَاثَةٌ	ثَلَاثٌ
٤	اَرْبَعَةٌ	اَرْبَعٌ
٥	خَمْسَةٌ	خَمْسٌ
٦	سِتَّةٌ	سِتٌّ
۷	سَبْعَةٌ	سَبْعٌ
۸	ثَمَانِيَةٌ	ثَمَانٍ
۹	تِسْعَةٌ	تِسْعٌ
۱۰	عَشَرَةٌ (عَشَرَةٌ بھی)	عَشْرٌ (عَشَرٌ بھی)

(ب) گیارہ سے انیس تک

۱۱	اَحَدَ عَشَرَ	اِحْدٰی عَشْرَةَ
۱۲	اِثْنَا عَشَرَ	اِثْنَتَا عَشْرَةَ

۱۳	ثَلٰثَةَ عَشَرَ	ثَلٰثُ عَشْرَةَ
۱۴	اَرْبَعَةَ عَشَرَ	اَرْبَعُ عَشْرَةَ
۱۵	خَمْسَةَ عَشَرَ	خَمْسُ عَشْرَةَ
۱۶	سِتَّةَ عَشَرَ	سِتُّ عَشْرَةَ
۱۷	سَبْعَةَ عَشَرَ	سَبْعُ عَشْرَةَ
۱۸	ثَمَانِيَةَ عَشَرَ	ثَمَانِي عَشْرَةَ
۱۹	تِسْعَةَ عَشَرَ	تِسْعُ عَشْرَةَ

(ج) بیس سے سو تک

۲۰	عِشْرُوْنَ مذکر و مؤنث یکساں (حالت نصبی و جری میں عِشْرِيْنَ)	
۲۱	اَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ	اِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ
۲۲	اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ (حالت نصبی و جری میں اِثْنَيْنِ وَعِشْرِيْنَ)	اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ (اِثْنَتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ)
۲۳	ثَلَاثَةٌ وَعِشْرُوْنَ	ثَلَاثٌ وَعِشْرُوْنَ
۲۴	اَرْبَعَةٌ وَعِشْرُوْنَ	اَرْبَعٌ وَعِشْرُوْنَ
۲۵	خَمْسَةٌ وَعِشْرُوْنَ	خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ
۲۶	سِتَّةٌ وَعِشْرُوْنَ	سِتٌّ وَعِشْرُوْنَ
۲۷	سَبْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ	سَبْعٌ وَعِشْرُوْنَ
۲۸	ثَمَانِيَةٌ وَعِشْرُوْنَ	ثَمَانٍ وَعِشْرُوْنَ
۲۹	تِسْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ	تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ
۳۰	ثَلَاثُوْنَ مذکر و مؤنث یکساں (حالت نصبی و جری میں ثَلَاثِيْنَ)	

۴۰ اَرْبَعُوْنَ مذکر و مؤنث یکساں (حالت نصبی و جری میں اَرْبَعِیْنَ)
۵۰ خَمْسُوْنَ ″ ″ (″ ″ ″ خَمْسِیْنَ)
۶۰ سِتُّوْنَ ″ ″ (″ ″ ″ سِتِّیْنَ)
۷۰ سَبْعُوْنَ ″ ″ (″ ″ ″ سَبْعِیْنَ)
۸۰ ثَمَانُوْنَ (″ ″ ″ ثَمَانِیْنَ)
۹۰ تِسْعُوْنَ (″ ″ ″ تِسْعِیْنَ)
۱۰۰ مِئَةٌ (مِائَةٌ بھی لکھا جاتا ہے)
(د) دو سو سے دس لاکھ تک
۲۰۰ مِئَتَانِ (مِائَتَانِ بھی لکھا جاتا ہے)
۳۰۰ ثَلَاثُ مِئَةٍ (ثَلٰثُمِائَةٍ ″ ″)
۴۰۰ اَرْبَعُ مِئَةٍ (اَرْبَعُمِائَةٍ ″ ″)
۵۰۰ خَمْسُ مِئَةٍ (خَمْسُمِائَةٍ ″ ″) اسی طرح تِسْعُ مِئَةٍ (۹۰۰ تک)
۱۰۰۰ اَلْفٌ
۲۰۰۰ اَلْفَانِ (حالت نصبی و جری میں اَلْفَیْنِ)
۳۰۰۰ ثَلَاثَةُ اٰلَافٍ (اَلف کی جمع اٰلَافٌ)
۴۰۰۰ اَرْبَعَةُ اٰلَافٍ اسی طرح عَشَرَةُ اٰلَافٍ (۱۰۰۰۰) تک
۱۱۰۰۰ اَحَدَ عَشَرَ اَلْفًا
۱۲۰۰۰ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا
۱۳۰۰۰ ثَلٰثَةَ عَشَرَ اَلْفًا اسی طرح تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ اَلْفًا (۹۹۰۰۰) تک

.....۱ مِئَةُ اَلْفٍ

.....۱ اَلْفُ اَلْفٍ یا مَلْیُوْنٌ (اس کی جمع مَلَایِیْنُ)

۲ - اسماء عدد کے تین گروہ ہین :-

(۱) مُفْرَد - اور وہ وَاحِدٌ سے عَشَرَةٌ تک ہین۔ مِئَةٌ اور اَلْفٌ بھی اسی مین شامل ہین +

(۲) مُرَکَّب۔ اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک

(۳) عُقُود۔ عشرون سے تسعون تک

(۴) معطوف۔ جن کے درمیان حرف عطف (وَ) ہوتا ہے اور وہ اَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ تک ہین +

۳ - اسماء عدد مین مُعرب اور مَبْنِي

تمام اسماء عدد معرب ہین صرف اعداد مرکبہ (اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک) مبنی ہین۔ ان مین بھی اِثْنَا عَشَرَ یا اِثْنَتَا عَشْرَةَ مُعرب ہے۔ مذکورہ اعداد مرکبہ کے دونون اجزا پر ہمیشہ ہر حالت مین فتحہ پڑھا جائیگا +

مِئَةٌ کا تثنیہ عام اسمون کی طرح مِئَتَانِ یا مِئَتَیْنِ ہے اور جمع مِئَاتٌ اور مِئُوْنَ (یا حالتِ نصبی وجرّی مین مِئِیْنَ) ہے۔ اَلْفٌ کا تثنیہ اَلْفَانِ یا اَلْفَیْنِ ہے اور جمع اٰلَافٌ۔ مِائَةٌ اور اَلْفٌ اپنے معدود کی طرف مضاف ہوتے ہین۔ اس لئے ان کے تثنیہ کا نون حالتِ استعمال مین ساقط ہو جائیگا : مِائَتَا رَجُلٍ (حالت رفعی مین) اور مِائَتَیْ

رَجُلٍ (حالت نصبی وجری مین) اَلْفَا مَرْأَةٍ (حالتِ رفعی مین) اور اَلْفَيْ مَرْأَةٍ (حالت نصبی وجری مین)۔ اسی طرح اِثْنَا عَشَرَ کو حالتِ نصبی وجری مین اِثْنَيْ عَشَرَ اور اِثْنَتَا عَشْرَةَ کو اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ کہینگے +

تنبیہ ۱۔ اَلْفٌ کی جمع اُلُوْفٌ بھی آتی ہے جو کہ "ہزارون" کے معنی مین مستعمل ہے۔ یعنی اس سے محض کثرت مُراد لی جاتی ہے۔ کوئی معین تعداد مقصود نہین ہوتی : عِنْدِي اُلُوْفٌ مِنَ الْكُتُبِ (میرے پاس ہزارون کتابین ہین)

۴ ۔ اسماء عدد کی تذکیر وتانیث کا استعمال

وَاحِدٌ اور اِثْنَانِ تذکیر وتانیث مین ہمیشہ معدود (گنی ہوئی چیز) کے موافق رہتے ہین۔ خواہ وہ مفرد ہون خواہ مرکب خواہ معطوف۔ معدود مذکر ہو تو کہینگے وَاحِدٌ، اَحَدَ عَشَرَ، اَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ، اِثْنَانِ اِثْنَا عَشَرَ اور اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ اور معدود مؤنث ہو تو کہینگے وَاحِدَةٌ اِحْدَى عَشْرَةَ، اِحْدَى وَعِشْرُوْنَ اسی طرح اثنتان، اثنا عشرة اور اثنتان وعشرون +

ثَلٰثَةٌ سے تِسْعَةٌ تک تذکیر وتانیث مین ہمیشہ معدود کے برعکس ہونگے۔ خواہ مفرد ہون خواہ مرکب خواہ معطوف : ثَلٰثَةُ رِجَالٍ وَاَرْبَعُ نِسْوَةٍ، خَمْسَةَ عَشَرَ رَجُلاً وَسِتَّ عَشْرَةَ امْرَاَةً، سبعةٌ و عشرون يوما وثمانيةٌ واربعون ساعةً

عَشَرٌ کا عدد مفرد ہو تو معدود کے برعکس ہوگا ورنہ مطابق

عَشَرَةُ رِجَالٍ وَعَشْرُ نِسَاءٍ ۔ اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا وَاِحْدَى عَشْرَةَ نِسْوَةٌ +

عقود یعنی عشرون سے تسعون تک تذکیر و تانیث مین یکسان ہین۔ اسی طرح مِئَةٌ اور اَلْفٌ بھی +

۵- ترکیب مین معدود کی کیفیت

- معدود کو اسم عدد کی تَمْیِیز اور مُمَیِّز بھی کہتے ہین +

- تمیز کو ہمیشہ نکرہ ہونا چاہئے +

- چونکہ ہر اسم مفرد خود ہی ایک شے پر دلالت کرتا ہے اور اسم مثنّٰی دو پر۔ اس لئے ان کے ساتھ اسم عدد لگانے کی ضرورت نہین رہتی: جَاءَنِي رَجُلٌ (میرے پاس ایک مرد آیا)، جَاءَنِي رَجُلَيْنِ (میرے پاس دو مرد آئے) البتہ کبھی اسم مفرد اور مثنّٰی کے بعد واحد اور اثنان کو بطور صفت کے لاتے ہین: رَجُلٌ وَاحِدٌ اور رَجُلَانِ اثْنَانِ

ثَلَاثَةٌ سے عَشَرَةٌ کا معدود (تمیز) جمع کا صیغہ ہوگا۔ اور مجرور ہوگا: ثَلَاثَةُ رِجَالٍ وَعَشْرُ نِسَاءٍ وغیرہ مگر لفظ مِئَةٌ معدود ہو تو وہ واحد ہی رہیگا: ثَلَاثُ مِئَةٍ، اَرْبَعُ مِئَةٍ وغیرہ +

مِائَةٌ اور اَلْفٌ اور ان کے تثنیہ و جمع کا معدود واحد اور مجرور ہوگا: مِائَةُ رُمَّانَةٍ وَمِائَتَا زَيْتُونَةٍ، اَلْفُ حِمَارٍ وَاَلْفَا فَرَسٍ وَالْافُ بَغْلَةٍ (ہزار)

اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ تک کا معدود (تمیز) منصوب ہوگا اَحَدَ عَشَرَ تَمْرَةً وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ رُمَّانَةً

معدود کی طرو استعمال مین سا

اس مثال مین ہر قسم کے عدد کی تمیز دیکھو:- اِشْتَرَیْتُ خَمْسَ تُفَّاحَاتٍ وَمِائَۃَ وَاَلْفَ سَفَرْجَلَۃٍ وَاِحْدٰی عَشْرَۃَ دِجَاجَۃً (مرغی) بِثَلٰثِ وَسِتِّیْنَ مُرَبَّۃً +

تنبیہ ۲- اسم عدد کی تمیز (یا مُمَیِّز) کی حالت ذیل کی دو بیتون مین اچھی طرح بیان کی گئی ہے:-

مُمَیِّز از عدد بر سہ جہت دان — زسہ تا دہ بود مجموع و مکسور

زدہ بر تر ہمہ منصوب و مفرد — زصد ہم الف را فرد است مجرور

کئی اسماء عدد کے بعد جو معدود واقع ہو اس پر آخری اسم عدد کا اثر پڑیگا: اَلْفٌ وَثَلَاثُ مِائَۃٍ وَاثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ سَنَۃً (ایک ہزار تین سو بیالیس برس) +

تنبیہ ۳- اوپر کی مثال سے تم سمجھ گئے ہوگے کہ جب کبھی اعداد ایک رقم مین جمع ہون تو پہلے بڑے درجہ والے عدد کو بولتے ہین پھر درجہ بدرجہ گراکائی کو دہائی پر مقدم کرتے ہین +

بِضْعٌ اور نَیِّفٌ

۹- مذکورہ دونون الفاظ عدد غیر معیّن بتاتے ہین- بِضْعٌ سے تین اور دس کے درمیان کی غیر معیّن تعداد بتائی جاتی ہے: بِضْعَ عَشْرَۃَ سَنَۃً (بیس اور چند سال) بِضْعَۃَ اَیَّامٍ (چند دن) +

تنبیہ ۴- معدود مذکر ہو تو بِضْعَۃٌ اور مؤنث ہو تو بِضْعٌ کہا جاتا ہے- جیسا کہ اوپر کی مثال سے ظاہر ہے- نیز یاد رکھو کہ بِضْعٌ

ؔ معدود جمع اور مجرور ہے ؔ واحد اور مجرور ؔ واحد اور مجرور ؔ واحد اور منصوب ؔ واحد اور منصوب +

کا لفظ (اسم عدد کے پہلے بولا جاتا ہے : بِضْعَةٌ وَثَلٰثُوْنَ رَجُلًا (تیس اور کچھ زائد آدمی) ثَلٰثُوْنَ وَبِضْعَةٌ کہنا غلط ہوگا +

نَیِّفٌ یا نَیِّفٌ سے دس (۱۰) ربیں کے مابین یا بیس اور تیس کے مابین اسی طرح ہر دو دہائیوں کے مابین کی غیر معین تعداد بتائی جاتی ہے : عِنْدِیْ سَبْعُوْنَ وَنَیِّفٌ دِرْهَمٍ (میرے پاس ستر اور چند زائد درہم ہیں) +

تنبیہ ۵ - نَیِّفٌ کا لفظ تذکیر و تانیث میں یکساں ہے - اور وہ ہمیشہ کسی دہائی یا سو یا ہزار کے بعد بولا جاتا ہے : عَشَرَةٌ وَنَیِّفٌ رَجُلٍ، مِائَةٌ وَنَیِّفٌ مَرَّةٍ اَلْفٌ وَنَیِّفٌ بَقَرَةٍ - پس اگر کہا جائے خَمْسَةَ عَشَرَ وَنَیِّفٌ رَجُلٍ تو غلط ہوگا +

تنبیہ ۶ لفظ بَعْضٌ سے بِضْعٌ یا نَیِّفٌ کے معنی نہیں لئے جا سکتے کیونکہ اس کے معنی ہیں "کئی میں سے ایک یا کسی چیز کا ایک حصہ" : بَعْضُ الشُّعَرَاءِ (شاعروں میں سے کوئی ایک شاعر) بَعْضُ الدِّیْنَارِ (اشرفی کا کوئی حصہ) +

۱۰ - "ایک بار" "دوبار" کے معنی ادا کرنے کے لئے لفظ مَرَّةٌ حالتِ نصبی میں استعمال کرتے ہیں : قَرَأْتُ مَرَّةً (میں نے ایک بار پڑھا) رَأَیْتُهٗ مَرَّتَیْنِ (میں نے اُسے دوبار دیکھا) اور زیادہ بار کے لئے اسم عدد کے بعد لفظ مَرَّةٌ لگاتے ہیں : ثَلَاثَ مَرَّاتٍ (تین بار)، اَحَدَ عَشَرَ مَرَّةً (گیارہ بار) مِئَةَ مَرَّةٍ (سو بار) +

"ایک روز" یا "ایک وقت" کے لئے یَوْمًا یا ذَاتَ یَوْمٍ بولا کرتے

ہیں: خَرَجْتُ يَوْمًا یا ذَاتَ يَوْمٍ لِلصَّيْدِ (میں ایک روز یا ایک وقت شکار کے لئے نکلا) +

کسی کام کا ایک بار ہونا یا دو بار ہونا بیان کرنے کے لئے مصدر کے آخر میں ۃ لگا دیتے ہیں: ضَرْبَةٌ (ایک بار مارنا) ضَرْبَتَيْنِ (دو بار مارنا) ثَلٰثُ ضَرَبَاتٍ (تین بار مارنا) +

۱۱- ذیل کے جملے کی تحلیل کرو:-

(۱) اِشْتَرَيْتُ خَمْسَ تُفَّاحَاتٍ بِاثْنَيْ عَشَرَ قِرْشًا (میں نے پانچ سیب بارہ قرش میں خریدے)۔ (اِشْتَرَيْتُ) فعل با فاعل (خَمْسَ) اسم عدد مفرد۔ مفعول ہے اس لئے منصوب ہے۔ (تُفَّاحَاتٍ) تمیز ہے خمس کی مجرور (بِ) حرف جار (اِثْنَيْ عَشَرَ) اسم عدد مرکب۔ اس کا پہلا جزو صرب ہے مجرور ہے اس کا جر یَ سے آیا ہے دوسرا جزو فتحہ پر مبنی ہے۔ (قِرْشًا) عدد مرکب کی تمیز ہے اس لئے منصوب ہے عدد اور تمیز سب حرف جار کے ماتحت ہیں۔ جار اور مجرور ملکر فعل اشتریتُ کے متعلق ہیں، فعل، فاعل، مفعول اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہو گیا +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۶

اِنْعَقَدَ (ف) منعقد ہونا	سَاوٰی (۳) برابر ہونا
اِنْفَجَرَ (ف) پھٹ جانا	فَتَنَ (ض) مبتلا کرنا
جَذَبَ (ض) کھینچنا	لَبِثَ (س) ٹھیرنا
جَلَدَ (ض) کوڑے مارنا	اِحْتِفَالٌ جلسہ

اَنَةٌ (ج اَنات)	سَنَوِیٌّ سالانہ
آنہ (یہ لفظ ہندی ہے)	صَاعٌ (ترکی لفظ ہے) کامل
اَلْفُ لَیْلَةٍ وَلَیْلَةٌ (الفظی معنی ایک ہزار اور ایک رات) ایک کتاب کا نام ہے جو الف لیلہ کے نام سے مشہور ہے	طَرْدٌ پیکٹ۔ بستہ
	عَامٌ برس
	عُنْوَانٌ نام و نشان
اِشْتِرَاكٌ شرکت۔ اخبار کا خریدار بننا	عِدَّةٌ گنتی
بَفْتَةٌ (فارسی لفظ ہے) ٹاٹ	غَالٍ مہنگا۔ گران
بُوسْطَةٌ (پوسٹ کا معرب ہے) ڈاکخانہ	قَائِمَةٌ بیجک۔ فہرست نرخ
جَلْدَةٌ کوڑا۔ کوڑے کی ضرب	قِرْشٌ (ج قُرُوشٌ) مصر و عرب کا ایک سکہ جو ایک گنی کے سو ہوتے ہیں
جِنَیْهٌ (گنی کا معرب ہے) (ج جِنَیْهَات) گنی۔ پونڈ	كَهْفٌ۔ غار
خَرَاجٌ محصول۔ کسی ماتحت حکومت کی طرف سے جو رقم حکومت اعلیٰ کو دیجاتی ہے	مَحْوَرٌ جس نقطہ پر کوئی چیز گردش کرے
	مَسَاحَةٌ پیمائش
ذِرَاعٌ (ج اَذْرُعٌ) گز	المِیلُ المُرَبَّع مربع میل وہ ٹکڑا جو چاروں طرف سے ایک ایک میل ہو۔
رُبِّیَه (ہندی لفظ ہی) (ج رُبِّیَات) روپیہ	لَیْلَةُ القَدْرِ شب قدر۔ ماہ رمضان کی ایک مبارک رات
رَخِیص۔ سستا ارزان	یَنِیٌّ خشکی
سَائِرٌ باقی	قِیمَةُ الاِشْتِرَاكِ چندۂ خریداری
سَطْحٌ اوپر کا حصہ۔	

مشق نمبر ۳۸

(۱) عِنْدِي خَمْسَةُ أَفْرَاسٍ وَسَبْعَ عَشْرَةَ نَاقَةً وَعِشْرُونَ جَمَلًا (۲) مَنٌّ وَاحِدٌ فِي الْهِنْدِ يُسَاوِي ثَمَانِينَ رِطْلًا (۳) اَلْأَرْضُ تَدُورُ عَلَى مِحْوَرِهَا دَوْرَةً وَاحِدَةً كُلَّ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ سَاعَةً (۴) اِلْعَقْدُ الِاسْتِقْبَالُ السَّنَوِيُّ لِلْأَنْجُمَنِ فَاجْتَمَعَ النَّاسُ يَبْلُغُ عَدَدُهُمْ نَحْوَ أَلْفَيْنِ وَخَمْسِ مِائَةِ نَفَرٍ (۵) اِنَّ حُكُومَةَ مِصْرَ كَانَتْ تَدْفَعُ لِلْبَابِ الْعَالِي قَبْلَ الْحَرْبِ الْكُبْرَى خَرَاجًا مِقْدَارُهُ نَحْوُ سَبْعِمِائَةِ أَلْفِ جِنَيْهٍ سَنَوِيًّا (۶) هٰذَا الْكِتَابُ يُبَاعُ بِرُبِّيَّةٍ وَاثْنَتَيْنِ (۷) ثَمَنُ النُّسْخَةِ الْوَاحِدَةِ قُرْشٌ وَأُجْرَةُ الْإِعْلَانِ فِي الصَّفْحَةِ الْأَخِيرَةِ عَنْ كُلِّ سَطْرٍ قُرْشَانِ (۸) قِيمَةُ الِاشْتِرَاكِ فِي جَرِيدَتِنَا فِي بَيْرُوتَ وَلُبْنَانَ عَنْ سَنَةٍ أَرْبَعَةَ عَشَرَ قُرْشًا وَفِي سَائِرِ الْجِهَاتِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ قُرْشًا (۹) مَسَاحَةُ سَطْحِ الْأَرْضِ تَبْلُغُ مِائَتَيْ مَلْيُونِ مِيلٍ مِنَ الْأَمْيَالِ الْمُرَبَّعَةِ وَهُوَ يَنْقَسِمُ إِلَى يَبَسٍ وَمَاءٍ وَنِسْبَةُ الْيَبَسِ إِلَى الْمَاءِ كَنِسْبَةِ ثَلَاثَةٍ إِلَى سَبْعَةٍ (۱۰) اِشْتَرَيْنَا كِتَابَ "أَلْفُ لَيْلَةٍ وَلَيْلَةٌ" بِسَبْعَةٍ وَعِشْرِينَ قُرْشًا فَوَجَدْنَا قَصَصَهُ عَجِيبَةً جَاذِبَةَ الْأَذْهَانِ إِلَيْهَا (۱۱) لَيْسَ الْهُمُومُ عَلَى صِنْفًا وَاحِدًا - عِنْدِي بِحَمْدِ اللهِ مِنْهُ أُلُونٌ [شعر] (۱۲) قَائِمَةُ الْكُتُبِ الْمَطْلُوبَةِ مِنَ الْمَكْتَبَةِ الْقَيِّمَةِ (فِي بَمْبَاي)

ثمن فرد شرصاغ	عدد	عنوان الكتب
۱۶	۲	تَفْسِيرُ الْفَاتِحَةِ لِلشَّيْخِ مُحَمَّدٍ عَبْدُهُ رح

۶۰	۱	زَادُ الْمَعَادِ لِلشَّيْخِ الحافظ ابن القيم رح
۹۰	۱	اَلْمُنْجِد فِي اللُّغَة
۳۰	۵	القرآن والعلوم العصريّة
۱۸۶	۹	اَلْجُمْلَة

ثَمَنُ بَقِيَّةٍ لِلطَّرْدِ وَاُجْرَةُ الْبُوسْطَة

بمبائی فِي اَوَّلِ شَهْرِ يُونِيُز (جون) سَنَةِ ۱۹۲۵

مِنَ الْقُرْآن

(۱۱) اِنَّ اِلٰهَكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِد (۱۲) اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا (۱۵) فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا (۱۶) يَا اَبَتِ (اے میرے باپ) اِنِّي رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِيْنَ (۱۷) غُلِبَتِ الرُّوْمُ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِي بِضْعِ سِنِيْنَ (۱۸) اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ (۱۹) اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ (۲۰) اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ (۲۱) وَلَبِثُوْا فِي كَهْفِهِمْ ثَلٰثَمِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا (۲۲) لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ +

اُردو سے عربی

(۱) ہمارے پاس دو سو گائیں اور پچاس اونٹ ہیں (۲) ایک گنی سو قرش کے برابر ہے (۳) یہ مکان پندرہ ہزار چار سو پچاس روپے میں

دوحت ہو رہا ہے (۴) ایک نسخہ کی قیمت بارہ روپے آٹھ آنے ہے (۵) یہ کتاب کتنے کی (بِکَمْ) ہے؟ (۶) اس کی قیمت تین گنی ہے (۷) وہ ارزان نہیں ہے بلکہ وہ نہایت گران ہے۔ مین تو دو گنی دونگا (۸) ہمارے اخبار کا سالانہ چندہ بارہ روپے ہے (۹) اس مکان کی پیمائش تقریباً تین سو مربع گز ہے (۱۰) سیرۃ النبیؐ جو ایک مفید کتاب ہے مین نے تین روپے مین خریدی (۱۱) کہا جاتا ہے کہ دنیا مین مسلمانون کی گنتی تقریباً ۳۵ کروڑ (۳۵۰ ملیون) ہے۔ ان مین سے تقریباً سات کروڑ ہندوستان مین ہیں (۱۲) ہمارے مدرسہ مین بچون کی تعداد چار سو کے قریب پہنچتی ہے (۱۳) زمین آفتاب کے گرد ۳۶۵ دن اور ۶ گھنٹہ مین چکر لگاتی ہے (۱۴) آج جامع مسجد مین ہزارون آدمی حاضر تھے۔

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

اَلْعَدَدُ التَّرْتِيْبِيُّ

۱۔ تم نے پچھلے سبق مین عدد اصلی پڑھ لیا۔ اب عدد ترتیبی کو بھی ذہن نشین کرلو:—

(الف) ۱ سے ۱۰ تک

۱	اَلْاَوَّلُ	پہلا	اَلْاُوْلٰى پہلی
۲	اَلثَّانِيْ	دوسرا	اَلثَّانِيَةُ دوسری
۳	اَلثَّالِثُ	تیسرا	اَلثَّالِثَةُ تیسری

۴	اَلرَّابِعُ	چوتھا	اَلرَّابِعَةُ	چوتھی
۵	اَلْخَامِسُ	پانچوان	اَلْخَامِسَةُ	پانچوین
۶	اَلسَّادِسُ	چھٹا	اَلسَّادِسَةُ	چھٹی
۷	اَلسَّابِعُ	ساتوان	اَلسَّابِعَةُ	ساتوین
۸	اَلثَّامِنُ	آٹھوان	اَلثَّامِنَةُ	آٹھوین
۹	اَلتَّاسِعُ	نوان	اَلتَّاسِعَةُ	نوین
۱۰	اَلْعَاشِرُ	دسوان	اَلْعَاشِرَةُ	دسوین

تنبیہ ۱۔ مذکورہ اعداد سب مُعْرَب ہین ؛

ب) ۱۱ سے ۱۹ تک

۱۱	اَلْحَادِيْ عَشَرَ گیارھوان	اَلْحَادِيَةُ عَشْرَةَ	گیارھوین
۱۲	اَلثَّانِيْ عَشَرَ بارھوان	اَلثَّانِيَةُ عَشْرَةَ	بارھوین

اسی طرح اَلتَّاسِعُ عَشَرَ اور اَلتَّاسِعَةُ عَشْرَةَ تک

ج) عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ اور مِئَةٌ اور اَلْفٌ تک تمام عقود اپنی اصلی صورت مین عدد وصفی کے لئے بھی مستعمل ہوتے ہین: عِشْرُوْنَ بیسوان یا بیسوین ، اَلْحَادِيْ وَالْعِشْرُوْنَ اکیسوان، اَلْحَادِيَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ اکتیسوین، اَلْمِئَةُ سووان یا سوین ؛

۲۔ اعداد وصفی ترکیب مین عموماً صفت واقع ہوتے ہین اور اَلْ کے ساتھ مستعمل ہوتے ہین: اَلْكِتَابُ الْاَوَّلُ ، اَلدَّرْسُ الْحَادِيْ وَالْعِشْرُوْنَ (اکیسوان سبق) ؛

کبھی مضاف ہوتے ہین : رَابِعُهُمْ (ان کا چوتھا) خَامِسُ الْخُلَفَاءِ (خلیفون مین کا پانچوان) +

۳- عدد وصفی مین آحاد و عُشور کے ساتھ جب مِئَةٌ یا اَلْفٌ آئے تو آخری رقم کے ماقبل لفظ بَعْد بھی بڑھا دیتے ہین : فِی السَّنَةِ الثَّانِیَةِ وَالْاَرْبَعِیْنَ وَثَلٰثِمَائَةٍ بَعْدَ الْاَلْفِ

۴- "پہلے بار" "دوسرے بار" وغیرہ بتانے کے لئے عدد وصفی کو حالت نصبی مین استعمال کرتے ہین : اَوَّلًا (پہلے بار) خَامِسًا (پانچوین بار)

لفظ مَرَّة کو موصوف اور عدد وصفی کو اس کی صفت بنانے سے تو مذکورہ معنی پیدا ہوتے ہین : رَأَیْتُهُ الْمَرَّةَ الْاُوْلٰی یا مَرَّةً اُوْلٰی (مین نے اسے پہلی بار دیکھا) قَرَاْتُ هٰذَا الْکِتَابَ الْمَرَّةَ الْعِشْرِیْنَ (مین نے اس کتاب کو بیسوین بار پڑھا) +

۵- عدد کے کسور (ٹکڑے - حصے) مین سے آدھے ½ کے لئے تو نِصْفٌ آتا ہے اور باقی کسور کے لئے فُعُلٌ یا فُعْلٌ کے وزن پر اسم عدد سے بنا لیا جاتا ہے : ⅓ ثُلُثٌ یا ثُلْثٌ جمع اَثْلَاثٌ

¼ رُبُعٌ یا رُبْعٌ جمع اَرْبَاعٌ

⅕ خُمُسٌ یا خُمْسٌ جمع اَخْمَاسٌ

⅙ سُدُسٌ یا سُدْسٌ جمع اَسْدَاسٌ

اسی طرح عُشُرٌ یا عُشْرٌ تک

⅔ ثُلُثَانِ ¾ ثَلٰثَةُ اَرْبَاعٍ ⅝ خَمْسَةُ اَثْمَانٍ +

اگر عشر کے اوپر کے اعداد کے کسور بنانے ہوں تو عدد اصلی سے اس طرح بنالو: اَرْبَعَةُ مِنْ اَحَدَ عَشَرَ ۔ ۴/۱۱ اَحَدَ عَشَرَ مِنْ عِشْرِيْنَ ۔ ۱۱/۲۰

اگر عدد صحیح اور کسور اکٹھا ہوں تو دونوں کے درمیان وَ بڑھانا چاہیے۔ ۴ ۴/۱۱ اَرْبَعٌ وَثَلَاثَةُ اَخْمَاسٍ، ۵ ۱۵/۲۰ خَمْسٌ وَخَمْسَةَ عَشَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ

تنبیہ ۲- بعض اوقات ½ کو اس شکل میں لکھتے ہیں —

½ ے

⅓ ⅔

۶- "دو دو" "تین تین" وغیرہ بنانے کے لئے مَفْعَلٌ اور فُعَالٌ کا وزن آتا ہے: جَاءَتِ الْفُرْسَانُ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبَاعَ (سوار دو دو، تین تین، چار چار ہو کر آئے) یوں بھی کہہ سکتے ہیں: جاءت الفرسان اثنين اثنين ثلثة ثلثة اربعة اربعة +

۷- جب کسی چیز کے متعلق یہ بتانا ہو کہ وہ کتنے اجزا سے مرکب ہے تو فُعَالِيٌّ کا وزن استعمال کرتے ہیں +

مذکر		مؤنث
ثُنَائِيٌّ	(ایسی چیز جس کے اجزا ۲ ہوں)	ثُنَائِيَّةٌ
ثُلَاثِيٌّ	(" " ۳ ")	ثُلَاثِيَّةٌ
رُبَاعِيٌّ	(" " ۴ ")	رُبَاعِيَّةٌ
خُمَاسِيٌّ	(" " ۵ ")	خُمَاسِيَّةٌ

اسی طرح عُشَارِيٌّ تک بنالو +

اعداد مرکب ومعطوف سے مذکور و مؤنث نہیں بن سکتا اس لئے گیارہ اجزاء کے کہنے کے لئے اَحَدَ عَشَرَ جُزْءً (مذکر کے لئے) یا اِحْدَی عَشْرَةَ جُزْءً (مؤنث کے لئے) اسی طرح آگے جو چاہو بنا لو +

گھنٹے اور پہر بتانے کا طریق

۸۔ معین گھنٹہ" یا "گھڑی" بتانا ہو تو عدد وصفی کو لفظ سَاعَةٌ کی صفت بناؤ: اَلسَّاعَةُ الرَّابِعَةُ (چوتھا گھنٹہ) اٰتِیْکَ فِی السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ (میں تیرے پاس چوتھے گھنٹے میں آؤنگا)

"کتنے بجے ہیں" بتانا ہو تو عدد اصلی کو لفظ سَاعَةٌ کی خبر بناؤ جب سوال ہو "کَمِ السَّاعَةُ" یا "اَلسَّاعَةُ کَمْ" (کتنے بجے ہیں؟) تو جواب ہو اَلسَّاعَةُ خَمْسَةٌ (پانچ بجے ہیں) یا اَلسَّاعَةُ اَحَدَ عَشَرَ (گیارہ بجے ہیں) +

۹۔ دن، رات یا دن کے مختلف پہر یعنی صبح دوپہر اور شام وغیرہ بتانا ہو تو ان کو حالت نصبی یا جری میں استعمال کرو: نَهَارًا، لَیْلًا، صَبَاحًا مَسَاءً، ظُهْرًا یا فِی النَّهَارِ، فِی اللَّیْلِ، فِی الصَّبَاحِ وغیرہ: اٰتِیْکَ صَبَاحًا یا فِی الصَّبَاحِ (میں تیرے پاس صبح کے وقت آؤنگا) +

۱۰۔ ہفتے کے دنوں کے نام یہ ہیں:-

یَوْمُ (نَهَارُ) اَلْجُمُعَةِ
یَوْمُ (") اَلسَّبْتِ
یَوْمُ (") اَلْاَحَدِ

یَوْمُ (یا نَهَارُ) الثُّلَاثَاءِ
یَوْمُ (، ،) الْاَرْبِعَاءِ
یَوْمُ (، ،) الْخَمِیْسِ

کبھی لفظ یوم یا نہار کو حذف بھی کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں اَلثُّلَاثَاءُ اَلْاَرْبِعَاءُ وغیرہ ۔

ہفتہ کو اَلْاُسْبُوْعُ کہتے ہیں۔ اس کی جمع اَسَابِیْعُ ہے۔

اسلامی یا قمری سال کے مہینے

۱۱۔ اسلامی سال کو اَلسَّنَةُ الْهِجْرِیَّةُ (ہجرت کا سال) یا اَلسَّنَةُ الْقَمَرِیَّةُ (چاند کا سال) کہتے ہیں لکھنے میں سنہ ہجریہ کی طرف (ھ) سے اشارہ کرتے ہیں ۔

سالِ ہجری کا آغاز ۱۶ جولائی ۶۲۱ء عیسوی سے ہوا جو کہ جناب رسول خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ کو پہنچنے کی تاریخ ہے ۔

اسلامی سال کے بارہ مہینے یہ ہیں :۔

اَلْمُحَرَّمُ	جُمَادَی الْاُخْرٰی
اَلصَّفَرُ	رَجَبُ
رَبِیْعُ الْاَوَّلِ	شَعْبَانُ
رَبِیْعُ الثَّانِی	رَمَضَانُ
جُمَادَی الْاُوْلٰی	شَوَّالُ

ذُوالقَعْدَةِ ذُوالحِجَّةِ

مذکورہ مہینون مین سے چند مہینے خاص خاص صفتون کے ساتھ بھی بولے جاتے ہین: اَلمحرّم الحرام، صَفَرُ الخیر، رَجَبُ الفرد، شَعبانُ المعظّم رَمضانُ المکرّم، ذُوالقَعدَةُ الحرامُ، ذُوالحِجَّةِ الحرامُ +

۱۲۔ سال عیسوی کو اَلسَّنَةُ المسیحیّةُ یا اَلسَّنَةُ العیسویّةُ یا اَلسَّنَةُ الشَّمسیّةُ (سورج کا سال) کہتے ہین۔ اس کے بارہ مہینے ہین:۔

الف) اہلِ مصر اس طرح بولتے ہین:۔

یَنایِرُ	جنوری	یُولیُو لُولیُو	جولائی
فِبرایِرُ	فروری	اَغسُطُس	اگست
مَارِس	مارچ	سَبتَمبِرُ	ستمبر
اَبرِیلُ	اپریل	اَکتُوبِرُ	اکتوبر
مَایُو	مئی	نُوفَمبَرُ	نومبر
یُونیُو	جون	دِسَمبِرُ	دسمبر

ب) اہلِ شام اس طرح بولتے ہین:۔

کَانُونُ الثَّانِی	جنوری	حَزِیرَانُ	جون
شُبَاطُ	فروری	تَمُوزُ	جولائی
اَذَارُ	مارچ	اٰبُ	اگست
نِیسَانُ	اپریل	اَیلُولُ	ستمبر
اَیَّارُ	مئی	تِشرِینُ الاَوَّلُ	اکتوبر

تِشْرِيْنُ الثَّانِيْ نومبر كَانُوْنُ الاوّل دسمبر

سال قبل مسیح (B.C.) کو قَبْلَ الْمَسِيْح کہتے ہیں اور لکھنے میں (ق۔م) سے اس کی طرف اشارہ کرتے ہیں

سال بعد مسیح (A.D.) کو بعد المسیح کہتے ہیں اور لکھنے میں (بعدم) یا صرف (م) سے اشارہ کرتے ہیں ہندوستان میں سالِ عیسوی کی طرف (ع یا ء) سے اشارہ کرتے ہیں۔

تاریخ اور مہینہ اور سال بتانے کا طریق

۱۳۔ تاریخ بتانے کے لئے عدد وصفی کا استعمال دو طریق سے یا تو اضافت کے ساتھ یا اَلْ کے ساتھ کیا جاتا ہے (جیسا کہ ذیل کی مثالوں سے معلوم ہوگا) تاریخ کے بعد مہینے کا نام لفظ شہر کے ساتھ یا اس کے بغیر رکھا جاتا ہے اور اس کے بعد سال کا ہندسہ لفظ سنۃ کے ساتھ یا اس کے بغیر رکھا جاتا ہے:

(۱) ثَامِنُ (شَهْرِ) ذِي الْقَعْدَةِ (سنة) ۱۳۴۰ (ھ) } تاریخ ۸ ذیقعدہ ۱۳۴۰ھ
(۲) يا اَلْيَوْمُ الثَّامِنُ مِنْ (شَهْرِ) ذِي الْقَعْدَةِ (سنة ۱۳۴۰ (ھ) }

(۱) رَابِعُ (شَهْرِ) يُوْلِيُو (سنة) ۱۹۲۲ (م) } تاریخ ۴ جولائی ۱۹۲۲ء
(۲) يا (اَلْيَوْمُ) الرَّابِعُ مِنْ (شَهْرِ) يُوْلِيُو (سنة) ۱۹۲۲ (م) }

جب یہ کہنا ہو کہ "فلاں تاریخ کو" تو ابتدا میں لفظ فِي لگایا جائے یا عدد وصفی کو نصب دیا جائے: بَدَأَ الْحَرْبُ الْكُبْرٰى فِي (اَلْيَوْمِ) الرَّابِعِ مِنْ اَغُسْطُس یا رَابِعَ اَغُسْطُس سنہ ۱۹۱۴ (م)

عمر بتانے کا طریق

۱۴۔ جب سوال کرنا ہو کہ "تیری عمر کیا ہے؟" تو کہینگے کَمْ سَنَةً عُمْرُكَ؟ عُمْرُكَ كَمْ سَنَةً؟ یا اِبْنُ كَمْ سَنَةً اَنْتَ؟ (اس کے لفظی معنی ہیں تو کتنے برس کا بیٹا ہے؟) ایسے سوالوں کا جواب ہوگا عُمْرِي عِشْرُوْنَ سَنَةً یا اَنَا ابْنُ عِشْرِيْنَ سَنَةً

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۷

اَرْوٰی سیراب کرنا	ذَكَرٌ نر۔ مذکر
اِفْرِيْقِيَة افریقہ	زَوْجٌ جوڑ۔ مرد یا عورت
اُنْثٰی مادہ۔ مؤنث۔ اس کا تثنیہ (ج اَزْوَاجٌ)	اُنْثَيَانِ (حالت رفعی میں) سِكَّةٌ حَدِيْدِيَّةٌ ریلوے
	اُنْثَيَيْنِ (حالت نصبی و جری میں) شَابٌّ جوان
اَوْسَطُ (ج اَوَاسِطُ) درمیانی	طَابَ۔ (ی۔ض) پسند آنا۔ اچھا ہونا
بِلَادُ الْتَّرْكِ کیپ کالونی	عَسْكَرِيٌّ لشکری سپاہی
تَشَرُّفٌ بزرگی حاصل کرنا	قَارَّةٌ بر اعظم
حَظٌّ حصہ	مُضِيٌّ گذرنا
دَقِيْقَةٌ (ج دَقَائِقُ) منٹ	نَكَحَ (ض) نکاح کرنا

مشق نمبر ۳۹

(۱) اِنَّ السُّوْرَةَ الْاُوْلٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ الْفَاتِحَةُ (۲) تَعْلِيْمُ اَسْمَاءِ الْعَدَدِ يُوْجَدُ فِي الدَّرْسِ الثَّانِي وَالْاَرْبَعِيْنَ وَالثَّالِثِ وَالْاَرْبَعِيْنَ

مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ (۳) فِي السَّاعَةِ الثَّامِنَةِ اَلتَّشَرُّفُ بِالْمَحْمَى عِنْدَكُمْ
(۴) تُقْسَمُ اَفْرِيقِيَّةُ اِلَى سَبْعَةِ اَقْسَامٍ، اَلْاَوَّلُ يَشْتَمِلُ
عَلٰى بِلَادٍ يُرُ وَفِيهَا النِّيلُ وَالثَّانِي بِلَادُ الْمَغْرِبِ وَفِيهِ الْجَزَائِرُ
وَمَرَاكِشُ وَالثَّالِثُ اَفْرِيقِيَّةُ الشَّرْقِيَّةُ وَفِيهَا زَنْجَبَارُ وَالرَّابِعُ
اَفْرِيقِيَّةُ الْوُسْطٰى وَالْخَامِسُ اَفْرِيقِيَّةُ الْغَرْبِيَّةُ وَالسَّادِسُ
اَفْرِيقِيَّةُ الْجَنُوبِيَّةُ وَفِيهَا بِلَادُ الرَّاسِ وَالسَّابِعُ الْجَزَائِرُ التَّابِعَةُ
لِهٰذِهِ الْقَارَّةِ (۵) بَلْدَةُ فُونَا (پونا) تَبْعُدُ عَنَّا نَحْوَ خَمْسِ
سَاعَاتٍ بِالسِّكَّةِ الْحَدِيدِيَّةِ (بالریل) (۶) بَعْدَ مُضِيِّ اَرْبَعِ سَاعَاتٍ
وَصَلْنَا اِلَى الْمَحَلِّ الْمَذْكُورِ (۷) قَدْ تَعَلَّمْنَا اَوَّلًا اَلْاَسْمَاءَ
الْعَرَبِيَّةَ وَثَانِيًا اَلْاَفْعَالَ وَاِنْ شَاءَ اللّٰهُ نَتَعَلَّمُ ثَالِثًا
اَلْحُرُوفَ (۸) خُذْ ثُلُثَيْنِ مِنْ هٰذَا الْبِطِّيخِ وَاَنَا اٰخُذُ الثُّلُثَ
الْاَخِيرَ (۹) كُنْتُ فِي مَنْزِلِكَ السَّاعَةَ التَّاسِعَةَ وَرُبْعٍ وَبَقِيتُ فِي اِنْتِظَارِكَ
نِصْفَ سَاعَةٍ وَالسَّاعَةَ التَّاسِعَةَ وَثَلَاثَةَ اَرْبَاعٍ خَرَجْتُ مِنَ الدَّارِ (۱۰) وَصَلَنَا
كِتَابُكُمُ الْعَزِيزُ الْمُؤَرَّخُ بِيَوْمِ الْاِثْنَيْنِ الثَّالِثِ وَالْعِشْرِينَ مِنَ الْمُحَرَّمِ ۱۳۴۳ھ (سَنَةَ
اَلْفٍ وَثَلٰثُمِائَةٍ وَثَلٰثٍ وَاَرْبَعِينَ یا سَنَةَ ثَلٰثٍ وَاَرْبَعِينَ وَثَلٰثُمِائَةٍ بَعْدَ الْاَلْفِ)
الموافق ۲۵ (اَلْخَامِسَ وَالْعِشْرِينَ) مِنْ اَغُسْطُسَ سَنَةَ ۱۹۲۴ع (۱۱) يَكُونُ
طُلُوعُ الشَّمْسِ فِي السَّابِعِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ سِبْتَمْبِرَ السَّاعَةَ ۵ وَ
۵۰ دَقَائِقَ وَالظُّهْرُ السَّاعَةَ ۱۱ وَ ۵۲ دَقَائِقَ وَالْغُرُوبُ
السَّاعَةَ ۵ وَ ۵۱ دَقَائِقَ (۱۲) اَلسَّاعَةُ

کَمْ؟ (۱۳) اَلسَّاعَةُ عِنْدِي اَحَدَ عَشَرَ وَعِشْرُوْنَ دَقِيْقَةً (۱۴) كَانَ عِنْدِي تَاجِرٌ لَمْ يَبْلُغْ مِنَ الْعُمُرِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعَ عَشَرَةَ سَنَةً (۱۵) كَمْ سَنَةً عُمْرُ اَخِيْكَ (۱۶) عُمْرُهُ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ سَنَةً وَسِتَّةُ اَشْهُرٍ وَيَبْلُغُ سَنَةَ سِتٍّ وَعِشْرِيْنَ فِيْ اَوَاسِطِ شَهْرِ رَمَضَانَ الْاٰتِيْ (۱۷) يَمْشِي الْعَسْكَرِيُّوْنَ ثَلَاثَ وَرُبَاعَ (۱۸) خَرَجْنَا مِنَ الْمَدْرَسَةِ مَثْنٰى

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ (اَصْحَابُ الْكَهْفِ) رَابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ (۲) فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبَاعَ (۳) وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ (۴) وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ (۵) وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ (۶) يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) اسمار موصولہ کا بیان اس کتاب کے اکیسویں سبق میں لکھا گیا ہے (۲) قرآن کی دوسری سورۃ سورۃ البقرۃ ہے (۳) چوتھے گھنٹے کے بعد میں مدرسہ جاؤنگا (۴) کل میں نے کتاب الف لیلۃ ولیلۃ سے

پہلا، دوسرا اور تیسرا قصہ پڑھا اور کل چوتھا، پانچوان اور چھٹا قصہ پڑھونگا (۵) ماتھیران ایک سرد مقام ہے جو بمبئی سے تقریباً پانچ گھنٹے کے فاصلہ پر ہے (۶) اس کپڑے مین سے تین چوتھائی تم لے لو اور ایک چوتھائی مین لے لونگا (۷) مین آپ کے گھر ساڑھے بارہ بجے پہنچا اور پونے دو بجے لوٹ آیا (۸) آپ کا خط مجھے ۱۵ جولائی کو ملا (۹) ان دنون آفتاب پانچ بجکر ۱۵ منٹ پر نکلتا ہے (۱۰) میرے باپ نے جو مال چھوڑا ہے وہ تقسیم کیا گیا تو اس مین سے $\frac{1}{8}$ میری ماں کو ملا، باقی مین سے $\frac{2}{5}$ مین نے پائے، $\frac{1}{5}$ میری بہن نے اور باقی $\frac{2}{5}$ میرے بھائی نے پائے (۱۱) اس لڑکے کی عمر گیارہ سال کی ہے (۱۲) یہ لڑکی اٹھارہ سال کو نہین پہنچی (۱۳) اس خط کی تاریخ روز یکشنبہ یکم ذیقعدہ ۱۳۳۸ھ مطابق ۱۰ جولائی ۱۹۲۰ء ہے (۱۴) ملک مصر مین موسم بہار کا آغاز ۲۱ مارچ سے ہوتا ہے اور موسم گرما کا آغاز ۲۱ جون سے اور موسم خزان کا آغاز ۲۱ ستمبر سے اور موسم سرما کا آغاز ۲۱ دسمبر سے ہوتا ہے (۱۵) مین اپنی عمر کے بیالیسوین سال مین ہون کیونکہ آئندہ ماہ رمضان مین بیالیس سال کا ہو جاؤنگا۔

سوالات نمبر ۱

(۱) اسماء عدد کے کتنے گروہ ہین؟

(۲) اسماء عدد مین کتنے عدد مبنی ہین؟

(۳) کونسے اسماء عدد ایسے ہین جن مین تذکیر و تانیث یکسان ہے؟

(۴) دس لاکھ کو کیا کہتے ہین ؟

(۵) ایک کروڑ کو کیا کہینگے ؟

(۶) یہ ہندسے حروف مین لکھو ۲۹۱ ، ۱۹۲۴ ، ۱۳۴۳ ، ۱۰۰۲۵ ، ۱۹۰۴۳۵ ، ۵۷۹۸۰۶ ، ۲۰۸۲۰۰۵ ۔

(۷) عربی بناؤ :- پانچ گھوڑے ، پندرہ گدھے ، بیس اونٹ ، بتیس دانت ایک زبان ، دو ہزار تین سو سپاہی ، ایک سو اور چند لڑکے ۔

(۸) عربی بناؤ :- آٹھوان دن ، نوین رات ، بارہوین تاریخ ، صبح کے وقت ، سات بجے ، دس بجکر ۱۵ منٹ ، پونے بارہ بجے ، ۲ ۳/۴ ، ۱۲ ۵/۶ ۔

(۹) کونسے اسماء عدد کے بعد معدود واحد ہوگا اور کس کے بعد جمع ؟

(۱۰) معدود کا اعراب بیان کرو ۔

الدرس الرابع والاربعون

الحروف

۱- عربی زبان مین کل حروف ایک سو کے اندر ہین ۔ بہت سے کثیر الاستعمال حروف تو پچھلے سبقون کے ضمن مین بیان ہو چکے ہین ۔ تاہم ذیل مین اکٹھا اکثر حروف لکھے جاتے ہین ۔

۔ حروف دو قسم کے ہین ۔ بعض تو عاملہ ہین یعنی جو اسم یا فعل

کے اعراب میں عمل دخل رکھتے ہیں۔ اور بعض غیر عاملہ جو اپنے مابعد میں کوئی اعرابی تغیر نہیں پیدا کرتے۔

۔حروف عاملہ کے اقسام حسب ذیل ہیں :۔

(۱) حروف الجر یا الحروف الجارۃ جو اسم کو جر (زیر) دیتے ہیں اور وہ تعداد میں سترہ ہیں۔

با و تا و کاف و لام و واو و مُنْذ و مُذ خلا
رُبَّ، حاشا، مِن، عدا، فِی، عَن، عَلی، حتّٰی، اِلی

بِ پر، سے، میں، کو" وغیرہ کئی معنوں میں آتا ہے: اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ (میں ایمان لایا اللہ پر) کَتَبْنَا بِالْقَلَمِ (ہم نے قلم سے لکھا)

بِ قسم کے لئے بھی آتا ہے: بِاللّٰہِ (اللہ کی قسم)

تَ قسم کے لئے مخصوص ہے: تَاللّٰہِ (اللہ کی قسم)

کَ تشبیہ کے لئے: کَالْاَسَدِ (شیر کے جیسا)

لِ۔لَ، (واسطے، کو) لِزَیْدٍ (زید کے واسطے) قُلْتُ لَہٗ (میں نے اُس کو کہا)

وَ قسم کے لئے: وَاللّٰہِ (اللہ کی قسم)

مُنْذُ اور مُذْ عرصہ بتانے کے لئے: مَا رَأَیْتُہٗ مُنْذُ (یا مُذْ) یَوْمِ الْجُمُعَۃِ (میں نے اسے جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا)

خَلَا۔حَاشَا اور عَدَا ان تینوں حرفوں کے معنی ہیں "سوا" تینوں استثنا کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں، جَاءَ الْقَوْمُ خَلَا (یا حَاشَا

یا عَدَا) زَیْدٍ (قوم آئی سوا زید کے)۔

رُبَّ (کئی یا بعض) اس کے بعد عموماً نکرہ موصوفہ آتا ہے:
رُبَّ رَجُلٍ کَرِیْمٍ لَقِیْتُہٗ (میں نے کئی یا بعض بزرگ آدمیوں سے ملاقات کی ہے)۔

مِنْ (سے): سَافَرْتُ مِنَ الْھِنْدِ اِلٰی مَکَّۃَ (میں نے ہندوستان سے مکہ تک سفر کیا)۔

فِیْ (میں): اَلْاِمَامُ فِی الْمَسْجِدِ (امام مسجد میں ہے)۔

عَنْ (سے): رَمَیْتُ السَّھْمَ عَنِ الْقَوْسِ (میں نے تیر کو کمان سے چلایا)۔

عَلٰی (پر) اِجْلِسْ عَلَی الْکُرْسِیِّ (کرسی پر بیٹھ)

حَتّٰی (تک): اَکَلْنَا السَّمَکَ حَتّٰی رَأْسِھَا (ہم نے مچھلی کھائی اس کے سر تک)

اِلٰی (تک۔طرف) ذَھَبَ الْوَلَدُ اِلَی السُّوْقِ (لڑکا بازار کی طرف گیا)۔

۲) الحروفُ المُشَبَّھَۃُ بِالْفِعْلِ جملۂ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو نصب دیتے ہیں۔ اور وہ چھ ہیں:۔

اِنَّ با اَنَّ، کَاَنَّ، لَیْتَ، لٰکِنَّ، لَعَلَّ۔

ناصب اسم اند و مرافع در خبر بشنو زا

اِنَّ جملہ کے شروع میں آتا ہے: اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ (بیشک زید کھڑا ہے)۔

اَنَّ جملہ کے درمیان میں آتا ہے: سَمِعْتُ اَنَّ زَیْدًا ذَاھِبٌ (میں نے سنا کہ زید جانے والا ہے)۔

كَأَنَّ تشبیہ کے لئے آتا ہے: كَأَنَّ هٰذَا الْكَلْبَ أَسَدٌ (گویا کہ یہ کتا شیر ہے)۔
لَيْتَ (کاش کہ) تمنی (آرزو) کے لئے آتا ہے خواہ وہ آرزو ناممکن چیز کی ہو:
لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ (کاش کہ جوانی لوٹ آتی)
لَعَلَّ (شاید۔ امید کہ) امید کے لئے ہے: لَعَلَّ عَلِيًّا زَاهِدٌ (شاید علی پرہیزگار ہے)۔
لٰكِنَّ۔ استدراک کے لئے یعنی پہلی بات سے سننے والے کے دل میں جو وہم پیدا ہو اُس کو دفع کرنے کے لئے یہ حرف آتا ہے: جَاءَ الْحُجَّاجُ مِنَ الْحِجَازِ لٰكِنَّ أَبَاكَ مَا جَاءَ (حاجی لوگ حجاز سے آگئے لیکن تیرا باپ نہیں آیا)

۳) حروف النفی۔ یہ دو ہیں مَا اور لَا یہ دونوں حروف بعض اوقات خبر کو نصب دیتے ہیں: مَا حَامِدٌ قَائِمًا (حامد کھڑا نہیں ہے) لَا رَجُلٌ أَفْضَلَ مِنْكَ (کوئی مرد تجھ سے افضل نہیں ہے)۔

۴) حروف النداء پکارنے کے موقع پر استعمال ہوتے ہیں۔ ان کے بعد اسم مضاف آئے تو اسے نصب پڑھتے ہیں: يَا غُلَامَ زَيْدٍ (اے زید کے غلام) اور حروف ندا کے بعد اسم مفرد آئے تو اس پر رفع بغیر تنوین کے پڑھتے ہیں: يَا زَيْدُ اور وہ پانچ ہیں: يَا، اَيَا، هَيَا، اَيْ اور اَ۔ ان میں سے يَا کثیر الاستعمال ہے اور قریب و بعید دونوں کے لئے بولا جاتا ہے اَيَا اور هَيَا بعید کے لئے اور اَيْ اور اَ قریب کے لئے مخصوص ہیں۔

۵) الحروف الناصبة الفعل المضارع یہ چار حروف ہیں جو فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں۔

اَنْ ولَنْ پس گئی ، اِذَنْ این چار حرف معتبر
نصب مستقبل ہمی خواہند اینہا دائما

ن کا کچھ بیان تو درس ۲۱ مین ہو چکا اور باقی آئندہ سبق مین ہوگا۔

۶) الحروف الجازمۃ المضارع یہ حروف فعل مضارع کو جزم دیتے ہین اور وہ پانچ ہین :-

اِنْ و لَمْ لَمَّا و لام امر و لائے نهي نیز
پنج حرف این جازم فعل اند بے چون و چرا

ان کا بیان بھی درس ۲۱ مین گذر چکا۔ باقی آئندہ سبق مین ہوگا۔

۲- حروف غیر عاملہ

۱) حروف العطف دس ہین :-

واو و فا و ثم ، حتّٰی ، لا و بل
او و اِمّا ، اَمْ و لٰکِنْ بے خلل

واو دو چیزون کو ایک حکم مین جمع کرنے کے لئے آتا ہے : جَاءَ زَيْدٌ وَعَلِيٌّ (زید اور علی دونون آئے) اس مثال سے معلوم ہوتا ہے کہ آنے مین زید اور علی دونون شامل ہین۔

فَ جمع اور ترتیب بلا تراخی (بلا تاخیر) کے لئے : جَاءَ حَمِيْدٌ فَرَشِيْدٌ (حمید آیا پھر ساتھ ہی رشید آیا) اس سے یہ سمجھا گیا کہ آنے مین حمید اور رشید دونون شامل ہین۔ لیکن پہلے حمید آیا پھر بغیر تاخیر کے رشید آیا۔

ثُمَّ جمع اور ترتیب مَعَ التَّرَاخِيْ (تاخیر کے ساتھ) کے لئے مستعمل

ہے : ذَهَبَ قَاسِمٌ ثُمَّ هَاشِمٌ (قاسم گیا پھر ہاشم گیا) یہ اس وقت کہینگے جبکہ قاسم کے بعد ہاشم ذرا سے بھی وقفہ سے گیا ہو +

اَوْ دو مین سے ایک چیز بتانے کے لئے : لَبِثْنَا بِمِصْرَ خَمْسَةَ عَشَرَ اَوْ سِتَّةَ عَشَرَ يَوْمًا (ہم مصر مین پندرہ یا سولہ روز ٹھیرے)

اَمْ استفہام کے ساتھ دو چیزون کے مقابلے کے لئے : اِنْ اَدْرِيْ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَا تُوْعَدُوْنَ (مین نہین جانتا جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ قریب ہے یا بعید ہے)

اِمَّا بھی قریب قریب اَوْ کے معنی مین آتا ہے۔ لیکن اس سے کلام مین زور زیادہ ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ مکرر آتا ہے : هٰذَا اِمَّا شَجَرٌ وَّاِمَّا حَجَرٌ (یہ یا تو درخت ہے یا پتھر ہے)

لٰكِنْ اِسْتِدْرَاک کے لئے (دیکھو حروف مشبہ بالفعل لٰكِنَّ) :

مَا جَاءَ خَالِدٌ لٰكِنْ اَخُوْهُ (خالد نہین آیا لیکن اس کا بھائی آیا)

تنبیہ ۱۔ لٰكِنْ اور لٰكِنَّ مین اتنا ہی فرق ہے کہ لٰكِنَّ حروف عاملہ مین سے ہے۔ اس کے بعد اسم کو نصب دیا جاتا ہے اور لٰكِنْ غیر عامل ہے۔ مابعد پر اس کا کوئی اثر نہین ہوتا

لَا نفی کے لئے آتا ہے۔ اَكْرِمِ الصَّالِحَ لَا الطَّالِحَ (نیکبخت کی تعظیم کر نہ بدبخت کی)

بَلْ۔ اِضْرَاب کے لئے یعنی پہلی بات کو چھوڑ کر دوسری بات کی طرف متوجہ کرنے کے لئے : مَا ذَهَبَ حَامِدٌ بَلْ خَالِدٌ (حامد نہین گیا بلکہ خالد گیا)

حَتّٰی انتہا کے لئے : قَدِمَ الْحَاجُّ حَتَّی الْمُشَاۃُ (حاجی لوگ آئے یہان تک پیدل چلنے والے بھی آگئے)۔

تنبیہ ۲ - حَتّٰی دو طور پر مستعمل ہے - ایک تو حروف جار کے طور پر دوسرے حروف غیر عاملہ کے طور پر - مگر زیادہ تر جارّہ ہی ہوتا ہے - یہ بھی تم نے پڑھا ہے کہ حَتّٰی فعل مضارع پر داخل ہو تو مضارع کو نصب پڑھا جاتا ہے (دیکھو درس ۲۱)

(۲) حروف الاستفہام

أَ اور هَلْ کلام مین استفہام کے معنی پیدا کرتے ہین - اور کلام کے شروع مین آتے ہین۔

أَ کثیر الاستعمال ہے - جو اسم، فعل اور حرف پر بھی داخل ہوتا ہے : أَزَيْدًا رَأَيْتَ ، أَرَأَيْتَ زَيْدًا ، أَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ (کیا پھر جو شخص ایک دلیل پر ہو؟)۔

هَلْ زیادہ تر فعل پر داخل ہوتا ہے، اسم پر کم اور حرف پر کبھی نہین : هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ (کیا اندھا اور بینا دونون برابر ہین؟)

(۳) حروف الایجاب (جواب دینے کے حروف)

نَعَمْ ، بَلٰى ، اِيْ ، اَجَلْ ، جَيْرِ ، اِنَّ ، كَلَّا جواب مین اِن کا استعمال ہوتا ہے +

نَعَمْ (ہان) سے، سائل کے کلام کا اثبات ہوتا ہے، خواہ کلام

مُثبت ہو خواہ مَنفی هَلْ جَاءَكَ زَيْدٌ (کیا زید تیرے پاس آیا؟) کے جواب مین نَعَمْ کہین تو مطلب ہوگا کہ ہان زید آیا اور اَمَا جَاءَكَ زَيْدٌ (کیا تیرے پاس زید نہین آیا؟) کے جواب مین نَعَمْ کہین تو مطلب ہوگا ہان نہین آیا۔

بَلٰی (ہان۔کیون نہین) ہمیشہ نفی کو اثبات بنانے کے لئے استعمال ہوتا ہے: اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (کیا مین تمہارا رب نہین ہون؟) اِس کے جواب مین کہا گیا بَلٰی یعنی ہان (یا کیون نہین) تو ہمارا رب ہے۔

اِيْ ہمیشہ قسم کے ساتھ استعمال ہوتا ہے: اِيْ وَاللّٰهِ (ہان اللہ کی قسم) یا اِيْ وَرَبِّيْ (ہان قسم ہے میرے رب کی)

اَجَلْ، جَيْرٌ اور اِنَّ کا استعمال نعم کے معنی مین ہوتا ہے۔

(۴) حروف النفي

مَا، لَا، لَاتَ اور اِنْ حروف نفی ہین۔ مَا اور لَا اسم اور فعل دونون کے ساتھ استعمال ہوتے ہین۔ لَاتَ اور اِنْ اسم کے ساتھ مخصوص ہین: مَا زَيْدٌ غَنِيٌّ وَلَا عَمْرٌو فَقِيْرٌ، اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ (یہ اور تو کچھ نہین کوئی بزرگ فرشتہ ہے)

تنبیہ ۳۔ تم پڑھ چکے ہو کہ لَمْ، لَمَّا اور لَنْ بھی حروف نفی ہین لیکن وہ فعل کے ساتھ مخصوص ہین اور وہ حروف عاملہ ہین۔ مَا اور لَا بھی کبھی خبر کو نصب دیتے ہین: مَا هٰذَا بَشَرًا (یہ کوئی بشر نہین ہے) اس وقت ان کا شمار بھی

حروف عاملہ مین ہوگا۔ جیسا کہ اسی سبق مین تم نے پڑھا ہے +

(۵) حروف التحضیض

هَلَّا، اَلَّا، لَوْلَا اور لَوْمَا حروف تحضیض (رغبت دلانے کے حروف) ہین۔ یہ چارون حرف فعل کے ساتھ مخصوص ہین: هَلَّا تَسْمَعُ قَوْلَ اَبِيْكَ (تو اپنے باپ کی بات کیون نہین سُنتا) یعنی تجھے اپنے باپ کی بات سننی چاہئے۔ رَبِّ لَوْلَا اَخَّرْتَنِيْ اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ (اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی دیر اور کیون مہلت نہ دی)

(۶) حروف الشرط

لَوْ (اگر) لَوْلَا (اگر نہ ہوتا) حروف شرط ہین دونون کے جواب پر لام داخل ہوتا ہے: لَوْ شِئْتَ لَاَخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا (اگر تو چاہتا تو اس پر اُجرت لیتا) لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ (اگر تو نہ ہوتا تو مین آسمانون کو نہ پیدا کرتا)

تنبیہ ۴۔ تم پڑھ چکے ہو کہ اِنْ بھی حرف شرط ہے جو فعل کے ساتھ مخصوص ہے اور وہ فعل مضارع کو جزم دیتا ہے +

(۷) حرف الرّدع

كَلَّا (ہرگز نہین) حرف ردع (جھڑک دینے یا رد کرنے کا حرف ہے: كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (ایسا ہرگز نہین بلکہ تم عنقریب جان لوگے) کبھی حَقًّا (بیشک) کے معنی مین آتا ہے: كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى (بیشک انسان سرکشی کرتا ہے) +

سَ اور سَوْفَ مضارع پر داخل ہوتے اور اسے زمانۂ مستقبل سے مخصوص کر دیتے ہیں: سَاَقْرَأُ (میں ابھی پڑھونگا) سَوْفَ اَقْرَأُ (میں ابھی ذرا دیر سے پڑھونگا)۔

(۹) حروف التوکید

نون (ثقیلہ یا خفیفہ) اور لام (لَ) حروف تاکید ہیں۔ نون تو مضارع کے آخر میں آتا ہے اور لام مضارع پر بھی آتا ہے۔ ماضی پر بھی اور اسم پر بھی: لَاَکْتُبَنَّ (میں ضرور ضرور لکھونگا) اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ (بیشک وہ ایک قول فیصل ہے)۔

(۱۰) حروف التنبیہ

اَلَا، اَمَا اور هَا ان تینوں کے معنی ہیں "خبردار" یا "سنو" اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ (سنو بیشک وہی بیوقوف ہیں) اَمَا وَاللّٰهِ لَاُعَاقِبَنَّهٗ (سنو خدا کی قسم میں اسے ضرور عتاب کرونگا) هَا اِنَّ عَدُوَّكَ بِالْبَابِ (خبردار ہوجا بیشک تیرا دشمن دروازہ پر ہے)

(۱۱) حروف التفسیر

اَیْ اور اَنْ تشریح کے لئے مستعمل ہیں: جَاءَ الْحَسَنُ اَیْ اَخُوْكَ (حسن یعنی تیرا بھائی آیا) نَادَیْنَاهُ اَنْ یَّا اِبْرَاهِیْمُ (ہم نے یعنی کہا کہ اے ابراہیم)

(۱۲) حروف الزیادۃ

عامہ: هٰذَا کے حروف اگرچہ بامعنی ہیں لیکن کبھی زائد بھی ہوتے ہیں

یعنی ان کے معنی نہیں لئے جاتے :-

اِنْ ، اَنْ ، مَا ، لَا ، مِنْ ، بَا اور کَا ۔

اِنْ ، مائے نافیہ کے بعد زائد ہوتا ہے : مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِیْ

اَنْ ، لَمَّا کے بعد زائد ہوتا ہے : فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِیْرُ

ما ، اِذَا کے بعد اور مَتٰی ، اَیْنَ ، اَیٌّ اور اِنْ کے بعد نیز

بعض حروف جارّہ (بِ ، عَنْ ، مِنْ ، لَ کے بعد زائد ہوتا ہے :

اِذَا مَا اُبْتُلِیْتَ (جب تو مبتلا کیا جائے) مَتٰی مَا سَافَرْتُ (جس وقت میں نے سفر کیا) اَیْنَمَا تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (جہاں کہیں تم اپنا منہ پھیرو تو وہیں اللہ کا منہ ہے) اَیُّمَا الرَّجُلُ جَاءَكَ فَاَكْرِمْهُ (تیرے پاس کوئی سا آدمی آئے تو اس کی تعظیم کر) فَاِمَّا (= فَاِنْ مَا) یَاْتِیَنَّكُمْ مِنِّیْ هُدًی (پھر اگر تمہارے پاس میرے طرف سے کوئی ہدایت آئے)

لَا کبھی اَنْ کے بعد اور کبھی اُقْسِمُ کے قبل زائد ہوتا ہے : لِئَلَّا (= لِاَنْ لَا) یَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتَابِ (تاکہ اہل کتاب جان لیں) لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ (میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں)۔

مِنْ ، اِنْ نافیہ اور کَمْ کے بعد زائد ہوتا ہے : اِنْ مِنْ قَرْیَةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ (کوئی گاؤں نہیں ہے مگر اس میں کوئی ڈرانے والا [پیغمبر] گذرا ہے) وَكَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِیْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِیْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ (بارہا چھوٹی جماعت بڑی جماعت اللہ کے حکم سے غالب آچکی ہے)

بِ ، مَا اور لَیْسَ کی خبر پر زائد ہوتا ہے ؛ ما زیدٌ یا لَیْسَ زیدٌ بعالم (زید عالم نہیں ہے) ۔

لِ ، ضَرَبْتُ لِزَیْدٍ (میں نے زید کو مارا) یہاں لام کی ضرورت نہ تھی ۔ مگر بعض اوقات بڑھا دیا کرتے ہیں ۔

تنبیہ ۵ ۔ حروف زوائد کے سب حروف عاملہ میں سے ہیں ۔

تنبیہ ۶ ۔ بعض حروف کے معنوں کی تفصیل آئندہ بھی ہوگی ۔

سوالات نمبر

(۱) حروف عربی زبان میں تقریباً کتنے ہیں ؟

(۲) حروف عاملہ کتنی قسم کے ہیں ؟

(۳) حروف جارہ کتنے ہیں اور کونسے ؟

(۴) حروف جارہ فعل پر کیا عمل کرتے ہیں ؟

(۵) اسم کو نصب دینے والے حروف کونسے ہیں اور فعل کو نصب دینے والے کونسے ہیں مثال کے ساتھ بیان کرو ۔

(۶) اسم اور فعل کو رفع دینے والے کون سے حروف ہیں ؟

(۷) فعل کو جزم دینے والے حروف کون سے مع امثلہ بیان کرو ۔

(۸) بَلیٰ اور نعم میں کیا فرق ہے ؟

(۹) حروف الزیادہ کون کون سے ہیں اور کونسا حرف کس موقع پر زائد ہوتا ہے ؛ مع امثلہ کے بیان کرو

(۱۰) حروف زائدہ جبکہ زائد ہوتے ہیں اس وقت عمل کرتے ہیں یا نہیں ؟

الدرس الخامس والاربعون

اَلْاِعْرَابُ

اسم یا فعل کے آخر کی وہ علامات جن سے ان کی مختلف حالتوں کو ظاہر کیا جاتا ہے وہ اعراب ہیں اور وہ دو قسم کے ہیں (۱) اعراب بالحرکۃ: ـَ، ـِ، ـُ، ـً، ـٍ، ـٌ (۲) اعراب بالحروف: ـَانِ، ـَیْنِ، ـُوْنَ ـِیْنَ

فعل مضارع کا ایک اعراب جزم ـْ بھی ہے۔

اَلْمُعْرَبُ وَالْمَبْنِیُّ

مُعرب وہ کلمہ ہے جس کا آخر حالات کے اختلاف سے بدلتا رہے چنانچہ زید ان مثالوں میں: زَیْدٌ ضَرَبَكَ، زَیْدًا ضَرَبْتَ لِزَیْدٍ اشْتَرَیْتَ الْکِتَابَ

مبنی وہ کلمہ ہے جس کا آخر حالات کے اختلاف سے نہ بدلے چنانچہ مَنْ ان مثالوں میں: مَنْ ضَرَبَكَ، مَنْ ضَرَبْتَ، لِمَنِ اشْتَرَیْتَ الْکِتَابَ

تنبیہ ۱۔ تمام حروف مبنی ہیں، افعال بھی ماسوا مضارع کے مبنی ہیں۔ اسماء میں ضمائر، اسماء اشارہ، اسماء موصولہ، اسماء استفہام (بجز اَیٌّ اور اَیَّۃٌ کے) اور اسماء شرط مبنی ہیں۔

اسماء مبنیہ کے تمام اقسام بجز اسماء شرط کے موقع موقع سے لکھے جا چکے۔ اسماء شرط کا بیان آئندہ سبق میں ہوگا +

اِعْرَابُ الْفِعْلِ

فعل ماضی اور امر تو مبنی ہیں۔ صرف فعل مضارع جبکہ نون جمع مؤنث سے خالی ہو) معرب ہے۔

مضارع کا اعراب رفع نصب اور جزم ہے۔ پانچ صیغوں (یَفْعَلُ، تَفْعَلُ، تَفْعَلُ، اَفْعَلُ اور نَفْعَلُ) کا رفع پیش سے نصب زبر سے اور جزم سکون سے آتا ہے۔ باقی صیغوں میں سے جمع مؤنث کے دو صیغے (یَفْعَلْنَ اور تَفْعَلْنَ) تو مبنی ہیں بقیہ سات صیغوں کا رفع نون اعرابی (دیکھو درس ۱۹۔ تنبیہ ۲) سے آتا ہے۔ نصب اور جزم حذف نون سے (دیکھو درس ۲۱-۴)

فعل مضارع دراصل مرفوع ہوتا ہے۔ لیکن چند عارضوں سے منصوب یا مجزوم ہوتا ہے۔

مواضع نصب الفعل

جب مضارع پر حروف ناصبہ (اَنْ، لَنْ، کَیْ [یا لِکَیْ] اور اِذَنْ) داخل ہوں تو وہ منصوب ہو جاتا ہے۔

اَنْ سے مضارع میں مصدری معنی پیدا ہوتے ہیں: اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ یعنی صِیَامُکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ (تمہارا روزہ رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے) +

تنبیہ ۲ اکثر اَنْ کا ترجمہ اُردو مین "کہ" کیا جاتا ہے: جِئْتُ اَنْ اَرَاكَ (مین آیا کہ تجھے دیکھون) +

لَنْ سے نفی اور تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہین: لَنْ نَعْبُدَ غَيْرَ اللهِ (ہم اللہ کے سوا کسی کی پرستش ہرگز نہ کرینگے) +

كَيْ (یا لِكَيْ) سبب بتانے کے لئے آتا ہے: اَسْلَمْتُ كَيْ (یا لِكَيْ) اَدْخُلَ الْجَنَّةَ (مین اسلام لایا تاکہ جنت مین داخل ہون)

اِذَنْ (اِذًا بھی لکھتے ہین) جواب کے وقت مضارع پر داخل ہوتا ہے: کسی نے کہا اَسْلَمْتُ تو اس کے جواب مین کوئی کہے اِذًا تُفْلِحَ (اب تو فلاح پائیگا)

۷۔ ذیل کے چھ مقامون مین اَنْ مقدر[1] ہوتا ہے جس کی وجہ سے مضارع کو نصب پڑھا جاتا ہے۔

۱) لام الجحود (جو لام کان منفیہ کے بعد واقع ہو) کے بعد: مَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ (اللہ تعالیٰ کو انھین عذاب دینا نہین ہے حالانکہ تم ان مین موجود ہو) یہان "لِيُعَذِّبَ" "لِاَنْ يُعَذِّبَ" کے معنی مین ہے

۲) حَتّٰی کے بعد: لَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْ اَبِيْ (مین ہرگز اس سرزمین سے نہ ٹلونگا جب تک کہ میرے والد مجھے اجازت نہ دین) +

۳) اَوْ کے بعد جبکہ وہ اِلٰی یا اِلَّا کے معنی مین ہو: لَاَلْزَمَنَّكَ

[1] مقدر اس لفظ کو کہتے ہین جو عبارت مین بولا نہ جائے لیکن اس کے معنی لئے جائین +

أَوْ تُعْطِيَنِي حَقِّي (میں ہمیشہ تیرے ساتھ لگا رہونگا یہاں تک کہ تو مجھے میرا حق دیدے) یہاں أَوْ تُعْطِيَ کے معنی إِلَى أَنْ تُعْطِيَ ہیں ۔

۴) لِ کے بعد جب وہ کی کے معنی میں ہو: جِئْتُكَ لِأُكَلِّمَكَ (میں تیرے پاس آیا کہ تجھ سے گفتگو کروں) ۔ لِأُكَلِّمَ کے معنی ہیں لِأَنْ أُكَلِّمَ ۔

۵) فا کے بعد جبکہ وہ امر کے جواب میں آئے: تَعَلَّمْ فَتُفْلِحَ (علم سیکھ تاکہ فلاح پاسکے) ۔ (۱) نفی کے جواب میں آئے: لَا تَعْجَلْ فَتَنْدَمَ (جلدی نہ کر کہ نادم ہو جائے) ۔ (۲) یا استفہام کے بعد آئے: أَيْنَ بَيْتُكَ فَأَزُورَكَ (تیرا گھر کہاں ہے کہ میں تیری ملاقات کے لئے آؤں) (۳) یا تمنی کے بعد: لَيْتَ لِي مَالًا فَأُنْفِقَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ (کاش کہ میرے پاس مال ہوتا کہ میں اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا) ۔ (۵) یا عَرْض (التماس) کے بعد: أَلَا تَحُلُّ بِنَا فَتُكْرَمَ (تو ہماری مجلس میں کیوں نہیں آتا کہ تیری عزت کی جائے) ۔ (۶) یا نفی کے بعد لَمْ يَأْتِنَا فَنُعْطِيَهُ الْكِتَابَ (وہ ہمارے پاس نہیں آیا کہ ہم اسے کتاب دیتے) ۔

۶) واو معیت کے بعد جبکہ وہ مذکورہ مقامات میں آئے: أَسْلِمْ وَتُفْلِحَ (تو مسلمان ہو جا معاً فلاح پائیگا) ۔ لَا تَنْهَ عَنْ خُلُقٍ وَتَأْتِيَ مِثْلَهُ (کسی خصلت [کام] سے منع نہ کر باوجودیکہ اس جیسا کام تو خود کرتا ہے) ۔

تنبیہ ۔ عَلِمَ اور اس کے مشتقات کے بعد اَنْ آئے تو اسے اَنَّ

لہ وہ واو جو مع کے معنی میں ہو ۔

کا مُخَفَّف سمجھا جائے۔ وہ فعل مضارع کو نصب نہ دیگا: عَلِمَ اَنْ سَیَکُوْنُ مِنْکُمْ مَرْضٰی (اس نے [خدا نے] جان لیا ہے کہ تم میں سے بعض بیمار ہونگے)۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر

اٰثَرَ (۱) ایثار کرنا	خَابَ (ای۔ض) ناکام ہونا
اَخْلَفَ (۱) خلاف کرنا	خَسِرَ (س) ٹوٹا پانا
اَدْرَکَ (۱) پانا۔ پہنچنا	دَنٰی (و۔ن) قریب ہونا
اَسِیَ (ی۔س) غمگین ہونا	رَبِحَ (س) نفع حاصل کرنا
اَنْجَحَ (۱) کامیاب کرنا	زَھِدَ (ف) بے رغبت ہونا
اِصَّدَّقَ (=تَصَدَّقَ) صدقہ دینا	سَادَ (و۔ن) سردار ہونا
اِسْتَسْھَلَ (۱۰) آسان جاننا	عَصٰی (ی۔ض) نافرمانی کرنا
اَنْفَقَ (۱) خرچ کرنا	نَظَمَ (ض) پرونا
اَضَلَّ (۱) گمراہ کرنا	نَالَ (س) پانا
اَنْقَضَ (۱) توڑنا	بِرٌّ نیکی
تَبَیَّنَ (۸) ظاہر ہونا	جَوٌّ فضا۔ ہوا
ثَابَرَ (۳) ثابت قدم رہنا	خَیْطٌ تاگا
تَھَذَّبَ (۵) درست ہونا	نَجَاحٌ کامیابی
جَادَ (و۔ن) سخاوت کرنا	تَھَدَّدَ (۵) تیار ہونا

مشق نمبر

(۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَیْئًا (۲) لَا تَكْسَلْ كَیْلَا تَخِیْبَ فِیْ مُرَادِكَ (۳) هَلْ تُضَیِّعُ اَوْقَاتَكَ فَاِذًا تَكُوْنُ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ (۴) تَاجِرْ فَتَرْبَحَ (۵) صُمْ حَتّٰی تَغِیْبَ الشَّمْسُ (۶) ثَابِرْ عَلَی الْاِجْتِهَادِ حَتّٰی تَحْصُلَ فِیْ مُسْتَقْبَلِكَ مَنْزِلَةً وَاعْتِبَارًا لِاَنَّ الْكَسْلَ مَا كَانَ لِیُنْجِحَ اَحَدًا (۷) لَا سْتَسْهِلَنَّ الصَّعْبَ تُدْرِكِ الْمُنٰی (۸) كُنْ زَاهِدًا فِی الدُّنْیَا لِتَذُوْقَ حَلَاوَةَ الْجَنَّةِ (۹) مَا كُنْتُ لِاُخْلِفَ الْوَعْدَ وَلَمْ تَكُنْ لِتُقْضَ الْعَهْدَ (۱۰) جُوْدُوْا تَسُوْدُوْا (۱۱) لَا تَتَعَرَّضُوْا لِتَغَیُّرَاتِ الْجَوِّ فَتَمْرَضُوْا (۱۲) مَتٰی تُسَافِرُ فَاُسَافِرَ مَعَكَ (۱۳) لَیْتَ الْكَوَاكِبَ تَدْنُوْلِیْ فَاُنَظِّمَهَا (۱۴) هَلَّا تَتَعَلَّمُ اَیُّهَا الْوَلَدُ فَتُهَذِّبَ عَقْلَكَ وَیَتَمَهَّدَ لَكَ سَبِیْلُ التَّقَدُّمِ لِاَنَّ نَجَاحَ الْمَرْءِ بِقَدْرِ عِلْمِهٖ (۱۵) قَالَ رَجُلٌ اِنِّیْ اَقْرَءُ لَیْلًا عَلٰی نُوْرٍ ضَعِیْفٍ فَقُلْتُ الْقِرَاءَةُ اِذَنْ تُؤْذِیْ عَیْنَیْكَ فَاجْتَنِبِ الْمُطَالَعَةَ لَیْلًا مَا (جہاں تک) اسْتَطَعْتَ لِتَحْفَظَ بَصَرَكَ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱۶) لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (۱۷) كَیْ نُسَبِّحَكَ كَثِیْرًا وَّنَذْكُرَكَ كَثِیْرًا (۱۸) لِكَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰی مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَا اٰتٰكُمْ (۱۹) كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَكُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ (۲۰) وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰی

فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللهِ (۲۱) رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ ؕ

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) اے ہمارے رب ہم تیرے پاس پناہ مانگتے ہین اس سے کہ تیری نافرمانی کرین (۲) اپنے اوقات ضائع مت کرو تاکہ اپنی مراد مین ناکام نہ ہو (۳) کیا تو سستی کرتا ہے تب تو تو جاہل ہی رہیگا (۴) کوشش کر یہان تک اپنا مقصد حاصل کرلے (۵) تجارت کرو کہ نفع پاؤ (۶) ہم اپنے وطن کی آزادی کے لئے کوشش کرتے رہینگے یہان تک کہ (یا تو) مقصد کو پہنچ جائینگے (۷) نہ تو سست تاجر نفع پانے والا تھا نہ مخنی تاجر ٹوٹا پانے والے تھا (۸) متفق ہو جاؤ تاکہ مستقل (آزاد) ہو جاؤ (۹) کاش کہ مین جوان ہوتا تو مجاہدین کی صف مین کھڑا ہوتا (۱۰) تم اہلِ مغرب کے تسلط سے ہرگز نجات نہین پاؤگے یہان تک کہ ان کی طرح علوم اور فنون جدیدہ سیکھ لو اور اپنے وطن کے لئے ایثار کرنے لگو (۱۱) تو قرآن مین غور (فکر) کیون نہین کرتا کہ تجھ پر ہدایت کا دروازہ کھولا جائے (۱۲) تم ورزش کیون نہین کرتے کہ تندرست رہو (۱۳) مین نے تیرے بھائی کو دیکھا کہ وہ کمزور روشنی مین پڑھتا ہے تو مین نے اُسے روکا تاکہ وہ ضعف بصر (بینائی کی کمزوری) سے بچ جائے

الدرس السادس والاربعون

مَوَاضِعُ جَزْمِ الْفِعْلِ

۱- تم نے پچھلے سبقوں مین حروف جازمہ کا بیان تو پڑھا ہے۔ اب یہ بھی یاد رکھو کہ چند اسم بھی ایسے ہین جو فعل کو جزم دیتے ہین۔ انھین اسماء الشرط اور کلم المجازات کہتے ہین۔ اور وہ یہ ہین:- مَنْ (جو شخص) مَا (جو کچھ) مَهْمَا (جو کچھ) مَتٰى (جب کبھی) اَيَّانَ (جب کبھی) اَيْنَمَا (جہان کہین) اَنّٰى (جس طرح۔ جہان) حَيْثُمَا (جہان) كَيْفَمَا (جس طرح) اَيٌّ یا اَيَّةٌ (جو کوئی) +

۲- حروف جازمہ مین سے چار حرف تو ایک ہی فعل کو جزم دیتے ہین لیکن اِنْ جسے حرف الشرط کہتے ہین دو فعلون کو جزم دیتا ہے (دیکھو درس)

۳- اِنْ کی طرح اسماء الشرط بھی دو فعلون کو جزم دیتے ہین: مَنْ يَعْمَلْ سُوْءً يُجْزَ بِهٖ (جو شخص برائی کریگا اُس کی جزا اُسے دی جائیگی) مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ (تم جو کچھ بھلائی کروگے اللہ تعالیٰ اُس کو جانتا ہے) مَهْمَا تُعْطَ تُجْزَ (تو جو کچھ دیگا تجھے اس کا معاوضہ دیا جائیگا) مَتٰى تَسْعَيَا تَنْجُوْا (تم جب کوشش کروگے نجات پاؤگے) اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ (تم جہان کہین ہوگے موت تم کو پالیگی) كَيْفَمَا تَكُوْنُوْا تَكُنْ فُرَنَاؤُكُمْ (جیسے تم ہوگے [ویسے ہی] تمھارے ہمنشین ہونگے) اَيَّ كِتَابٍ تَقْرَأْ تَسْتَفِدْ مِنْهُ (تو جو کوئی سی کتاب پڑھیگا اُس سے

فائدہ پائیگا) +

تنبیہ ۱- مذکورہ مثالوں میں سے پہلا فعل کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ اور ایسے جملہ کو جملہ شرطیہ کہتے ہیں +

۴- مذکورہ کلمات میں سے مَنْ ذوی العقول کے لئے ہے اور یہی کلمہ کثیر الاستعمال ہے۔ اور مَهْمَا غیر ذوی العقول کے لئے۔ مَتٰی زمان کے لئے، اَیْنَمَا، اَنّٰی اور حَیْثُمَا مکان کے لئے ہے۔ اَیٌّ مذکور دونوں میں سے ہر ایک کی صلاحیت رکھتا ہے۔

تنبیہ ۲- اَنّٰی کبھی کَیْفَ یا مَتٰی کے معنی میں آتا ہے: فَاْتُوا حَرْثَكُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ (تم اپنی کھیتی میں جس طرح یا جب چاہو آؤ) +

تنبیہ ۳- مَنْ، مَا، مَتٰی، اَیَّانَ، اَیْنَ اور اَنّٰی استفہام کے لئے بھی مستعمل ہوتے ہیں (دیکھو درس ۳۰) اس وقت جازم نہ ہونگے: مَنْ یَقْرَأُ (کون پڑھتا ہے؟) +

۵- مضارع جب امر کے جواب میں واقع ہو تو بھی مجزوم ہوتا ہے: اُسْكُتْ تَسْلَمْ (خاموش رہ سلامت رہیگا) یہ جزم اسی وقت ہوگا۔ جبکہ جملہ کے شروع میں اِنْ کے معنی پیدا کئے جا سکیں۔ چنانچہ مذکورہ مثال میں کہہ سکتے ہیں اِنْ تَسْكُتْ تَسْلَمْ +

۶- جبکہ شرط کے جواب میں جزا ہونے کی صلاحیت نہ ہو یعنی وہ جملہ اسمیہ ہو یا ایسا فعل ہو جس میں طلب کے معنی پائے جاتے ہوں یعنی امر یا نہی ہو یا اس فعل پر مائے نافیہ یا لَنْ یا قد یا سین یا سَوْفَ داخل

ہو یا وہ فعل جامد ہو یعنی جن فعلون سے ہر قسم کی گردانین مستعمل نہ ہون جیسے لَیْسَ۔ عَسٰی وغیرہ تو اس جواب پر ف داخل کرنا ضروری ہے: اِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اسمین جواب جملہ اسمیہ ہے۔ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ اس مین جواب فعل امر ہے۔ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ جواب پر مائے نافیہ ہے۔ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ تُكْفَرُوْهُ جواب پر لَنْ داخل ہے۔ اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ جواب پر قَدْ داخل ہے اِنْ تَسْكُتْ فَسَیَقُوْلُوْنَ جواب پر سین ہے۔ اِنْ خِفْتُمْ عَیْلَةً فَسَوْفَ یُغْنِیْكُمُ اللّٰهُ (اگر تم کو افلاس کا خوف ہے تو عنقریب اللہ تمھین غنی کردیگا) اس مثال مین جواب پر سَوْفَ داخل ہے۔ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا فَعَسٰی رَبِّیْ اَنْ یُّؤْتِیَنِ خَیْرًا (اگر تو مجھے مال و اولاد مین اپنے سے کم دیکھتا ہے تو امید ہے کہ میرا رب مجھے زیادہ بہتر عطا کرے) اس مثال مین جواب مین فعل جامد ہے +

ذیل کے شعر مین اسی طرف اشارہ ہے۔

اِسْمِیَّةٍ طَلَبِیَّةٍ وَبِجَامِدٍ وَبِمَا وَلَنْ وَبِقَدْ وَبِالتَّنْوِیْفِ

یعنی جملہ اسمیہ ہو اور طلبیہ ہو اور فعل جامد کے ساتھ اور مَا اور لَنْ اور قَدْ اور سین و سَوْفَ کے ساتھ ہو تو جواب پر ف داخل ہوگا +

۷۔ جبکہ جزا فعل مضارع ہو اور سین و سَوْفَ سے خالی ہو تو ف کا لانا نہ لانا دونون جائز ہے: اِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ یَّغْلِبُوْا اَلْفَیْنِ وَمَنْ عَادَ فَیَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ (جو شخص دوبارہ ایسا کریگا تو اللہ اُس سے انتقام لیگا) +

تنبیہ ۴۔ تم نے پچھلے سبقوں مین پڑھا ہے کہ حالت جزم مین فعل ناقص (= معتل اللام) کے آخر کا حرف علت حذف کر دیتے ہین: لَمْ تَرَ (= تَرَیٰ) لَمْ اَدْعُ (= اَدْعُوْ) لَمْ تَرْمِ (= تَرْمِیْ)+

۸۔ ذیل کے جملون کی تحلیل کرو:-

(۱) مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءً یُجْزَ بِهٖ

(۲) اِنْ لَّمْ تَغْلِبْ عَدُوَّكَ فَلَا رِ (اگر تو اپنے دشمن پر غالب ہو تو مدارات کر)

(۳) مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ تُكْفَرُوْهُ

اسطرح:- (مَنْ) اسم الشرط۔ مبنی محلاً مرفوع کیونکہ مبتدا ہے (یَعْمَلْ) فعل مضارع مجزوم ہے اسم شرط کی وجہ سے۔ اس مین ضمیر (هُوَ) مُسْتَتِر ہے جو مَنْ کی طرف راجع ہے وہ فاعل ہے (سُوْٓءً) منصوب ہے کیونکہ مفعول ہے۔ فعل و فاعل و مفعول ملکر جملۂ اسمیہ ہو کر شرط واقع ہوا ہے۔ (یُجْزَ) فعل مضارع مجہول ہے ناقص یائی دراصل یُجْزٰی (= یُجْزَیُ) ہے۔ اسم کی وجہ سے یہ بھی مجزوم ہے۔ اس کا جزم آخر سے حرف علت کا اسقاط ہے۔ اس مین ضمیر (هُوَ) مُسْتَتِر ہے۔ وہ نائب الفاعل ہے (بِ) حرف جارّہ (هٖ) ضمیر مجرور متصل ہے۔ جار و مجرور ملکر متعلق فعل۔ فعل مجہول اور نائب الفاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا ہوئی۔ شرط اور جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

(اِنْ) حرف شرط (لَمْ) حرف نفی جازم فعل مضارع (تَغْلِبْ) فعل مضارع مجزوم اس مین ضمیر (اَنْتَ) مُسْتَتِر ہے جو اس کا فاعل ہے۔

(عَدُوّ) مفعول ہے اس لئے منصوب ہے۔ پھر وہ مضاف ہے۔ (كَ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ ہے۔ فعل وفاعل ومفعول مکر جملۂ فعلیہ ہوکر شرط ہے۔ (فَ) حرف عطف ہے لیکن یہاں حرف تعقیب[1] کہا جائیگا (دَارِ) فعل امر حاضر ناقص یائی، جزم کی وجہ سے آخر کی ي ساقط ہے اس مین ضمیر (اَنْتَ) مُسْتَتِر ہے جو فاعل ہے۔ فعل وفاعل مکر جملۂ فعلیہ ہوکر جزا ہے۔ اس جزا پر ف داخل ہوا کیونکہ اس مین طلب ہے۔ شرط اور جزا مکر جملہ شرطیہ ہوا۔

تیسرے جملہ کی تحلیل تم خود کرلو +

سلسلۃ الالفاظ نمبر

اَبْدٰی (د-۱) ظاہر کرنا	سَدِيدٌ مضبوط۔ صحیح۔ راستہ
اَخْفٰی (ی-۱) چھپانا	قُدْوَةٌ پیشوا۔ رہنما۔
دَارٰی (ی-۳) خاطر مدارات کرنا	لَطَفَ (ن) نرمی کرنا۔ مہربانی کرنا
ذِكْرٰی یاد۔ نصیحت	وَقَّرَ (۲) عزت کرنا
سَحَرَ (ف) جادو کرنا	وَقَفَ (یَقِفُ) ٹھہرنا۔ واقف ہونا
سَيِّئَةٌ بُرائی	وَلَتَ (یَلِتُ) [illegible]

مشق نمبر ۴۱

تنبیہ۔ دیکھو ذیل مین جملۂ شرطیہ کی مثالون مین جزا پر کہین ف داخل ہے کہین نہین۔ اس کی وجہ دریافت کرو اور ہر جملہ مین مضارع کے

[1] جس سے یہ پتا جائے کہ پہلی بات کی وجہ سے دوسری بات پیدا ہوئی +

جزم کی علامت اور موجبہ لو +

(۱) وَلَمْ أَرَ بَعْدَ الَّذِيْنَ خَيْرًا مِنَ الْغِنٰى۔ وَلَمْ أَمَرَ بَعْدَ الْكُفْرِ شَرًّا مِنَ الْفَقْرِ [شعر] (۲) حَيْثُمَا يَدْخُلْ نُوْرُ الشَّمْسِ يَضْعُبْ دُخُوْلُ الطَّبِيْبِ (۳) إِجْتَهِدُوْا أَيُّهَا الْآبَاءُ فِيْ أَنْ تَكُوْنُوْا قُدْوَةً حَسَنَةً لِأَوْلَادِكُمْ لِأَنَّكُمْ كَيْفَمَا تَكُوْنُوْا يَكُنْ أَوْلَادُكُمْ (۴) مَنْ تَحْسُنْ أَخْلَاقُكَ يَكْثُرْ أَحْبَابُكَ (۵) مَنْ لَا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ (۶) مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ (۷) مَنْ لَا يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَا يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا فَلَيْسَ مِنَّا (۸) مَنْ لَا يُكْرِمْ ضَيْفَهُ فَلَيْسَ مِنَّا (۹) إِنْ لَمْ تَغْلِبْ عَدُوَّكَ فَدَارِهِ وَالْطُفْ (۱۰) إِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ (۱۱) قِفَا نَبْكِ مِنْ ذِكْرٰى حَبِيْبٍ وَمَنْزِلِ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱۲) فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا (۱۳) قَالَتِ الْأَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَإِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ لَا يَلِتْكُمْ مِنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا (۱۴) قُلْ إِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ (۱۵) وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ فَازَ (۱۶) وَقَالُوْا مَهْمَا تَأْتِنَا بِاٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ (۱۷) إِتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ (۱۸) إِنْ تُصِبْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا +

الدرس السابع والاربعون

اعراب الاسم (الف)

۱- اسم بلحاظ اعراب کے تین قسم کا ہے (۱) مبنی جس کا آخر حالتوں کے اختلاف سے نہ بدلے اور اس پر کسی عامل کا اثر نہ ہو: جاء هٰؤُلَاءِ۔ رَأَيْتُ هٰؤُلَاءِ۔ قُلْتُ لِهٰؤُلَاءِ (۲) معرب منصرف جس کا آخر حالتوں کے اختلاف سے بدلتا رہے اور اس پر رفع، نصب اور جر مع تنوین کے آسکے: جَاءَ زَيْدٌ، رَأَيْتُ زَيْدًا، قُلْتُ لِزَيْدٍ (۳) معرب غیر منصرف جس پر تنوین کسی حالت میں نہ آئے بلکہ حالت رفعی میں ضمہ (پیش بغیر تنوین کے) اور حالت نصبی وجری میں فتحہ (زبر بغیر تنوین کے) آئے: جَاءَ عُمَرُ، رَأَيْتُ عُمَرَ، قُلْتُ لِعُمَرَ

۲- اسماء مبنیہ بہت کم ہیں جن کی قسمیں درس میں لکھی گئیں معرب منصرف تو اس کثرت سے ہیں جن کا شمار مشکل ہے۔ معرب غیر منصرف بھی کم ہیں۔ اُن کی شناخت کے طریقے اور اقسام حسب ذیل ہیں:

(۱) اسم علم (خاص نام) جبکہ وہ:-

الف) مؤنث ہو مگر شرط یہ ہے کہ تین حرفی سے زائد یا مُتَحَرِّكُ الْوَسَط (جس کا درمیانی حرف متحرک ہو): فَاطِمَةُ، زَيْنَبُ، سَقَرُ (دوزخ)

ب) عجمی (غیر عربی) ہو بشرطیکہ تین حرفی سے زائد ہو: اِدْرِيْسُ

(نام پیغمبر) بَطْلَیْمُوْسُ (نام حکیم) یا متحرک الوسط ہو: شَتَرُ (نام قلعہ) یا مؤنث ہو: مِصْرُ (ملک مصر) +

ج) یا ایسا مرکب ہو جو مِل جُل کر ایک لفظ سا بنگیا ہو: حَضْرَمَوْتُ (نام شہر) بَعْلَبَكُّ (نام شہر۔ دراصل بَعْل ایک بُت کا نام ہے اور بَكّ ایک بادشاہ کا نام ہے) ایسے مرکبات کو مرکب مزجی کہتے ہین +

د) یا ایسا اسم ہو جس کے آخر مین الف و نون زائد ہون: عُثْمَانُ، سُلَيْمَانُ +

ھ) یا فعل کا ہموزن ہو: اَحْمَدُ (صیغۂ واحد متکلم فعل مضارع کے وزن پر ہے) یَزِیْدُ (یبیع کا ہموزن ہے) +

و) ایسا اسم ہو جو اپنی اصلیت سے (بلا وجہ) بدلا ہوا ہو جسے اسم معدول کہتے ہین: عُمَرُ، زُفَرُ ان دونون کی نسبت خیال کیا گیا ہے کہ دراصل عَامِرٌ اور زَافِرٌ تھے +

(۲) اسم صفت جبکہ وہ:-

الف) فَعْلَانُ کے وزن پر ہو بشرطیکہ اس کا مؤنث تائے تانیث کے ساتھ نہ آئے یعنی فَعْلَانَةٌ کے وزن پر نہ آئے: عَطْشَانُ (پیاسا) سَكْرَانُ (مست) جس کا مؤنث عَطْشَى اور سَكْرَى آتا ہے۔ نَدْمَانُ (شرمندہ) منصرف ہے کیونکہ اس کا مؤنث نَدْمَانَةٌ آتا ہے +

ب) یا اَفْعَلُ کے وزن پر ہو: اَحْمَرُ، اَحْسَنُ +

ج) یا معدول ہو: ثُلَاثُ (تین تین) مَثْلَثُ (تین تین)

یہ دونوں لفظ اصل میں ثَلْثَۃٌ ثَلْثَۃٌ تھے۔ اسی طرح اُخَرُ (جمع آخَرُ دوسرا کی) جُمَعُ (جمع جُمْعَاءُ کی) +

(۳) وہ اسم جس کے آخر میں الف ممدودہ (ـَاءُ) یا الف مقصورہ (ـَی) ہو۔ خواہ مفرد ہو: حَسْنَاءُ (خوبصورت عورت)، سَلْمٰی (نام عورت)، حُبْلٰی (حاملہ عورت) خواہ جمع ہو: عُلَمَاءُ، شُعَرَاءُ، اَنْبِیَاءُ، مَرْضٰی (جمع مَرِیْضٌ کی) +

(۴) وہ جمع جو فَعَالِلُ، مَفَاعِلُ، فَعَالِیْلُ یا مَفَاعِیْلُ کے وزن پر ہو۔ ان اوزان کو صیغۂ مُنْتَہَی الْجُمُوْع (جمعوں کی انتہا) کہتے ہیں۔ یعنی ان جمعوں کی اور جمع نہیں ہوتی: دَرَاهِمُ، مَسَاجِدُ، دَنَانِیْرُ (جمع دِیْنَارٌ کی) مَصَابِیْحُ (جمع مِصْبَاحٌ [چراغ] کی) +

۳۔ جب اسم غیر منصرف، مضاف ہو یا اس پر اَلْ داخل ہو تو اُسے کسرہ دے سکتے ہیں: فِیْ مَدَارِسِ مِصْرَ مَقَامٌ لِلْاَغْنِیَاءِ وَ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِیْنِ +

امثلۃ لغیر المنصرف

(لِلْعَلَمِ الْمُؤَنَّث) سُعَادُ (نام عورت) مَكَّةُ، حَمْزَةُ (نام مرد) بُثَیْنَةُ، خَدِیْجَةُ (عورتوں کے نام) +

(لِلْعَلَمِ الْعَجَمِیّ) اِبْرَاهِیْمُ، اِسْمٰعِیْلُ، اٰدَمُ، یَعْقُوْبُ، یُوْسُفُ +

(لِلْعَلَمِ الْمُرَكَّب) قَاضِیْخَانُ، مَعْدِیْ كَرِبُ، اَرْدَشِیْرُ +

(لِلعَلَمِ المُوازِنِ لِلفِعل) شَمَّرُ، اَشْهَبُ، يَعْلِيْ، يَشْكُرُ (مردوں کے نام)
(لِلعَلَمِ المَعْدُوْل) مُضَرُ، قُزَحُ، هُبَلُ
(لِلعَلَمِ مَعَ الاَلِفِ وَالنُّوْن) عَفَّانُ، سَحْبَانُ، حَسَّانُ، شَعْبَانُ، رَمَضَانُ
(لِلصِّفَة مع الالف والنون) شَبْعَانُ (شکم سیر) مَلْآنُ (بھرا ہوا) رَيَّانُ (سیراب) غَضْبَانُ (غصہ سے بھرا ہوا)
(لِلصِّفَةِ المُوازِنِ لِاَفْعَل) اَعْظَمُ، اَكْثَرُ، اَكْبَرُ، اَعْرَضُ (بہت کشادہ)
(لِلصِّفَةِ المَعْدُوْلَة) رُبَاعُ (چار چار)، خُمَاسُ (پانچ پانچ)، مَرْبَعُ (چار چار)، مَخْمَسُ (پانچ پانچ)
(لِلصِّفَة مع الالف الممدودة [illegible]) حَمْرَاءُ (سرخ عورت) سَوْدَاءُ (سیاہ عورت) صَحْرَاءُ (بیابان) عَاشُوْرَاءُ - اَشْيَاءُ (جمع شَيْءٌ کی) خَنْسَاءُ (نام عورت)
(لِصِيغَةِ مُنْتَهَى الجَمُوع) مَسَائِلُ، مَنَابِرُ (جمع مِنْبَرٌ کی) تَوَارِيْخُ، قَنَادِيْلُ، مَسَاكِيْنُ، قَوَاعِدُ (جمع قَاعِدَةٌ کی)

سلسلۃ الالفاظ نمبر

بَنُوْاُمَيَّة	اُمیہ کی اولاد۔ قریشی قبیلوں میں ایک مشہور قبیلہ ہے
بُوْنُقَالِيٌّ	نابجی
بَنَفْسَجِيٌّ	بنفشہ کے پھول کا رنگ
تَكَوُّن (۴)	وجود پانا
رَاشِدٌ	ٹھیک راہ پر چلنے والا

مشق نمبر ۴۴

ذیل کے جملوں میں اسماء غیر منصرفہ پہچانو۔

(۱) اَلْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ اَرْبَعَةٌ، اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ (رضی اللہ عنہم اجمعین)۔ (۲) خُلَفَاءُ بَنِيْ اُمَيَّةَ اَرْبَعَةَ عَشَرَ، اَوَّلُهُمْ مُعَاوِيَةُ ابْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ وَاٰخِرُهُمْ مَرْوَانُ ابْنُ مُحَمَّدٍ وَمُدَّةُ خِلَافَتِهِمْ اِثْنَتَانِ وَتِسْعُوْنَ سَنَةً (۳) هِرَاةُ مَدِيْنَةٌ عَظِيْمَةٌ بِخُرَاسَانَ فُتِحَتْ فِيْ زَمَنِ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ (رضی اللہ عنہ)۔ (۴) قَوْسُ قُزَحَ قَوْسٌ عَظِيْمٌ يَظْهَرُ فِي السَّمَاءِ فِيْ اَيَّامِ الْمَطَرِ وَيَتَكَوَّنُ مِنْ سَبْعَةِ اَلْوَانٍ اَحْمَرَ وَبُرْتُقَالِيٍّ وَاَصْفَرَ وَاَخْضَرَ وَاَزْرَقَ وَنِيْلِيٍّ وَبَنَفْسَجِيٍّ (۵) فَانْكِحُوْا مَاطَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبَاعَ (۶) وَوَهَبْنَا لَهٗ اِسْحَاقَ وَيَعْقُوْبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمَانَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ كُلٌّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۔

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

اِعْرَابُ الْاِسْمِ (ب)

۱- اسم کا اعراب دراصل رفع، نصب اور جر ہے۔ لیکن ہر اسم کا رفع پیش (ـُ یا ـٌ) سے نصب زبر (ـَ یا ـً) سے اور جر زیر (ـِ یا ـٍ) سے نہیں آتا۔ بلکہ علامات اعراب کے لحاظ سے اسم معرب کے کئی گروہ ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

۱) اگر اسم منصرف (دیکھو درس ۴۷ فقرہ ۱) واحد ہو یا جمع مکسر (دیکھو درس ۵ فقرہ ۳) تو اس کا رفع پیش (ـُ) سے نصب زبر (ـَ) سے اور جر زیر (ـِ) سے آتا ہے: رَجُلٌ، رَجُلاً، رَجُلٍ۔ رِجَالٌ، رِجَالاً، رِجَالٍ

(۲) اگر اسم غیر منصرف (دیکھو درس ۴۷ فقرہ ۱) ہو تو اس کا رفع پیش (ـُ بلا تنوین) سے آتا ہے اور نصب و جر زبر (ـَ بلا تنوین) سے آتا ہے: عُمَرُ، عُمَرَ۔

(۳) ہر قسم کے تثنیہ کا رفع ـَانِ سے اور نصب اور جر ـَیْنِ سے آتا ہے: رَجُلَانِ، رَجُلَیْنِ، عُمَرَانِ، عُمَرَیْنِ۔

۴) جمع مذکر سالم (دیکھو درس ۵ فقرہ ۳) کا رفع ـُوْنَ سے اور نصب اور جر ـِیْنَ سے آتا ہے: مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِیْنَ۔

تنبیہ (عِشْرُوْنَ ثَلٰثُوْنَ وغیرہا بیسوں کا اعراب بھی جمع

مذکر سالم کی طرح ہوتا ہے : عِشْرُوْنَ ، عِشْرِیْنَ +

۶) الفاظ اَبٌ، اَخٌ ، فَمٌ جبکہ ضمیر واحد متکلم (ـِیْ) کے سوا کسی اور لفظ کی طرف مضاف ہوں تو ان کا رفع واو (ـُوْ) سے نصب الف (ـَا) سے اور جرّ "ی" (ـِیْ) سے آتا ہے : اَبُوْبَکْرٍ اَبَابَکْرٍ، اَبِیْ بَکْرٍ +

تنبیہ ۲۔ ذُوْ کا اعراب بھی اسی طرح آتا ہے۔ لیکن وہ اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوتا ہے : ذُوْعِلْمٍ، ذَاعِلْمٍ، ذِیْ عِلْمٍ +

تنبیہ ۳۔ الفاظ مذکورۂ بالا جب ضمیر واحد متکلم کی طرف مضاف ہوں تو تینوں حالتوں میں یکساں پڑھے جاتے ہیں : اَبِیْ (میرا باپ) اَخِیْ (میرا بھائی) فَمِیْ (میرا مُنہ) اور اگر کسی کی طرف مضاف نہ ہوں تو اصلی اعراب دیا جائیگا : اَخٌ، اَخًا، اَخٍ وغیرہ ؛

مواضع رفع الاسم

تنبیہ ۴ تم نے یہ تو پڑھ لیا کہ مختلف اقسام کے اسموں کا رفع نصب، وجر کس طرح کا ہوتا ہے۔ اب یہ بتایا جاتا ہے کہ اسم کو رفع کون سے موقع پر دیتے ہیں اور نصب کس جگہ اور جر کب +

۲۔ مقامات ذیل میں اسم کو رفع دیا جاتا ہے :

جبکہ وہ (۱) فاعل ہو (۲) یا نائب فاعل ہو (۳) یا مبتدا ہو (۴) یا خبر ہو۔ ان کو مرفوعات کہتے ہیں +

۳۔ مَوَاضِعُ نَصْبِ الْاِسْمِ

مقامات ذیل مین اسم کو نصب پڑھا جاتا ہے :

جبکہ وہ (۱) مفعول بہ ہو (۲) یا مفعول مطلق ہو (۳) یا مفعول لہ ہو (۴) یا مفعول فیہ ہو (۵) یا مفعول معہ ہو (۶) یا مستثنیٰ ہو (۷) یا حال ہو (۸) یا تمیز ہو (۹) یا منادیٰ ہو (۱۰) یا کان اور اس کے اخوات کی خبر ہو (۱۰) یا اِنَّ اور اس کے اخوات کا اسم ہو۔ ان کو منصوبات کہتے ہین ؛

۴۔ مَوَاضِعُ جَرِّ الْاِسْمِ

اسم جبکہ (۱) حروف جارّہ کے بعد واقع ہو (۲) یا مضاف الیہ ہو تو اسے جرّ دیا جاتا ہے۔ ان کو مجرورات کہتے ہین ؛

تنبیہ۔ مرفوعات و منصوبات و مجرورات کا مفصّل بیان اگلے سبقون مین آتا ہے ؛

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

اَلْمَرْفُوْعَاتُ

(۱) اَلْفَاعِلُ وَنَائِبُ الْفَاعِلِ

۱۔ فاعل فعل معروف کے بعد آتا ہے اور نائب الفاعل فعل مجہول کے بعد۔ نائب الفاعل کو مفعول مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ (اس کا مفعول جس کے فاعل کا نام نہ لیا گیا ہو) بھی کہتے ہین (دیکھو درس ۱۸)

۲۔ فاعل (اور نائب الفاعل) اسم ظاہر[1] بھی ہوتا ہے اور اسم ضمیر بھی، مذکر بھی ہوتا ہے اور مؤنث بھی، واحد بھی ہوتا ہے اور تثنیہ و جمع بھی +

۳۔ فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد ہی رہیگا۔ فاعل خواہ تثنیہ و جمع ہو۔ البتہ فعل کی تذکیر و تانیث مین تغیر ہوگا جیسا کہ سبق ۱ مین بیان ہو چکا ہے: حَضَرَ رَجُلٌ، حَضَرَ رَجُلَانِ، حَضَرَ (یا حَضَرَتْ) رِجَالٌ، ذَهَبَتِ امْرَأَةٌ، ذَهَبَتِ امْرَءَتَانِ، ذَهَبَتْ (یا ذَهَبَ) نِسَاءٌ

لیکن جب فاعل اسم ضمیر ہو (یعنی اسم ظاہر کا ذکر فعل سے پہلے ہو چکا ہو) تو فعل و فاعل مین ہر قسم کی مطابقت ضروری ہے: اِجْتَهَدَ الْمُسْلِمُونَ وَفَازُوا كَسَلَ الْوَلَدَانِ فَلَمْ يَفُوزَا، قَامَ (یا قَامَتْ) نِسْوَةٌ مِصْرَ يَسْعَيْنَ لِلنَّجَاحِ، جَاءَتِ ابْنَتَانِ فِي الْمَدْرَسَةِ لِتَتَعَلَّمَا۔

مگر جمع مکسّر غیر عاقل مین مطابقت کی ضرورت نہین بلکہ عموماً اس کے لئے واحد مؤنث کا صیغہ استعمال کرتے ہین (جیسا کہ اس کی صفت اور خبر کے لئے بھی عموماً یہی صیغہ استعمال کرتے ہین (دیکھو سبق ۵ و ۶) اشتريتُ الكلابَ لِتَحْرِسَ بَيْتِي۔ اگر کلاب کی جگہ عاقل کی جمع (جیسے رِجَالٌ وغیرہ) ہوتی تو لِيَحْرِسُوا کہتے +

تنبیہ ۱۔ جب اسم ظاہر کسی فعل سے پہلے مذکور ہو تو اسے فعل ما بعد کا فاعل نہین کہتے۔ بلکہ فعل مین جو ضمیر ہوتی ہے اسی کو فاعل کہتے ہین: زَيْدٌ جَاءَ مین زید کو جَاءَ کا فاعل نہین

[1] اسم ظاہر سے مراد ضمیر کے سوا باقی اقسام کے اسم ہین +

کہتے بلکہ جَاءَ مین واحد غائب کی ضمیر (هُوَ) جو مُستتر (پوشیدہ) ہے اسی کو اس کا فاعل کہتے ہین۔ اس وقت زید کو مبتدا کہینگے اور فعل و فاعل کو جملۂ فعلیہ بنا کر مبتدا کی خبر کہینگے اور مبتدا اور خبر کو جملۂ اسمیہ کہینگے +

۴۔ عربی مین فاعل عموماً فعل کے بعد اس سے متصل واقع ہوتا ہے اور مفعول اس کے بعد۔ مگر کبھی فعل و فاعل کے درمیان کوئی لفظ فاصل ہو جاتا ہے: قَرَأَ الْيَوْمَ عَلِيٌّ كِتَابًا، کبھی مفعول کو فاعل پر بلکہ کبھی فعل پر بھی مقدم کردیتے ہین: قَرَأَ كِتَابًا عَلِيٌّ، كِتَابًا قَرَأَ عَلِيٌّ۔ لیکن فاعل کبھی بھی فعل پر مقدم نہین ہوتا۔ اگر مقدم ہو جائے تو اسے فاعل نہین کہینگے۔ جیسا کہ اوپر کی تنبیہ مین ذکر ہوا +

۵۔ فاعل کی وجہ سے فعل مین جو تغیرات ہوتے ہین وہی تغیرات نائب الفاعل کی وجہ سے ہوتے ہین۔ صرف اتنا فرق ہے کہ نائب الفاعل کسی قسم کا مؤنث (حقیقی یا غیر حقیقی) ہو تو فعل کی تانیث لازم ہے: اُنْبَتَتِ الشَّجَرَةُ (درخت اُگایا گیا) شجرۃ مؤنث غیر حقیقی (بے جان) ہے۔ اگر اس کے قبل فعل معروف ہو تو اس کی تذکیر و تانیث دونون جائز ہے (دیکھو سبق ۴۷) نَبَتَ الشَّجَرَةُ (درخت اُگا) بھی کہہ سکتے ہین اور نَبَتَتِ الشَّجَرَةُ بھی

۶۔ جو جملہ فعل و فاعل یا نائب الفاعل سے مرکب ہو اُسے جملۂ فعلیہ (جُمْلَةٌ فِعْلِيَّةٌ) کہتے ہین +

۷۔ جملہ فعلیہ مین جو جار و مجرور ہو یا ظرف (وقت یا جگہ کا نام)

ہو اسے متعلق الفعل کہتے ہیں: ذھبتُ فی المسجد صباحًا اس جملہ میں فی المسجد اور صباحا متعلق الفعل ہیں +

۸۔ کبھی اسم فاعل یا اسم صفۃ کے بعد بھی فاعل آتا ہے: جَاءَ السَّابِقُ فَرَسُهُ (وہ آیا جس کا گھوڑا آگے بڑھ گیا) اس مثال میں "فرسہ" کو السابق کا فاعل کہتے ہیں۔ اسم فاعل اپنے فاعل کے ساتھ ملکر جملۂ اسمیہ ہو کر جاء کا فاعل ہے۔ فعل وفاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو گیا۔

اسی طرح اسم مفعول کے بعد نائب الفاعل آتا ہے: جَاءَ الْمَضْرُوْبُ غُلَامُهُ (وہ آیا جس کا غلام مارا گیا)۔ "غلامہ" الْمَضْرُوْبُ کا نائب الفاعل ہے

۹۔ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:۔

(۱) بَاعَ التَّاجِرُوْنَ اَقْمِشَةَ الْحَرِيْرِ (سوداگروں نے ریشم کے کپڑے فروخت کئے) (بَاعَ) فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مبنی فتحہ پر (التَّاجِرُوْنَ) جمع مذکر سالم، حالت رفعی میں ہے کیونکہ فاعل ہے۔ اس کا رفع ُون سے آیا ہے (اَقْمِشَه) جمع مکسر قماش کی۔ حالت نصبی میں کیونکہ مفعول ہے۔ اس کا نصب زبر سے آیا ہے۔ پھر وہ مضاف ہے (الحریر) مضاف الیہ ہے اس لئے مجرور ہے۔ فعل، فاعل اور مفعول ملکر جملۂ فعلیہ ہوا +

۲) سِيْئَتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا (جن لوگوں نے انکار کیا اُن کے چہرے بگاڑ دئے گئے)۔ (سِيْئَتْ) فعل ماضی مجہول صیغہ واحد مؤنث غائب (وُجُوْهُ) جمع مکسر وجہ کی، نائب الفاعل ہے اس لئے حالت رفعی

ہین ہے۔ اس کا رفع پیش سے آیا ہے۔ پھر وہ مضاف ہے۔ (اَلَّذِیْنَ) اسم موصول، جمع مذکر مبنی ہے۔ (کَفَرُوْا) فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر غائب، اس مین جمع کی ضمیر ہے جو اس کا فاعل ہے۔ فعل، فاعل ملکر جملۂ فعلیہ ہوکر صلہ ہے موصول کا۔ موصول وصلہ ملکر نائب الفاعل کا مضاف الیہ، فعل اور نائب الفاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

۳) اِجْتَهَدَ یا اِجْتَهَدَتِ الْبَنَاتُ فَفُزْنَ (لڑکیون نے کوشش کی پس کامیاب ہوئین)۔ (اِجْتَهَدَتْ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مؤنث غائب (اَلْبَنَاتُ) فاعل ہے اسی لئے مرفوع ہے فعل اور فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوا (فَ) حرف عطف (فُزْنَ) صیغہ جمع مؤنث غائب اس مین ضمیر (هُنَّ) ہے جو اس کا فاعل ہے۔ فعل و فاعل ملکر دوسرا جملہ فعلیہ ہوا۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۱

اِبْتَلٰی (۷) مبتلا ہونا۔ آزمانا	لَاوَدَ (۳) برائی کی رغبت دینا
اِسْتَخْدَمَ خدمت لینا	صَدَرَ (ن) نکلنا
اِسْتَنْزَفَ نکال لینا	قَطَعَ (ف) کاٹنا (عَنْ کے ساتھ) تعلق کاٹ دینا
اَلْهٰی (۱) غفلت مین ڈالنا	لَامَ (د۔ن) ملامت کرنا
خَاطَ (ی۔ض) سینا	مَزَّقَ (۲) ٹکڑے ٹکڑے کرنا
اِنْتَشَرَ (۷) پھیلنا	وَثَبَ (یَثِبُ) حملہ کرنا۔ کودنا
حَضَنَ (ض) انڈے سینا	

اَعْرَابِيٌّ (ج اَعْرَابٌ) دیہاتی	شَحْمٌ چربی
اَشْتَاتًا گروہ گروہ	شَمْعٌ موم بتی۔ چراغ
بَيْضَةٌ (ج بَيْضٌ) انڈا	صَحِيحٌ (ج اَصِحَّاءُ) تندرست
بَعْرٌ مینگنی	عَرَبَةٌ گاڑی
بَغْتَةً اچانک	عَرَّافٌ چالاک
ثَوْرٌ بیل	فَأْرَةٌ چوہیا
جِلْدٌ کھال	فَرْخٌ (ج اَفْرَاخٌ) پرندے کا بچہ
حِيْنٌ وقت	فَرِيسَةٌ شکار کیا جانے والا جانور
خَيْلٌ (اسم جمع) گھوڑے	فَتًى جوان۔ غلام
سَاحِرٌ (ج سَحَرَةٌ) جادوگر	مُبَاغَتَةٌ اچانک حملہ کرنا
سَاحَةٌ میدان۔ صحن	نِعَالٌ جوتا
سُرْعَةٌ جلدی۔ پھرتی۔ تیزی	وَبَرٌ موٹے بال

۴۳ مشق نمبر

ذیل کے جملوں میں فاعل ظاہر و مضمر کو پہچانو اور فعل و فاعل کی مطابقت و غیر مطابقت کے قوانین ان میں جاری کرو:۔

(۱) جَاءَ اَحِبَّتِي وَجَلَسُوا عِنْدِي (۲) وَثَبَتِ الْهِرَّةُ عَلَى الْفَأْرَةِ فَمَزَّقَتْهَا (۳) وَلَوِ ارْتَفَعَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ حِيْنًا يَسْقُطُوْنَ اَخْيَرًا (۴) تَحْضُنُ الطُّيُوْرُ بَيْضَهَا وَتَحْفَظُ فُرُوْخَهَا (۵) اَحْسِنْ اِلَى اَقَارِبِكَ وَلَوْ قَطَعُوا عَنْكَ (۶) يَخِيْطُ الْيَوْمَ اَسْمَاءُ ثَوْبَهَا ثُمَّ تَلْبَسُهُ غَدًا (۷)

لَا يَعْرِفُ الْاَصِحَّاءُ قِيْمَةَ الصِّحَّةِ حَتّٰى يُبْتَلَوْا بِالْمَرَضِ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۸) قَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ اِمْرَاَةُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰهَا عَنْ نَّفْسِهٖ (۹) قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ (۱۰) قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا (۱۱) اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ (۱۲) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (۱۳) تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ (۱۴) فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ (۱۵) اُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِيْنَ (۱۶) اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا (۱۷) يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ (۱۸) فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۱۹) وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا (۲۰) وَقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ (۲۱) قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا

اُردو سے عربی مین ترجمہ کرو

کہا جاتا ہے کہ (اَنَّ) شیر کو (اتنی) طاقت بخشی گئی ہے کہ وہ ایک ضرب (ضربة) مین بیل کو مار ڈالتا ہے۔ وہ اکثر (فی الاکثر) رات کو شکار کے لئے اپنے غار سے نکلتا ہے۔ اور اپنے شکار پر اچانک حملہ کرتا ہے جیسا کہ (کَمَا اَنَّ) بلی چوہیا پر جھپٹتی ہے۔ اس کی دونون آنکھین (ایسی) بنائی گئی

ہین کہ وہ (بَاتَہٗ) رات کی اندھیری مین (ایسا ہی) دیکھتا ہے جیسا کہ وہ (کَمَا اَتَہٗ) دن کی روشنی مین دیکھتا ہے۔ تمام حیوانات اس سے ڈرتے ہین اسی لئے اسے جانورون کا پادشاہ کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمین اُس کے شر سے پناہ دے ٭

سوالات نمبر ۱۵

(۱) فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل مین کیا تغیرات ہونگے؟ اور فاعل اسم ضمیر ہو تو کیا تغیرات ہونگے؟

(۲) نائب الفاعل کی وجہ سے فعل مین کیا تغیرات ہونگے؟

(۳) جملہ فعلیہ مین جار و مجرور یا ظرف ہو اسے تحلیل مین کیا کہینگے؟

(۴) فعل کے سوا اور کونسا ایسا لفظ ہے جس کے بعد فاعل یا نائب الفاعل آتا ہے؟

(۵) ذیل کے جملون مین فعل معروف کو مجہول بناؤ اور فاعل کو حذف کرکے مفعول کو نائب الفاعل بناؤ:۔

يَخْدَعُ الْعَرَّافُونَ الْجُهَلَاءَ وَيَسْتَوْفُونَ اَمْوَالَهُمْ. يَسْتَخْدِمُ الْاِنْسَانُ الْخَيْلَ لِجَرِّ الْعَرَبَاتِ وَمُبَاغَتَةِ الْعَدُوِّ فِي سَاحَةِ الْقِتَالِ. يَاْكُلُ الْعَرَبُ لَحْمَ الْجَمَلِ وَيَصْنَعُونَ مِنْ وَبَرِهِ اللُّبُوسَ وَمِنْ جِلْدِهِ النِّعَالَ وَمِنْ شَحْمِهِ الشَّمْعَ وَمِنْ بَعْرِهِ الْوَقُودَ. اَعْطَيْنَا السَّائِلَ دِرْهَمَيْنِ. اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ كِتَابًا نَافِعًا. رَزَقَكُمُ اللّٰهُ عِلْمًا نَافِعًا ٭

اَلدَّرْسُ الْخَمْسُوْنَ

اَلْمُبْتَدَأُ وَالْخَبَرُ

۱۔ تم پڑھ چکے ہو کہ جملۂ اسمیہ کے پہلے جزو کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں (دیکھو سبق ۶) اور دونوں حالت رفعی میں ہوتے ہیں +

تنبیہ ۱۔ لیکن مبتدا یا خبر کو نصب دینے والا کوئی عامل جملۂ اسمیہ پر داخل ہو تو اس عامل کے مطابق ان کی حالت ہوگی: اِنَّ اَلْاَرْضَ مُدَوَّرَةٌ ، كَانَ خَالِدٌ شُجَاعًا ۔ دیکھو پہلی مثال میں مبتدا اور دوسری میں خبر حالت نصبی میں ہے +

۲۔ مبتدا تو ہمیشہ اسم ہی ہوا کرتا ہے۔ اور خبر بھی زیادہ تر اسم ہی ہوتا ہے: اَلسَّابِقُ فَائِزٌ (آگے بڑھنے والا کامیاب ہے) +

۳۔ مبتدا اور خبر کی پہچان یہ ہے کہ جس کی نسبت کچھ کہا جائے وہ تو مبتدا ہے اور جو کچھ کہا جائے وہ خبر ہے۔ چنانچہ مثال مذکور میں السابق کی نسبت کہا گیا ہے کہ وہ فائز ہے۔ پس پہلا لفظ مبتدا اور دوسرا خبر +

۴۔ خبر مرکب بھی ہوتی ہے، کبھی مرکب ناقص (مرکب توصیفی یا اضافی وغیرہ) ہوتی ہے۔ کبھی مرکب تام (جملہ اسمیہ یا فعلیہ) ہوتی ہے: اِنَّهُ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ (خبر مرکب توصیفی ہے) اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ (خبر مرکب اضافی ہے) اَللّٰهُ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (خبر جملہ فعلیہ ہے)

زَیْدٌ کَانَ اَبُوْہُ عَالِمًا (خبر جملہ اسمیہ ہے) +

خبر جملہ ہو تو اس مین ایک ضمیر کی ضرورت ہے جو مبتدا کی طرف راجع ہو۔ خواہ ظاہر ہو جیسا کہ چوتھی مثال مین ہے۔ خواہ مُسْتَتِر جیسا کہ تیسری مثال مین یَعْلَمُ مین ضمیر (ھُوَ) مُسْتَتِر ہے +

۵۔ خبر کبھی شِبہ جملہ یعنی ظرف یا جار و مجرور بھی ہوتی ہے: اَلْعَفْوُ عِنْدَ الْمَقْدَرَۃِ (معافی قدرت کے وقت ہے) اس جملہ مین "عند" ظرف ہے جو خبر واقع ہوا ہے۔ اَلْمَالُ لِزَیْدٍ اس جملہ مین لِزَیْدٍ (جار و مجرور) خبر ہے +

تنبیہ ۲۔ عام طور پر نحویین ظرف یا جار و مجرور کو خبر نہین کہتے بلکہ ایسی مثالون مین خبر کے لئے کسی مناسب اسم کو مقدر مانتے ہین اور ظرف یا جار و مجرور کو اس کے متعلق کہتے ہین۔ چنانچہ کہینگے اصل مین اَلْعَفْوُ (ثَابِتٌ) عِنْدَ الْمَقْدَرَۃِ اور المال (مَمْلُوْكٌ) لِزَیْدٍ ہے۔ پس دراصل ثَابِتٌ اور مَمْلُوْكٌ خبر ہے +

لیکن ہمارے خیال مین یہ تکلف غیر ضروری ہے +

۶۔ مبتدا بھی مرکب ناقص ہوسکتا ہے، لیکن جملہ یا شبہ جملہ نہین ہوسکتا: اَلرَّجُلُ الْعَالِمُ مُکْرَمٌ (مبتدا مرکب توصیفی ہے) اِبْنُ عَلِیٍّ حَسَنٌ (مبتدا مرکب اضافی ہے) +

۷۔ ایک مبتدا کی متعدد خبرین بھی ہوتی ہین: ھُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِیْدُ اس مثال مین "ھُوَ" مبتدا ہے باقی چار ون اسم اس کی خبرین ہین +

۸۔ مبتدا کی جگہ خبر سے مقدم ہے۔ لیکن ذیل کی صورتون مین خبر کو مقدم اور مبتدا کو مؤخر کرنا ضروری ہے۔

۱) جبکہ خبر اسم استفہام ہو: اَیْنَ زَیْدٌ (زید کہان ہے؟) اس مثال مین "اَیْنَ" خبر مقدم ہے اور "زید" مبتدا مؤخر ہے +

تنبیہ ۳۔ اس سے یہ نہ سمجھین کہ ہر ایک اسم استفہام خبر ہی ہوتا ہے۔ بلکہ جن مین خبر ہونے کی صلاحیت ہے وہی خبر ہونگے۔ باقی اسماء استفہام مبتدا ہوا کرتے ہین: من ابوك مین مَنْ مبتدا ہے +

۲) جبکہ مبتدا کے ساتھ ایسی ضمیر متصل ہو جو خبر کے کسی جزو کی طرف راجع ہو: فِی الدَّارِ صَاحِبُهَا (گھر مین اس گھر کا مالک ہے) صَاحِبُهَا مبتدا مؤخر ہے کیونکہ اس کے ساتھ ضمیر (هَا) متصل ہے جو "دار" کی طرف لوٹتی ہے +

۳) جبکہ مبتدا نکرہ ہو اور خبر ظرف یا جار و مجرور ہو: عِنْدِیْ ثَوْبٌ، فِی الدَّارِ رَجُلٌ۔ اس جگہ "ثَوْبٌ" اور "رَجُلٌ" مبتدا مؤخر ہین +

۴) جبکہ مبتدا پر خبر کا حصر ہو: مَا خَاسِرٌ اِلَّا الْکَسْلَانُ (سست کے سوا کوئی خسارہ پانے والا نہین ہے)

تنبیہ ۴ اسی سبق کے فقرہ ۳ کے مطابق مبتدا اور خبر کو پہچانا کرو۔ اور اس بات کو نہ بھولو کہ مبتدا جملہ یا شبہ جملہ نہین ہوتا (دیکھو فقرہ ۶) +

۹۔ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو :۔

۱) اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ۔ (اِنَّ) حرف مشبہ بالفعل (هٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مبتدا، حالت نصبی مین کیونکہ اِنَّ کے بعد واقع ہے (لَ) حرف تاکید غیر عامل (قُرْاٰنٌ) خبر ہے اسی لئے مرفوع ہے (كَرِيْمٌ) خبر کی صفت ہے مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا +

۲) كَيْفَ حَالُكَ۔ (كَيْفَ) اسم استفہام، خبر مقدم ہے۔ مبنی ہے فتحہ پر محلاً مرفوع، (حَالُ) مبتدا مؤخر ہے مرفوع، پھر مضاف ہے۔ (كَ) ضمیر مجرور متصل، مضاف الیہ، حالت جری مین مبنی محلاً مجرور، مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہے۔

۳) اَللّٰهُ يَعْلَمُ الْغَيْبَ۔ (اَللّٰهُ) مبتدا، مرفوع، (يَعْلَمُ) فعل مضارع مرفوع، اس مین ضمیر (هُوَ) مُسْتَتِر ہے جو اَللّٰهُ کی طرف راجع ہے وہی فاعل ہے (اَلْغَيْبَ) مفعول ہے، منصوب، فعل و فاعل و مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مبتدا کی خبر ہے، مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوگیا

۴) مَنْ لَمْ يُكْرِمْ ضَيْفَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا۔ (مَنْ) یہان اسم موصول ہے۔ (لَمْ يُكْرِمْ) فعل مضارع منفی بلم صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس مین ضمیر (هُوَ) مُسْتَتِر ہے جو مَنْ کی طرف راجع ہے وہی فاعل ہے (ضَيْفَ) مفعول ہے منصوب، پھر مضاف بھی ہے (هٗ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، فعل، فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ہوا موصول کا، موصول اور صلہ ملکر مبتدا ہوا (فَ) حرف، (لَيْسَ) فعل ناقص

اس مین ضمیر ہے وہ اس کا اسم ہے (مِن) حرف جار (نَا) ضمیر جمع متکلم مجرور متصل، جار ومجرور ملکر لَیسَ کی خبر ہے، فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر خبر ہے مبتدا کی۔ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۳

اَغْضَبَ (۱) غصہ مین لانا	رَائِحَۃ (ج رَوَائِحُ) بُو
اٰنِیَۃٌ (ج اَوَانِیْ) برتن	مَنْطِقٌ گفتگو
اُطْنَانٌ (۱) کھنکھنانا	مُتَمَرِّد سرکش
بَطَالَۃٌ سستی بیکاری	مِسْکٌ مُشک

مشق نمبر ۴۴

تنبیہ۔ ذیل کے جملون مین مبتدا اور خبر کو پہچانو اور دیکھو بعض جملون مین خبر مقدم ہے، اس کی وجہ دریافت کرو +

(۱) اَلْمُسْلِمُ لَایَخَافُ الْمَوْتَ (۲) خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَنْفَعُ النَّاسَ (۳) اَلْاٰنِیَۃُ تُمْتَحَنُ بِالْاِطْنَانِ وَالْاِنْسَانُ بِالْمَنْطِقِ (۴) لِکُلِّ فِرْعَوْنٍ مُوْسٰی (۵) عِنْدَ التِّلْمِیْذِ کِتَابٌ (۶) لِیْ حَاجَۃٌ (۷) مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ؟ (۸) اَفِی اللّٰہِ شَکٌّ؟ (۹) لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجُھَّالِ مَالٌ (۱۰) فِی الْبُسْتَانِ اَزْھَارُھَا (۱۱) کَلَامُ الْمُلُوْکِ مُلُوْکُ الْکَلَامِ (۱۲) مَا فَائِزٌ اِلَّا السَّابِقُ (۱۳) اُمُّ الْعُیُوْبِ الْبَطَالَۃُ (۱۴) اَلْبَطَالَۃُ اُمُّ الْاِخْتِرَاعِ (۱۵) اَلْوَلَدُ الْمُتَمَرِّدُ یُغْضِبُ اللّٰہَ وَیَحْزُنُ اَقَارِبَہٗ

(۱۶) حَامِلُ الْمِسْكِ لَا تَخْفٰى رَوَائِحُهٗ (۱۷) اَلْجُمْلَةُ الْمُرَكَّبَةُ مِنَ الْفِعْلِ وَالْفَاعِلِ تُسَمّٰى جُمْلَةً فِعْلِيَّةً (۱۸) اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) کیا تیرے پاس کوئی کتاب ہے ؟ (۲) کیا تیرے پاس میری کتاب ہے ؟ (۳) آدمی اس کے دوستون سے پہچانا جاتا ہے (۴) سست شاگرد علم سے محروم رہتا ہے اور اپنے استاد کو غصہ دلاتا ہے (۵) وہ جملہ جو مبتدا اور خبر سے مرکب ہو جملہ اسمیہ کہلاتا ہے (۶) ایک پرہیزگار غلام بدکار سیّد سے بہتر ہے (۷) گھر مین دو بلیان ہین (۸) میرے پاس بہت سی مفید کتابین ہین (۹) کامیاب وہی ہے جو محنتی ہے (۱۰) تیرا باپ کہان ہے ؟ (۱۱) گناہون کی ماں شراب ہے (۱۲) شراب گناہون کی ماں ہے ؛

سوالات نمبر ۱۶

(۱) مبتدا اور فاعل مین کیا فرق ہے؟ مبتدا پر مقدم کرنا چاہئے ؟

(۲) فاعل اور نائب الفاعل مین کیا فرق ہے ؟

(۳) مبتدا اور خبر مین تمیز کس طرح کیجاتی ہے ؟

(۴) کون کونسے موقع پر خبر کو

(۵) فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل مین کیا تغیرات ہونگے ؟

(۶) نائب الفاعل کی وجہ سے فعل مین کیا تغیرات ہوتے ہین ؟

(۷) ذیل کے جملون مین فاعل اور

اور نائب الفاعل کو مبتدا سے اور مبتدا کو فاعل یا نائب الفاعل سے تبدیل کرو، یُعْرَفُ الْاِنْسَانُ بِالْمَنْطِقِ۔ لَا یَنْفَعُ الْعِلْمُ بِغَیْرِ الْعَمَلِ۔ لَا یُکْرَمُ الْبُخَلَاءُ وَ لَا یُهَانُ الْاَسْخِیَاءُ۔ حَضَرَتِ الشُّهُوْدُ وَشَهِدُوْا بِالْحَقِّ۔ الْحَدِیْدُ یُوْجَدُ فِی الْمَعْدِنِ مَخْلُوْطًا بِالتُّرَابِ۔ اُعْطِیَ السَّائِلَانِ دِیْنَارَیْنِ۔ اَلْاَحْمَقُ لَا یَجِدُ لَذَّةَ الْحِکْمَةِ۔

(۸) ذیل کے جملوں میں مبتدا کو جمع بناؤ اور حسب قاعدہ خبر کو مبتدا کے مطابق کرو:۔

اَلْعَالِمُ مِصْبَاحُ الدُّنْیَا۔ اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ یَنَالُ مُرَادَهٗ۔ اَیْنَ الْمَنْزِلُ؟ مَا اسْمُ وَلَدِكَ؟ اَلْمَرْءَةُ الصَّالِحَةُ تَسُرُّ زَوْجَهَا۔ اَلْوَلَدُ الَّذِیْ یُحْسِنُ الْقِرَاءَةَ فَلَهُ الْجَزَاءُ۔ فِی الدَّارِ (ج دُوْرٌ) صَاحِبُهَا وَعَلَی الشَّجَرَةِ ثَمَرُهَا۔ اَلِابْنُ الْفَاقِدُ الْاَدَبِ عَارٌ لِاَبِیْهِ۔

(۹) پانچ جملے ایسے بناؤ جن میں خبر جملہ ہو اور پانچ ایسے جن میں خبر شبہ جملہ ہو +

اَلدَّرْسُ الْحَادِیْ وَالْخَمْسُوْنَ

المنصوبات

(۱) المفعول به

۱۔ مفعول بہ (جو عام طور پر محض مفعول کہلاتا ہے) وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو +

۲- اکثر متعدی افعال کا ایک ہی مفعول آتا ہے۔ بعض کے دو دو اور بعض کے تین تین مفعول بر آتے ہین۔ عَلِمَ، حَسِبَ، جَعَلَ، اِتَّخَذَ وغیرہ کے دو دو مفعول بر آتے ہین، عَلِمَ حَامِدٌ عَلِيًّا عَالِمًا۔ اَعْلَمَ حَامِدٌ مَحْمُوْدًا عَلِيًّا عَالِمًا (حامد نے محمود کو علی کو عالم بتایا) ٭

۳- مفعول بہ کے لئے فعل مین کوئی تغیر نہین ہوتا: اَكْرِمْ اُمَّكَ وَاَبَاكَ وَاَخَوَيْكَ وَعَمَّاتِكَ وَالْاَقْرَبِيْنَ ٭

مفعول بہ اسم ظاہر بھی ہوتا ہے جیسا کہ مذکورہ مثال مین ہے۔ اور اسم ضمیر بھی ہوتا ہے: ارشدنی العلمُ وارشدك وارشدہ (تینون جگہ مفعول ضمیر منصوب متصل ہے)۔ ارشدنی اللہ وایاك وایاہ الی العلم (دو جگہ مفعول ضمیر منصوب منفصل ہے) ٭

۴- دراصل مفعول کی جگہ فاعل کے بعد ہے۔ اگرچہ تقدیم بھی جائز ہے ٭ بنیٰ ابراھیمُ البیتَ اور بنی البیتَ ابراھیمُ۔ حتّٰی کہ مفعول کو فعل پر بھی مقدم کرسکتے ہین: اَلْبَيْتَ بَنٰى اِبْرَاهِيْمُ۔

لیکن جبکہ فاعل و مفعول مین التباس (مشابہت) کا اندیشہ ہو تو فاعل ہی کو مقدم کرنا ضروری ہے: سَبَقَ مُوْسٰى عِيْسٰى (موسیٰ نے عیسیٰ پر سبقت کی) اس مثال مین چونکہ موسیٰ اور عیسیٰ دونون ظاہری اعراب سے خالی ہین اور دونون مین فاعل واقع ہونے کی صلاحیت ہے اس لئے لزوماً فاعل کو مقدم کیا گیا ٭

نیز جبکہ فاعل کی ضمیر فعل کے ساتھ متصل ہو تو بھی لامحالہ فاعل ہی کو مقدم کیا جاتا ہے۔ اَكْرَمْتُ زَيْدًا۔ چونکہ تُ ضمیر واحد متکلم فاعل ہے اور اسے فعل سے

الگ نہیں کیا جا سکتا اس لئے وہ مفعول پر مقدم ہوگا۔

۵ - ذیل کی صورتوں میں مفعول کا مقدم کرنا واجب ہے:-

(۱) جب فاعل کے ساتھ ایسی ضمیر لگی ہو جو مفعول کی طرف لوٹتی ہو: اَکْرَمَ اَلْاُسْتَاذُ تِلْمِیْذَہٗ۔

(۲) جبکہ مفعول کی ضمیر فعل کے ساتھ متصل ہو: اَکْرَمَنِی الْاَمِیْرُ۔

(۳) جبکہ فاعل پر حصر کیا جائے: اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ

(۴) جبکہ مفعول ایسا لفظ ہو جس کے لئے کلام کی صدارت ضروری ہے اور وہ اسماء استفہام اور اسماء شرط اور کلمہ خبر ہیں: مَنْ رَأَیْتَ؟ مَا تُرِیْدُ؟ مَا تَفْعَلْ مِنْ خَیْرٍ تُجْزَ بِہٖ (جو کچھ تو نیکی کریگا اس کا تجھے بدلہ دیا جائیگا)

تنبیہ ۱ - آخری صورت میں مفعول کو فعل پر بھی مقدم کرنا لازم ہے۔

۶ - ذیل کے دو مقاموں میں صرف مفعول ہی مذکور ہوتا ہے اور فعل و فاعل دونوں مقدر ہوتے ہیں:

(۱) تحذیر (ڈرانا۔ بچانا) کے موقع پر: اَلْکَسَلَ اَلْکَسَلَ (سستی سے سستی سے۔ یعنی سستی سے بچ) گویا دراصل اِحْذَرِ الْکَسَلَ ہے۔ پس اِحْذَرْ جو کہ فعل با فاعل ہے اس جگہ مقدر ہے۔ اسی طرح اِیَّاکَ وَالْکَسَلَ (اپنے آپکو سستی سے بچا) دراصل اِحْذَرْ نَفْسَکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْکَسَلَ مِنْکَ ہے

(۲) اِغراء (اُکسانا) کے موقع پر: اَلِاجْتِہَادَ اَلِاجْتِہَادَ (کوشش کو کوشش کو۔ یعنی کوشش کو لازم پکڑو) گویا دراصل اَلْزِمِ الِاجْتِہَادَ ہے۔

اسی طرح اَلْمُرُوْءَةَ وَالنَّجْدَةَ (مروت اور شرافت کو لازم پکڑو)۔ یہاں بھی اَلْزَمْ جو کہ فعل یا فاعل ہے مقدر ہے ۔

اِشْتِغَالُ الْفِعْلِ

۷۔ بعض جملوں میں مفعول کا ذکر فعل سے پہلے ہو جاتا ہے اور اس کی جگہ فعل کے بعد ایک ضمیر ہوتی ہے جو اس مفعول کی طرف لوٹتی ہے: اَلْکِتَابَ قَرَأْتُہ۔ ایسے جملوں میں اسم مقدم کو مَشْغُوْلٌ عَنْہُ (جس کی طرف بے پروائی کی گئی ہو) کہتے ہیں۔ کیونکہ فعل کو ایک مفعول مل جانے کی وجہ سے وہ اس کی طرف سے بے پروا ہو جاتا ہے ۔

ایسے اسم کے اعراب کی تین صورتیں ہیں:۔

(۱) جب وہ اسم ایسے لفظ کے بعد واقع ہو جس کے بعد ہمیشہ فعل آیا کرتا ہے (جیسے کلمات الشرط اور حروف التحضیض [دیکھو درس ۳۲] اور ھَلْ) تو اس اسم کو نصب دینا ضروری ہے: اِنِ الْعِلْمَ حَصَّلْتَہٗ نَفَعَكَ (اگر تو علم حاصل کریگا تو وہ تجھے نفع دیگا)، ھَلَّا وَلَدَكَ تُعَلِّمُہٗ (تو اپنے لڑکے کو کیوں نہیں سکھاتا) ھَلِ الرَّجُلَیْنِ تَعْرِفُھُمَا (کیا تو دو شخصوں کو پہچانتا ہے؟)

(۲) جب وہ اسم "اِذَا" الْفُجَائِیَّہ[1] (بمعنی ناگہان) کے بعد واقع ہو تو اس کو رفع دینا لازم ہے: دَخَلْتُ الْبَیْتَ فَاِذَا الْغُلَامُ یُوَبِّخُہٗ اَبِیْ (میں گھر میں داخل ہوا تو ناگہان میرا باپ غلام کو دھمکا رہا تھا)

نیز جب وہ اسم، کلمات الشرط، اسماء موصولہ، لام الابتدا،

[1] اِذا کے معنی کسی موقع پر "ناگہان" "یکایک" ہوا کرتے ہیں۔ اس وقت اِذا کو اذا فجائیہ کہتے ہیں ۔

ما نافیہ یا حروف مشبہ بالفعل کے قبل واقع ہو تو بھی اس پر رفع ہی پڑھنا چاہئے
اَلْعِلْمُ اِنْ خَدَمْتَهٗ رَفَعَكَ (اگر تو علم کی خدمت کریگا تو وہ تجھے بلند کریگا) اَلْوَلَدُ
الَّذِيْ رَأَيْتَهٗ هُوَ ابْنِيْ

(۳) مذکورہ مواقع کے سوا باقی صورتون مین رفع و نصب دونون
جائز ہین: اَلْكُتُبُ النَّافِعَةُ اِقْرَأْهَا دَائِمًا

۸- جب اسم مشغول عنہ کو نصب پڑھا جائے تو ترکیب مین اسے فعل مقدر
کا مفعول بناتے ہین اور اس اسم کے بعد جو فعل واقع ہوا ہے اسے فعل مقدر
کا مُفَسِّر (تفسیر کرنے والا) اور اس کا بدل کہتے ہین۔ اور جب اس اسم کو رفع
پڑھا جائے تو ترکیب مین اسے مبتدا کہتے ہین اور باقی جملہ کو اس کی خبر بناتے ہین
چنانچہ ذیل کے جملون کی تحلیل سے تم سمجھ لوگے

(۱) اِنِ الْعِلْمَ حَصَّلْتَهٗ نَفَعَكَ (۲) اَلْعِلْمُ اِنْ حَصَّلْتَهٗ نَفَعَكَ

پہلی مثال مین نصب لازم ہے اور دوسری مین رفع۔ تحلیل اس طرح کرو:۔
(اِنْ) حرف الشرط ہے (اَلْعِلْمَ) فعل مقدر (حَصَّلْتَ) کا مفعول ہے
جس کی تفسیر فعل ظاہر کرتا ہے۔ (حَصَّلْتَهٗ) مین حَصَّلَ فعل ماضی ہے مبنی ہے
سکون پر۔ تَ ضمیر مرفوع متصل مبنی ہے محلاً مرفوع ہے کیونکہ فاعل ہے۔ هُ ضمیر
منصوب متصل مبنی ہے۔ محلاً منصوب ہے کیونکہ مفعول بہ ہے۔ فعل فاعل اور
مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ہے۔ (نَفَعَكَ) مین نَفَعَ فعل ماضی مبنی
بر فتحہ ہے اس مین ضمیر (هُوَ) مُسْتَتِر ہے جو اس کا فاعل ہے اس لئے وہ محلاً
مرفوع ہے۔ كَ ضمیر منصوب متصل مبنی بر فتحہ ہے محلاً منصوب ہے کیونکہ مفعول بہ

ہے۔ فعل و فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط کی جزا ہے۔ شرط اور جزا ملکر جملہ شرطیہ ہو گیا۔

(اَلْعِلْمُ) مبتدا ہے اس سے مرفوع ہے۔ باقی جملہ شرطیہ خبر ہے مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہے۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۳

اَقْبَلَ	آنا۔ آگے آنا	عُرْيَانٌ	ننگا
اَنَارَ (۱)	روشن کرنا	غَرَّ (ن)	فریب دینا
اِفْرَاطٌ	حد سے زیادہ کرنا	قَهَرَ	دبانا۔ غصہ کرنا
بِضَاعَةٌ (ج بَضَائِعُ)	بیچنے کا مال	كَسَا (و۔ ن)	پہنانا
تَفْرِيطٌ	ضرورت سے کم کرنا	كُمَّثْرَى	امرود
جَلَبَ (ض) اِسْتَجْلَبَ (۱۰)	کھینچنا۔ حاصل کرنا	لُقْطَةٌ	پڑی پائی ہوئی چیز
جَائِعٌ	بھوکا	اَلْمُتَنَبِّيُّ	عرب کا ایک مشہور شاعر
جَلِيسٌ	ہمنشین	مَحَا (و۔ ن)	مٹانا
دِيوَانٌ	مجموعۂ اشعار	مَخْزَنٌ	گودام۔ دُکان
زَبَائِنُ	گاہک	نَهَرَ (ف)	جھڑکنا

مشق نمبر ۴۵

تنبیہ۔ ذیل کی مثالوں میں دیکھو کونسی جگہ مفعول مقدم ہے اور اس کی وجہ دریافت کرو۔ یہ بھی پہچانو کہ کس جگہ جواز اً مقدم ہے اور کس جگہ وجوباً؟

(۱) كَافَأْنَا اَخَانَا الصَّغِيرَ (۲) كَافَأْنَا اَخُونَا الْكَبِيرُ (۳) اَكَلَ الْكُمَّثْرَى

یحیٰی (۴) اَکرِمْ اَخی اَبی (۵) اَیَّ رَجُلٍ لقیتَ؟ (۶) اَیَّ البلادِ سرتَ؟ (۷) کَمْ رُمَّانَةً اشتریتَ؟ (۸) کَمْ تُفَّاحَةٍ اکلتُ (۹) مَنْ عَلَّمَتْ ومِمَّنْ تَعَلَّمْتَ؟ (۱۰) اِنَّمَا اَنَارَ الْعَالَمَ الْقُرْاٰنُ (۱۱) بلادا کثیرۃ فتح الانکلیزُ بقوۃ السیاسۃ دُوْنَ حَرْبٍ (۱۲) اَصاحبًا لاعیبَ لیس تریدُ؟ (۱۳) فامّا الیتیمَ فلا تقهرْ واما السائلَ فلا تنهرْ (۱۴) مَا تُقَدِّمُوا لِاَنْفُسِکُمْ مِنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ (۱۵) اِیَّاکُمْ والشِّقَاقَ (۱۶) اِیَّاکَ وَجَلِیْسَ السُّوْءِ (۱۷) اَلْاِتِّحَادَ اَلْاِتِّحَادَ (۱۸) اَللّٰهَ اَللّٰهَ عِبَادَ اللّٰهِ [= یَاعِبَادَ اللّٰهِ]

تنبیہ۔ ذیل میں اشتغال کی مثالیں ہیں۔ ان میں غور کرو کس جگہ نصب واجب ہے اور کس جگہ رفع واجب ہے اور کس جگہ دونوں جائز ہیں۔

(۱۹) هَلْ دِیْوَانَ الْمُتَنَبِّیْ قَرَأْتَهُ؟ (۲۰) حَیْثُمَا الْمُحْسِنَ وَجَدْتُمُوْهُ فَعَظِّمُوْهُ (۲۱) لَا اُرِیْدُ اِفْرَاطًا وَلَا تَفْرِیْطًا اَبْتَغِیْهِ وَالْاِعْتِدَالُ هُوَ مَذْهَبِیْ (۲۲) اَلنَّاسَ تَغُرُّهُمُ الدُّنْیَا (۲۳) اَبُوْکَ لَا اَعْرِفُهُ فَقَدْ کَانَ رَجُلًا صَالِحًا (۲۴) اَلْجَائِعَ اَطْعِمُوْهُ وَالْعُرْیَانَ اکْسُوْهُ (۲۵) اَللُّقَطَةَ حَیْثُمَا وَجَدْتُمُوْهُ وَجَبَ عَلَیْکُمْ رَدُّهَا عَلٰی صَاحِبِهَا (۲۶) الکتاب الذی نقرؤہ نافعٌ جدًّا (۲۷) البضائع الجیدۃ هل اسْتَجْلَبْتَهَا لِمَخْزَنِکَ حتی تَشْتَهِرَ بَیْنَ التُّجَّارِ وَیَکْثُرَ علیک اِقْبَالُ الزبائن

اَلدَّرْسُ الثَّانِی وَالْخَمْسُوْنَ

(۲ و ۳) المفعول المطلق والمفعول له

۱۔ جملے مین کسی فعل کے بعد اسی کا مصدر لایا جائے جس سے اس فعل کی تاکید یا اس کی کوئی کیفیت یا ہیئت یا تعداد بتانی مقصود ہو تو اس مصدر کو مفعول مطلق کہینگے۔ اور وہ منصوب ہوگا:۔ ضَرَبْتُهٗ ضَرْبًا (مین نے اسے ماری) ضَرَبْتُهٗ ضَرْبًا شَدِيْدًا (مین نے اسے سخت ماری) ضَرَبْتُهٗ ضَرْبَةَ الْمُعَلِّمِ (مین نے اسے معلم کی ماری) ضَرَبْتُهٗ ضَرْبَةً اَوْضَرْبَتَيْنِ (مین نے اسے ایک ضرب یا دو ضرب ماری)

۲۔ مفعول مطلق سے صرف تاکید مقصود ہو تو کسی مرادف لفظ کا مصدر بھی لاسکتے ہین: قُمْتُ وُقُوْفًا۔ قیام اور وقوف باہم مرادف ہین۔

۳۔ جب کیفیت بتانی مقصود ہو تو مفعول مطلق کو حذف کرکے اس کی صفت کو اسکا قائم مقام بنانا جائز ہے: اُذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا۔ دراصل ذِكْرًا كَثِيْرًا ہے۔

اسی طرح الفاظ كُلٌّ اور بَعْضٌ اور اسم اشارہ اور اسم عدد اور آلہ بھی مفعول مطلق کے قائم مقام ہوکر منصوب ہوا کرتے ہین: مَالَ كُلَّ الْمَيْلِ (وہ پوری طرح مائل ہوا)۔ تَاَثَّرَ بَعْضَ التَّاثُّرِ (وہ کسی قدر متاثر ہوا)، قَالَ ذٰلِكَ الْقَوْلَ (اس نے یہ بات کہی) جُلِدَ الزَّانِيْ مِائَةَ جَلْدَةٍ (بدکار کو سو کوڑے مارے گئے) ضَرَبْتُهٗ سَوْطًا (مین نے اسے ایک کوڑا مارا)۔

المفعول له

۴ - جو مصدر کسی فعل کا سبب بتانے کے لئے بلا حرف جر مستعمل ہو اسے مَفْعُوْلٌ لَهٗ یا لِاَجْلِهٖ (جس کے لئے کام کیا گیا ہے) کہتے ہیں اور وہ منصوب ہوتا ہے :
ضَرَبْتُهٗ تَأْدِيْبًا (میں نے اسے ادب دینے کے لئے مارا) قُمْتُ اِكْرَامًا لِعَالِمٍ (میں ایک عالم کو تعظیم دینے کے لئے کھڑا ہوا)

تنبیہ ۱ - اگر للتادیب یا للاکرام کہیں تو معنی وہی ہونگے لیکن اس صورت میں اسے مفعول لہ نہیں کہینگے بلکہ مجرور کہینگے +

۲ - اِن جملوں کی تحلیل کرو : اَدَّبْتُ وَلَدِیْ تَأْدِیْبًا اور ضَرَبْتُ وَلَدِیْ تَأْدِیْبًا - اس طرح (اَدَّبْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (تُ) ضمیر مرفوع متصل ہے جو اس کا فاعل ہے (ولد) مفعول بہ ہے اس لئے حالت نصبی میں ہے - لیکن ی کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے بظاہر مکسور ہے - پھر مضاف ہے (یْ) ضمیر واحد متکلم مجرور متصل مضاف الیہ - مبنی ہے - محلاً مجرور - (تأدیبًا) مفعول مطلق ہے اس لئے منصوب ہے - فعل، فاعل، مفعول بہ اور مفعول مطلق ملکر جملہ فعلیہ ہوگیا +

(ضَرَبْتُ) فعل ماضی اس میں (تُ) ضمیر مرفوع متصل ہے جو فاعل ہے (وَلَدِ) مفعول بہ مضاف (یْ) مضاف الیہ - (تأدیبًا) مفعول لہ اس لئے منصوب ہے - فعل، فاعل، مفعول بہ اور مفعول لہ ملکر جملہ فعلیہ ہوگیا +

سلسلۃ الالفاظ ۴۴

اَبَّ	چارا - گھاس وغیرہ	اِبْتِغَاءٌ (ج - ی) چاہنا

اِكْتَشَفَ (ن)	کھوج نکالنا۔معلوم کرلینا	صُوفِيٌّ	اُون کا۔اُونی
اِمْلَاقٌ	مفلسی	طَبْعٌ (ج طِبَاع)	طبیعت
		عَاقَبَ	سزا دینا
تَدْخِينٌ	تمباکو پینا	عِشْرُونَ فِي عِشْرِينَ	۲۰×۲۰=۴۰۰ کبھی صرف کثرت مراد ہوتی ہے
تَذْفِئَةٌ	گرمانا۔سینکنا		
تَشْجِيعٌ	حوصلہ بڑھانا	عَصْرٌ	زمانہ
تَعَمَّدَ	دیدہ دانستہ کرنا	عَفَا (و۔ن۔عَنْ کے ساتھ)	درگذر کرنا
جَائِزَةٌ	انعام	عُنْوَانٌ	پتہ۔مضمون کی سُرخی
حَدِيقَةٌ (ج حدائق)	باغ	غُلْبٌ۔غَلْبَاء کی جمع ہے۔	گھنے
خِبْرَةٌ	واقفیت۔تجربہ کاری	قَضْبٌ	اونچا شاخدار درخت۔بانس
خَسَارَةٌ (ج خسائر)	نقصان	قُطْبٌ	کرۂ زمین کا جنوبی و شمالی انتہائی حصہ
خَشْيَةٌ	ڈر۔خوف		
رَئِيسٌ	سردار۔افسر اعلیٰ	قَلَمُ الْحِسَابَاتِ	حساب کا دفتر
زَمْهَرِيرٌ	سخت سردی کا طبقہ	كَتَمَ (ن)	چھپانا
شُعَاعٌ (ج اَشِعَّةٌ)	شعاع۔کرن	لَئِيمٌ	کمینہ
شَرِكَةٌ	کمپنی	لَظًى	آگ کی لپٹ
صَاحِبٌ	ساتھی۔دوست	مَتَاعٌ	فائدہ۔سرمایہ
صَبَّ (ن)	ڈالنا۔گرانا	مُتَمَرِّدٌ	سرکش
صِلَةٌ	انعام	مَرْضَاةٌ	رضامندی

مقاساۃ	تکلیف اٹھانا	نَعَمٌ (جانعام)	چوپائے جانور
نشاط	اُمنگ مستعدی	نَکَالٌ	عذاب

مشق نمبر ۴۶

تنبیہ۔ ذیل کی مشق میں مفعول مطلق اور مفعول لہٗ کو پہچانو۔

(۱) لَقَدْ سَرَّنِی سُرُورًا عظیما کمالُ صِحَّةِ ابْنِكَ بعد مُقاساةِ مَرَضٍ شدید
(۲) اَشْكُرُكَ شُكرا قلبیّا مِن اِرْسالِكَ لِی عُنوانَ صاحِبِكَ (۳) یَضُرُّ التدخین مُستَعْمِلِیهِ اِضْرارًا بلیغًا فَاِذا شِئْتَ السلامةَ من مَضارِّهِ فَاتْرُكْهُ تَرْكًا اَبَدِیًّا
(۴) یَختلف عملُ اَشِعَّةِ الشمس فی جِهاتِ الارض اخْتِلافًا شدیدا مِن لَظَی خَطِّ الاِسْتواءِ اِلی زَمْهَرِیرِ القُطب (۵) اِكْتَشَفَ العُلَماءُ فی هذا العَصرِ اكْتِشافاتٍ كَثِیرةً (۶) نَاكُلُ فی النَّهارِ اَكْلَتَینِ ماعدا اَكْلَةَ الصَّباحِ (۷) اذا اَكْرَمتَ اللَّئِیمَ بعضَ الاِكْرامِ ظَنَّ اَنَّكَ فی احْتِیاجٍ اِلَیه (۸) وَقَفَ غلامٌ صغیر بَینَ یَدَیِ المَلِكِ وخاطَبَهُ اَفْصَحَ خِطابٍ فَاَعْجَبَه وَاَمَرَ له بِصِلَةٍ (۹) ینبغی اَنْ نَصْبِرَ كُلَّ الصَّبرِ عَلی حَوادِثِ الاَیّام (۱۰) یُعْطَی الاَوْلادُ النَّاجِحُونَ فی العِلمِ جائِزَةً تَشْجِیعًا لَهُمْ عَلی تَحْصِیلِ العلم (۱۱) یَكْتُمُ كُلُّ فَرِیقٍ مِنَ المُتَحارِبَینِ خَسائِرَهُ خَوْفًا مِنْ اَنْ یَعْرِفَ عَدُوُّه مَواطِنَ ضُعْفِهِ (۱۲) عَیَّنَتْ شَرِكَةُ السِّكَّةِ الحَدِیدِیَّةِ اَحَدَ شُرَكائِها رَئِیسًا عَلی قَلَمِ الحِسابات اعْتِمادًا عَلی خِبْرَتِه وَ نَشاطِه
(۱۳) یُعاقَبُ القاتِلُ المُتَعَمِّدُ بِالقَتْلِ مُجازاةً عَلی اِثْمِه وَعِبْرَةً لِاَمْثالِه
(۱۴) تُشْعَلُ القَنادِیلُ لَیلًا فِی المُدُنِ اِنارَةً لِلشَّوارِعِ وَهِدایَةً لِلْمارِّینَ
(۱۵) تُؤْخَذُ المَلابِسُ الصوفِیَّةُ فِی اَیّامِ البَرْدِ تَدْفِئَةً لِلْجِسْمِ۔

من القرآن

(۱۶) لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ (۱۷) فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا وَّ فَاكِهَةً وَّاَبًّا مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ (۱۸) اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّ اَكِيْدُ كَيْدًا (۱۹) اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا (۲۰) وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا (۲۱) وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَ مَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا (۲۲) وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا (۲۳) وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ

سوالات نمبر ۱۷

(۱) منصوبات کی کتنی قسمیں ہیں ؟

(۲) مفعول بہ کی تعریف کرو

(۳) مفعول بہ کی وجہ سے فعل میں کیا تغیرات ہوتے ہیں ؟

(۴) کون کون سی صورتوں میں مفعول بہ پر فاعل کا مقدم ہونا ضروری ہے ؟

(۵) کون کون سی صورتوں میں فاعل پر مفعول بہ کا مقدم ہونا ضروری ہے ؟

(۶) اشتغال الفعل سے کیا مراد ہے ؟

(۷) فعل مشغول عنہ کے اعراب کی مختلف صورتیں بیان کرو۔

(۸) مفعول مطلق کی تعریف کیا ہے ؟

(۹) مفعول مطلق کے قائم مقام کون کونسے الفاظ ہوتے ہیں ؟

(۱۰) ایسے دس جملے بناؤ جن مین ذیل کے مصادر بطور مفعول مطلق استعمال کئے گئے ہون: قیاماً، قعوداً، ضربا، ادارۃ، تعلیما +

(۱۱) نو جملے مرتب کرو جن مین سے تین مین مفعول مطلق تاکید کے لئے ہو تین مین کیفیت بیان کرنے کے لئے اور تین مین عدد بتانے کے لئے ہو

(۱۲) ذیل کے جملون کی ترکیب بیان کرو:- سَجَدَ الْمُصَلِّی ثَلَاثًا، یَمِیْلُ الصَّالِحُ اِلَی الْفَضِیْلَۃِ کُلَّ الْمَیْلِ

(۱۳) مفعول لہ کی تعریف کرو۔

(۱۴) دس جملے بناؤ جن مین ذیل کے مصادر بطور مفعول لہ استعمال کئے گئے ہون:- رغبۃً فی العلم، طلباً لِلْغِنٰی، مُکَافَاۃً، تَعْلِیْماً

(۱۵) ذیل کے جملون کی ترکیب کرو:- یَتَصَدَّقُوْنَ اِبْتِغَاءَ مَرْضَاۃِ اللّٰہِ نُتَاجِرُ اَمَلًا بِالرِّبْحِ +

الدرس الثالث والخمسون

(۴ و ۵) المفعول فیہ والمفعول معہ

۱- جملے مین جو اسم کام کا وقت یا اس کی جگہ بتانے کے لئے مذکور ہو اسے مفعول فیہ یا ظرف کہتے ہین: قرأت الدرس صباحاً اَمَامَ الْمُعَلِّمِ (مین نے صبح کے وقت اُستاد کے سامنے سبق پڑھا)۔ اس جملے مین "صباحاً" ظرف زمان ہے اور "اَمام" ظرف مکان ہے +

۲- ترکیب مین تمام ظروف زمان منصوب واقع ہوتے ہین اور ظروف مکان مین وہی الفاظ منصوب ہونگے جو مُبہَم (غیر معین جگہ بتانے والے) ہون:

فَوْقَ (اوپر) تَحْتَ (نیچے) اَمَامَ (سامنے) خَلْفَ (پیچھے) وَرَاءَ (پیچھے) اِزَاءَ (مقابل) حِذَاءَ (مقابل) تِلْقَاءَ (طرف) تُجَاهَ (طرف) مَعَ (ساتھ) عِنْدَ[1] (پاس) لَدُنْ (پاس) بَيْنَ (درمیان) يَمِيْن (دائیں) يَسَار (بائیں) شِمَال (بائیں) مِيْل (میل) فَرْسَخ (تین میل) بَرِيْد (ڈاک)

تنبیہ ۱۔ آخر کے چھ الفاظ کے سوا تمام ظروف مکان اضافت کے ساتھ مستعمل ہوتے ہیں۔ يَمِيْن، يَسَار اور شِمَال بھی کبھی اضافت کے ساتھ استعمال کئے جاتے ہیں +

۳۔ وہ ظروف مکان جو معیّن اور محدود جگہ بتاتے ہوں: دَار، بَيْت، مَسْجِد، مَدْرَسَة وغیرہ عموماً فِی کے بعد واقع ہو کر مجرور ہوتے ہیں مثلاً صَلَّيْتُ فِی الْمَسْجِدِ، دَخَلْتُ فِی الْمَدْرَسَة +

مگر دَخَلَ کے بعد ایسے اسماء ظروف منصوب بھی واقع ہو سکتے ہیں: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وغیرہ +

چند ظروف زمان یہاں لکھے جاتے ہیں: دَهْرًا (زمانہ) قَرْنًا (صدی)

---

[1] عِنْدَ اور لَدُنْ دونوں ہم معنی ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ عِنْدَ اشیاء اور معانی اور حاضر اور غائب سب کے لئے عام ہے۔ مثلاً هٰذا القول عندی صواب کہہ سکتے ہو لیکن لَدُنِّیْ نہیں کہہ سکتے۔ اسی طرح تمہاری کتاب تمہارے پاس موجود ہو یا گھر پر یا اور کہیں رکھی ہو تو تم کہہ سکتے ہو عندی کتابٌ۔ لیکن لَدُنِّیْ کتابٌ اسی وقت کہہ سکتے ہو جب کتاب تمہارے پاس حاضر ہو۔ لَدُنْ کے معنی میں لَدٰی بھی آتا ہے اس کے ساتھ ضمیریں عَلٰی کی طرح ملائی جائینگی: لَدَيْهِ سے لَدَيَّ تک +

اَبَدًا (ہمیشہ) سَرْمَدًا (ہمیشہ) عَصْرًا (زمانہ) عَامًا (سال) سَنَةً، شَهْرًا، يَوْمًا، لَيْلَةً، اُسْبُوْعًا، صَبَاحًا، مَسَاءً، قَطُّ (کبھی) قَبْلُ، بَعْدُ وغیرہ +

۴۔ مندرجۂ ذیل الفاظ مفعول فیہ کے قائم مقام ہوتے ہین:۔

مصدر، اسم صفت، اسم عدد، اسم اشارہ، وہ الفاظ جو کُل یا جُزو پر دلالت کرین: جِئْتُ طُلُوْعَ الشَّمْسِ (مین آفتاب نکلنے کے وقت آیا) بِتُّ طَوِيْلًا، وَقَفْتُ تِلْكَ النَّاحِيَةَ، مَشَيْتُ كُلَّ النَّهَارِ وَرُبْعَ اللَّيْلِ

۵۔ اسماء ظرف مین سے بعض عام اسمون کی طرح بھی استعمال کئے جاتے ہین۔ یعنی مبتدا، خبر، فاعل، مفعول، موصوف وغیرہ واقع ہو سکتے ہین ایسے ظروف کو ظرف مُتَصَرِّف کہتے ہین: يَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمٌ مُبَارَكٌ۔ اس جگہ پہلا یوم مبتدا ہے اور دوسرا خبر ہے موصوف ہے۔

جو اسماء ظرف ہمیشہ ظرفیت ہی کے طور پر مستعمل ہون انھین ظرف غیر متصرّف کہتے ہین: عِنْدَ، مَعَ، لَدُنْ، قَبْلَ، بَعْدَ وغیرہ +

ظروف غیر متصرفہ یا تو مفعول فیہ واقع ہو کر منصوب ہوا کرتے ہین یا حرف جار کے بعد واقع ہو کر مجرور ہوتے ہین: جِئْتُ عِنْدَ خَالِدٍ وجِئْتُ مِنْ عِنْدِ حَامِدٍ +

اَلْمَفْعُوْلُ مَعَهٗ

۶۔ جو اسم اس واو کے بعد واقع ہو جو مَعَ کے معنی مین ہو، اسے مفعول معہ کہتے ہین۔ وہ بھی منصوب ہوتا ہے سِرْ وَالشَّارِعَ الْجَدِيْدَ (نئی سڑک کے ساتھ چلا جا)

واو کے بعد اسم کو نصب اسی وقت لازم ہوگا جبکہ عطف جائز نہ ہو:
سَارَ زَیْدٌ وَالطَّرِیْقَ (زید راستے کے ساتھ چلا گیا) سَافَرْتُ وَاَخَاكَ (میں نے تیرے بھائی کے ساتھ سفر کیا) سَلَّمْنَا عَلَیْهِ واباه (ہم نے اس پر مع اس کے باپ کے سلام کیا)۔

تنبیہ ۲۔ مذکورہ تینوں مثالوں میں عطف جائز نہیں۔ پہلی مثال میں اس لئے جائز نہیں کہ سڑک کوئی چلنے والی چیز نہیں ہے، دوسری میں اس لئے کہ ضمیر مرفوع متصل پر بلا کسی فصل کے عطف جائز نہیں۔ پس جب کہینگے سَافَرْتُ اَنَا وَاَخُوْكَ تو یہاں واو معیت نہ ہوگا بلکہ واو عطف اور تیسری مثال میں اس لئے کہ ضمیر مجرور پر عطف اسی حالت میں جائز ہے جبکہ معطوف پر بھی حرف جر کو دُہرایا جائے مثلاً جب کہینگے سَلَّمْنَا عَلَیْهِ وَعَلٰی اَبِیْهِ تو اس صورت میں واو عطف ہوگا نہ واو معیت (جیسا کہ عطف کے بیان میں تم پڑھ لوگے)۔

تنبیہ ۳۔ کلام عرب میں مفعول معہ کا استعمال بہت ہی کم ہوتا ہے۔

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:۔ (۱) اَقَمْتُ فِی الْقَرْیَةِ (انگورہ) شَهْرَیْنِ (۲) مَاسَافَرْنَا اِلٰی بَارِیْسَ قَطُّ (۳) دَخَلْتُ المدرسةَ واخاك

اس طرح:۔ (اَقَمْتُ) فعل ماضی معروف اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل مبنی ہے جو فاعل ہے (فِی) حرف جار (اَلْقَرْیَةِ) ظرف مکان غیر منصرف مجرور ہے اس کا جرّ فتحہ سے دیا گیا ہے (شهرین) ظرف زمان، مفعول فیہ ہے اس لئے منصوب ہے اس کا نصب یْنِ سے دیا گیا ہے کیونکہ تثنیہ کا صیغہ ہے۔ فعل،

فاعل اور مفعول فیہ ملکر جملہ فعلیہ ہوا +

(مَا) حرف نفی (سافر) فعل ماضی معروف مبنی ہے سکون پر (نَا) ضمیر مرفوع متصل مبنی محلاً مرفوع ہے کیونکہ فاعل ہے (اِلیٰ) حرف جار (باریس) ظرف مکان مجرور ہے۔ اس کا جر فتحہ سے دیا گیا ہے کیونکہ غیر منصرف ہے (قَطُّ) ظرف زمان۔ مبنی ہے ضمہ پر محلاً منصوب ہے کیونکہ مفعول فیہ ہے۔ فعل، فاعل و متعلق و مفعول فیہ ملکر جملہ فعلیہ ہوا +

(دَخَلْتُ) فعل ماضی معروف مبنی سکون پر اس کے ساتھ تُ ضمیر مرفوع متصل ہے مبنی ہے جو فاعل ہے (المدرسة) ظرف مکان۔ مفعول فیہ ہے اس لئے منصوب ہے۔ (وَ) بمعنی مَعَ واو المعیۃ ہے (اَخَا) مفعول معہ اس لئے منصوب ہے اس کا نصب الف سے دیا گیا ہے (کَ) ضمیر مجرور متصل مبنی ہے مضاف الیہ محلاً مجرور ہے۔ سب ملکر جملہ فعلیہ ہے +

سلسلة الالفاظ نمبر ۴۵

اِرْتَدَّ (۶) واپس پھرنا	بَأْسٌ خوف۔ عذاب
اَرْضَعَ (۱) دودھ پلانا	جُنَيْنَةٌ چھوٹا سا باغ۔ باغچہ
اَسْرٰى (ی) رات کے وقت سیر کرانا	حَوْلٌ گرداگرد۔ برس
بَارَكَ (۳) برکت دینا	حَيَّةٌ سانپ
تَفَرَّعَ (۴) شاخ در شاخ ہونا	خَارِطَةٌ / خَرِيطَةٌ نقشہ
رَتَّلَ (۲) ٹھہر ٹھہر کر صحیح طور پر پڑھنا	دُبُر (ج اَدْبَار) پیٹھ۔ چوتڑ۔ پیچھے
نَهَضَ (ف) اُٹھنا۔ جاگنا	

رَضَاعَةٌ (مصدر) دودھ پلانا	مُزَّمِّل کملی اوڑھنے والا
سُبْحَانَ (مصدر) پاکی بیان کرنا	عَامِلٌ (ج عَمَلَة) کام کرنے والا۔ پیشہ ور۔ حاکم
لَعِبُ الصَّوْلَجَان کرکٹ کھیلنا	عَقْرَب بچھو
المسجد الحرام حرمت والی مسجد جس مسجد میں خانہ کعبہ ہے	رِيَاضَةٌ جسمانیةٌ ورزش
المسجد الاقصیٰ بیت المقدس کی مسجد	مُسْتَقِيمٌ سیدھا
شَبَكَة جال	بُكْرَةً صبح سویرے
قَبْلَ ذرا پہلے	اَصِيلًا شام

مشق نمبر ۴۷

(۱) إذا اردتَ اَنْ تَعرِفَ الجهاتِ الاربعَ فاستقبِلْ جهةَ طلوعِ الشمسِ فما كان اَمامَكَ فهو الشرق وما كان خلفك فهو الغرب والى يمينك الجنوبُ والى يسارك الشمالُ (۲) ترىٰ خليجَ البنغال (خلیج بنگال) فى الخارطة شرقَ الهند وبحرَ العرب فى غربها (۳) تُرىٰ السِّكَكُ الحديديّة فى الخريطة كالشَّبكة مُتفرِّعةً شرقًا وغربا وجنوبا وشمالا (۴) يَشتغل العَمَلَةُ طول النهارِ ويعودون الىٰ مساكنهم غيابَ الشمسِ وينهضون طلوعَ الفجرِ ثمّ يذهبون ثانيةً الىٰ اعمالهم (۵) قُرْبَ الحيّة نَمْ وقُرْبَ العَقْرَبِ لَا تَقْرَبْ (۶) فَتَحَ عمرو ابنُ العاصِ مصرَ سنةَ عشرينَ مِنَ الهجْرة (۷) كُنْ وجارَكَ متوافقين (۸) مَالَكَ اَيُّها التاجرُ والمباحثَ الفلسفيّة (۹) كيف حالُك والحوادثُ (۱۰) مَالَكَ واياه (۱۱) اَمَا تُقِيمِيْنَ وَاَخَاكِ

مِنَ القُرْآنِ

(۱۲) یَعلمُ مابَینَ ایدیہم وماخلفہم (۱۳) اَوَامِنَ اھلُ القُریٰ اَنْ یأتیَھم بأسُنا ضُحًی وھم یلعبون (۱۴) سُبحانَ الذی اَسریٰ بِعَبدِہٖ لیلًا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حَولَہٗ (۱۵) قال کَم لَبِثتُ ؟ قال لَبِثتُ یوما او بعضَ یومٍ۔ قال بَل لَبِثتَ مِائۃَ عَامٍ (۱۶) والوالداتُ یُرضِعنَ اولادَھنَّ حَولَینِ کامِلَینِ لِمَنْ اَرادَ اَنْ یُتِمَّ الرَّضَاعَۃَ (۱۷) یاقومِ ادخُلوا الاَرضَ المُقَدَّسَۃَ التی کَتَبَ اللہُ لکم ولا تَرتَدُّوا علیٰ اَدبارکم (۱۸) یَاَیُّھا المُزَّمِّل قُمِ اللَّیلَ اِلَّا قلیلا نِصفَہٗ اَوِانقُص مِنہ قلیلا اَو زِد علیہ ورَتِّلِ القرآنَ ترتیلا (۱۹) واذکُرُوا اسمَ رَبِّکَ بُکرَۃً وَاَصِیلا

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) جب تم نقشہ مین چارون طرفین پہچاننا چاہو تو نقشہ کو سیدھا سامنے رکھو پس جو (جہت) اوپر ہوگی وہ شمال ہے اور جو نیچے ہوگی وہ جنوب اور جو داہنی طرف ہے وہ مشرق اور جو بائین طرف ہے وہ مغرب ہے (۲) ہندوستان کے نقشہ مین کلکتہ مشرق مین نظر آئیگا اور کراچی مغرب مین اور کوہ ہمالیہ کا سلسلہ شمال مین اور سیلون جنوب مین (۳) میرے گھر کے شمال مین بازار ہے اور جنوب مین مدرسہ ہے اور مشرق مین سڑک ہے۔ اور مغرب مین ایک باغیچہ ہے (۴) ہمارا مدرسہ مشرق کی طرف تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ہے (۵) ہم دن بھر علم حاصل کرنے مین مصروف رہتے ہین اور سورج غروب ہونے سے ذرا پہلے کرکٹ کھیلنے کے لئے چلے جاتے ہین (۶) ہم اپنے اُستاد کے سامنے کھڑے رہتے اور سبق پڑھتے ہین۔

(۷) تیرے پیچھے کون کھڑا ہے (۸) اس تصویر مین دیکھ میرے دائین طرف میرا بڑا بھائی بیٹھا ہے اور میرے بائین جانب میرا چھوٹا بھائی کھڑا ہے اور میرے پیچھے میرا خادم کھڑا ہے (۹) صبح شام ورزش کرنا تیری صحت کے لئے ضروری ہے (۱۰) اے میرے دوستو مسجد مین داخل ہو اور عشا کے بعد اپنے گھرون مین داخل ہو جاؤ اور رات کے وقت گھر سے باہر نہ نکلو +

الدرس الرابع والخمسون

(۶) الحال

۱ - حال وہ اسم ہے جو فاعل یا مفعول کی یا انھا دونون کی یا ظرف یا مجرور کی وہ ہیات بتائے جو وقوع فعل کے وقت ہو : اُذکروا اللّٰہَ قیامًا وقعودًا، شربتُ الماءَ صافیا، قاتلتُ زیدا راکبَیْنِ ، دخلتُ المسجدَ مُمتلِئًا من الناسِ اغتسلتُ فی الحوض مملوءً مِنَ الماء

تنبیہ ۱- پہلی مثال مین قیامًا وقعودا فاعل کی ہیات بتاتا ہے
دوسری مین صافیا مفعول کی، تیسری مین رَاکِبَیْنِ فاعل ومفعول کی
چوتھی مین مُمتلِئًا ظرف کی اور پانچوین مین مَملُوءً مجرور کی ہیات بتاتا ہے +

۲ - صاحب حال کو ذوالحال کہتے ہین جیسا کہ پہلی مثال مین اذکروا کی ضمیر مستتر (انتم) دوسری مثال مین الماء تیسری مین قاتلتُ مین ضمیر واحد متکلم کی اور زید دونون چوتھی مین مسجد اور پانچوین مین حوض ذوالحال ہین +

۳ - حال عموماً اسم مشتق اور نکرہ ہی ہوتا ہے۔ جیسا کہ اوپر کی مثالون سے تم

سمجھ سکتے ہو۔ البتہ کبھی اسم معرفہ بھی حال واقع ہوتا ہے: اٰمنتُ باللہ وحدَہٗ (میں نے اللہ پر ایمان لایا درانحالیکہ وہ ایک اکیلا ہے) اس جملہ میں لفظ وَحْد ضمیر کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہوگیا ہے۔ اسم جامد اس وقت حال ہوسکتا ہے جبکہ وہ تشبیہ پر دلالت کرے: کرّ علیٌّ اَسَدًا (علی شیر کی حالت میں لوٹا) یا ترتیب پر دلالت کرے: اُدخلوا رَجُلًا رَجُلًا (ایک ایک ہوکر داخل ہو) یا نرخ بتائے: بِیعَ الزَّیتُ رِطلًا بِدِرْھَمٍ (تیل ایک رطل ایک درم میں بیچا گیا) یا جانبین کے معاملہ پر دلالت کرے: بِعتُ القَمحَ یَدًا بِیَدٍ (میں نے گیہوں ہاتھوں ہاتھ بیچے۔ یعنی نقد نقدی بیچے) یا وہ موصوف ہو: انا انزلناہ قرآنًا عَرَبِیًّا (ہم نے اسے عربی قرآن کی صورت میں اُتارا) +

۴۔ حال کبھی جملہ بھی ہوتا ہے۔ خواہ اسمیہ ہو: اُطلُبِ العِلمَ وَاَنتَ فَتیً (علم طلب کر جبکہ تو جوان ہے) خواہ فعلیہ: رأیتُ زیدًا یَرکَبُ الفرسَ

حال جب جملہ ہو تو ایک رابط کی ضرورت ہے۔ اور وہ یا تو واو (جو اس صورت میں واو حالیہ کہلاتا ہے) ہوگا۔ جیسا کہ اوپر کی مثال میں ہے۔ یا تو ضمیر ہوگی جو ذوالحال کی طرف لوٹتی ہو: نَھَضَ الشاعرُ یُنشِدُ (شاعر شعر سناتا ہوا اٹھا) یا واو اور ضمیر دونوں ہونگے: خَرَجُوا مِن دِیَارِھِم وَھُمُ اُلُوفٌ +

۵۔ قرینہ موجود ہو تو حال کے ماقبل کا جملہ (فعل و فاعل) حذف کردیتے ہیں چنانچہ کوئی سفر کو روانہ ہوتا ہے تو کہتے ہیں سالمًا غانمًا جو دراصل ہے اِذھَبْ سَالِمًا وَارجِعْ غَانِمًا (سلامتی کے ساتھ جا اور مقصد حاصل کرتا ہوا واپس لوٹ آ) اسی طرح سوال کا قرینہ موجود ہو تو جواب میں جملہ حذف کرسکتے ہیں۔ مثلاً

کوئی کہے کیف طَوَیتَ الطریقَ (تم نے راستہ کس طرح طے کیا) تو کہہ سکتے ہین طَوَیتُہ رَاکِبًا جو دراصل ہے طَوَیتُ رَاکِبًا +

۶۔ کبھی حال متعدد ہوتے ہین: رَجَعَ موسیٰ اِلیٰ قومہ غَضبانَ اَسِفًا (موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصے اور افسوس کی حالت مین لوٹے)

۷۔ ذیل کے جملون کی تحلیل کرو:۔ اٰتَینَاہُ الحُکمَ صَبِیًّا، جَاءُوا اَبَاھُم عِشَاءً یَبکُون

اس طرح:۔ (اٰتینا) فعل ماضی معروف مبنی ہے۔ اس مین ضمیر جمع متکلم ہے جو اس کا فاعل ہے۔ (ہُ) پہلا مفعول بہ اس لئے محلاً منصوب ہے (الحکم) دوسرا مفعول بہ ہے اس لئے منصوب ہے۔ (صَبِیًّا) حال ہے پہلے مفعول کا اس لئے منصوب ہے سب ملکر جملہ فعلیہ ہوگیا

(جاءوا) فعل ماضی معروف اس مین ضمیر جمع غائب کی ہے جو اس کا فاعل ہے (ابا) مفعول ہے اس لئے منصوب ہے اس کا نصب الف سے آیا ہے۔ (ھُم) ضمیر مجرور متصل، مضاف الیہ ہے اس لئے محلاً مجرور ہے۔ (عِشَاءً) ظرف زمان مفعول فیہ ہے اس لئے منصوب ہے (یَبکُونَ) فعل مضارع اس مین ضمیر جمع مذکر غائب (ھُم) ہے جو اس کا فاعل ہے۔ فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر حال ہے جاءوا کی ضمیر کا۔ اس لئے یہ جملہ محلاً منصوب ہے۔ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوگیا

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۶

اٰذیٰ (۱) ایذا دینا	اَوزَعَ (۱) ترغیب دینا
اصطَفَّ (۶) صفین بنانا	تَبَسَّمَ (۵) مُسکرانا

تَوَقَّعَ (۵) اُمید کرنا۔ راہ دیکھنا	سَکْرَانُ (ج سُکَارٰی) مست
جُنُبٌ جس کو نہانے کی حاجت ہو	عَاشَ (ی۔ض) زندگی گذارنا
حَلَقَ (۲) سر مُنڈانا	فَجْعَةٌ کچا
رَاءٰی (۳) دکھاوے کا کام کرنا	قَصَّرَ (۲) کوتاہ کرنا۔ سر کے بال چھوٹے کروانا
رَاکِعٌ (ج رُکَّعٌ) جُھکنے والا	کُسْلَانُ (ج کُسَالٰی) سُست
سَاجِدٌ (ج سُجَّدٌ) سجدہ کرنے والا	مُتَوَّجٌ زین کسا ہوا
سَادَ (و۔ن) سردار ہونا	

مشق نمبر ۴۸

تنبیہ ۲۔ ذیل کے جملوں مین حال اور ذوالحال کو پہچانو اور انکے اقسام مین غور کرو۔

(۱) اذا اجتهدَ الطالب صغيرًا سادَ كبيرًا (۳) عِش عزيزا اَوْمُتْ كريما (۳) ولّى العدوُّ مُدْبِرا (۴) لا تاكل الفواكهَ فجّةً ولا الطعام حارّا (۵) لا تَشْرَبِ الماء مكشوفا (۶) رَكِبْتُ الفرس مُسْرَجًا (۷) قلّبنا الكتاب صفحةً صفحةً و قرأناه بابًا بابًا (۸) السُّعَداءُ يشاهِدون اللهَ فى الجنة وَجهًا الى وجهٍ (۹) لا تخرج فى الليل وحدك (۱۰) اِصْطَفّ التلامذة ثلثة ثلثة (۱۱) يموت التقيّ وقلبه مطمئن والسعادة تَنْتَظِره ويموت الشقيّ وضميره يُعَذِّبه والشقاوة يتوقّعه (۱۲) رَضِيتُ بالله ربًّا و بالاسلام دينا و بمحمدٍ رسولًا

مِنَ القرآن

(۱۳) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا (۱۴) مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ وَمَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ (۱۵) اِھْبِطُوْا بَعْضُکُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ (۱۶) اِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِاِبْنِہٖ وَھُوَ یَعِظُہٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ (۱۷) تَرَاھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا (۱۸) وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (۱۹) لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَکُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ لَا تَخَافُوْنَ (۲۰) فَتَبَسَّمَ ضَاحِکًا مِّنْ قَوْلِھَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ (۲۱) فَمَا لَھُمْ عَنِ التَّذْکِرَۃِ مُعْرِضِیْنَ (۲۲) وَاِذَا قَامُوْا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی یُرَآءُوْنَ النَّاسَ (۲۳) یٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ وَقَدْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) لڑکے جب چھوٹے پن کی حالت مین محنت کرتے ہین تو بڑے پن کی حالت مین سردار ہوتے ہین (۲) مین نے اس کتاب کا ایک ایک ورق اُلٹا اور ایک ایک باب پڑھ ڈالا (۳) گرم گرم چائے مت پی کیونکہ وہ دانتون کیلئے مضر ہے (۴) مین مدرسہ مین داخل ہوا حالانکہ میری کلاس مین سب لڑکے حاضر ہو چکے تھے (۵) مین اور میرا باپ جمعہ کے روز مسجد مین آئے جبکہ خطیب

منبر پر کھڑا ہو کر خطبہ دے رہا تھا (۶) میرے بھائیو تم مدرسہ ہرگز نہ چھوڑو مگر اس حال مین کہ تم علم دینی و عقلی مین کامل ہو جاؤ (۷) منافق نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو سست اور ریاکار ہو کر کھڑا ہوتا ہے (۸) اے شریف عورت تو مجھے کیون ایذا دیتی ہے حالانکہ تو جانتی ہے کہ مین تیری بھلائی کا طالب ہون (۹) اللہ تعالیٰ بندے کو عذاب نہین دیتا جبکہ وہ مغفرت کا طالب ہو (۱۰) اب تم اطمینان اور امن و امان کے ساتھ حج کے لئے جاؤ کیونکہ سلطان عبدالعزیز آل سعود نے حجاز کی پاک سرزمین مین وہ امن قائم کیا ہے جو کسی نے صدیون سے (مُنْذُ قُرُوْنٍ) نہ دیکھا نہ سُنا ؛

الدرس الخامس والخمسون

(۷) التمییز

۱- تمیز وہ اسم ہے جو اسم مُبہَم کے اِبہام کو دور کرے رِطْلٌ زَیْتًا (ایک رطل تیل) یہان رِطْلٌ اسم مُبہَم ہے جو بہتیری چیزون پر بولا جا سکتا ہے۔ زَیْتًا کہنے سے اس کے معنی کی تعیین ہو گئی +

تمیز کو مُمَیِّز (الگ کرنے والا) بھی کہتے ہین، اور جس لفظ مین سے ابہام کو دور کرے اُسے مُمَیَّز کہتے ہین +

۲- مُمَیِّز عموماً عدد، وزن، ناپ یا پیمانے کے نام ہوا کرتے ہین، اشتریت خمسة عشر کتابا ومنًّا سمنًا وصاعًا برًّا وذراعًا حریرا (مین نے پندرہ کتابین اور ایک من گھی اور ایک صاع گیہون اور ایک گز ریشمی کپڑا خریدا) +

۳- بعض جملون کے مطلب مین بھی اِبہام ہوتا ہے ؛ اَنَا اَکْثَرُ مِنْكَ (مین تجھ سے

زیادہ ہون) اس مین یہ اِبہام ہے کہ معلوم نہین کس حیثیت سے یا کس امر مین زیادہ ہے۔ پس جب کہینگے مَالاً یا عِلماً تو معلوم ہوگا کہ مالی حیثیت سے یا علم کے لحاظ سے زیادہ ہے۔

۴ ۔ تمیز کی شناخت یہ ہے کہ "کیا چیز" یا "کس چیز مین سے" یا "کس حیثیت سے" یا "کس لحاظ سے" کے جواب مین واقع ہو +

۵ ۔ کبھی تمیز کو اضافت کے ساتھ یا حرف جر کے ساتھ استعمال کرتے ہین؛ عندی رطلُ سَمنٍ یا رطلٌ من السَّمنِ +

۶ ۔ اسماء عدد کی تمیز کا اعراب بیالیسوین سبق مین مفصل لکھا گیا جس کا اختصار یہ ہے کہ ثلاثۃ سے عشرۃ تک کی تمیز مجرور اور جمع ہوتی ہے۔ مِائَۃٌ اور اَلْفٌ کی تمیز مجرور اور مُفرد ہوتی ہے۔ اور احد عشر سے تسعۃ وتسعون تک منصوب اور مُفرد ہوتی ہے : اشتریتُ خمسَ تفاحاتٍ ومِائَۃَ رُمّانَۃٍ والفَ مَوزٍ (کیلا) واحدَ عشرَ قلماً وثلثۃً وعشرین کتاباً +

۷ ۔ ذیل کے جملون کی تحلیل کرو :-

(۱) بِعتُ مَنَّینِ سُکَّرًا (مین نے دو من شکر بیچی)

(۲) اِشتَعَلَ الرَّأسُ شَیبًا (بڑھاپے سے سر بھڑک اُٹھا یعنی سفید ہوگیا)

اس طرح :- (بِعتُ) فعل ماضی اس مین ضمیر ہے واحد متکلم کی جو فاعل ہے۔ (مَنَّینِ) مفعول یہ ہے اس لئے منصوب ہے اس کا نصب یَنِ سے آیا ہے پھر وہ مُمیَّز ہے (سُکَّرًا) تمیز ہے مَنَّین کی۔ اسی لئے منصوب ہے۔ فعل فاعل وغیرہ ملکر جملہ فعلیہ ہوا +

(اِشْتَعَلَ) فعل ماضی معروف مبنی فتحہ پر (الرَّأْسُ) فاعل ہے اسی لئے مرفوع ہے۔ فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہے۔ (شَيْبًا) تمیز ہے جو جملہ کے ابہام کو دور کرتی ہے اسی لئے منصوب ہے۔ فعل و فاعل وغیرہ ملکر جملہ فعلیہ ہوا +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۷

جَرَّة (ج جرار) مٹکا	اَلفِطر عید الفطر
جَوّ آسمان وزمین کے مابین کی فضا	قَصَبٌ بانس۔ گنا
جُنْدٌ (ج جُنُود) لشکر	قَمح گیہون
رَاحة ہتھیلی	مِثقال ۴½ ماشہ
سَحاب ابر	مُدٌّ (ج اَمْداد) پیمانہ ہے تقریباً ایک رطل کا
شَتَوِيٌّ سردی کے موسم کا	مَرَحٌ اکڑ کر چلنا
صَاعٌ (ج اصواع) پیمانہ ہے تقریباً چار رطل کا	مُستَقَرٌّ ٹھیرنے کی جگہ
صَحَا (و۔ن) صاف ہونا	مَقِيلٌ قول۔ بات
صَلِيَ (س) جلنا۔ جلسنا	نَهَاسٌ تانبا
عائدة (ج عوائد) انعام۔ فائدہ	يَتِيمٌ (ج یتامی) جس بچے کا باپ مرگیا ہو
عَجَلَ (ف) جلدی کرنا	يَومَئِذٍ اس روز
عَيلَة اہل وعیال۔ کنبہ	
فَاضَ (ی۔ض) بھر جانا۔ اُبل پڑنا	
فَجَّرَ (۲) شگاف کرنا	
فَدَّانٌ زمین کی پیمائش کا ایک پیمانہ ہے جو ۔۔۔ مربع بانس کے برابر ہے	

مشق نمبر ۴۹

(۱) مثقالٌ ذَهَبًا اَرْفَعُ قيمةً من رِطْل نُحَاسًا (۲) زكوٰة الفِطر صاعٌ شَعِيرًا و نِصفُ صاعٍ قَمحًا (۳) زرعت فَدّانا قَصبا (۴) خمسة اَمداد قَمحا جَيّدا يبلغ ثمنُها مائةَ قرش (۵) الليمون البرتقال من اَلذّ الفواكه الشّتويه طَعمًا واَحسنها منظرا واَطوَلها بقاء (۶) إشرب فِنجانا قهوةً ولا تشربِ الخمرَ اَبدًا فإنها اَقلُّ نفعا واكثر ضررا واكبر إثما (۷) جَرّةٌ ماءٌ تكفي يومًا لِشُرب عَيلةٍ صغيرةٍ (۸) الانسان اَعدَلُ الحَيَوان مِزاجا واَكمَلُه اَفعالا واَلطفه حِسًّا (۹) صحا الجوُّ فما ترى فيه قدرَ راحةٍ سحابا (۱۰) فاضَ قلبُ الوالد سُرورا مثى بلغه اَنّ اولادَه ناجحون فى الامتحان (۱۱) طاب رئيس المدرسة نفسا لمّا رءى التلامذة ناجحين (۱۲) خيرُ الاعمال اَعجلُها عائدة واكثرها فائدة

من القرآن

(۱۳) فجّرنا الارضَ عُيُونًا (۱۴) الله خيرٌ حافظا (۱۵) لا تدرون ايهم اَقرب لكم نفعا (۱۶) اصحابُ الجنّةِ يومَئِذٍ خيرٌ مُستَقَرّا و اَحسن مَقِيلا (۱۷) إنّ الذين يأكلون اَموالَ اليتامى ظُلما إنما يأكلون فى بُطونهم نارا وسَيَصْلَوْنَ سَعِيرا (۱۸) وَاَنّا لَمَسْنَا السّمَاءَ فَوَجَدْنَاها مُلِئَتْ حَرَسًا شديدا وشُهُبًا (۱۹) إنما إلٰهكم الله الذى لا اله الا هو وسع كلَّ شئٍ عِلْمًا (۲۰) قُل هل نُنَبّئكم

بالاخسرین اعمالا (۲۱) فسیعلمون من هو شرٌّ مکانا واضعف جندا (۲۲) وللاخرة اکبر درجاتٍ واکبر تفضیلا (۲۳) وربکم اعلم بمن هو اهدیٰ سبیلا (۲۴) ولا تمش فی الارض مرحا انک لن تخرق الارض ولن تبلغ الجبال طولا

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) ہم نے ایک تولہ [تولة] سونا ۲۱ روپے مین خریدا (۲) آج کل مبئی مین ایک من عمدہ گیہون دس روپے مین مل جاتے ہین (۳) ابھی مین نے دو پیالیان کافی پی (۴) تین رطل گھی چھ رطل گوشت کے لئے کافی ہے (۵) محمود علم کے لحاظ سے خالد سے بڑا ہے اور عمر کے لحاظ سے اس سے چھوٹا ہے (۶) اونٹ جسامت [جَسَامَةً] اور فرمانبرداری اور قناعت کے لحاظ سے سب جانورون مین زیادہ مشہور ہے (۷) ہندوستان مین موسم گرما کے میوون مین مزہ اور خوشبو کے لحاظ سے آم [اَنبَة] بہت ہی مشہور ہے (۸) مین نے جب تمھارے چھوٹے بھائی کی کامیابی کی خبر سُنی تو میرا دل خوشی سے بھر گیا (۹) بڑا وہ ہے جو علم و عقل مین بڑا ہو (۱۰) یہ گھر طول مین تیس گز ہے اور عرض مین پندرہ گز ہے +

سوالات نمبر ۱۸

(۱) مفعول فیہ کی تعریف اور اس کے اقسام بیان کرو	کیا؟ ہر ایک قسم کے دس دس الفاظ لکھو
(۲) ظرف متصرف اور ظرف غیر متصرف	(۳) کون سی قسم کے اسماء ظرف ہین جو

ظرفیت کی بنا پر منصوب ہونے کی صلاحیت رکھتے ہین ؟

(۴) ظرف کے قائم مقام کون سے الفاظ ہو سکتے ہین ؟

(۵) دس جملے مرتب کرو جن مین ذیل کے الفاظ شامل ہون :-
ذِرَاعَيْنِ، مِيلَيْنِ، جُنُوْبًا، غَرْبًا، ثَلَاثَ ساعاتٍ، حَوْلًا كامِلًا، غِيابَ الشمسِ، نِصفَ النهار، اربعةَ اشهُرٍ

(۶) ذیل کے جملون کی تحلیل کرو :-
قُمْتُ نِصْفَ اللّيلِ، مَشَيْتُ طَوَلَ النهار، نِمْتُ بَعْدَ العشاء إزاءَ الشُّبّاكَةِ (کھڑکی) فَوْقَ السّرِيرِ

(۷) مفعول معہ کی تعریف کرو

(۸) واو کے بعد کون سی صورت مین نصب پڑھنا ضروری ہے ؟

(۹) ذیل کے جملون مین کہان کہان واو کے بعد نصب پڑھنا ضروری ہے اور کیون ؟
كُلْ مِنْ هٰذا الطعام وإخاكَ، سافرتُ الى الشام انا واخوك، مالكم وإيّاه، سافر ابراهيمُ وخالد، سِرْ انت وابوك، هل تاكل اللّبن والتمك، سلّمت عليه واقاربه، سلّمنا عليك وعلى عمّك

(۱۰) مذکورہ جملون کی تحلیل کرو

(۱۱) حال کی تعریف کرو

(۱۲) ذوالحال کسے کہتے ہین ؟

(۱۳) حال عموماً کیسا اسم ہوا کرتا ہے ؟

(۱۴) اسم جامد حال کب واقع ہو سکتا ہے ؟

(۱۵) ذیل کے جملون مین حال اور ذوالحال کو پہچانو اور دیکھو کونسا حال معرفہ ہے اور کونسا نکرہ۔ کونسا مفرد ہے اور کونسا جملہ۔ اور جملہ ہے تو اس مین رابط کیا ہے ؟

أَنْتَ الَّذِی وَلَدَتْكَ أُمُّكَ بَاكِیًا
وَالنَّاسُ حَوْلَكَ یَضْحَكُونَ سُرُورًا
فَاعْمَلْ عَلَی عَمَلٍ تَكُونُ إِذَا بَكَوْا
فِی یَوْمِ مَوْتِكَ ضَاحِكًا مَسْرُورًا

كَیْفَ تَكْفُرُونَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْیَاكُمْ ثُمَّ یُمِیتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیكُمْ

وَجَاءَ مِنْ أَقْصَی الْمَدِینَةِ رَجُلٌ یَسْعٰی وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُومًا مَخْذُولًا، وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیَانِی صَغِیرًا، قَالَتْ رَبِّ أَنّٰی یَكُونُ لِی غُلَامٌ وَلَمْ یَمْسَسْنِی بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِیًّا، وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا، مَشَی الْمُجَاهِدُونَ إِلَی قِتَالِ أَعْدَائِهِمْ جَنْبًا إِلَی جَنْبٍ وَكَتِفًا إِلَی كَتِفٍ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ

(۱۶) تمیز کی تعریف کرو

(۱۷) تمیز کا دوسرا نام کیا ہے؟

(۱۸) جس کی تمیز ہو اُسے کیا کہتے ہیں؟

(۱۹) عام طور کس قسم کے لفظوں کی تمیز آتی ہے؟

(۲۰) لفظ مفرد کے سوا اور کس چیز کی تمیز آتی ہے؟

(۲۱) تمیز کی شناخت کیا ہے؟

(۲۲) تمیز کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

(۲۳) اسماء عدد کی تمیز کا اعراب مختصر طور پر بیان کرو۔

(۲۴) ذیل کے جملوں میں پہچانو کون سی تمیز اسم مفرد کا ابہام دور کرتی ہے اور کونسی جملہ کا ابہام دور کرتی ہے؟

اِشْتَرَوْا عِشْرَةَ أَكْیَاسٍ (بوریاں) قَمْحًا وَعِشْرِینَ رَطْلًا سَمْنًا وَخَابِیَةً (مٹکا) عَسَلًا، إِذَا مَشَی الْإِنْسَانُ فِی الشَّمْسِ یَتَصَبَّبُ (پسینے لگتا ہے) بَدَنُهُ عَرَقًا لَیْسَ لِلْكَافِرِ مِثْقَالُ خَرْدَلَةٍ (رائی) إِیمَانًا، عِنْدِی سَاعَةٌ فِضَّةً وَلَهَا سِلْسِلَةٌ ذَهَبًا، هٰذَا الْكِتَابُ أَصْغَرُ حَجْمًا وَأَكْثَرُ نَفْعًا، كَبُرَ مَقْتًا (غصہ) عِنْدَ اللّٰهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ

الدرس السادس والخمسون

(۸) المستثنیٰ

۱۔ جو اسم کسی حرف استثنا کے بعد واقع ہو اسے مستثنیٰ کہتے ہیں۔ اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس کا حکم ماقبل کے برخلاف ہے: جاء القومُ الّا زیدًا (قوم آئی مگر زید۔ یعنی زید نہیں آیا) اسی طرح ماجاءنی احد الا زیدا (کوئی نہیں آیا مگر زید۔ یعنی زید آیا) +

۲۔ مذکورہ مثالوں میں الفاظ القوم اور اَحَدٌ کو مستثنیٰ منہ کہتے ہیں کیونکہ زید (مستثنیٰ) کو ان میں سے الگ کیا گیا ہے۔

۳۔ حروف استثنا یہ ہیں:۔ اِلّا، غیر، سِوٰی، خَلا، عَدا، حاشا، ان سب کے معنی "مگر" یا "سوا" ہیں +

۴۔ جو مستثنیٰ اِلّا کے بعد واقع ہو اس کی اعرابی صورتیں حسب ذیل ہیں:۔

(۱) مستثنیٰ منہ مذکور ہو اور اِلّا کے پہلے کلام مُثبت تام ہو تو مستثنیٰ پر نصب پڑھنا چاہیئے جیسا کہ پہلی مثال میں ہے۔ (۲) مستثنیٰ منہ عبارت میں مذکور ہو اور اِلّا کے پہلے کلام منفی تام ہو تو اس پر نصب پڑھنا بھی جائز ہے اور مستثنیٰ منہ کی اعراب میں متابعت بھی جائز ہے: ماجاءنی احدٌ الّا زیدا بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور احدٌ (مستثنیٰ منہ) کی متابعت کی وجہ سے زیدٌ بھی کہہ سکتے ہیں (۳) مستثنیٰ منہ عبارت میں مذکور نہ ہو اور اِلّا کے پہلے کلام

منفی ناقص ہو تو حالت ترکیبی کے مطابق اس کا اعراب ہوگا۔ جیسا کہ اِلّا کی عدم موجودگی میں ہوتا : ماجاء الّا زیدٌ، ماراَیت الا زیدًا، لَمْ اَمُرَّ اِلّا مَعَ زَیْدٍ +

تنبیہ ۱۔ مستثنیٰ کی تیسری قسم کو مفرغ بھی کہتے ہیں +

۵۔ مستثنیٰ جب غَیْرُ یا سِوٰی کے بعد واقع ہو تو مجرور ہوگا : ماجاء نی احدٌ غیرُ زیدٍ، ماراَیتُ احدًا سِوٰی زیدٍ +

تنبیہ ۲۔ خود غَیْر کا اعراب مستثنیٰ بہ اِلّا کے اعرابوں کے مطابق ہوگا۔ (حسب تفصیل فقرہ ۴) : (۱) حَضَرَ التلامذۃُ غَیرَ خالدٍ (۲) ماحضر التلامذۃُ غَیرَ خالدٍ یا غَیرُ خالدٍ (۳) مَاحَضَرَ غیرُ خالدٍ، ماراَیتُ غیرَ خالدٍ لا اکتُبُ بغیرِ قلمٍ +

۶۔ حاشا کے بعد مستثنیٰ کبھی مجرور ہوتا ہے اس بنا پر کہ وہ حرف جر ہے اور کبھی منصوب ہوتا ہے۔

خلا اور عدا (جو فعل ماضی ہیں) کے بعد اکثر منصوب ہوتا ہے۔ اور چونکہ مذکورہ دونوں الفاظ حروف جارہ میں بھی شمار کئے گئے ہیں (دیکھو درس ۴۴) اس لئے ان کے بعد مستثنیٰ مجرور بھی ہوجاتا ہے : جاء الرجال خلا زیدًا یا خلا زیدٍ۔ معنی دونوں کے یکساں ہیں۔ یعنی لوگ آئے سوا زید کے لیکن جب خلا اور عدا پر لفظ مَا بڑھانے سے معنی میں تغیر نہیں ہوگا : اَلَا کُلُّ شَیْءٍ ماخلا اللہَ باطلٌ (سنو! اللہ کے سوا ہر شے باطل ہے) +

۷۔ یاد رکھو کہ اِلّا دراصل حرف استثنا ہے اور غَیْر دراصل اسم صفت ہے۔ لیکن غیر تو عموماً اِلّا کے معنی میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اور اِلّا بھی بعض مواقع

مین غیر کے معنی مین استعمال ہوتا ہے، لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا اس مثال مین الّا استثنائیہ نہین ہے بلکہ صفتیہ ہے۔ اسی طرح لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مین +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۸

اِسْتَفْتٰی (ا-ت) فتویٰ طلب کرنا۔ دریافت کرنا	ضَلَالٌ گمراہی
اَنِیْس غمخوار	عَمَہ (ف) متحیر ہونا۔ بے راہ بھٹکنا
جَنٰی (ض) درخت سے پھول یا پھل توڑنا	غَزَلٌ عورتون کے متعلق عاشقانہ کلام
حَاقَ (ض) گھیر لینا۔ لپٹنا	قَائِد لشکر کا افسر۔ جنرل
خَلَا (و-ن) خالی ہونا	نَیِّرٌ روشنی دینے والا۔ چاند یا سورج
سَیِّئٌ بُرا	مَارٰی (ی-۳) باہم جھگڑنا۔ مباحثہ کرنا
صَحِبَ (س) ساتھی ہونا	

مشق نمبر ۵۰

(۱) رأيتُ الجنود الّا القائدَ (۲) لِكُلِّ داءٍ دواءٌ إلّا الموتَ (۳) يعيش الناس براحة الّا الكسلانَ (۴) إنتبَهَ اقوام العالَم الّا مسلمي الهند فهم في غفلتهم يعمهون الا قليلا منهم (۵) صادقتُ كلَّ الجيران الا المتكبّرين (۶) لم يصحبك عند موتك شئ الّا عَمَلُكَ (۷) لا يقع الحال الّا نكرةً مشتقّةً (۸) لا تظهر الكواكب نهارًا الّا النيّرانِ يا الّا النيّرَيْنِ (۹) ما جَنَيْتُ الزهرَ الّا وردةً (۱۰) لا يأبى الكرامةَ الّا اللئيمُ (۱۱) لم تخلُ منظومات الشُّعَراء من الغَزَل سِوٰى ديوانِ ابى العَتَاهِيَة والخَنْساء (۱۲)

مالی انیسٌ سوی الکتاب (۱۳) ما ساد الا المجتهد ولا اختُرِمَ الا العالم (۱۴) لا یُسئَلُ الانسان الا عن عمله (۱۵) لا یأکُلُ مالَکَ الا تقیٌّ ولا تاکل الا مالَ تقیٍّ (۱۶) لن اَتبع غیر الحق ولا اخشیٰ غیر اللهِ

من القرآن

(۱۷) فَشَرِبُوا منه الا قلیلا منهم (۱۸) واذ قلنا للملئکة اسجُدوا لِاٰدم فسجدوا الا اِبلیس (۱۹) ما هذه الحیوٰة الدنیا الا لهوٌ ولعبٌ (۲۰) لا یحیق المکرُ السیّئُ الا باهله (۲۱) ما ارسلناک الا رحمةً للعالمین (۲۲) ما وجدنا فیها غیر بیتٍ من المسلمین فما ذا بعد الحق الا الضلال (۲۳) لا یعلم الغیبَ الا اللهُ (۲۴) هل جزاء الاحسان الا الاحسانُ (۲۵) قُل ربّی اَعلمُ بعدّتهم ما یعلمُهم الا قلیلٌ فلا تُمارِ فیهم الا مِراءً ظاهرا ولا تَستَفتِ فیهم منهم احدا

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) سب لڑکے کامیاب ہوتے ہین مگر سُست لڑکا (۲) مسلمان عورتین حجاب کے ساتھ نکلتی ہین مگر خالدہ (۳) مین نے اِن پھلون مین سے کچھ نہین لیا مگر ایک نارنگی (۴) مسلم کسی سے نہین ڈرتا مگر اللہ سے (۵) مین نے سب سے دوستی کی مگر متکبر سے (۶) ہم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہین کرتے (۷) لڑکون نے انعام پایا مگر ایک سُست لڑکی نے نہین پایا (۸) آج ہمارے درجہ مین سب لڑکے حاضر ہین مگر محمود (۹) کسی مدرسہ مین انگریزی اور عربی نہین سکھائی جاتی ہے مگر مدرسۃ الاسلام متعلق منارہ مسجد مین +

الدرس السابع والخمسون

(۹) المنادیٰ

(۱۰) المنصوب بلا لنفی الجنس

۱۔ منادیٰ وہ اسم ہے جو حرف ندا (دیکھو درس ۴۴-۴۰) کے بعد واقع ہو، جس سے اس اسم کے مسمّٰی کو متوجہ کرنا مقصود ہو: یَاعَبْدَ اللّٰہ +

۲۔ منادیٰ اسی وقت منصوب ہوگا جبکہ وہ مضاف ہو یا مضاف کے مشابہ ہو یا نکرہ غیر مقصودہ ہو: یارَبَّ العٰلَمِیْنَ، یارَءُوْفًا بالعباد، یاغَافِلًا تَنَبَّہْ +

تنبیہ ۱۔ پہلی مثال مضاف کی دوسری مشابہ بالمضاف کی اور تیسری نکرہ غیر مقصودہ کی ہے۔

مشابہ بالمضاف سے مراد وہ مرکب ناقص ہے جس کے معنی مرکب اضافی سے ملتے جلتے ہوں: رءُوفٌ بالعباد کے معنی مَرءُوفُ العبادِ کے مشابہ ہیں۔ اسی طرح یاطالعًا جَبَلًا اور یاطالعَ الجبلِ (اے پہاڑ کے چڑھنے والے) باہم مشابہ ہیں۔

نکرہ غیر مقصودہ سے یہ مراد ہے کہ پکارنے میں کسی خاص شخص کا قصد نہ کیا جائے جیسے اندھا پکارتا ہے یارَجُلًا خُذْ بیدی (اے مرد میرا ہاتھ پکڑ)۔ اور جب خاص شخص کا قصد کیا جائے تو وہ نکرہ مقصودہ ہوگا اور وہ حالتِ ندا میں مضموم ہوگا: یارَجُلُ۔ البتہ جب وہ موصوف ہو تو اس پر نصب ہی پڑھا جائیگا: یارَجُلًا صالحًا +

۳ - اگر منادیٰ مفرد (غیر مضاف) ہو تو اسے حالت رفعی میں سمجھنا چاہئے مگر اس پر تنوین نہیں داخل ہوگی : یَازَیْدُ، یَارَجُلُ، یَارَءُوْفُ، یَارَجُلَانِ، یا مُؤْمِنُوْنَ +

۴ - معرف باللام کو منادیٰ بنانا ہو تو حرف ندا کے بعد لفظ اَیُّھَا (مذکر کے لئے) یا اَیَّتُھَا (مؤنث کے لئے) بڑھانا چاہئے۔ یا اسم اشارہ بڑھانا چاہئے: یَاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ، یَاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ، یَاھٰذَا الرَّجُلُ، یا ھٰذِہِ الْاِبْنَۃُ +

لیکن لفظ اللہ (جو معرف باللام ہے) کے ساتھ کوئی لفظ بڑھانے کی ضرورت نہیں: یَااَللّٰہُ، اور اکثر حرف ندا اس پر سے حذف کرکے آخر میں میم مشدد بڑھا دیتے ہیں: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ +

۵ - بعض موقعوں میں حرف ندا کو حذف بھی کر دیتے ہیں: یوسفُ اَعْرِضْ عن ھٰذا۔ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا +

۶ - کبھی منادیٰ کے آخر کا حرف تخفیف کے لئے گرا دیتے ہیں: یا مالِ سے یامَالِ، یا منصور سے یامَنْصُ، یاعَبَّاس سے یاعَبُّ، اَفَاطِمَۃُ سے افاطِمَ (اے فاطمہ)۔ اس عمل کو ترخیم کہتے ہیں اور ایسے منادیٰ کو منادیٰ مُرَخَّم کہتے ہیں +

۷ - کبھی محبت اور درد سے مُردے کو پکارتے ہیں، اس وقت عموماً اُس کے آخر میں اہ بڑھا دیتے ہیں: یامحمداہ، واُمّاہ۔ ایسے منادیٰ کو مندوب کہتے ہیں اور اس پر زیادہ تر وا داخل کرتے ہیں +

۸ - جس وقت لَا کا استعمال جنس کی نفی کے لئے ہو اس وقت اُسے لا

لِنَفْیِ الْجِنْس کہتے ہین۔ اس کے بعد اسم نکرہ پر فتحہ پڑھتے ہین: لَا رَجُلَ فِی الدَّارِ (گھر مین کوئی مرد نہین ہے) لَا شَکَّ فِیہِ (اس مین کوئی شک نہین) لَا مُتَّحِدَیْنِ مغلوبانِ، لَا مُخْتَلِفِیْنَ منصورُوْنَ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ +

تنبیہ ۲۔ اِنَّ اور اس کے اخوات کا اسم اور کَانَ اور اس کے اخوات کی خبر بھی منصوبات مین داخل ہین۔ چونکہ مقدم الذکر کا بیان (درس ۴۴۔ ۲) مین اور مؤخر الذکر کا بیان درس ۳۸ مین گذر چکا اس لئے یہان اُن کے اعادے کی ضرورت نہین +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۹

اَبْشَرَ (۱) خوشخبری دینا یا پانا	دَفْتَرٌ کاپی بک
اِسْتَعْبَدَ (۱۰) غلامی کرانا	رَشِیْدٌ سمجھ دار
اَفْتٰی (۱) فتویٰ دینا	رَفَثٌ گالی گلوچ۔ ہم بستری
اَقْلَعَ (۱) رُک جانا	سَبُّوْرَۃٌ تختۂ سیاہ۔ بورڈ
اَلْھٰی (و۔۱) غفلت مین ڈالنا	سَمِیْنٌ موٹا سَمِیْنَۃٌ موٹی } ج سِمَانٌ
بُشْرٰی خوشخبری	سُنْبُلَۃٌ (ج سَنَابِلُ) خوشہ
بَلَغَ نکل جانا	شَابٌّ (ج شُبَّانٌ) جوان
تَبَصَّرَ (۴) دیکھنا	شَائِبٌ (ج شِیْبٌ) بوڑھا
تَدَلُّلٌ ناز و انداز	طَبَاشِیْرٌ کھریا مٹی
جِدَالٌ باہم جھگڑنا۔ مباحثہ کرنا	عَجِیْفٌ دُبلا عَجْفَاءُ دُبلی } ج عِجَافٌ
خَلْفٌ پیچھے رہنے والا۔ بیٹا	

غَرَّ (ن) فریب دینا (۶) دھوکہ کھانا	مَهْلاً (باز آ۔ ٹھیر جا)
فَاتِحَةُ الْكِتَابِ سورۂ فاتحہ	نَجَا (و۔ن) نجات پانا
فُسُوقٌ گناہ کا کام	نَزَعَ (ض) نکال لینا۔ چھین لینا
لَوْحُ الْحَجَرِ سلیٹ	يَابِسٌ خشک
قَلَمُ الرَّصَاصِ پنسل	

مشق نمبر ۵۱

تنبیہ ۳۔ ذیل کی مثالوں میں منادیٰ کے اقسام اور ان کے اعراب پہچانو نیز لا لنفی الجنس کے اسم کو دیکھو۔

(۱) يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ احْفَظْ دَرْسَكَ وَلَا تَكُنْ غَافِلًا عَنْ يَوْمِ الْامْتِحَانِ (۲) يَا سَيِّدَ الْقَوْمِ كُنْ خَادِمَا فَتَكُونَ (منصوب ہے دیکھو درس ۴۵-۴) مَخْدُومًا (۳) يَا أَبَا سَعِيدٍ هَلَّا تُعَلِّمُ وَلَدَكَ لِسَانًا عَرَبِيًّا (۴) يَا سَاعِيًا فِي الْخَيْرِ أَبْشِرْ بِالنَّجَاحِ (۵) هَيَا أَخَذًا بِيَدِ الضَّعِيفِ سَتُجْزَى بِمَا يُرْضِيكَ (۶) يَا إِخْوَانِي أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ (۷) أَيُّ إِخْوَانِ الصَّفَا بُشْرَى لَكُمْ بِحُسْنِ الْمُعَاشَرَةِ (۸) يَا أَيُّهَا الشُّبَّانُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ تَعَلَّمُوا عُلُومًا قَدِيمَةً وَجَدِيدَةً وَصَنَائِعَ الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ لِتَنْجُوا مِنِ اسْتِعْبَادِ الْأَفْرَنْجِيِّينَ فَلَا نَجَاحَ لَكُمْ إِلَّا بِهٰذَا (۹) أَفَاطِمَ مَهْلًا بَعْضَ هٰذَا التَّدَلُّلِ (۱۰) يَا تِلْمِيذُ اشْتَرِ لَكَ لَوْحَ الْحَجَرِ وَقَلَمَ الرَّصَاصِ وَدَفَاتِرَ (۱۱) يَا أُسْتَاذُ عَلِّمْنِي كَيْفَ أُصَوِّرُ صُورَةَ الشَّجَرَةِ بِالطَّبَاشِيرِ عَلَى السَّبُّورَةِ (۱۲) يَا مُحَمَّدُ وَيَا رَشِيدُ اجْتَهِدَا فِي الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ الصَّالِحِ كَيْ تَكُونَا عَبْدَيْنِ صَالِحَيْنِ لِرَبِّكُمَا وَخَلِيفَتَيْنِ رَشِيدَيْنِ لِأَبَوَيْكُمَا (۱۳) السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ

اللہ وبرکاتہ (۱۴) لانعمۃ اعظم من الصحۃ (۱۵) لاشفیع انفع من التوبۃ (۱۶) لاسیف اقطع من الحق (۱۷) لاشئ افضل من الادب (۱۸) لامتذاکرین ناسیان (۱۹) لاعدو لک اضر من نفسک (۲۰) لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق (۲۱) لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب (۲۲) اللھم لامانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت

من القرآن

(۲۳) ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار (۲۴) یا بنی اسراءیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم (۲۵) قل اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء (۲۶) یا ایھا الذین اٰمنوا لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ (۲۷) یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ (۲۸) یوسف ایھا الصدیق افتنا فی سبع بقرات سمان یاکلھن سبع عجاف وسبع سنبلٰت خضر واخر یابسات (۲۹) یا اخت ھرون ما کان ابوک امرء سوء وما کانت امک بغیا (۳۰) قلنا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراھیم (۳۱) قیل یا ارض ابلعی ماءک ویا سماء اقلعی (۳۲) وقل رب [یا ربی] زدنی علما (۳۳) یحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون (۳۴) ذلک الکتاب لاریب فیہ (۳۵) فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج (۳۶) فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینھم یومئذ ولا یتساءلون (۳۷) فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیہ ومن تاخر فلا اثم علیہ لمن اتقی (۳۸) قالوا سبحنک لا علم لنا

اِلّا ما عَلَّمْتَنَا ؛

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) اے عبدالکریم تم علم کے لئے کوشش کیون نہین کرتے ؟ (۲) اے میرے بھائی کے بیٹے ہر روز صبح سویرے اُٹھ اور میرے ساتھ نماز کے لئے چل (۳) اے یوسف کے بھائی کیا تو میرے ساتھ کرکٹ کھیلیگا ؟ (۴) محمود ! تم ان دنون کیا پڑھتے ہو ؟ (۵) اے حاجی اسمعیل [الحاج اسمعیل] کے بیٹو ! تم اپنے نیک باپ کی پیروی کرو (۶) اے شریف بی بی ! اپنے لڑکون اور لڑکیون کو ادب سکھاؤ (۷) بھائیو ! علوم دینیہ وعلوم جدیدہ حاصل کرو اور یورپ وامریکہ کے تمام ہنر سیکھو تاکہ اپنے پیارے وطن کو اجنبیون کے تسلط سے [من سَلْطَةِ الأجانب] نکال سکو (۸) اے اللہ پر ایمان لانے والے غیر اللہ سے مت ڈر (۹) میری قوم کے نوجوانو ! قرآن حکیم کو سمجھو اور اس کی ہدایت پر عمل کرو اسی مین تمھاری اور تمھاری قوم کی فلاح ہے (۱۰) اے طالبعلم اگر تو اس کتاب کو پڑھیگا اور یاد رکھیگا تو علم صرف ونحو مین تیرے لئے کافی ہوگی (۱۱) کوئی کتاب قرآن حکیم سے زیادہ مفید نہین ہے (۱۲) علم سے زیادہ قیمتی [اَرْفَعُ قِيمَةً] کوئی دولت نہین ہے (۱۳) مدرسہ مین کوئی لڑکا حاضر نہین ہے کیونکہ آج جمعہ کا دن ہے (۱۴) میرے پاس نہ کوئی کتاب ہے نہ کوئی کاغذ ہے (۱۵) نماز سے افضل کوئی عبادت نہین ہے (۱۶) نیک عمل سے زیادہ کامیاب کوئی سفارشی نہین ہے (۱۷) اللہ کی توحید سے بڑھکر کوئی وسیلہ نجات کے لئے نہین ہے ؛

سوالات نمبر ۱۹

(۱) مستثنیٰ کی تعریف کرو

(۲) مستثنیٰ کی کتنی قسمین ہین؟

(۳) مستثنیٰ کا اعراب مع امثلہ لکھو

(۴) پندرہ جملے مرتب کرو جن مین سے پانچ جملون مین مستثنیٰ واجب النصب ہو اور پانچ مین جائز النصب ہو اور پانچ کے اعراب مین الّا کو کوئی دخل نہ ہو۔

(۵) جملہ مین غیر کا اعراب کیا ہوگا؟

(۶) منادیٰ کسے کہتے ہین؟

(۷) منادیٰ کے مختلف اعراب بیان کرو۔ اور ہر ایک کی پانچ مثالین دو۔

(۸) منادیٰ مرخم کسے کہتے ہین؟

(۹) مندوب سے کیا مراد ہے اور اس کا استعمال کس طرح ہوتا ہے؟

(۱۰) لا لنفی الجنس کا اسم پر کیا عمل ہوتا ہے؟

(۱۱) ذیل کے جملون مین منصوبات کی قسمین الگ الگ لکھو:-

قال اعرابیٌّ ابلغُ[1] الناسِ احسنہم لفظا واسرعُہم بدیہۃً[2]، عِشْ قانعا و عاشرِ الناسَ متواضعا، یا مُفتخِرًا بالحسَب[3] اِنّ الفخرَ بالادب، لایزالُ الجاہلُ لاہیًا یبیتُ قلبُہ خالیًا ویُصبحُ طَرَفُہ[4] ساہیًا،

لِکُلِّ داءٍ دَواءٌ یُستَطَبُّ[5] بہٖ اِلّا الحماقۃَ اَعیَت[6] مَن یُداویہا

لاشئَ اعزّ عند العاقل من وطنہ الذی یُربّی[7] صغیرًا فوق اَرضہ و تحتَ سمائہ وانتفع زمنًا بنباتہ وحیوانہ وعاش فیہ انسا بین اہلہ

---

[1] زیادہ بلیغ [2] زیادہ تیز بھرتیلا [3] حاضر کرامی [4] مال وثروت [5] غافل [6] نظر [7] اِستَطَبَّ (۱۰) علاج چاہنا [8] اَعیٰی (۱۰) تھکا دینا [9] داوٰی علاج کرنا [10] رَبّٰی (۲) پرورش کرنا

ومع عشيرته[1] لم يألف الاماكن[2] هذه	لحقوقهم و واجباتهم واضحى العلم
ولم يزد الا مواردة[3]، نظر قبل كل	بينهم ارفع الاشياء قيمةً واعزها
شئ شكله فصادف[4] حبّه قلبًا	مطلوبا فيا طالب الشرف اَحْبِبْ
خاليا فتمكن[5] منه ولا يعيش الانسان	وطنك فانّ حبّ الوطن من
عيشا رغدا ولا يسعد سعادة تامّة	حميد الخصال بل كما قيل حبّ الوطن
الّا اذا اصبح اهل بلاده عارفين	من الايمان

الدرس الثامن والخمسون

المجرورات والتوابع

۱- مجرورات کی صرف دو قسمین ہین (۱) مضاف الیہ: خَاتَمُ فِضَّةٍ (۲) وہ اسم جو کسی حرف جار کے بعد واقع ہو: خاتمٌ مِن فضّةٍ +

مجرورات کی پہلی قسم کا بیان درس (۷) اور (۱۱) مین ہو چکا اور دوسری قسم کا بیان کچھ تو درس (۱۱) مین ہوا اور تمام حروف جارّہ کی تفصیل درس (۴۴-۱) مین لکھی گئی تاہم اس جگہ مرکب اضافی کے متعلق چند باتین لکھی جاتی ہین +

۲- اضافت کی دو قسمین ہین (۱) لفظیہ جس مین مضاف اسماء الصفة (اسم فاعل، اسم مفعول، صفة مشبّهہ) مین سے کوئی لفظ ہو: سالك الطّريق،

---

[1] قبیلہ۔ کنبہ [2] مقامات [3] وارد ہونے کی جگہ [4] پانا۔ ملاقات کرنا [5] قدرت پانا [6] جیسا کہ ۱۲

مقطوع الید، حسن الوجہ (۲) معنویہ جس مین مضاف اسماء الصفۃ کے علاوہ کوئی اور اسم ہو: نور القمر

۳- اضافت معنویہ مین مضاف پر نہ تنوین آتی ہے نہ لام التعریف (اَلْ) البتہ اضافت لفظیہ مین مضاف پر اَلْ اس وقت داخل ہوسکتا ہے جبکہ وہ تثنیہ یا جمع مذکر سالم کا صیغہ ہو۔ اور مفرد پر اُس وقت داخل ہوسکتا ہے جبکہ اُس کا مضاف الیہ معرّف باللام ہو یا اس کی طرف مضاف ہو: اَلْفَاتِحَا دِمَشْقَ خَالِدٌ وَابُوعُبَیْدَۃَ (رضی اللہ عنہما)، السَّاکِنُو مَکَّۃَ اٰمِنُونَ الْیَوْمَ، المُتَّبِعُ الحَقِّ مَنصُورٌ وَالسَّالِکُ طَرِیقَ البَاطِلِ مَخذُولٌ

الفاتحُ مِصرَ نہین کہہ سکتے بلکہ فاتحُ مِصرَ کہنا چاہیئے کیونکہ مضاف مفرد ہے اور مضاف الیہ نہ تو معرف باللام ہے نہ معرف باللام کی طرف مضاف ہے +

۴- اضافت معنویہ مین نکرہ جب معرفہ کی طرف مضاف ہو تو معرفہ ہوجاتا ہے لیکن اضافت لفظیہ مین مضاف معرفہ نہین ہوجاتا۔ اس لئے جب یہ مرکب کسی معرفہ کی صفت واقع ہو تو مضاف پر اَلْ داخل ہونا ضروری ہے: وَلَدُحَسَنُ الْوَجْہِ، الولد الحسن الوجہ۔ اگر الولد حسن الوجہ کہین تو حسن الوجہ صفت نہین بلکہ خبر ہوجائیگا +

التَّوَابِع

تنبیہ ۱- اسم کو رفع، نصب یا جرّ دینے کے مواقع تم سمجھ چکے اب وہ مواقع بتائے جاتے ہین جہان کوئی اسم اعراب مین اسم سابق کا تابع ہوتا ہے +

۵- توابع جمع ہے تابع کی۔ تابع سے مراد وہ لفظ ہے جو حالت اور اعراب مین کسی سابق کا پیرو ہو۔ سابق کو متبوع کہتے ہین

تابع کی چار قسمین ہین (۱) نعت یا صفت (۲) توکید (۳) بدل (۴) عطف +

(۱) النّعت (الصّفة)

۶- نعت یا صفت وہ تابع ہے جو متبوع کی ذات یا اس کے متعلق کا کوئی وصف بتائے : رَجُلٌ کَرِیمٌ ، اَلْمَرْءَةُ اللَّئِیمَةُ ، وَلَدٌ کَرِیمٌ اَبُوهُ (ایک لڑکا جس کا باپ سخی ہے)۔ پہلی قسم کو نعت حقیقی کہتے ہین اور دوسری کو نعت سببی +

۷- نعت عموماً اسم مشتق ہوتا ہے۔ کبھی اسم جامد بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ مکیٌّ ، مَدَنِیٌّ ، ذو مالٍ جیسے الفاظ نعت واقع ہو سکتے ہین : خالِدِنِ المکیُّ

۸- نکرہ کی نعت مین جملہ بھی واقع ہوتا ہے، اس جملہ مین ایک ضمیر ہونی چاہیے جو منعوت (موصوف) کی طرف لوٹے : رأیتُ بنتاً تَخِیطُ الثوبَ (مین نے ایک لڑکی کو دیکھا جو کپڑا سی رہی تھی) ، تخیطُ مین ضمیر (ھی) مستتر ہے جو بِنْت کی طرف راجع ہے +

تنبیہ ۲- یاد رکھو نکرہ کے بعد جملے صفت ہوتے ہین اور معرفہ کے بعد حال۔ چنانچہ مذکورہ مثال مین بِنتاً کو البنتَ کہین تو مابعد کا جملہ حال کہلائیگا۔ یہ اکثر اس وقت ہے جبکہ نکرہ یا معرفہ فاعل یا مفعول یا خبر واقع ہو +

۹- نعت کی دونون قسمین تعریف و تنکیر مین اپنے منعوت کے مطابق ہونی ضروری ہین۔ اور حقیقی تو افراد ، تثنیہ ، جمع اور تذکیر و تانیث مین بھی مطابق

ہونی چاہیئے، لیکن منعوت جب غیر عاقل کی جمع ہو تو نعت عموماً واحد مؤنث کا صیغہ ہوتی ہے (دیکھو درس ۵-۶)

نعت سببی ہمیشہ مفرد ہوتی ہے اور تذکیر و تانیث میں اپنے ما بعد کے مطابق ہوتی ہے: الوَلَدُ العاقلُ اخوہ، الولدانِ العاقلُ اَخَوَاهُمَا، الاولادُ العاقلُ اِخوَتُهم، الولدُ العاقلة اُختُه، الولدا العاقلة اختاه، الولد العاقلة اَخَوَاتُهَا، السیداتُ الصالحُ خادموهُنَّ، ولدٌ کریمةٌ اُمُّهُ، بنتٌ کریمٌ ابوها

تنبیہ ۳- نعت (صفت) اور خبر اور حال میں باہم مشابہت ہے جملوں میں ان تینوں کو ٹھیک پہچانا کرو مثلاً اِشتریتُ الکتابَ النافعَ، اِنّ الکتابَ نافعٌ، اِشتریتُ الکتابَ نافعاً۔ دیکھو ان مثالوں میں لفظ "نافع" پہلی جگہ صفت ہے دوسری جگہ خبر ہے، اور تیسری جگہ حال

(۲) التوکید یا تاکید

۱۰- تاکید وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کے متعلق شک و احتمال کو دور کرنے کے لئے ذکر کیا جائے۔ اور اس کی دو قسمیں ہیں، لفظی اور معنوی۔ تاکید لفظی لفظ کے دُہرانے سے ہوتی ہے، خواہ وہ فعل ہو خواہ اسم خواہ حرف خواہ مفرد ہو خواہ مرکب ظَهَرَ ظَهَرَ الهِلالُ، انت صادقٌ صادقٌ، لَا لَا اَقُولُ، قد قامتِ الصّلوٰةُ قد قامتِ الصّلوٰةُ ؛

۱۱- تاکید معنوی اِن سات الفاظ کے ذریعے سے ہوتی ہے: نَفْسٌ، عَیْنٌ کُلٌّ، جَمِیْعٌ، عامّة، کِلا اور کِلتا (یہ دونوں لفظ تثنیہ کی تاکید کے لئے مخصوص ہیں)؛ حضر الامیرُ نفسُه یا عینُهٗ (امیر بذات خود آیا) سار الجیشُ کُلُّه یا

جمیعہ یا عامتہُ (لشکر سارا کا سارا روانہ ہوگیا)، طالَعتُ الکِتابَینِ کِلَیهِما (مین نے دونون کتابین دیکھین) حَلَلتُ المَسئَلَتَینِ کِلتَیهِما (مین نے دونون سوال حل کرڈالے) ÷

۱۲ - تاکید لفظی مین ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو مؤکد کی طرف لوٹے جیسا کہ تم نے اوپر کی مثالون مین دیکھا ÷

۱۳ - اگر ضمیر متصل کی تاکید نَفسٌ یا عَینٌ وغیرہ سے کرنی ہو تو پہلے ضمیر منفصل سے اس کی تاکید کی جائے: قُمتُ انا نفسی، ذهبتَ انت نَفسُكَ، قاماها کِلاهُما ÷

(۳) اَلبَدَلُ

۱۴ - بدل وہ تابع ہے جس کے ذکر بغیر متکلم کا مقصد ادا نہ ہوسکے۔ اور وہ چار قسم کا ہے (۱) بدل الکل جس کا مفہوم عین متبوع ہو: قال الامامُ علیٌّ (امام یعنی علی نے کہا) اس مثال مین الامام سے مقصد ادا نہین ہوسکتا جب تک علیٌّ نہ کہا جائے اور علی وہی ہے جسے الامام کہا گیا ہے (۲) بدل البعض جو اپنے متبوع کا جزو ہو: قرأتُ الکتابَ اکثرَہٗ (مین نے کتاب یعنی اس کا بڑا حصہ پڑھا)۔ (۳) بدل الاشتمال جو اپنے متبوع کے ساتھ تعلق رکھتا ہو: اَعجَبَنی خالدٌ شجاعتُہ (مجھے خالد یعنی اس کی شجاعت پسند آئی)۔ (۴) بدل الغلط وہ ہے جس کا متبوع غلطی سے زبان سے نکل گیا ہو: اشتریتُ الکتابَ بِاَربعةِ قروشٍ ریالات (مین نے کتاب چار قروش مین [نہین چار] ریال مین خریدی)۔

۱۵ - بدل البعض اور بدل الاشتمال کے ساتھ ایک ضمیر ہونی چاہئے جو

متبوع کی طرف رجوع ہو۔ جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں تم نے دیکھا +

تنبیہ ۴۔ بدل کے متبوع کو مُبْدَل مِنہ کہتے ہیں +

۱۶ - بدل کبھی نکرہ ہوتا ہے خواہ مبدل منہ معرفہ ہو اسی طرح اس کے برعکس بھی +

۱۷ - جب مبدل منہ معرفہ ہو اور بدل نکرہ تو بدل کے ساتھ اس کی صفت ہونی چاہیے ؛ لَنَسْفَعًا (دراصل لَنَسْفَعَنْ دیکھو درس ۲۲ تنبیہ ۲) بالنّاصِیَۃِ ناصِیَۃٍ کاذِبَۃٍ خاطِئَۃٍ (البتہ ہم پیشانی کے بل کھینچینگے وہ پیشانی جو جھوٹی گناہگار ہے) - اس مثال میں پہلا الناصیۃ مبدل منہ ہے اور دوسرا بدل چونکہ موصوف ہے اور اس کا مابعد اس کی صفت ہے +

(۴) اَلْمَعْطُوْفُ

۱۸ - معطوف وہ تابع ہے جس کے ماقبل حروف عاطفہ میں سے کوئی ایک حرف ہو۔ حروف عاطفہ کا بیان دیکھو درس ۴۴ میں +

تنبیہ ۵۔ عطف میں متبوع کو معطوف علیہ کہتے ہیں +

۱۹ - ضمیر مرفوع متصل پر ضمیر منفصل کو عطف کرنا ہو تو اس کے بعد فاصل کے طور پر ضمیر منفصل بھی لانا ضرور ہے : نَجَوْتُمْ اَنْتُمْ وَمَنْ مَعَکُمْ (تم اور تمہارے ساتھی بچ گئے) یٰاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ +

ضمیر مجرور متصل پر عطف کرنا ہو تو حرف جر کو معطوف پر بھی داخل کرنا چاہیے : صَلُّوْا عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ + (کبھی ضرورت شعری کی وجہ سے حرف جر کو نہیں دُہراتے ہیں)

۲۰ - فعل کا فعل پر اور جملہ کا جملہ پر بھی عطف ہوا کرتا ہے : اِنْ

تُوصِنُوا وتَتَقُوا بُيُوتِكُم اُجُورَكُم ولَا يَسأَلُكُم اَموَالَكُم

تنبیہ ۵ - اکثر نحویون نے ایک پانچوان تابع "عطف البیان" کو قرار دیا ہے
عَلِيٌّ زَينُ العَابِدِين (علی جو کہ زین العابدین ہے)، الکلیم موسیٰ، ابوحفص
عُمَرُ وغیرہ جیسی مثالون مین دوسرے اسم کو عطف البیان مانتے ہین لیکن
دراصل وہ بدل الکل ہے +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۵۱

اَثنٰی (ی - ا - علیٰ کے ساتھ) تعریف کرنا	زُجَاجَةٌ کانچ
اَسَّسَ (۲) بنیاد رکھنا	سِيَاسَةٌ تدبیرِ مملکت
اَضَاءَ (و - ا) روشن کرنا	شِيعَةٌ (ج شِيَعٌ) فرقہ
اَمِينٌ امن والا - امانت دار	عَدنٌ سکونت - ہمیشگی
اَوقَدَ (ا) سلگانا	مِشكَوٰةٌ طاقچہ
بَحَثَ (ف) تلاش کرنا	مِصبَاحٌ چراغ
جَرَيَانٌ (مصدر) بہنا	مَحَطَّةٌ ریلوے اسٹیشن
خَسَفَ (ض) گہن لگنا چاند یا سورج کو	قِطَار ٹرین - ریل گاڑی
دُخَانِيَّةٌ بھاپ (اسٹیم) سے چلنے والی	كَهرَبَائِيَّة برقی - بجلی کی
دُرِّيٌّ چمکدار موتی کے جیسا	كَبَّرَ بڑھایا
دَكَّ (ن) ڈھا دینا	

مشق نمبر ۵۳

تنبیہ - ذیل کی مثالون مین توابع کی اقسام کو پہچانو +

(۱) هٰذا رُمَّانٌ حُلْوٌ (۲) هٰذا رُمَّانٌ حُلْوٌ طَعْمُهٗ (۳) ذٰلِكَ ثَوْبٌ مُمَزَّقٌ (۴) هٰذا ثَوْبٌ مُمَزَّقَةٌ أَطْرَافُهٗ (۵) العُقَلاء أَنفُسُهُم يُجِبُّون الهَزْلَ في في بعض الاوقات (۶) الناس اجمعون يُثْنون على الولد المجتهد (۷) بَحَثْتُ في الاسواق كُلِّها فما شاهدتُ مطلوبي (۸) أَحْسِنْ الى والِدَيك كِلَيهِما (۹) اِغسِل يديك كِلْتَيهِما (۱۰) يُقالُ اِنَّ الحِجازِيّين كُلَّهُم اَجمَعُوا على تحسين سِياسة السلطان عبدِ العزيز واختاروهُ بأنفُسِهِم مَلِكًا لِلحِجاز (۱۱) كان السلطانُ عثمانُ اولَ مُؤَسِّسٍ لِلدَّولةِ العُثمانِيَّة (۱۲) المحطة العظيمة بوري بندر اكبر المحطات في الهند هي مَبدأ السكة الحديديةِ العظمى "جي-آئي-پي" (۱۳) رَكِبْنا القِطارَ الكهربائيةَ التي تجري كالرِّيحِ العاصف لا تُعادِلُها القطارالدخانية ابدًا (۱۴) ثلاثةٌ لا يُعرَفُونَ إلّا في ثلثة احوالٍ الحليمُ عند الغضب والشُّجاعُ عند الحرب والصَّدِيقُ عند الحاجة (۱۵) طالعت الكتابَ نِصْفَه (۱۶) خُسِفَ القمرُ جُزْءُهٗ (۱۷) أُنظُرْ إلى الماءِ جَرَيانِه (۱۸) أخرُجْ الى اللصِّ بِعَصًا سَيْفٍ (۱۹) إلحَقِ الفارَّ راكِبًا حِمارًا فَرَسًا

من القرآن

(۲۰) اللّٰه نورُ السمٰوٰت والارض مَثَلُ نورِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيها مِصْبَاحٌ المِصباحُ في زُجاجَةٍ الزُّجاجةُ كأنَّها كَوكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُبارَكَةٍ زَيتونةٍ لا شَرقِيَّةٍ ولا غَربِيَّةٍ يكادُ زَيتُها يُضِيءُ ولَو لَم تَمسَسهُ نارٌ (۲۱) يخرجُ مِن بُطونِها شرابٌ مختلفٌ الوانه فيه شِفاءٌ

للنّاس (۲۲) اِنَّ علیکم لحٰفظین کِرَامًا کاتبین یعلمون ما تفعلون (۲۳) لھم جنّٰتٌ تجری من تحتھا الانھار (۲۴) انّ المتّقین فی مقامٍ امینٍ فی جنّاتٍ وعیونٍ (۲۵) اھدنا الصّراط المستقیم صراط الّذین انعمتَ علیھم (۲۶) واَقیموا الصّلوٰۃ ولا تکونوا مِنَ المشرکین مِنَ الّذین فرّقوا دینھم وکانوا شِیَعًا (۲۷) اِلّا مَن تاب واٰمَنَ وعَمِلَ صالحًا فاُولٰئِکَ یدخلون الجنّۃ ولا یُظلمون شیئًا جنّاتِ عدنٍ الّتی وَعَدَ الرّحمٰنُ عبادَہٗ بالغیب (۲۸) جزاءً مِن ربّکَ عَطاءً حسابًا ربِّ السمٰوٰتِ و الارض وما بَیْنَھُمَا الرحمٰنِ (۲۹) کَلّا [ ] اذا دُکّتِ الارض دَکًّا دَکًّا وجاء رَبُّکَ والملَکُ صَفًّا صَفًّا (۳۰) رَبِّ اغفِرلی ولِوَالِدَیَّ وللمُؤمنین یومَ یَقُوم الحساب (۳۱) فَسَجَدَ الملٰئکۃُ کلُّھم اجمعون الّا ابلیسَ ابٰی اَنْ یکونَ مع السّجدین (۳۲) وقَضٰی ربُّکَ اَلّا [۰ اَنْ لَا] تَعبُدُوْا اِلّا اِیّاہ وبالوالدین احسانا اِمّا [اگر] یَبْلُغَنَّ عندکَ الکِبَرَ احدُھما اوکلاھما فلا تقل لھما اُفٍّ ولا تَنْھَرھما وقل لھما قولا کریما

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) یہ ایک عمدہ کتاب ہے (۲) یہ ایک کتاب ہے جس کے اوراق عمدہ ہیں (۳) یہ سیب تُرش [حامِضٌ] ہے (۴) یہ ایک ایسا سیب ہے جس کا مزہ ترش ہے (۵) وہ ایک لڑکی ہے جس کا باپ بڑے علما میں کا ایک عالم ہے (۶) جب انھوں نے اسلام کی خوبیوں [مَحَاسِن] کو پہچانا تو وہ خود بخود اس کی طرف

مائل ہوگئے (۷) ہم نے تمام دکانین تلاش کین لیکن کتاب لسان العرب نہین پائی (۸) وہ دونون ہی لڑکیان اپنے مان باپ کی دونون ہی کی فرمانبرداری کرتی ہین (۹) ساری قوم نے خالد کی تعریف کی (۱۰) خلیفۂ اوّل ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک ایسی قوم سے جہاد کیا [قاتلَ] جنھون نے اسلام کے ایک رکن زکوٰۃ سے انکار کیا (۱۱) ہم ہر روز برقی ٹرین مین سوار ہو کر بوری بندر سے باندرہ بیس منٹ مین پہنچ جاتے ہین (۱۲) بادشاہ خود اس عالم کے استقبال کے لئے شہر سے باہر گیا (۱۳) اس کی دونون ہی بیٹیان عربی جانتی ہین (۱۴) ہم سب کے سب کل شکار کے لئے نکلینگے۔ کیا تم سب بھی ہمارے ساتھ چلوگے؟ (۱۵) ہم اور ہمارے ساتھی [اصحابنا] خیریت کے ساتھ دہلی پہنچے (۱۶) مین نے اس کو اور اس کے بھائی کو کہا کہ تم دونون جاؤ اور اپنے باپ علی کو میرے پاس بلالاؤ+

سوالات نمبر ۲۰

(۱) مجرورات کی کتنی قسمین ہین؟ ہر قسم کی پانچ پانچ مثالین دو۔

(۲) اضافت کی کتنی قسمین ہین؟ ہر ایک کی تعریف کرو۔

(۳) مضاف پر لام التعریف (اَلْ) کونسی صورت مین داخل ہوسکتا ہے؟

(۴) السالک طریق جازہے یا نہین؟ مع وجہ بیان کرو۔

(۵) الحسنُ الوجہِ اور الحسنُ وجہٍ کی ترکیب مین کیا فرق ہے؟

(۶) تابع کی تعریف کرو اور اس کے اقسام مع تعریف بیان کرو

(۷) نعت کی کتنی قسمیں ہیں؟ تعریف و مثال کے ساتھ بیان کرو۔

(۸) نعت کے لئے زیادہ تر کونسا اسم مستعمل ہوتا ہے؟

(۹) نعت کی جگہ پر جملہ کب آتا ہے اور اس جملہ میں کس چیز کی ضرورت ہے؟

(۱۰) جو جملہ نعت واقع ہو اسی ترکیب میں وہ حال کس طرح بن سکتا ہے؟

(۱۱) نعت کی دونوں قسموں کو کون کونسی باتوں میں منعوت کے مطابق ہونا چاہیے؟

(۱۲) توکید (یا تاکید) کی کتنی قسمیں ہیں مع تعریف و امثلہ بیان کرو۔

(۱۳) ضمیر منفصل کی تاکید معنوی میں کس چیز کی ضرورت ہے؟ مثال دیکر سمجھاؤ۔

(۱۴) بدل کے اقسام مع تعریف و امثلہ بیان کرو۔

(۱۵) بدل کے متبوع کو کیا کہتے ہیں؟

(۱۶) ضمیر مرفوع متصل پر ضمیر مرفوع منفصل کو عطف کرنا ہو تو کس چیز کی ضرورت ہے؟

الدرس التاسع والخمسون

فی المسائل المتفرقہ (الف)

۱- اقسام الجمل

تم پڑھ چکے ہو کہ لفظی ترکیب کے لحاظ سے جملہ کی دو قسمیں ہیں (۱) جملۂ اسمیہ جس کا پہلا جزو اسم ہو (۲) جملہ فعلیہ جس کا پہلا جزو فعل ہو۔ اب یہ بھی یاد رکھو کہ مفہوم کے اعتبار سے بھی جملہ دو قسم کا ہوتا ہے (۱) خبریہ جس کے مفہوم کی تکذیب یا تصدیق ہو سکے: المدرسة مفتوحة یا فُتِحَتِ

المدرسۃ۔ دیکھو پہلا جملہ اسمیہ ہے اور دوسرا فعلیہ۔ دونوں سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ مدرسہ کھولا گیا ہے۔ یہ ایک خبر ہے جس کی تصدیق بھی کیجا سکتی ہے اور تکذیب بھی۔

(۲) انشائیہ جس کا مفہوم تصدیق یا تکذیب کے قابل نہ ہو: اِقْرَأْ یا لَا تَقْرَأْ اِن جملوں مین کسی کام کے کرنے یا روکنے کا حکم یا خواہش پائی جاتی ہے۔ اِس قسم کے جملوں کے مفہوم نہ تصدیق کے قابل ہین نہ تکذیب کے۔ کیونکہ یہ امکان تو صرف خبر مین ہے ؛

جملہ انشائیہ کی گیارہ قسمین ہین :—

۱) امر: اقیموالصلوٰۃ

۲) نھی: لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی (نماز کے قریب نہ جاؤ جبکہ تم نشہ مین ہو)

۳) استفہام: اَاِنَّکَ لَاَنْتَ یُوسُفُ (کیا آپ ہی یوسف ہین؟)

۴) تمنی: یٰلَیْتَنِی مِتُّ قَبْلَ ھٰذَا (کاش کہ مین اس سے پہلے مرجاتا)

۵) ترجی: لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا (شاید اللہ اِس کے بعد کوئی بات پیدا کردے)

۶) عقود یعنی وہ جملے جو لین دین یا کسی اور معاملے کے وقت بولے جاتے ہین: بِعْتُ، اِشْتَرَیْتُ، اَنْکَحْتُ (مین نے نکاح کرادیا) قَبِلْتُ (مین نے قبول کیا) اگرچہ اِن جملون مین فعل ماضی ہوتا ہے لیکن فریقین کی حاضری کی وجہ سے اس مین کذب کا احتمال نہین ؛

۷) ندا: یا نوحُ قَدْ جادَلْتَنا فَاَکْثَرْتَ جِدالَنا

۸) عرض یعنی وہ جملہ جس مین نرمی سے کسی امر کی درخواست کیجائے اَلَا تَنزِلُ بِنا فَنُصِیْبَ خَیْرًا (آپ ہمارے ہان کیون نہین اُترتے کہ بہتری حاصل کرین)

۹) قسم: تَاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُم (خدا کی قسم مین تمھارے بُتون پر ضروری اپنا داؤ چلاؤنگا)

۱۰) تعجب: قُتِلَ الانسانُ ما اَکْفَرَہٗ (انسان ہلاک ہو۔ کیا ہی ناشکرا ہے)

۱۱) دُعا: عفا اللّٰہُ عنکَ لِمَ اَذِنْتَ لھم (اللہ تم کو معاف کودے تم نے کیون انھین اجازت دی)

۲- اسماء الافعال

اسماء الافعال (فعلون کے نام) جو فعل نہین ہین لیکن فعل کے معنی ان مین موجود ہین۔ ان مین سے بعض امر حاضر کے معنی مین ہین:-

۱) دُونَکَ (بمعنی خُذْ): دونک اللَّبَنَ (دودھ لے)

۲) بَلْہَ (بمعنی دَعْ) بَلْہَ التفکُّرَ فیما لا یَعْنِیْکَ (اس چیز مین جو تیرے مطلب کی نہین ہے فکر کرنا چھوڑ دے)

۳) حَیَّھَلْ (بمعنی اِئْتِ بِہٖ۔ لا) حَیَّھَلِ الثرید (ثرید یعنی دودھ یا شوربے مین بھگوئی روٹی لاؤ)

۴) عَلَیْکَ (بمعنی اَلْزِمْ۔ اختیار کر): علیک الرِّفقَ یا بِالرِّفقِ (نرمی اختیار کر)

۵) هَا (بمعنی خُذْ) هَا زَيْدًا (زید کو پکڑ) اس کی جمع هَاءُمْ آتی ہے:
هَاءُمْ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ (لو میری کتاب پڑھو)
۶) رُوَيْدَ (بمعنی اَمْهِلْ - جانے دو): رُوَيْدَ الوَلَدَ (لڑکے کو جانے دو)
۷) تَعَالَ (بمعنی اِئْتِ = آ) اس کا مؤنث تَعَالِي اور جمع مذکر تَعَالَوْا ہے: قُلْ يَا اَهْلَ الكِتَابِ تَعَالَوْا اِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ
۸) هَاتِ (بمعنی اُتِ = دے) اس کی جمع هَاتُوا آتی ہے: قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ

اور بعض اسماء الافعال ماضی کے معنی میں آتے ہیں:-
۱) هَيْهَاتَ (بمعنی بَعُدَ) هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ (دور ہے دور ہے وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے)
۲) شَتَّانَ (بمعنی اِفْتَرَقَ = فرق ہو گیا ہے) شَتَّانَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو (زید اور عمرو میں بڑا فرق ہے)
۳) سَرْعَانَ (بمعنی اَسْرَعَ) سَرْعَانَ الشَّيْبُ (بڑھاپے نے جلدی کی)

تنبیہ ۱- مذکورہ اسموں کے سوا اور بھی چند الفاظ ہیں جو افعال کے معنی دیتے ہیں: اٰمِيْنَ (بمعنی اِسْتَجِبْ = قبول کر)، مَهْ (اُكْفُفْ رُک جا)، صَهْ (بمعنی اُسْكُتْ = خاموش ہو)، اِلَيْكَ (= تَبَعَّدْ عَنِّي = مجھ سے دور ہو)، عَلَيَّ بِهٖ (= جِئْ بِهٖ - اسے میرے پاس لا)

مشقی حکایت

شَكَى بَعْضُ الشُّيُوخِ سُوْءَ الْهَضْمِ اِلَى طَبِيْبٍ - فَقَالَ لَهٗ رُوَيْدَ سُوْءَ

الهضم فانّه من خواصّ الشّيخوخة - فشكى ضُعفَ[1] البصر - فقال له بَلْهَ ضعفَ البَصَرِ فانّه من خواص الشيخوخة فشكى له ثِقَلَ[2] السمع - فقال هيهات السمع من الشيوخ فان ضعف السمع من خواصّ الشيخوخة - فشكى له قِلّةَ الرّقاد - فقال شتّان الرقادُ والشيوخُ - فان قلّة الرقاد من خواص الشيخوخة فشكى له ضعفَ الباءِ[3] - فقال سرعان ضعفُ الباه الى الشيوخ - فانّ ضُعفَ الباه من خواص الشيخوخة - فقال الشيخ لاصحابه دُونكم الاحمقَ وعليكم الجاهلَ وهاكم البليدَ الذى لا فهمَ له فانّه لا فرق بَيْنَهُ وبين الدُّرّةِ[4] إلّا بالمُصَوِّرَةِ[5] الانسانية لانّه لا يستطيع انْ يتكلّم الّا بهاتين الكلمتين فتبسّم الطبيب و قال حَيَّهَلِ الغضبَ يا شيخُ فانّ هذا ايضًا من خواص الشيخوخة (من كتاب النحو)

الدّرسُ السّبعون فى المسائل المتفرّقة (ب)

۳ - اسماء الاشارة کے متعلق

اسماء اشارہ کے آخر میں جو کاف لگایا جاتا ہے وہ وحدت تثنیہ وجمع وتذکیر وتانیث میں مخاطب کے لحاظ سے بدلتا رہتا ہے۔ مگر اس کے معنی کچھ بھی نہیں ہوتے: ذَالِكُمَا مِمَّا عَلَّمَكُمَا رَبُّكُمَا، ذَالِكُمُ اللهُ رَبُّكُمْ، كَذَالِكِ قَالَ رَبُّكِ (تیرے رب نے ایسا ہی کہا) فذالكُنّ الّذى لُمْتُنَّنِي فيه (پس وہی ہے جس کے بارے میں تم مجھے ملامت کرتی تھیں، كَذَا (ایسا) هٰكَذَا (ایسا ہی) كَذَالِكَ (ایسا ہی)

۴ - اِسْمُ التَّصْغِيرِ يا اَلْاِسْمُ الْمُصَغَّرُ

کسی چیز میں چھوٹاپن ظاہر کرنے کے لئے ثلاثی اسم کو فُعَيْلٌ یا فُعَيْلَةٌ کے وزن پر

[1] بڑھاپا [2] بینائی کی کمزوری [3] کم سنائی دینا [4] قوت مردمی [5] طوطا [6] تصویر

لاتے ہین جسے اسم التصغیر یا الاسم المصغر کہتے ہیں: کَلْبٌ سے کُلَیْبٌ (چھوٹا سا کتا)، کُلَیْبَۃٌ (چھوٹی سی کتیا)، ظِلٌّ سے ظُلَیْلٌ، بَابٌ (دراصل بَوَبٌ) سے بُوَیْبٌ، فَتًی سے فُتَیٌّ، اَلضُّحٰی سے اَلضُّحَیَّا

رباعی سے فُعَیْلِلٌ کے وزن پر آتا ہے: عَقْرَبٌ سے عُقَیْرِبٌ، فَاعِلٌ سے فُوَیْعِلٌ اور اگر زیادہ حرف ہون تو فُعَیْلِیْلٌ کے وزن پر آئیگا: عُصْفُوْرٌ سے عُصَیْفِیْرٌ

ذیل کے اسماء مصغّرہ کو خاص طور پر یاد رکھو:-

اَخٌ (دراصل اَخْوٌ) سے اُخَیٌّ	اِبْنٌ (دراصل بَنْوٌ) سے بُنَیٌّ
بِنْتٌ یا اِبْنَۃٌ سے بُنَیَّۃٌ	اُخْتٌ سے اُخَیَّۃٌ
ذَاكَ سے ذَيَّاكَ	اَلَّذِيْ سے اَلَّذَيَّا

تنبیہ ۱- بُنَیٌّ کو ضمیر متکلم (ی) کی طرف مضاف کرین تو بُنَیَّ کہینگے +

۵- چند اسماء ظرف

بَعْدُ (دیکھو درس ۵۳) کے معنی "اب تک" بھی ہوتے ہین- بالخصوص اُس وقت جبکہ ماضی منفی کے بعد واقع ہو: مَا رَأَيْتُهٗ بَعْدُ (مین نے اُسے اب تک نہین دیکھا) اس وقت وہ ضمہ پر مبنی ہوگا +

ثَمَّ (اُدھر- وہان) ہمیشہ فتحہ پر مبنی ہوتا ہے: اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (تم جس طرف بھی مُنہ پھراؤ اس طرف اللہ [کا مُنہ] ہے) +

يَوْمَئِذٍ (اس دن- جس دن) اصل مین ہے يَوْمَ اِذْ كَانَ كَذَا (جس دن ایسا ہوا) تخفیف کے لئے جملہ حذف کرکے عوض مین دو زیر اِذْ کے نیچے لگا دئے ہین اسی طرح حِيْنَئِذٍ اور وَقْتَئِذٍ +

۶۰ - چند نادر التّرکیب الفاظ

اَھْلاً وَسَھْلاً (خوش آمدید) کوئی شخص کسی کے مکان پر آئے تو صاحب خانہ یہ الفاظ کہتا ہے۔ یہ دونوں الفاظ دراصل فعل مقدر کے مفعول مطلق ہیں۔ اصلیت یہ ہے اَتَیْتَ اَھْلاً وَوَطِئْتَ سَھْلاً (تو اپنے والوں میں آیا اور نرم زمین پر چلکر آیا یعنی آرام سے آیا) +

مَرْحَبًا (خوش آمدید) یہ فعل مقدر کا مفعول ہے۔ دراصل ہے صادفتَ مرحبًا یا بالمرحب (تو نے کشادگی پائی)

مَھْلاً (ٹھیرجا۔ آہستہ سے) یہ لفظ فعل مقدر کا مفعول مطلق ہے دراصل اَمْھِلْ مَھْلاً ہے

عَجَبًا (تعجب ہے) یہ بھی فعل مقدر کا مفعول مطلق ہے۔ دراصل ہے اَعْجَبُ عَجَبًا +

اَیْضًا (بھی) یہ بھی مفعول مطلق ہے۔ دراصل ہے اَضُمُّ اَیْضًا (وہ لوٹنا دوبارہ لوٹنا) +

لَبَّیْکَ (جی حاضر) یہ بھی فعل مقدر کا مفعول مطلق ہے۔ دراصل ہے اُلِبُّ لَکَ اِلْبَابَیْنِ (میں آپ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوتا ہوں) +

مَعَاذَ اللّٰہِ (اللہ کی پناہ) مفعول مطلق ہے۔ دراصل ہے اَعُوْذُ مَعَاذَ اللّٰہِ +

سُبْحَانَ اللّٰہِ (میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں) فعل مقدر کا مفعول مطلق ہے دراصل ہے اُسَبِّحُ سُبْحَانَ اللّٰہِ

غُفْرَانَکَ (میں تیری مغفرت چاہتا ہوں) مفعول ہے۔ دراصل ہے اَطْلُبُ غُفْرَانَکَ +

مشقی حکایت

غریبٌ اِفرنجیٌ ضَلَّ السبیلَ فی وادٍ من جزیرۃ العرب فی ظلمۃ اللیل الحالک ولم یبدُ لہ ثَمَّ اِلَّا الھلاکُ واذا بدا لہ نورٌ مثلُ ضَوْءِ السِّراج، فاتی علی اثرہ، فلمّا دنا علم انّما

دُوَيْرَةٌ مَسْكُوْنَةٌ، فنادى يا صاحبَ الدار! فَأُجيبُ له "لَبَّيْكَ" ورجلٌ عربيٌّ خرجَ من الباب قائلًا من الرُّجُل؛ قال غريبٌ ضَلَّ الطريقَ وساقَهُ حُسْنُ الحَظِّ الى داركم، فقال له العربُ بوجهٍ طَلِيقٍ "أَهْلًا وَسَهْلًا ومَرْحَبًا بِكَ، نِعْمَ الضَّيْفُ، وَأَدْخَلَهُ فى البيت وَأَكْرَمَهُ كُلَّ الإِكْرَامِ، وَسَأَلَ أَحْوَالَهُ بِتَمَامِ الرِّفْقِ وقال لا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ السُّوْءِ، ثُمَّ مُدَّ السماطُ وأَطْعَمَهُ ما حَضَرَ مِنْ أَزْكَى الطعامِ، وأَيْضًا هَيَّأَ له فِرَاشًا نَاعِمًا وكذلك كُلَّ ما يَحْتَاجُ إِلَيْهِ، حَتَّى بِتَّ الافرنجيّ وقال فى نفسه سبحانَ اللهِ! عَجَبًا من كرامةِ العربِ وشرافتهم، نحن كُنَّا نظنّهم بَعْدُ خلافَ ما أَرَى، هَلْ هٰذِهِ حقيقةٌ أَمْ خديعةٌ؟ وفى تلك الفكرة بات الرجل حتّى أَصْبَحَ وَأَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ سبيلَه، فَأَقْبَلَ صاحبُ الدارِ وقال مَهْلًا يا ضَيْفَنَا! وادَا بُنَيَّةٌ حَسْنَاءُ أَتَتْ بالفطورِ الطَّيِّبِ، فَأَكَلَا منه، وانْزَادَ الغريبُ عَجَبًا وَأَرَادَ أَنْ يُكَافِئَ حُسْنَ ضِيَافَتِهِ، فَوَضَعَ دِيْنَارَيْنِ فِي يَدِ الْبُنَيَّةِ، فَأَلْقَتْهُمَا وصاحَتْ يا أَبَتِ انْظُرْ إِلَى هٰذَا اللَّئِيمِ يُعْطِينَا جَزَاءَ قِرَانَا، فَأَقْبَلَ الْعَرَبُ غَضْبَانَ قَائِلًا بِئْسَ الضَّيْفُ أَنْتَ، مَعَاذَ اللهِ مِنَ الدَّنَائَةِ، نَحْنُ الْعَرَبُ لَسْنَا لِئَامًا فَنَأْخُذَ جَزَاءَ الضِّيَافَةِ، أَهٰكَذَا تَصْنَعُوْنَ يَا إِفْرَنْجِيُّ! فَنَدِمَ الرَّجُلُ وَاسْتَعْذَرَ وَأَخَذَ سبيلَه ؛

تَمَّ الجزء الثانى وتم الكتاب على جزئين بحول الله وتوفيقه - تقبّله الله منّى ونفع به الطالبين وسهّل به فهم القرآن المبين - وآخر دعوانا ان الحمد لله ربّ العٰلمين

بچوں کیلئے جدید اور مفید کتابیں

اردو کا نیا قاعدہ　　عربی کا نیا قاعدہ

(ہر دو قاعدے منظور کردہ انجمن اردو ڈکشنری بک کمیٹی صوبہ بمبئی)

اردو اور عربی کی حروف شناسی میں بچوں کا بہت زیادہ وقت ضائع ہوتا اور ان کے ذہن پر بیجا دباؤ پڑتا جو اب تک ہم نے بالکل جدید اور سہل ترین اصول پر اردو اور عربی کا قاعدہ لکھا ہے اس قاعدے میں توتلے کی طرح تختیاں مٹی پڑتی ہیں نہ بچوں کے ذہن پر بیجا دباؤ پڑتا ہے۔

ہر ایک قاعدہ دو حصوں میں مرتب کیا گیا ہے۔ پہلے حصے میں مختصر حروف مفردات کے ذریعے الفاظ اور جملے بنائے گئے ہیں جنہیں بچے بآسانی پڑھ لیتے ہیں۔ دوسرے حصہ میں مرکبات کی نمائش ایسی جدید طرز پر کی گئی ہے کہ استاد کی ذرا سی مدد سے بچے خود بخود پڑھتے جاتے ہیں اور تھوڑے ہی عرصے میں اردو اور قرآن مجید پڑھنے لگتے ہیں۔ قیمت حصہ اول ۰ بآنی حصہ دوم ۱ بآنی

ایک پیسے کے ٹکٹ دیں پتہ سے منگائیے۔ دونوں قاعدوں کے منگوانے کیلئے پانچ آنے کے ٹکٹ بھیجئے

شافعی مذہب کی پہلی، دوسری اور تیسری رسالہ

شافعی المذہب بچوں کی تعلیم کیلئے یہ بہترین رسالے ہیں۔ اسلامی مدارس میں داخلہ کے لئے ان کے قابل اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں لکھی گئی قیمت پہلا رسالہ ۲ دوسرا رسالہ ۲ بآنی تیسرا رسالہ ۳

المشتہر

عبدالستار خان بمعرفت مولوی محمد شرف الدین تاجر کتب مصور بھنڈی بازار بمبئی نمبر ۹

ترجمۃ الرحمان نے خلافت پریس بمبئی نمبر ۹ میں چھاپا اور عبدالستار خان نے بمبئی نمبر ۹ سے شائع کیا

هو الفتاح العلیم

المفتاح

للجزء الثامن من کتاب تسهیل الادب فی لسان العرب

یعنی

کلید

برائے

عربی کا معلم حصہ دوم

از تالیف

اکثرین بندگان عبد الستار خان حنفی عفا اللہ عنہ و عن والدیہ المتوفیٰ

حرف اکتوبر مطبوعہ مطبع خلافت بمبئی نمبر ۹

۱۳۴۴ھ
۱۹۲۶ء

هو لفتاح العلیم

المفتاح

الجزء الثانی من کتاب سہل الادب فی لسان العرب

یعنی

کلید

جزء ۲ عربی کا معلم حصہ دوم

از تالیف

کمترین بندگان عبدالستار خان الواعظ محمد مزمل الرحمن

ساکن اسلام آباد بھوپال

سنہ ۱۳۴۳ھ

۱۹۲۶ء

در مطبع مصطفوی بھوپال طبع شد

بار اول ۱۰۰۰

جملہ حقوق محفوظ ہیں

قیمت فی جلد ۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

عربی کا معلم حصہ دوم کی یہ کلید اُمید ہے کہ اُن شائقینِ عربی کے لئے جو بطورِ خود عربی سیکھنا چاہتے ہین بڑی معاون ہوگی۔

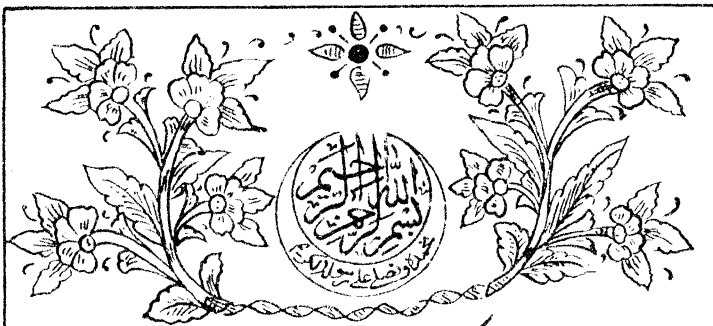
مدرسہ کے تلامذہ کے لئے کلید کا استعمال مناسب نہین البتہ اساتذہ اِس سے مدد لین تو مضائقہ نہین۔

پہلے حصے کی طرح اس مین بھی ترجمہ کے وقت حتی الامکان زبان کے محاورے کا خیال رکھا گیا ہے۔ بعض جگہ خطوطِ وصلی کے درمیان محاورے کی مطابقت کیلئے یا تشریح کی غرض سے الفاظ بڑھا دئے گئے ہین اور بعض جگہ دوسرے الفاظ مین بھی ترجمہ کرکے بتایا گیا ہے +

العبد

عبد الستار خان

۸ شوال المکرم ۱۳۴۴ھ



کلید

برائے عربی کا معلم حصۂ دوم

شروع از درس ۲۶

مشق نمبر ۲۵

الفاظِ ذیل کی قسمیں بیچانو

لفظ	قسم	وجہ
بَجَبَ	صحیح	کیونکہ اس مین نہ حرف علت ہے نہ ہمزہ نہ دو حرف ہمجنس ہین
اَنْجَبَ	〃	〃 اسکے حروف اصلیہ مین 〃 〃 〃

لفظ	قسم	وجہ
وَلَدَ	مُعتل	کیونکہ اس کے ف کلمہ کی جگہ (و) ہے
اَیْقَنَ	"	" (ي) ہے
طَالَ	"	" اس کے ع کلمہ کی جگہ (الف) ہے جو واو سے بدلا ہوا ہے
عَزَّ	مضاعف	" اس کا ع کلمہ اور ل کلمہ ہمجنس ہین
وَلِيَ	مُنقل	" اس کے حروف اصلیہ مین حروف علت ہین
اَمِنَ	مہموز	" اس کا ف کلمہ ہمزہ ہے
اَدَبٌ	"	" " " "
رَأْسٌ	"	" " ع کلمہ "
مَمْلُوْكٌ	"	" " ل کلمہ " اس کا واو زائد ہے
عَزِيْزٌ	مضاعف	" اس کا ع کلمہ اور ل کلمہ ہمجنس ہین
مَطْلُوْبٌ	صحیح	" اس کے حروف اصلیہ مین نہ حرف علت ہے نہ ہمزہ نہ دو حرف ہمجنس اس مین جو واو ہے وہ زائد ہے
اَتَقَبَّلَ	"	" اس کے حروف اصلیہ مین نہ حرف علت ہے نہ ہمزہ نہ دو حرف ہمجنس اس مین ایک ب زائد ہے
تَقَوَّلَ	مُعتل	" اس کا ع کلمہ (و) ہے
سُئِلَتْ	مہموز	" " (ء) ہے
بُوْيِعَ	مُعتل	" " (ي) ہے
مَدَدْنَ	مضاعف	" اس کا ع اور ل ہمجنس ہین

لفظ	قسم	وجہ
مَدْعُوٌّ	مُعتل	کیونکہ اس کا ل کلمہ (و) ہے
مَوْعُودَةٌ	"	" اس کا ف کلمہ
تَغْيُورٌ	"	" اس کا ع کلمہ (ی) ہے
حَامِدٌ	صحیح	" اس کے حروف اصلیہ مین نہ حرف علت ہے نہ ہمزہ نہ دو حرف ہجنس ہین اس مین الف زائد ہے۔
رَمٰی	مُعتل	" اس کا ل کلمہ الف ہے جو ی سے بدلا ہوا ہے۔
سَلْ	مہموز	" یہ اصل مین اِسْئَلْ ہے اس کا ع کلمہ ہمزہ ہے۔
یَعِدُ	مُعتل	" یہ اصل مین یَوْعِدُ ہے اس کا ف کلمہ (و) ہے۔

مشق نمبر ۲۶

عربی سے اُردو

(۱) اپنے لڑکے کو حکم کر کہ کتاب لیوے اور میرے سامنے پڑھے (۲) اے لڑکے تو مدرسہ مین کیا پڑھتا ہے؟ (۳) جناب مین قرآن پڑھتا ہون (۴) تو نے آج کیا کھایا؟ (۵) مین نے آج تھوڑی سی کھجورون کے سوا کوئی چیز نہین کھائی (۶) اے مریم کھا اور پی اور غم مت کر (۷) اس بوڑھے سے پوچھ وہ کہان کا [باشندہ] ہے؟ (۸) تم جس چیز کی نسبت چاہو مجھ سے سوال کرو (۹) بڑھنا پھر اور نماز کے لئے وضو کر (۱۰) تم نے اس شخص کے حرکات مین غور کیا (۱۱) تم نے مدرسہ کے وقت سے کیون تاخیر کی؟ (۱۲) مین حرارت کے اثر سے بیمار تھا (۱۳) مولانا ابوالکلام کا خطبہ نہایت مؤثر

تھا جس سے تمام حاضرین متاثر ہوئے (۱۴) کیا تو نے یہ مکان کرائے سے لیا؟ (۱۵) نہین بلکہ کل اسے کرائے سے لونگا (۱۶) مین تجھے سلامت واپس آنے پر مبارکباد دیتا ہون (۱۷) مین اس [عورت] سے گفتگو کرنے پر جرأت نہین کرتا تھا (۱۸) اس [عورت] کو نہ کھانا خوشگوار ہوا نہ نیند (۱۹) کیا تجھے [آپ کو] چائے کی عادت ہے؟ (۲۰) سعید نے امیر سے کلام کی اجازت مانگی تو اُس نے اجازت دی (۲۱) ہم نے اس گھر کو مسجد بنایا (۲۲) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بچّون کو نماز کا حکم کرو جبکہ وہ سات [برس] کو پہنچین۔

مِنَ الْقُرْآن (قرآن مین سے)

(۲۳) اپنے گھر والون کو نماز کا حکم کر (۲۴) اے یحییٰ کتاب کو قوت کے ساتھ پکڑ (۲۵) کھاؤ اور پیو اور بیجا خرچ نہ کرو (۲۶) تو تم دونون اس [باغ جنت] مین سے جس طرح چاہو بافراغت کھاؤ (۲۷) اپنے رب کے نام سے پڑھ جس نے پیدا کیا (۲۸) اور جب قرآن پڑھا جائے تو تم اس کی طرف کان لگاؤ اور چپ چاپ ہو رہو (۲۹) اپنے گھرون کے سوا اور گھرون مین داخل نہ ہو یہان تک کہ مانوس ہو جاؤ (۳۰) بیشک جن کو تم نوکر رکھنا چاہو اُن مین سب سے بہتر [وہ ہے] جو طاقتور [اور] امانتدار ہو (۳۱) پھر اس روز ضرور ضرور تم سے نعمتون کی بابت سوال کیا جائیگا (۳۲) اس [عورت = ام المؤمنین حفصہ] نے کہا تجھے [آپ کو] کس نے خبر دی۔ اس [آنحضرتؐ] نے کہا مجھے بڑے علم والے باخبر [اللہ] نے خبر دی (۳۳) اور اللہ کی نعمت [فضل] کو یاد کرو جو تم پر [کیا] ہے جبکہ تم دشمن دشمن تھے تو تمھارے دلون مین اُلفت ڈال دی تو تم اس کی نعمت [فضل] سے بھائی بھائی ہو گئے (۳۴) کیا تم نے اس کا درخت

پیدا کیا یا ہم [اس کے] پیدا کرنے والے ہیں (۳۵) اے وہ لوگو جو ایمان لائے [اے ایمان والو] تم میرے دشمن اور تمہارے دشمن کو دوست نہ بناؤ (۳۶) اور مقام ابراہیم سے مصلّٰی [نماز کی جگہ] بناؤ (۳۷) اگر تم نہیں جانتے ہو تو علم والوں سے دریافت کرو۔

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) یَا وَلَدُ خُذْ هٰذَا الْكِتَابَ وَاقْرَأْ (۲) مَاذَا تَقْرَءُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ؟ (۳) نَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ يَا سَيِّدَنَا (۴) مَا تَأْكُلُوْنَ الْيَوْمَ (۵) لَا نَأْكُلُ شَيْئًا اِلَّا الْفَوَاكِهَ (۶) سَاٰخُذُ مَعِيَ اَخِيْ اِلٰى مِصْرَ (۷) اِمْلَأْ هٰذَا الظَّرْفَ مِنَ الْعَسَلِ يَا مَنِ الشَّهْدِ (۸) يَا بِنْتُ سَلِيْنِيْ مَا شِئْتِ (۹) يَا سَيِّدَةُ مُرِيْ اَوْلَادَكِ بِالصَّلٰوةِ (۱۰) اِمْلَاءِ الْقِرْبَةَ مِنَ الْمَاءِ وَخُذْ مَعَكَ (۱۱) اِسْتَاْذَنَّا الْاَمِيْرَ فِي الْمُخَاطَبَةِ فَاْذَنَ (۱۲) نَتَاَمَّلُ فِيْ حَرَكَاتِ اَمِيْرِنَا (۱۳) خُطْبَةُ مَوْلٰنَا مُحَمَّدْ عَلِيْ كَانَتْ مُؤَثِّرَةً جِدًّا (۱۴) اِسْتَاْجَرْنَا هٰذِهِ الدَّارَ [يَا هٰذَا الْبَيْتَ] (۱۵) اِنِ اسْتَاْجَرْتَ فَاسْتَاْجِرِ الْقَوِيَّ الْاَمِيْنَ (۱۶) هَنَّاَنَا الْغَازِيْ مُصْطَفٰى كَمَالْ بَاشَا بِالْفَتْحِ (۱۷) اِجْتَرَاْتُ عَلٰى مُخَاطَبَةِ الْاَمِيْرِ

مشق نمبر ۲۷

عربی سے اُردو

(۱) بخدا مجھے تیرے [آپ کے] قول نے مسرور کر دیا (۲) کیا تو اُس چیز کو چھپاتا ہے جسے تیرے عمل نے ظاہر کر دیا (۳) دیوار نے میخ سے کہا تو مجھے کیوں پھاڑتی ہے اس نے

کہا اُس کو پوچھ جو مجھے ٹھوک رہا ہے (۴) محمود! ان اوراق کو گن ڈال (۵) دشمنون کی مدافعت کے لئے لڑائی کے اسباب تیار کرو (۶) ہمین اخبارات نے خبر دی کہ ترکی احرار لڑائی کی تیاری کر رہے ہین اور ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہین کہ وہ فتح سے اُن کی مدد کرے اور اُن کے دشمنون کو ذلیل کرے (۷) کیا تم اپنی رائے سے میری مدد کروگے؟ (۸) یہ وادی سمندر تک پھیلی ہوئی ہے (۹) مین نہین خیال کرتا ہون کہ تو [آپ] اس امر مین میری مخالفت کریگا [یا کرینگے] (۱۰) اے میرے پیارے کیا تو اسے ممکن خیال کرتا ہے؟ (۱۱) مین اسے اس سے پیشتر ناممکن خیال کرتا تھا لیکن آج میری رائے بدل گئی (۱۲) اے لڑکے! گھنٹی بجا (۱۳) مدرسہ مین چھٹی کی گھنٹی بجی [بجائی گئی] اور ان لڑکیون کی طرف دیکھ کس طرح اپنے گھرون کی طرف بھاگ رہی ہین (۱۴) کیا تو مجھے تیرا گھر بتائیگا؟ (۱۵) ہان خدا کی قسم مین تجھے ضرور اپنا گھر بتاؤنگا (۱۶) اے لڑکی! کیا تو سردی محسوس کرتی ہے؟ (۱۷) ہان جناب! وہ [سردی] محسوس کرتی ہون (۱۸) فرانس انگلستان کی مخالفت پر مجبور ہوا (۱۹) ہم ہندوستان کی طرف لوٹے تاکہ اپنے رفیقون سے جا ملین (۲۰) کل رات میری مان نے مجھے شیر اور لومڑی کا قصہ سُنایا (۲۱) جب ہم اُن کے گھر پہنچے عرب کے دستور کے مطابق دسترخوان بچھایا گیا (۲۲) جس نے کوشش کی اُس نے پایا (۲۳) اہل مصر انشاء اللہ عنقریب خود مختار ہو جائینگے تو اے ہندوستان والو تم [بھی] آزاد ہو جاؤ اور اپنے آپ کو کم [حقیر] نہ سمجھو (۲۴) بیشک اللہ سچے تاجر کو دوست رکھتا ہے (۲۵) حذامی سے بھاگ [دور رہ] جیسا کہ تو شیر سے بھاگتا ہے۔

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۲۶) ہم تجھے سب سے اچھا قصہ سُنائینگے (۲۷) اے میرے پیارے بیٹے اپنا خواب اپنے بھائیون سے مت بیان کر (۲۸) بیشک ہم نے نصیحت کے لئے قرآن کو آسان کر دیا تو کیا کوئی ہے نصیحت لینے والا؟ (۲۹) اور انھون نے کہا ہمین آگ ہرگز نہین چھوئیگی مگر [صرف] چند روز (۳۰) اے میرے رب بیشک مجھے ضرر [بیماری] نے چھوا اور [حالانکہ] تو سب مہربانون سے بڑا مہربان ہے (۳۱) [اے محمدؐ!] مسلمان عورتون کو کہو وہ اپنی نظرین نیچی رکھین (۳۲) تو وہ سیکھتے ہین وہ چیز جو انھین ضرر دیتی ہے اور نفع نہین دیتی (۳۳) اور [اے مریم] کھجور کے تنے کو ہلا وہ تجھ پر تازہ کھجور گرائیگا (۳۴) [اے محمدؐ] کہدو اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کریگا (۳۵) تم اپنی بات کو چھپاؤ یا اسے ظاہر کرو بیشک وہ [اللہ تو] سینون [دلون] والی [باتون] کو جانتا ہے (۳۶) اور اس [ابراہیم] سے اُس کی قوم نے مباحثہ کیا اُس نے کہا کیا تم مجھ سے اللہ [کے بارے] مین مباحثہ کرتے ہو (۳۷) [اے محمدؐ] کہدو بیشک جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ تو ضرور تم سے ملاقات کرنے والی ہے پھر [اس کے بعد] تم باطن اور ظاہر کے جاننے والے [اللہ] کی طرف لوٹائے جاؤگے تو وہ تمھین اُن چیزون کی خبر دیگا جو تم کیا کرتے تھے۔

اُردو سے عربی مین ترجمہ کرو

(۱) وَاللّٰہِ لَقَدْ سَرَّنِیْ مَکْتُوْبُکَ (۲) هَلْ تُبَشِّرُوْنَ مِنَّا مَا نَعْلَمُهٗ (۳) یَا اَوْلَادُ عُدُوْا اَوْرَاقَ هٰذَا الْکِتَابِ (۴) اَعَدَدْنَا اَسْبَابَ السَّفَرِ (۵) هٰؤُلَاءِ الْاَوْلَادُ یَفِرُّوْنَ اِلَی الْمَدْرَسَةِ (۶) هَلْ اَنْتُمْ مُسْتَعِدُّوْنَ

لِلْاِمْتِحَانِ (۷) اَظُنُّ اَنَّکُمْ تُمِدُّونَنِي بِرَأْیِکُمْ (۸) بَحْرُ الْعَرَبِ مُمْتَدٌّ اِلٰی بَمْبَائِی (۹) مَادُقَّ جَرَسُ الْمَدْرَسَةِ اِلَی الْاٰنِ (۱۰) دَلَلْتُهٗ عَلٰی بَیْتِي (۱۱) هَلْ تُحِسُّوْنَ بِالْبَرْدِ؟ (۱۲) نَعَمْ اُحِسُّ بِهٖ [یَا بِالْبَرْدِ] (۱۳) تِلْکَ النِّسْوَةُ رَجَعْنَ اِلٰی مِصْرَ لِیَنْضَمِمْنَ مَعَ اَقَارِبِهِنَّ (۱۴) اِنْ جَدَدْتَ وَجَدْتَ مَقْصُوْدَکَ [یَا مُرَادَکَ] (۱۵) یَا تَلَامِذَتِي! اَلْیَوْمَ اَقُصُّ عَلَیْکُمْ قِصَّةً عَجِیْبَةً (۱۶) نَحْنُ نُحِبُّ الْحُرِّیَّةَ [یَا الْاِسْتِقْلَالَ] (۱۷) مَسَسْتُ یَدَهٗ فَوَجَدْتُهَا حَارَّةً (۱۸) قُلْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ

مشق نمبر ۲۸

عربی سے اُردو

(۱) اے میرے رب آسان کردے اور خیر کے ساتھ تمام کردے (۲) اللہ پر بھروسہ رکھ اور توفیق اللہ کی طرف سے ہے (۳) اسے چھوڑ دو ہمارے پاس ٹھہرے [اسے ہمارے پاس ٹھہرنے دو] (۴) اے مریم! کتاب کو میز پر رکھ (۶) اے عبداللہ دوات کو صندوق مین رکھ (۶) ہم نے تمھین تلاش کیا اور تمھین نہین پایا (۷) اے میرے دو ساتھیو ٹھہرو ہم اس طبیب سے باتین کرلین (۸) اے میرے پیارے مین نے جو عجائبات دیکھے وہ تیرے سامنے کس طرح بیان کردن (۹) تمام وہ مراسلات جو ہمارے پاس آئین ضروری ہے کہ مینیجر کے نام سے ہون (۱۰) ہم صبح اُٹھے اور مدرسہ گئے (۱۱) میری والدہ نے مجھے صبح نماز کے لئے جگایا تو مین بیدار ہوگیا (۱۲) احرار کا لشکر موصل پہنچ گیا (۱۳) اُمید ہے کہ آپ ہمارے پاس بمبئی مین ٹھہرینگے (۱۴) تُو

تیرے باپ کی طرف سے کتنے دینارون کا وارث بنایا گیا [وارث ہوا] (۱۵) تیری انگوٹھی ترازو مین تول۔

مِنَ الْقُرْاٰن

(۱۶) اللہ بے نیاز ہے نہ اُس نے جنا نہ وہ جنا گیا (۱۷) اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو (۱۸) اُن کی تکلیف [کا خیال] چھوڑ دے اور اللہ پر بھروسہ رکھ (۱۹) قرآن مین سے جو کچھ میسر ہو پڑھ لیا کرو (۲۰) کوئی بوجھ اُٹھانے والی [جان] دوسری [جان] کا بوجھ نہین اُٹھائیگی [قیامت مین کوئی کسی کا بوجھ نہین اُٹھائیگا] (۲۱) اگر اللہ نے چاہا تو تو مجھے صابر لوگون مین سے پائیگا (۲۲) اے میرے رب مجھے ایک وارث عطا فرما جو میرا اور آلِ یعقوب [یعقوب کے خاندان کا] وارث ہو (۲۳) اور نوحؑ نے کہا اے میرے رب زمین پر کافرون مین سے ایک بھی گھر والے کو مت چھوڑ اگر تو انھین چھوڑیگا تو وہ تیرے بندون کو گمراہ کرینگے اور بدکار ناشکرے کے سوا [اور کچھ] نہ جنینگے۔

اُردو سے عربی

(۱) رَبِّ یَسِّرْلِیْ ھٰذَا الکتابَ (۲) باللّٰہِ نَثِقُ (۳) ضَعُوْا ثِیَابَکُمْ علی الطَّاوِلَۃِ (۴) کُنْتُ اُفَتِّشُ عنکم لِاَمْرٍ ضروریٍّ لٰکِنْ مَا وَجَدْتُکُمْ فی البیت (۵) دَعُوْنِیْ اَذْھَبْ الی المسجد (۶) یَا وَلَدُ قِفْ ھٰھُنَا اَتَکَلَّمْ مع ھذا العسکریِّ (۷) سَاَصِفُ لَکُمْ اَحْوَالَ سَفَرِیْ (۸) لِنَسْتَیْقِظْ صباحًا وبَعْدَ صَلٰوۃِ الفجر نَقْرَأُ قَلِیْلًا مِنَ القراٰن ثُمَّ نَذْھَبُ الی المدرسۃ (۹) مَا اسْتَیْقَظْتُ صَبَاحَ الْیَوْمَ فَاَیْقَظَنِیْ اَبِیْ (۱۰) مَدْرَسَتُنَا مُتَّصِلَۃٌ مِنَ الْمَسْجِدِ (۱۱) مَا وَصَلَ اِلَیَّ [یَا مَا وَصَلَنِیْ] مکتوبُکم الی الآن (۱۲) اِسْتَیْقِظُوْا

مِنَ النَّوْمِ وَاجْتَهِدُوْا لِلَا سْتِقْلَالِ (۱۳) اَلْمُسْلِمُ لَا يَيْأَسُ مِنْ رَوْحِ [يَا رَحْمَةِ] اللهِ (۱۴) نَزَعْتُ خَاتَمِيْ فَمَا وَجَدْتُهُ اَكْثَرَ مِنْ دِرْهَمَيْنِ (۱۵) مَرَّتَيْنِ هَبْ لَنَا اَوْلَادًا صَالِحِيْنَ

مشق نمبر ۲۹

عربی سے اُردو

(۱) جس نے تگ و دو کی اُس نے پایا (۲) دُہرانے مین فائدہ ہے (۳) اللہ نے جو چاہا وہ ہوا اور جو نہین چاہا نہین ہوا (۴) اللہ اس کی زندگی دراز کرے (۵) اُٹھ اے لڑکے اور مجھے یہان بیٹھنے دے (۶) کیا تو کالی گائے کو بیچتا ہے؟ (۷) مین اسے ہرگز نہین بیچونگا (۸) مین نے گیند کو پھرایا تو وہ پھرا (۹) کیا تو چاہتا ہے کہ مین تجھے حق بات کہون؟ (۱۰) کیا مین نے تجھے نہین کہا کہ تو اپنی مراد مین ہرگز کامیاب نہ ہوگا (۱۱) تیرا سوال دُہرا [دوبارہ کہہ] تاکہ مین سمجھون جو تو کہتا ہے (۱۲) یہ شکل گول ہے اور وہ مستطیل ہے (۱۳) جس نے استخارہ کیا وہ نادم نہین ہوا (۱۴) یہ ایک آلہ ہے جسے مقیاس الحرارت کہا جاتا ہے۔ اس سے حرارت کے درجے پہچانے جاتے ہین (۱۵) یہ شخص اخبار جامعہ کا منیجر ہے جو کلکتہ سے شائع ہوتا ہے اور وہ [اخبار] اِن دنون مین بہت ہی مفید اخبارون مین سے ہے (۱۶) میرا ارادہ ہے کہ تمھارے اِس شہر مین تقریباً ایک سال اقامت کرون۔

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱۷) [اے محمدؐ] کہدو وہ اللہ ایک ہے (۱۸) ان مین سے ایک کہنے والے نے کہا

تم کتنا [کتنی مدت] ٹھہرے اُنھون نے کہا ہم ایک روز کا کچھ حصہ ٹھہرے (۱۹) تو مت ڈر بیشک تو ہی زیادہ بلند [غالب] ہے (۲۰) اس نے کہا کیا مین نے تجھے نہین کہا کہ تو میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کرسکیگا (۲۱) تم نیکی اور پرہیزگاری مین ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور ظلم مین ایک دوسرے کی مدد نہ کرو (۲۲) بیشک اللہ نہین بدلتا جو کچھ [آرام یا تکلیف] کسی قوم مین ہے یہان تک کہ وہ اس کو بدلین جو [بھلائی یا برائی] اُن کے دلون مین ہے (۲۳) اُسی [زمین] سے ہم نے تمھین پیدا کیا اور اسی مین ہم تمھین لوٹائینگے اور اسی مین سے ہم تمھین دوسری دفعہ نکالینگے (۲۴) اور جب اُنھین کہا جاتا ہے زمین مین فساد نہ پھیلاؤ [تو] وہ کہتے ہین ہم تو صرف سُدھارنے والے ہین (۲۵) بیشک اللہ نیکی کرنے والون کا اجر ضائع نہین کرتا (۲۶) اللہ تمھارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور وہ تمھارے ساتھ سختی نہین چاہتا (۲۷) کہا اُس [موسیٰ] نے مین اللہ کے پاس پناہ لیتا ہون اس سے کہ مین جاہل ہو جاؤن۔

اُردو سے عربی مین ترجمہ کرو

(۱) هُوَ يَجُولُ فَيَنَالُ (۲) لَمْ يَشَإِ اللهُ وَلَمْ يَكُنْ (۳) يَبِيعُ كِتَابَهُ (۴) هِيَ تُدَوِّرُ الْكُرَةَ (۵) أُرِيدُ أَنْ تَقُولَ لِيَ الْحَقَّ (۶) أَلَمْ نَقُلْ لَكَ إِنَّهُ لَنْ يَذْهَبَ الْيَوْمَ (۷) أَعَادَ سُؤَالَهُ لِأَفْهَمَ مَا يَقُولُ (۸) يُقَالُ لِهٰذَا الشَّكْلِ ▭ مُسْتَطِيلًا (۹) إِنَّمَا تَشِيعُ فِي الْهِنْدِ جَرِيدَةٌ وَاحِدَةٌ بِالْعَرَبِيِّ وَهِيَ "الْجَامِعَةُ" (۱۰) تَخَافُ اللهَ وَلَا تَخَافُ غَيْرَ اللهِ (۱۱) اَلْمُسْلِمُ لَا يَخَافُ مِنَ الْمَوْتِ (۱۲) تَغَيَّرَ وَجْهُهُ مِنَ الْخَوْفِ (۱۳) إِذَا قِيلَ لَهُ لَا تُفْسِدْ قَالَ إِنَّمَا أَنَا مُصْلِحٌ (۱۴) يُرِيدُ بِهِمُ الْيُسْرَ وَهُمْ

يُرِيْدُوْنَ بِنَا الْعُسْرَ

مشق نمبر ۳۰

عربی سے اُردو

(۱) تو یہان کب آیا؟ (۲) مین دو گھنٹے سے آیا ہون (۳) تیرے بھائی کو لے آ کیونکہ مین اُس کے دیدار کا مشتاق ہون (۴) ہم تیرے [تمھارے] پاس آئے اور تجھے [تمھین] نہ پایا (۵) ہمارے پاس اللہ کی طرف سے ایک پیغمبر آیا تو ہمین چاہئے کہ اُس کی پیروی کرین اور اُسے اپنے تمام کامون مین رہنما [یا مونہ] بنائین (۶) اپنی زبان کی حفاظت کر اگر تو اسے بچائیگا تو وہ تجھے بچائیگی اور اگر تو اس کی خیانت کریگا تو وہ تیری خیانت کریگی (۷) کیا تو نے تیرا گھوڑا بیچ ڈالا؟ (۸) مین نے اُسے نہین بیچا اور نہ اُسے بیچونگا (۹) تیری بہن کو وہی کہنا چاہئے جو اُس نے دیکھا ہے اور اسے جھوٹ نہ کہنا چاہئے (۱۰) کل رات مین دہلی مین اپنے بھائی کے پاس رہا اور آج انشاء اللہ تمھارے پاس رات گذارونگا (۱۱) تو نے [آپنے] ہمین بہت بڑا فائدہ پہنچایا (۱۲) اے بہن! کیا تیرا ارادہ ہے کہ میرے ساتھ مدرسہ چلے؟ (۱۳) آفتاب نکلنے کے وقت مت سویا کرو (۱۴) گذشتہ رات مین تھوڑا ہی سویا۔ مجھے گرمی کی شدت اور مچھرون کی کثرت کی وجہ سے نیند نہ آئی (۱۵) یہی مراد ہے

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱۶) ہم نے کہا اے آگ ابراہیمؑ کے اوپر سرد اور سلامتی ہو جا (۱۷) اُن [عورتون نے] کہا حاش للہ یہ تو کوئی بشر نہین ہے (۱۸) جو اللہ کی راہ مین قتل کیا جائے اُسے میت نہ کہو بلکہ وہ [تو] زندہ ہین لیکن تم نہین سمجھ سکتے (۱۹) کسی چیز کی نسبت ہرگز نہ کہہ مین

اسے کل کرونگا مگر یہ کہ اللہ چاہے [تو مین کرونگا] (۲۰) بیشک تم ہمارے پاس اکیلے اکیلے ہی آئے جیسا کہ ہم نے تمھین پہلے مرتبہ پیدا کیا تھا (۲۱) اے ایمان والو! تم وہ کیون کہتے ہو جو کرتے نہین ہو (۲۲) جس نے نیکی لائی اُس کے لئے اُس کا دس گنا ہے (۲۳) بیشک وہ داؤن کر رہے ہین اور ہم بھی داؤن کر رہے ہین (۲۴) اور اگر تم شکر کروگے ضرور ہم تمھین زیادہ دینگے (۲۵) اللہ کی فرمانبرداری کرو اور رسول کی فرمانبرداری کرو (۲۶) اور اس شخص کی اطاعت نہ کر جس کے دل کو ہم نے غافل کر دیا ہے اور جس نے اپنی خواہش کی پیروی کی (۲۷) اے ایمان والو! صبر [روزہ] اور نماز [کے ذریعے] سے تم مدد طلب کرو (۲۸) اور اگر تم [اے رسول کی بیویو] اللہ کو اور اس کے رسول کو اور دار آخرت [پچھلی دنیا] کو چاہتی ہو تو بیشک اللہ نے تم مین سے نیکی کرنے والیون کے لئے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے (۲۹) اور جن لوگون نے کفر کیا [کافر لوگ] دوزخ کی طرف ہانکے گئے [ہانکے جائینگے]

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) هَلْ جَاءَكَ اَخِيْ (۲) لَا۔ مَا جَاءَ فِيْ اَخُوكَ (۳) صُوْنُوْا عِرْضَكُمْ وَاِنْ ضَاعَ مَالُكُمْ (۴) لَا تَبِيْعَنَّ بَقَرَتَكَ هٰذِهٖ فَاِنَّ لَبَنَهَا يُفِيْدُكَ (۵) لِيَقُلْ اَخَوَاكَ مَا عَايَنَاهُ وَلَا يَقُوْلَا كَذِبًا (۶) لَا اُبَيِّتُ الْيَوْمَ هٰهُنَا لِاَنَّهٗ لَا يَاْخُذُنِيْ النَّوْمُ لِكَثْرَةِ الْبَرَاغِيْثِ (۷) يَا اَخَوَاتِيْ! اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اَنْ يَسْتَقِلَّ وَطَنُكُمْ وَيَكُوْنَ اَوْلَادُكُمْ اَحْرَارًا فَاجْعَلْنَهُمْ مُسْلِمِيْنَ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا [يَا فِي الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ] (۸) قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا (۹) يَا اَيَّتُهَا الْمُؤْمِنُوْنَ اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ (۱۰) يَا اَيَّتُهَا الْبِنْتُ

اَلْمُسْلِمَةُ ! لِمَ تَقُوْلِيْنَ مَا لَا تَفْعَلِيْنَ (۱۱) لِمَ كُنْتِ جِئْتِمُوْنِيْ اَمْسِ (۱۲) لَا تُطِيْعُوا الْجَاهِلِيْنَ (۱۳) لَا تَخُوْنُوْا فِي الْاَمَانَاتِ (۱۴) اِسْتَصْوَبْتُ الْعَلَمَ فِيْ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ ؛

مشق نمبر ۳۱

عربی سے اُردو

(۱) رشید نے احمد کے باپ کو بُلایا تو وہ اُس کے پاس آیا اور اس نے اسے سلام کیا (۲) مین نے اُسے کھانے کے لئے بُلایا تھا لیکن اُس نے قبول نہین کیا (۳) اے شیخ میرے لئے دعا کرئیے (۴) جعفر کی ماں اس سے راضی نہ تھی تو اس کے لئے بد دعا کی (۵) ہاشم نے شیر کی طرف تیر پھینکا تو وہ اُسے لگا اور وہ فوراً مر گیا (۶) اے لڑکے مجھے ٹھنڈا تربت پلا (۷) اے میرے پیارے بیٹے ! تو کیون روتا ہے تجھے کس نے رُلایا ہے؟ (۸) مت رو اور مانگ جو چاہتا ہے (۹) اس کے لئے کوئی عذر باقی نہ رہا (۱۰) تو نے اپنے لئے کیا باقی رکھا ؛ (۱۱) اللہ نے جو مال مجھے عطا فرمایا ہے وہ میرے لئے کافی ہے (۱۲) اللہ تجھے معاف کرے (۱۳) ہم نے اسے معاف کر دیا (۱۴) ہمارے پاس تیرا بھائی آیا تو ہم نے اُسے ایک فائدہ مند کتاب دی (۱۵) لڑکا مختلف اطراف مین پتھر پھینک رہا تھا تو ناگہان ایک پتھر اُس کے چھوٹے بھائی کو جا لگا تو وہ روتا ہوا بیٹھا (۱۶) وہ باغات نہر کے پانی سے سیراب کئے جاتے ہین (۱۷) ہندوستان مین سب سے خوبصورت مسجد وہ جامع مسجد ہے جو شاہجہان پادشاہ کے حکم سے دہلی مین بنائی گئی اور دنیا کے عجائبات مین سے وہ عمارت ہے جو آگرے مین ہے [اور] تاج محل سے موسوم ہے جسے پادشاہ موصوف نے

بنایا تھا (۱۸) اس کی لڑکی کا نام زینب رکھا گیا (۱۹) ہر وہ چیز جس کی آدمی آرزو کرتا ہے پائیں لیتا (۲۰) مین ایک روز امیر کی طرف بُلایا گیا (۲۱) تمام کام جن کے تون پڑ رہ گئے (۲۲) کوئی ہاتھ نہین ہے [کوئی قوت نہین] مگر اللہ کا ہاتھ [یا قوت] اس کے اوپر ہے اور کوئی ظالم نہین ہے مگر وہ عنقریب کسی بڑے ظالم کے ساتھ مبتلا کیا جائیگا

اللہ تیری شام اچھی کرے اللہ تیری صبح اچھی کرے

مِنَ الْقُرْاٰن

(۲۳) اُن کا رب اُنھین پاک شربت پلائیگا (۲۴) اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ اُس سے راضی ہوئے۔ یہ اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرا (۲۵) اللہ کے بندون مین اس سے صرف وہی ڈرتے ہین جو علم والے ہین (۲۶) ہم کو سیدھا راستہ بتا (۲۷) بیشک تو جسے چاہے اُسے ہدایت نہین کر سکتا لیکن اللہ جسے چاہے اُسے ہدایت کرتا ہے (۲۸) آدمی کے لئے اس کے سوا کچھ نہین جو اس نے کوشش کی (۲۹) تو فیصلہ کر جو کچھ فیصلہ کرنے والا ہے۔ تو تو صرف اسی دنیا کی زندگی کا فیصلہ کریگا (۳۰) اگر تم ایماندار ہو تو ان سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو (۳۱) رسول نے جو کچھ تمھین دیا [جو کچھ سکھایا] وہ لے لو [اس پر عمل کرو] اور اُس نے جس چیز سے تمھین روک دیا اُس سے رُک جاؤ (۳۲) اور عنقریب تجھے تیرا رب عطا فرمائیگا پس تو خوش ہو جائیگا (۳۳) تم اپنے ہاتھون کو ہلاکی مین مت ڈالو (۳۴) ہم کافرون کے دلون مین رعب ڈال دینگے (۳۵) مین نے گمان کیا تھا [یقین کیا تھا] کہ مین میرے حساب سے ملاقات کرنے والا ہون (۳۶) اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کی منادی کیجائے تو اللہ کے ذکر [نماز] کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو (۳۷) کیا اللہ اپنے بندے کو کافی نہین ہے؟ (۳۸) پس

عنقریب اللہ تجھے اُن سے بچائیگا (۳۹) اور تیرے رب نے حکم دیدیا ہے کہ تم اس کے سوا [کسی کی] پرستش نہ کرو +

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) دَعَا اَبُوْ اَحْمَدَ الرَّشِیْدَ [یَا رَشِیْدًا] فَاَتَاہُ وَاَعْطَاہُ کِتَابًا (۲) کُنَّا نَدْعُوْنَا هُمْ اِلَی الطَّعَامِ لٰکِنْ مَا اَجَابُوْا (۳) دَعَا لِیَ الشَّیْخُ (۴) ماکان ابوہ راضیا عنه قد دعا علیہ (۵) رَمٰی حَامِدُ بُنْدُقَةً اِلَی الذِّئْبِ فَاَصَابَتْهُ ومات حالاً (۶) یا بنتُ ! لِمَ تَبْکِیْنَ ؟ مَا اَبْکَانِیْ ؟ (۷) ما تُبْقِیْ لِنَفْسِکَ (۸) یَکْفِیْنَا مَا اَعْطَانَا اللّٰہُ مِنَ الْمَالِ (۹) سُمِّیَ ذٰلِکَ الْوَلَدُ مَحْمُوْدًا (۱۰) بُنِیَتْ هٰذِهِ الْمَدْرَسَةُ بِاَمْرِ الْوَزِیْرِ (۱۱) تِلْکَ الْمَزْرَعَةُ تُسْقٰی مِنْ مَاءِ الْمَطَرِ (۱۲) صَبَّحَکُمُ اللّٰہُ بِالْخَیْرِ

مشق نمبر ۳۲

عربی سے اُردو بناؤ

(۱) تو اپنا مُنہ بچاتا کہ تیری پیٹھ نہ ماری جائے [پیٹھ پر مار نہ پڑے] (۲) اللہ سے شرم کر (۳) اے لڑکو! کیا تم شرماتے نہیں ؟ (۴) تو اپنی زبان کو جھوٹ سے کیوں نہیں بچاتا؛ (۵) اللہ سے ڈر اور گناہ سے بچ (۶) ہارون رشید نے ایک حبشی غلام کو مصر کا حاکم بنایا تھا (۷) مین نے اس لڑکی کے جیسی [کوئی لڑکی] کبھی نہیں دیکھی (۸) مین تجھے کیون غمگین دیکھ رہا ہون ؟ (۹) کیا تم نے مجھے دیکھا کہ مین تمھاری طرف آرہا ہون (۱۰) اے فاضل [اے بڑے عالم] اس مسئلہ مین تیری [آپ کی] کیا رائے ہے ؟ (۱۱) میری

رائے ہے کہ وہ درست نہیں ہے (۱۲) تو اللہ کی پرستش [اس طرح] کر گویا تو اس کو دیکھ رہا ہے کیونکہ اگر تو اسے نہیں دیکھتا ہے تو وہ ضرور تجھے دیکھ رہا ہے (۱۳) مومن کی تیز فہمی سے ڈر و کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱۴) اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو [دوزخ کی] آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہے (۱۵) تو اللہ نے ان کو اس روز کے شر سے بچا لیا اور انھیں تازگی اور خوشی سے ملا دیا (۱۶) اور جب تمھیں کوئی تحفہ دیا جائے تو تم اس سے اچھا تحفہ دو یا اسی کو واپس کر دو [یعنی اُسی کے برابری کا تحفہ دو] (۱۷) کیا تو نے نہیں دیکھا [کیا تجھے نہیں معلوم ہے] کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیسا [معاملہ] کیا؟ (۱۸) ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے [اسمٰعیل] کو کہا میں خواب میں دیکھ رہا ہوں کہ تجھے ذبح کر رہا ہوں تو تو دیکھ [غور کر] تیری رائے کیا ہے؟ (۱۹) موسیٰؑ نے کہا اے میرے رب! تو مجھے [اپنے آپ کو] دکھا دے میں تجھے دیکھونگا۔ [اللہ نے] کہا تو مجھے ہرگز نہیں دیکھیگا [دیکھ سکتا] لیکن تو پہاڑ کی طرف دیکھ تو مجھے [میری جھلک] دیکھ لیگا (۲۰) مصیبت ہے اُن نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے غفلت کرتے ہیں [اور] دکھاوا کرتے ہیں [دکھاوے کی نماز پڑھتے ہیں] (۲۱) جب ابراہیم نے [کافر بادشاہ] کو کہا میرا رب وہ ہے جو جِلاتا ہے اور مارتا ہے [تو کافر بادشاہ نے] کہا میں [بھی] جِلاتا اور مارتا ہوں +

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) قُوْا اَنْفُسَكُمْ كَيْ لَا تُضْرَبَ اَقْفِيَتُكُمْ (۲) هَلْ لَا تَسْتَحْيِيْنَ يَا بَنَاتُ (۳) لِمَ لَا تَقُوْلُوْنَ [يَا لَا تَصُوْلُوْنَ] لِسَانَكُمْ مِنَ السَّبِّ (۴) يَا اُخْتِي اتَّقِي

اللہ واتقی من المعصیۃ (۵) ولی الخلیفۃ علی بغداد (۶) ما رأینا مثل هذا الزهر قط (۷) هل کنت ترانا اتون الیکم (۸) ما رأیکم [یا ما ذا ترون] ایها العلماء فی هذه المسئلۃ (۹) نری انها صحیحۃ (۱۰) اعبدوا اللہ کانکم ترونہ فان لم تکن ترونہ فانہ یراکم (۱۱) المسلمون الصادقون یرون بنور اللہ فاتقوا فراستہم (۱۲) لیق المؤمنون انفسہم واولادہم نارا (۱۳) ارونی ما ذا ترون ÷

مشق نمبر ۳۳

عربی سے اردو میں ترجمہ کرو

(۱) مرد کوزہ پشت [کبڑا] ہوگیا اور اس کی پیٹھ خوب سخت ہوگئی (۲) غلام کے کپڑے پرانے ہوگئے (۳) ہم اونٹنی کی گردن پکڑ کر سوار ہوئے تو وہ بڑی تیزی سے چلی اور قریب تھی کہ گھوڑوں سے بڑھ جائے (۴) اے بڑھئی اس لکڑی کو تراش اور اس سے ایک امیرانہ کرسی بنا (۵) ندی کا پانی کھارا ہوگیا یہاں تک کہ کوئی اس میں سے ایک گھونٹ نہیں پی سکتا ہے (۶) کبھی اونٹنی بہت تیز دوڑتی یہاں تک کہ تیز گھوڑوں پر سبقت لیجاتی ہے ÷

مشق نمبر ۳۴

عربی سے اردو

(۱) پھر جب انھوں [عورتوں] نے اسے [یوسفؑ کو] دیکھا تو انھوں نے اسے بڑا [انسان

سے بالاتر] سمجھا اور [مدہوشی مین] اپنا ہاتھ کاٹ لیا اور کہنے لگین حاشش للہ یہ تو کوئی بشر نہین ہے - یہ اور کچھ نہین مگر فرشتہ ہے (۲) جب ان پر مصیبتون نے صبح کیا اور تکلیفون نے شام کی [صبح شام ان پر تکلیفین آئین] تو وہ ایک اکیلے اللہ سے فریاد چاہتے ہوئے کھڑے ہوئے اور اپنے بُتون اور تھانون [درگاہون] سے مُنہ موڑا (۳) ہر بچہ دین فطرت [اسلام] پر پیدا ہوتا ہے پھر ماں باپ اسے یہودی بناتے ہین یا نصرانی بناتے ہین یا مجوسی بناتے ہین (۴) عیسائی پادری ملکون مین پھیل گئے اور بہت سے ہندیون اور بُت پرستون کو نصرانی بنا لیا اور افسوس ہے بعض مسلمانون پر جو خواہشات کی پیروی کے سبب نصرانی بن گئے حالانکہ وہ جانتے ہین کہ نصرانیت ایک منسوخ دین ہے جس پر خود عیسائی نہین چل سکتے (۵) ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ پڑھو اور ۳۳ بار الحمد للہ پڑھو اور ۳۳ بار اللہ اکبر پڑھو (۶) کسی کو بدگمانی سے کافر اور فاسق نہ بناؤ (۷) امریکہ اور یورپ اور جاپان والے تجارت اور ہنرمندی سے مالدار ہو گئے (۸) جب کسی کے موت کی خبر سنو یا تمھین کوئی مصیبت پہنچے تو انا للہ وانا الیہ راجعون کہو (۹) ہم نے بہت سے مستشرقین کو پایا کہ وہ اہل مشرق بالخصوص مسلمانون کے حالات بیان کرنے مین خیانت سے کام لیتے ہین (۱۰) تجھے لازم ہے کہ کھانے اور پینے سے پہلے بسم اللہ کہے اور ان کے بعد الحمد للہ کہے +

مشق نمبر ۳۵

عربی سے اُردو

(۱) مین [اس سے] نہین ڈرتا ہون کہ فقیر ہو جاؤن [یا فقیری کی حالت مین صبح کرون]

لیکن مین [اس سے] ڈرتا ہون کہ گناہگار ہو جاؤن [یا۔ گناہگاری کی حالت مین شام کرون] (۲) ہم ہمیشہ اکیلے اللہ کی بندگی کرتے رہتے ہین (۳) ہم پھول کی تازگی کی طرف دیکھتے رہے (۴) کبھی غلام آقا ہو جاتا ہے (۵) کبھی دوست دشمن ہو جاتا ہے (۶) ہمیشہ حق فتحیاب ہوتا ہے (۷) ہمیشہ باطل شکست خوردہ رہا (۸) ہمیشہ ایک گروہ حق پر قائم رہا (۹) لوگ سب برابر نہین ہین (۱۰) اے جوان عورت! تو مطمئن رہ (۱۱) تم ہمیشہ سلامت رہو (۱۲) ایڈیسن امریکی امتحان اور تجربہ کرتا رہا یہان تک کہ اس نے فونوگراف کی ایجاد کی توفیق پالی جو کہ آواز کو محفوظ رکھتا ہے اور اُسے لوٹاتا ہے (۱۳) کیا تو امیر کا بیٹا نہین ہے (۱۴) مین جب تک بے گناہ ہون ڈرانے دھمکانے کی پروا نہین کرتا (۱۵) عرب [لوگ] کالے نہین ہین ؛

مِنَ القُرآن

(۱۶) ہم نے کہا اے آگ ابراہیم پر سرد اور سلامتی ہو جا (۲) تم عدل پر بڑی مضبوطی سے قائم رہو (۳) اُس [مریمؑ] نے کہا مجھے لڑکا کس طرح ہو حالانکہ مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہین اور نہ مین بدکار [عورت] ہون (۱۹) یہ اس لئے کہ اللہ اس نعمت کو بدلنے والا نہین ہے جو اس نے کسی قوم کو عطا فرمائی جب تک کہ وہ قوم اپنے دلون کو [کی حالتون کو نہ] بدلین (۲۰) پس اللہ کی پاکی [بیان کرو] جس وقت تم شام کرتے ہو اور جس وقت تم صبح کرتے ہو (۲۱) کیا اللہ اپنے بندے کو کافی نہین ہے؟ (۲۲) پھر اگر وہ تنگدست ہے تو فراخ دستی تک مہلت ہے (۲۳) مجھے زندگی بھر نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کی وصیت کی ہے (۲۴) یہودیون نے کہا نصاریٰ کسی [معتبر] چیز [دین] پر نہین ہین اور نصاریٰ نے کہا یہودی لوگ کسی [معتبر] چیز پر نہین ہین (۲۵) کیا مین تمھارا رب نہین ہون؟ سب نے

کہا ہاں [تو ہمارا رب ہے] (۲۶) وہ اس مین ہمیشہ رہینگے جبتک کہ آسمان اور زمین رہینگے ؛

اُردو سے عربی

(۱) کُنَّا حاضرینَ وکانوا غائبین (۲) لا تکونوا مُفسدینَ فی الارض بل کُونُوا مُصلِحِینَ (۳) صار الطِّین خزفًا (۴) قد یَصِیرُ البخیلُ سخیًا (۵) اَلَسْتُنَّ مُسلِماتٍ ؟ (۶) هَلْ بِتُّمْ تَعِبانِینَ ؟ (۷) لا یا سیدی بِتُّ مُستَرِیحًا [یا بالعافیة] (۸) یا اولادُ کُونُوا مُطمئِنّینَ (۹) لا یزالُ الکاذبُ مُفتضحًا (۱۰) دُمتُم سالمینَ (۱۱) مازِلتُم محفُوظِینَ (۱۲) لا یَزالُونَ مُفسِدِینَ (۱۳) لا تزال مُصلِحِینَ بَینَهُم [یا ذاتَ بَینِهِم] (۱۴) مازِلنا نُفتِش عنهم حتی وَجَدناهُم (۱۵) اَقُومُ مادُمتَ قاعِدًا (۱۶) لَم نَزَل نُشاهِدُ [یا نَنتَظِرُ] عجائباتِ مادُمنا فی هٰذا البلدِ ؛

مشق نمبر ۳۶

عربی سے اُردو

(۱) قریب تھا کہ ہم خوشی سے اُڑنے لگین [اُچھل پڑین] (۲) سُست [آدمی] کی آرزو ہین قریب ہے [اندیشہ ہے] کہ اُسے مار ڈالین کیونکہ اس کے دونون ہاتھ کام کرنے سے انکار کرتے ہین (۳) مین نے اپنے آپ کو ملامت کرنا شروع کیا (۴) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس [عمار ابن یاسر] کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگے (۵) قریب تھا کہ لکڑی بھڑک اُٹھے جبکہ گرمی کی شدت بڑھ گئی (۶) قریب ہے [اندیشہ ہے] کہ گرمی جسمون کو پگھلا دے (۷) ہم اپنے کپڑے اور اپنے ہتھیار درست کرنے لگے (۸) امید ہے کہ وہ [عورتین]

اپنے لڑکون کے حالات کی تحقیقات کے لئے مدرسہ مین آجائین (۹) قریب ہے کہ [وہ] عورت علم مین اپنے شوہر سے بڑھ جائے [فوقیت لیجائے] (۱۰) جب صبح روشن ہوئی باغبان نے پھول اور پھل چُننے [توڑنے] شروع کئے (۱۱) قریب تھا کہ وہ [عورتین] درد کی شدت سے مرجائین +

من القرآن

(۱۲) پس انھون نے اسے ذبح کیا اور اُمید نہ تھی کہ وہ [ذبح] کرتے (۱۳) امید ہے کہ تیرا رب تجھے مقام محمود مین اُٹھائے (۱۴) [آدم اور حوّا] اپنے اوپر جنّت کے پتّے چپکانے لگے (۱۵) شاید تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمھارے حق مین بُری ہو (۱۶) قریب ہے کہ [ساتون] آسمان پھٹ جائین (۱۷) اُن سے امید نہین کہ وہ بات سمجھینگے (۱۸) امید ہے کہ اللہ ان سب کو میرے پاس لے آئے (۱۹) اس نے کہا اگر تم پر لڑائی [جہاد] فرض کردی جائے تو کیا شاید تم جہاد نہ کروگے ؟

مشق نمبر ۳۷

عربی سے اُردو

(۱) اچھے ہین وہ لڑکے کیا ہی اچھے ہین (۲) یہ کھیل بُرا ہے کیا ہی ردی ہے (۳) اچھی ہے سچّائی اور اچھا ہے اس کا انجام اور بُرا ہے جھوٹ اور بُرا ہے اُس کا انجام (۴) خوب ہے ماں باپ کی فرمانبرداری اور نہین خوب ہے اُن کی نافرمانی (۵) عورت سلمٰی بُری ہے کیا ہی بُری ہے (۶) بدکار اللہ کی ناراضی کی طرف کس قدر سبقت کرتا ہے (۷) مشرک پر کیا ہی بڑی اللہ کی خفگی ہے (۸) یہ عورت کیا ہی خوبصورت

ہے اور وہ لڑکی کیا ہی بدصورت ہے (۹) یہ کتاب کیسی سہل ہے اور کتنی سہل ہے اور وہ کتابین کتنی مشکل ہین اور کتنی مشکل ہین (۱۰) اونٹنی قصواء کیا ہی تیز ہے (۱۱) عالمون کی تعظیم کتنی بڑی ہے اور جاہلون کی ذلت کتنی بڑی ہے (۱۲) تو اچھا لڑکا ہے اور تو کیا ہی اچھا ہے (۱۳) اس کا علم کس قدر بڑا ہے اور تیری جہالت کس قدر سخت ہے (۱۴) درخت خرما اچھا درخت ہے (۱۵) کل رات کی شفق کیا ہی سرخ تھی (۱۶) چودھوین رات مین چاند کی روشنی کیا ہی سفید ہوتی ہے (۱۷) اس دوات مین سیاہی کالی ہے کیا ہی سیاہ ہے۔

مِنَ القُرآن

(۱۸) آدمی مارا جائے [ہلاک ہو] کیا ہی ناشکرا ہے (۱۹) وہ کیا ہی سننے والا اور دیکھنے والا ہے (۲۰) بُرا ہے وہ پانی اور آرام گاہ کے لحاظ سے وہ [جہنم نہایت] بُری [جگہ] ہے (۲۱) بہت اچھا ہے وہ بندہ بیشک وہ [خدا کی طرف] رجوع کرنے والا ہے (۲۲) بیشک بُرا ہے آقا اور بُرا ہے دوست (۲۳) بُری ہے وہ چیز جس کے عوض انھون نے اپنی جان بیچ ڈالی (۲۴) اگر تم خیرات کو ظاہر کرو تو بہت خوب اور اگر اسے چھپاؤ اور محتاجون کو دو تو وہ تمھارے لئے نہایت ہی بہتر ہے +

اردو سے عربی

(۱) مَا اَحْسَنَ هٰذَا الْكِتَابَ (۲) ذَالِكَ الْفَرَسُ جَمِيلٌ وَمَا اَجْمَلَهٗ [يَا حَسَنُ وَمَا اَحْسَنَهٗ] (۳) مَحْمُودٌ رَجُلٌ عَالِمٌ وَمَا اَعْلَمَهٗ (۴) بِئْسَ الشَّرِكُ وَمَا اَقْبَحَهٗ (۵) هٰذَا الْبَطِيخُ مَرِدِيٌّ وَمَا اَمَرَّدَاَهٗ (۶) مَا اَجْوَدَ نَاقَتِي (۷) نِعْمَتِ الصَّلٰوةُ وَمَا اَحَبَّهَا عِنْدَ اللّٰهِ (۸) نِعْمَ الْحَيَوَانُ بَقَرَةٌ وَمَا اَنْفَعَ لَبَنَهَا (۹) نِعْمَ الْكَرَمُ وَمَا اَحْسَنَ عَاقِبَتَهٗ وَبِئْسَ الْبُخْلُ وَمَا اَقْبَحَ عَاقِبَتَهٗ (۱۰) بِئْسَ

المُسرف وبِئست عاقبةُ الاسرافِ (۱۱) ما اَصلحَ ولدَك وما اَعقلَه ؛

مشق نمبر ۳۷

عربی سے اُردو

(۱) جو [وقت] گذر گیا وہ تو فوت ہوگیا اور جس کی [آئندہ] توقع ہے وہ پردے مین ہے۔ اور تیرے قبضے مین تو وہی گھڑی ہے جس مین تو [ابھی] ہے (۲) [خلفائے] عباسیین مین پہلا جو شخص خلافت پر قابض ہوا وہ ابو المنصور سفاح ہے (۳) بیشک جس ناپ سے تم [دوسرون کے لئے] ناپتے ہو اسی سے تمھارے لئے ناپا جائیگا (۴) بیشک وہ دو شخص جو اس مدرسہ کے اوقاف کے متولی ہین وہ تولیت کے قابل نہین ہین کیونکہ وہ نہین جانتے ہین کہ مسلمانون کا مال جو اُن کے قبضے مین ہے کس طرح خرچ کیا جائے اور کس شخص پر خرچ کیا جائے (۵) وہ مادّہ جس سے بُننے کا کام ہوتا ہے وہ روئی اور سن اور اُون اور ریشم ہے (۶) مین نے جو کچھ تیری جانب سے بہادری اور جوانمردی دیکھی جو کہ تو نے آخری لڑائی مین ظاہر کی ہے اُس نے مجھے تیرے اعزاز پر آمادہ کیا (۷) مین ایسا ہوگیا تھا جیسے کسی کو شراب نے مست کردیا ہو (۸) مجھے ان عورتون پر تعجب آتا ہے جو اپنے فانی جسمون کو سجاتی سنوارتی ہین اور اپنی ہمیشہ باقی رہنے والی روحون کو نہین سنوارتین (۹) میرے پاس ایک چٹھی آئی ہے جس مین حسب ذیل مضمون لکھا ہوا ہے (۱۰) وہ کوئی ایسی چیز نہین ہے جس کی طرف توجہ دی جائے (۱۱) یہ ایک کتاب ہے [یا یہ وہ کتاب ہے] جسے شیخ علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے تصنیف کیا ہے (۱۲) استاد نے جو کچھ بیان کیا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن جو کہ [حضرت] محمدؐ پر نازل کیا گیا ہے اس پر

عمل کرنا ہمین دونون جہان کی کامیابی کے لئے کافی ہے (۱۳) جو قلم سیسہ سے بنایا جاتا ہے اُسے سیس قلم [پنسل] کہتے ہین (۱۴) اے لڑکی کھڑیا مٹی لے اور جو کچھ تو نے سُنا اُس کا خلاصہ اُس تختۂ سیاہ پر لکھ جو کہ کونے مین ہے (۱۵) وہ لڑکے جن کی طرف اشارہ کیا گیا وہ عنقریب تیری [آپ کی] خدمت مین آئینگے تو آپ جو کچھ چاہین انھین عطا فرمائین

من القرآن

(۱۶) جو کچھ تمھین رسول نے دیا [سکھایا] تو اسے لے لو [اس پر عمل کرو] اور جس چیز سے اس نے تمھین روک دیا اُس سے باز رہو (۱۷) یہ وہ چیز ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا (۱۸) جو اس دنیا مین اندھا ہے وہ آخرت مین [بھی] اندھا ہے (۱۹) جو کچھ تمھارے پاس ہے وہ ختم ہو جانے والا ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے (۲۰) تم [اے مسلمانو] سب سے اچھی امت ہو کہ تمھین لوگون [کی اصلاح] کے لئے پیدا کیا گیا کہ تم لوگون کو بھلائی کا حکم کروگے اور بُرائی سے روکوگے (۲۱) اور جو عورتین حیض سے مایوس ہو چکی ہین اگر تمھین شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے (۲۲) کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہین اور وہ لوگ جو بے علم ہین دونون برابر [ہو سکتے] ہین؟ +

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) اَعِرنِیْ مَا فِی یَدِکَ (۲) ھٰذَا مَا لَا اُحِبُّہٗ (۳) مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ (۴) المدرسۃ الاسلامیۃ التی تُرٰی من ھٰھُنَا ھِیَ خَیْرُ مدارسِ ھٰذا البلدِ (۵) اَوَّلُ مَنْ تولّی الخلافۃَ من الاُمَوِیِّیْنَ [یا مِنْ بَنِیْ اُمَیَّۃَ] مُعَاوِیَۃُ رض (۶) ھل تنظر الیٰ [یا تریٰ] الرجلَیْنِ اللَّذَیْنِ یأتیانِ اِلَیْنا؟ (۷) القرآن کتابٌ اُنْزِلَ علیٰ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم (۸) کانوا

[یاصاروا] کَمَنْ اَسْکَرَہُ الخمرُ (۹) اِنّ ما رأینا مِنْ علمك حَمَلَنا علیٰ تکریمِكَ (۱۰) اِنّ المادّتَین اللّتَین تُصنَع [یا تُتَّخَذُ] مِنْہُما الحِلیُّ ھُما الفضّۃُ والذّھَبُ (۱۱) سَیأتیكَ رُقعۃٌ یکون فیھا مکتوبًا ما یاتی (۱۲) الرجلان المشارُ الیھما سَیحضران فی حضرتك نقل لھم ما ترید +

مشق نمبر ۳۹

عربی سے اُردو

(۱) بیشک قرآن کی پہلی سورۃ فاتحہ ہے (۲) اسماء عدد کی تعلیم اس کتاب کے بیالیسوین اور تینتالیسوین سبق مین پائی جاتی ہے (۳) مین آٹھوین گھنٹہ مین آپ کے پاس حاضری سے مشرف ہونگا (۴) افریقہ سات حصّون مین منقسم ہوتا ہے، پہلا [حصہ] ان شہرون پر مشتمل ہے جنھین نیل [دریائے نیل] سیراب کرتا ہے اور دوسرا [حصہ] مغرب کے بلاد ہین اور اسی مین الجزائر اور مراکش ہین، اور تیسرا [حصہ] مشرقی افریقہ ہے اور اسی مین زنجبار ہے، اور چوتھا [حصہ] درمیانی افریقہ ہے اور پانچوان [حصہ] مغربی افریقہ ہے اور چھٹا [حصہ] جنوبی افریقہ ہے اور اس مین راس کے بلاد [کیپ کالونی] ہین اور ساتوان [حصہ] جزیرے ہین جو اس برّاعظم کے تابع [ملحقات مین سے] ہین (۵) شہر پونا ہمارے ہان سے ریل کے ذریعے تقریباً پانچ گھنٹے کی فاصلے پر ہے (۶) چار گھنٹے گذرنے کے بعد ہم مقام مذکور پر پہنچے (۷) پہلے ہم نے عربی اسماء سیکھے اور دوسرے بار ہم نے افعال کو سیکھا اور تیسرے بار انشاء اللہ حروف [کا بیان] سیکھینگے (۸) اس ترپوز مین سے تم دو تہائی لے لو اور مین بقیہ تہائی لے لونگا (۹)

مین تیرے [آپ کے] مکان پر سوا نو بجے موجود تھا اور آدھ گھنٹہ تک آپ کے انتظار مین ٹھیرا رہا اور پونے دس بجے [آپ کے] مکان سے نکلا (۱۰) ہمین آپ کا مکتوب عزیز [عنایت نامہ] روز دوشنبہ تاریخ ۲۳ ماہ محرم ۱۳۴۳ھ مطابق ۲۵ اگست ۱۹۲۴ء کا لکھا ہوا پہنچا (۱۱) ۲۷ ستمبر کو آفتاب پانچ بجکر ۵۰ منٹ پر طلوع ہوتا ہے اور ظہر [کا وقت] گیارہ بجکر ۵۲ منٹ پر اور غروب پانچ بجکر ۵۱ منٹ پر ہوتا ہے (۱۲) کتنے بجے ہین؟ (۱۳) میرے نزدیک گیارہ بجکر بیس منٹ ہوئے ہین (۱۴) میرے پاس ایک جوان تھا جو سترہ سال سے زیادہ سن کو نہین پہنچا تھا (۱۵) تیرے بھائی کی عمر کتنی ہے؟ (۱۶) اس کی عمر ۲۵ سال اور ۶ ماہ کی ہے اور وہ آئندہ رمضان کے وسط مین ۲۶ سال کا ہو جائیگا (۱۷) لشکری سپاہی تین تین اور چار چار [ہو کر] چل رہے ہین (۱۸) ہم مدرسہ سے دو دو [ہو کر] نکلے ؛

من القرآن

(۱) عنقریب وہ کہینگے [اصحاب کہف] تین ہین چوتھا اُن کا کُتا اور [بعض] کہینگے وہ پانچ ہین چھٹا اُن کا کُتا (۲) پس تم نکاح کرو عورتون سے جو تمھین پسند ہون دو دو تین تین اور چار چار (۳) اور تمھارے لئے اس ترکہ کا آدھا حصہ ہے جو تمھاری بیویون نے چھوڑا ہے جبکہ اُن کا کوئی لڑکا نہ ہو۔ پس اگر ان کا لڑکا ہے تو تمھارے لئے اس مین سے چوتھائی ہے جو انھون [تمھاری بیویون] نے چھوڑا ہے (۴) اور ان [بیویون] کے لئے اس مین سے چوتھائی ہے جو تم نے چھوڑا ہے جبکہ تمھارا کوئی لڑکا نہ ہو۔ پس اگر تمھارا کوئی لڑکا ہے تو ان [بیویون] کے لئے تمھارے چھوڑے ہوئے [مال] کا آٹھوان حصہ ہے (۵) اور اس [میت] کے والدین کے لئے ہر ایک کو چھٹا حصہ ہے

(۶) اللہ تمھاری اولاد کے بارے مین تمھین وصیت فرماتا ہے کہ لڑکے کا [حصہ] دو لڑکیون کے حصے کے برابر ہے۔ پھر اگر سب عورتین [لڑکیان] ہی ہین تو اُن سب کے لئے ترکہ کا دو تہائی ہے +

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) ذِکْرُ اَسْمَاءِ الْمَوْصُولَةِ مکتوبٌ فی الدّرس الحادی والعشرین من هذا الکتاب (۲) السُّوْرَةُ الثّانِیَةُ من القرآنِ سورةُ البَقَرَةِ (۳) اَذْهَبُ الی المدرسةِ بعدَ الساعةِ الرابعةِ (۴) قَرَأْتُ اَمْسِ القصّةَ الاولیٰ والثانیة والثالثةَ مِنْ کتابِ اَلْفِ لَیْلَةٍ وَلَیْلَةٍ وَسَأَقْرَأُ القصةَ الرابعةَ والخامسةَ والسادسةَ غدًا (۵) ما تیرانُ محلٌّ بَارِدٌ الّذی یَبْعُدُ عن بمبائی نحوَ خمسِ ساعاتٍ (۶) خُذْ من هذا الثوب ثلثةَ اربَاعٍ واَخُذُ الرُّبْعَ [یا الربعَ الاَخِیرَ مِنْه] (۷) وَصَلْتُ الی منزلک السّاعةَ الثّانیةَ عشرةَ و نِصْفٍ ورجعتُ السّاعةَ الحادیةَ وثلاثةَ ارباعٍ [یا ساعةَ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ وَنِصْفٍ وَرَجَعْتُ ساعةَ اثْنَتَیْنِ اِلَّا رُبْعَ] (۸) وَصَلَنِی مکتوبُکم خامسَ عَشَرَ مِنْ شهرِ یُولِیُو (۹) تَطْلُعُ الشمسُ [یا طلوعُ الشمسِ] فی هٰذه الایّامِ السّاعةَ الخامسةَ وخمسةَ عشرَ دقائقَ (۱۰) قُسِمَ مَا تَرَکَ اَبِی مِنَ المالِ فوجدتُ اُمِّی مِنْهُ الثُّمُنَ وَمِمَّا بَقِیَ وَجَدْتُ اَنَا خُمُسَیْنِ وَوَجَدَتْ اُخْتِی خُمْسًا وَخُمُسَیْنِ البَاقِیَیْنِ [یا الاَخِیرَیْنِ] وَجَدَ اَخِی (۱۱) عُمْرُ هٰذا الولدِ اِحْدٰی عَشْرَةَ سَنَةً [یا هٰذا ابْنُ اِحْدٰی عَشْرَةَ سَنَةً (۱۲) ما بَلَغَتْ هٰذِهِ الابْنَةُ ثَمَانِیَ عَشْرَةَ سَنَةً (۱۳) تاریخُ هٰذا المکتوبِ یومُ الاَحَدِ الاول من شهر

ذی القعدۃ ۱۳۳۸ھ [سَنَۃَ اَلْفٍ وَثَلٰثِمِائَۃٍ وَثَمَانٍ وَثَلٰثِیْنَ] الموافق ۱۸ یُوْلِیُوْ ۱۹۲۰م [الثَّامِنَ عَشَرَ مِنْ یُوْلِیُوْ سَنَۃَ اَلْفٍ وَتِسْعَمِائَۃٍ وَعِشْرِیْنَ] (۱۴) اَلرَّبِیْعُ فِیْ مِصْرَ یَبْتَدِأُ مِنَ الْحَادِیْ وَالْعِشْرِیْنَ مِنْ شَہْرِ مَارِسَ وَالصَّیْفُ یَبْتَدِأُ مِنَ الْحَادِیْ وَالْعِشْرِیْنَ مِنْ شَہْرِ یُوْنِیُو وَیَکُوْنُ اِبْتِدَاءُ الْخَرِیْفِ مِنَ الْحَادِیْ وَالْعِشْرِیْنَ مِنْ سَبْتَمْبَرَ وَاِبْتِدَاءُ الشِّتَاءِ مِنَ الْحَادِیْ وَالْعِشْرِیْنَ مِنْ دِسَمْبَرَ (۱۵) اَنَا فِی السَّنَۃِ الثَّانِیَۃِ وَالْاَرْبَعِیْنَ مِنْ عُمْرِیْ لٰکِنِّیْ اَبْلُغُ سَنَۃَ اثْنَتَیْنِ وَاَرْبَعِیْنَ فِیْ رَمَضَانَ الْاٰتِیْ ٭

مشق نمبر ۴۰

عربی سے اُردو

(۱) اے اللہ مین تیرے پاس پناہ مانگتا ہون اِس [بات] سے کہ مین تیرے ساتھ کسی چیز کو شریک کرون (۲) سُستی مت کر تا کہ تو اپنی مُراد مین ناکام نہ ہو (۳) کیا تو اپنے اوقات ضائع کرتا ہے؟ تب تو تو نقصان پانے والون مین سے ہوگا (۴) تجارت کر تا کہ نفع پائے (۵) روزہ رکھ یہان تک کہ آفتاب غائب [غروب] ہوجائے (۶) کوشش پر ثابت قدم رہ تا کہ اپنے مستقبل [آنیوالے وقت] مین مرتبہ اور اعتبار حاصل کرے کیونکہ سُستی تو کسی کو بھی کامیاب ہونے نہین دیتی (۷) مین ضرور سختی کو آسان سمجھونگا یہان تک کہ مقصد حاصل کرلون (۸) دنیا کی طرف بے رغبت رہ تا کہ جنت کی مٹھاس [مزہ] چکھے (۹) نہ مین وعدہ خلاف کرنے والا ہون اور نہ تو عہد توڑنے والا ہے [لفظی = نہ مین ہون کہ وعدہ خلاف کرون اور نہ تو ہے کہ عہد کو توڑے]

(۱۰) سخاوت کرو تاکہ سردار بنو (۱۱) فضا [ہوا] کے تغیرات کے سامنے نہ آؤ [اپنے کو پیش نہ کرو] تاکہ بیمار ہو جاؤ (۱۲) جب تو سفر کریگا تو مین [بھی] تیرے ساتھ سفر کرونگا (۱۳) کاش کہ ستارے میرے قریب آجاتے تو مین انھین پُر دلیتا (۱۴) اے لڑکے تو سیکھتا کیون نہین تاکہ تیری عقل درست ہو اور آگے بڑھنے [ترقی] کا راستہ تیرے لئے تیار ہو جائے کیونکہ آدمی کی کامیابی اس کے علم کے اندازے کے مطابق ہے (۱۵) ایک شخص نے کہا مین رات کو کمزور روشنی مین پڑھتا ہون تو مین نے کہا تب تو پڑھنا تیری آنکھون کو ضرر دیگا پس جہان تک ہو سکے رات مین مطالعہ سے پرہیز کر تاکہ تو اپنی بینائی کی حفاظت کر سکے ٭

من القرآن

(۱۶) تم ہرگز نیکی نہین حاصل کر سکتے یہان تک کہ اس چیز مین سے [اللہ کی راہ مین] خرچ کرو جو تمھین پیاری ہے (۱۷) تاکہ ہم تیری بہت تسبیح کرین اور تیرا بہت ذکر کرین (۱۸) تاکہ تم اس چیز پر غم نہ کرو جو تم سے فوت ہو گئی اور اس چیز پر [حد سے زیادہ] خوشیان نہ مناؤ جو تمھین اس نے بخشی ہے (۱۹) کھاؤ اور پیو [ماہ رمضان مین] یہان تک کہ فجر کا سفید تاگا [صبح صادق] سیاہ تاگے [صبح کاذب] سے الگ تمھین دکھائی دے (۲۰) اور خواہش کی پیروی نہ کر کہ وہ تجھے اللہ کی راہ سے بھٹکا دیگی (۲۱) اے میرے رب ! تو نے مجھے تھوڑی مدت پیچھے کیون نہ ہٹا لیا [تھوڑی مہلت کیون نہ دی] تاکہ مین صدقہ دیتا [خیرات کرتا] ٭

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) رَبِّ اِنّی اعوذ بك مِنْ اَنْ اَعْصِیَكَ (۲) لاتُضِیْعُوْا اَوْقَاتَكُمْ

کَیْلَا تَخیبُوا فی مرادکم (۳) اَتَکَسَّلُ فَاِذًا اَتبقی جَاھِلاً (۴) اِجْتَھِدْ حَتّٰی تَحْصُلَ مَرَامَکَ (۵) اِتَّجِرُوا [یا تَاجِرُوا] فَتَرْبَحُوْا (۶) لَنَجْتَھِدَنَّ [یا لَنَلْزَمَنَّ الْاِجْتِھَادَ] اَوْ نُدْرِکَ الْمُنٰی (۷) اِتَّفِقُوْا لِتَسْتَقِلُّوْا (۸) لَیْتَنِیْ کُنْتُ شَابًّا فَوَقَفْتُ فِیْ صَفِّ الْجَاھِدِیْنَ (۹) لَنْ تَنْجُوْا مِنْ سَلْطَةِ اَھْلِ المغرب حتّٰی تتعلّموا مثلھم علومًا وفنونًا جدیدةً وتؤثروا لِوَطَنِکُمْ اِیْثَارَھم (۱۰) ھَلَّا تَتَفَکَّرُ فی القراٰن فَیُفْتَحَ عَلَیْکَ بابُ الھدایةِ (۱۱) ھَلَّا تُوَاظِبُ علی الرِّیاضةِ الجسمانیّةِ کلّ یوم فَتَدُوْمَ صحیحا (۱۲) رَأَیْتُ اخاکَ یقرأ فی نورٍ ضعیفٍ فَنَھَیْتُهٗ عَنْهُ لِیَحْفَظَ من ضُعْفِ البَصَرِ

مشق نمبر ۴۱

عربی سے اُردو

(۱) مین نے دین کے بعد تونگری سے بہتر کوئی چیز نہین دیکھی۔ اور کفر کے بعد فقر [محتاجی] سے بدتر کوئی چیز نہین دیکھی (۲) جہان کہین سورج کی روشنی داخل ہوتی ہے [وہان] طبیب کا داخل ہونا مشکل ہے (۳) اے باپ لوگو [صاحبان اولاد] اس مین کوشش کرو کہ تم اپنے بچون کے لئے اچھے رہنما بنو کیونکہ جیسے بھی تم ہوگے [ویسے ہی] تمھارے بچے ہونگے (۴) جس وقت تیرے اخلاق اچھے ہونگے تیرے احباب بہت ہونگے (۵) جو رحم نہین کرتا اس پر رحم نہین کیا جاتا (۶) جو شخص اللہ پر ایمان لاتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے (۷)

جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی توقیر نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے (۹) اگر تو اپنے دشمن پر غالب نہ ہو تو مدارات اور نرمی کر (۱۰) جو لوگ زمین میں ہیں ان پر رحم کرو تو تم پر وہ رحم کریگا جو آسمان میں ہے (۱۱) تم دونوں ٹھہرو ہم ایک دوست اور ایک مقام کی یاد میں [ذرا] رولیں ٭

من القرآن

(۱۲) تو انھیں کم ہنسنا چاہئے اور بہت رونا چاہئے (۱۳) دیہات والوں نے کہا کہ ہم ایمان لے آئے [اے محمد] انھیں کہدو تم ایماندار نہیں بنے لیکن تم کہو کہ ہم نے اسلام قبول کیا اور [اب تک] ایمان تمھارے دلوں میں داخل نہیں ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کروگے تو وہ تمھارے اعمال میں سے کوئی چیز کم نہیں کریگا (۱۴) [اے محمد] انھیں کہدو اگر تم ان چیزوں کو ظاہر کرو جو تمھارے دلوں میں ہیں یا انھیں چھپائے رکھو اللہ تعالےٰ تم سے انکا حساب لیگا (۱۵) اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے تو وہ بیشک کامیاب ہوگا (۱۶) اور انھوں نے کہا تو جو کچھ بھی معجزہ ہمارے پاس لائیگا تاکہ ہم پر اس کے ذریعے جادو کرے تو ہم تجھ پر ایمان لانے والے نہیں (۱۷) تم اللہ سے ڈرو اور صحیح بات بولا کرو [تو] وہ تمھارے اعمال کی اصلاح کردیگا (۱۸) اگر تمھیں کوئی بھلائی حاصل ہوتی ہے تو انھیں بُری معلوم ہوتی ہے اور اگر تمھیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ خوش ہوتے ہیں

مشق نمبر ۴۲

عربی سے اُردو

(۱) خلفائے راشدین [ٹھیک راہ پر چلنے والے جانشین] چار ہیں ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اللہ ان سب سے راضی ہو (۲) بنی اُمیّہ کے خلفا چودہ ہیں ان میں سب سے پہلے معاویہؓ ابن ابی سفیان ہیں اور ان کا آخری [خلیفہ] مروان بن محمد ہے اور ان کے خلافت کی مدت بانوے سال ہے (۳) ہرات خراسان میں ایک بڑا شہر ہے جو عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں فتح کیا گیا (۴) قوسِ قزح ایک بڑی کمان ہے جو آسمان پر بارش کے دنوں میں ظاہر ہوتی ہے اور وہ سات رنگوں [یعنی] سرخ، نارنگی، زرد، سبز، اودا، نیلا اور بنفشی رنگوں سے بنتی ہے (۵) پس تم نکاح کرو عورتوں میں سے جو تمھیں پسند ہوں دو دو سے تین تین سے چار چار سے (۶) اور ہم نے اسے اسحاق اور یعقوب [دو بیٹے] عطا فرمائے۔ ہم نے ہر ایک کو ہدایت دی اور نوح کو بھی پہلے ہی سے ہدایت دی اور اس کی اولاد میں سے داؤدؑ اور سلیمانؑ اور ایوبؑ اور یوسفؑ اور موسیٰؑ اور ہارونؑ کو بھی [ہدایت دی] اور اسی طرح ہم نیکی کرنے والوں کو جزا دیتے ہیں اور زکریاؑ اور یحییٰؑ اور عیسیٰؑ اور الیاسؑ کو بھی۔ وہ سب نیکوں میں سے ہیں اور اسمٰعیلؑ اور الیسعؑ اور یونسؑ اور لوطؑ کو بھی۔ اور اُن سب کو ہم نے جہان والوں پر فضیلت دی ؛

مشق نمبر ۴۳

عربی سے اُردو

(۱) میرے دوست آئے اور میرے پاس بیٹھے (۲) بلی چوہیا پر جھپٹی پھر اس کے

ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے (۳) اگر تکبر کرنے والے کسی وقت اونچے [درجے والے] ہو جائین [مگر] وہ آخر مین گر جائینگے (۴) پرندے اپنے انڈے سیتے ہین اور اپنے بچون کی حفاظت کرتے ہین (۵) تو اپنے رشتہ دارون کے ساتھ احسان کر اگرچہ وہ تجھ سے کٹ جائین [تجھ سے بے علاقہ ہو جائین] (۶) آج اسماء اپنا کپڑا سیتی ہے پھر اُسے کل پہنیگی (۷) تندرست لوگ تندرستی کی قیمت نہین پہچانتے ہین یہان تک کہ بیماری مین مبتلا ہو جائین ؛

مِنَ القُرآن

(۸) شہر مین عورتون نے کہا عزیز کی بیوی اپنے غلام کو اپنے ساتھ بُرائی کی رغبت دیتی ہے (۹) اس نے کہا تو وہ وہی ہے جس کے بارے مین تم مجھے ملامت کرتی تھین (۱۰) دیہاتیون نے کہا ہم نے ایمان لایا انھین [اے محمد] کہہ دو تم ایماندار نہین ہوئے لیکن یہ کہو کہ ہم نے اسلام قبول کیا (۱۱) جب [اے محمد] تمھارے پاس منافق لوگ آئینگے تو کہینگے ہم گواہی دیتے ہین کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہین (۱۲) اے ایمان والو! تمھین تمھارا مال اور تمھاری اولاد اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرین (۱۳) ان کے نیچے نہرین بہتی ہین (۱۴) ان دونون مین دو چشمے ہین بہتے ہوئے (۱۵) جادوگر لوگ سجدے مین ڈال دئے گئے (۱۶) جس وقت زمین اس کے زلزلے کے طور پر ہلائی جائیگی (۱۷) اس دن لوگ گروہ گروہ ہو کر نکلینگے تاکہ انھین ان کے اعمال دکھائے جائین (۱۸) تو آج کے دن کسی پر کوئی ظلم نہین کیا جائیگا اور تمھین صرف اسی کی جزا دی جائیگی جو کچھ تم کرتے تھے (۱۹) اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے وہ گروہ

گروہ جنت کی طرف انکے جائینگے (۲۰) اور ان دونون کو کہا گیا [دوزخ مین] داخل ہونے والون کے ساتھ تم دونون بھی دوزخ مین داخل ہو جاؤ (۲۱) اس [یوسف] نے کہا تم دونون کے پاس وہ کھانا بھی نہ آنے پائیگا جو تمھین دیا جاتا ہے مگر مین اس کے آنے سے پیشتر ہی تمھین اس [خواب] کی تاویل [تعبیر] سے آگاہ کر دونگا +

اُردو سے عربی

(۱) یُقال انّ الاسد وُهِبَ [یا اُوتِیَ] قُوَّةً یَقتُلُ الثَّورَ بِضَربَةٍ واحدةٍ وهو یخرج فی الاکثر لَیلاً للصید ویَثِبُ علی فریستهٖ بغتةً کما انّ الهِرَّةَ تَثِبُ علی الفأرة۔ خُلِقَتْ عَینَاهُ بِاَنَّهٗ ینظر فی ظلام اللیل کما اَنَّهٗ ینظر فی ضَوءِ النّهار۔ وتَهَابُهٗ [یا تخافُه یا تخاف منہ] الحیوانات کُلُّها ولهذا یُسَمّٰی [یا یقالُ له] مَلِکَ الوُحُوشِ۔ اعاذنا اللہ من شرّہٖ +

مشق نمبر ۴۴

عربی سے اُردو

(۱) مسلمان موت سے نہین ڈرتا (۲) سب لوگون سے اچھا وہ ہے جو لوگون کو نفع پہونچائے (۳) برتن کھنکھنانے سے پہچانا جاتا ہے اور آدمی گفتگو سے (۴) ہر فرعون کے لئے ایک موسیٰ ہے (۵) شاگرد کے پاس ایک کتاب ہے (۶) مجھے ایک ضرورت ہے (۷) اللہ کی مدد کب [آئیگی؟] (۸) کیا اللہ مین کوئی شک ہے؟ (۹) ہمارے لئے علم ہے اور جاہلون کے لئے مال ہے (۱۰) باغون مین

اُن [باغوں] کے پھول ہیں (۱۱) بادشاہوں کے کلام کلام کے بادشاہ ہیں (۱۲) سبقت کرنے والے کے سوا کوئی کامیاب نہیں ہے (۱۳) عیبوں کی ماں بیکاری ہے (۱۴) بیکاری [یا سستی] ایجاد کی ماں ہے (۱۵) سرکش لڑکا اللہ کو غصہ دلاتا ہے اور اپنے رشتہ داروں کو آزردہ کرتا ہے (۱۶) مُشک اُٹھانے والے [مشک رکھنے والے] کی بُو نہیں چھپتی (۱۷) جو جملہ فعل اور فاعل سے مرکب ہوتا ہے اس کا نام جملۂ فعلیہ ہے (۱۸) بیشک سختی کے ساتھ آسانی ہے +

عربی سے اُردو

(۱) هَلْ عِنْدَكَ كِتَابٌ (۲) هَلْ كِتَابِي عِنْدَكَ (۳) يُعْرَفُ الْمَرْءُ مِنْ اَصْدِقَائِهِ (۴) اَلتِّلْمِيذُ الْكَسْلَانُ يُحْرَمُ عَنِ الْعِلْمِ وَيُغْضِبُ اُسْتَاذَهُ (۵) الْجُمْلَةُ الْمُرَكَّبَةُ مِنَ الْمُبْتَدَإِ وَالْخَبَرِ تُسَمّٰى جُمْلَةً اِسْمِيَّةً (۶) لَعَبْدٌ صَالِحٌ [يَا مُتَّقِي] خَيْرٌ مِنْ سَيِّدٍ فَاسِقٍ (۷) فِي الدَّارِ هِرَّتَانِ (۸) عِنْدِي كُتُبٌ مُفِيدَةٌ (۹) اَلْمُفْلِحُ مَنِ اجْتَهَدَ (۱۰) اَيْنَ اَبُوكَ (۱۱) اُمُّ الْمَعَاصِي الْخَمْرُ (۱۲) الْخَمْرُ اُمُّ الْمَعَاصِي +

مشق نمبر ۴۵

عربی سے اُردو

(۱) ہم نے اپنے چھوٹے بھائی کو معاوضہ [انعام] دیا (۲) ہم کو ہمارے بڑے بھائی نے معاوضہ [انعام] دیا (۳) یحییٰ نے امرود کھایا (۴) میرے بھائی نے میرے باپ کی تعظیم کی (۵) کون سے شخص سے تو نے ملاقات کی؟ (۶) کون سے

شہر کی تو نے سیر کی ؟ (۷) تو نے کتنے انار خریدے ؟ (۸) مین نے کتنے ہی سیب کھائے (۹) تو نے کس کو سکھایا اور کس سے سیکھا ؟ (۱۰) دنیا کو صرف قرآن ہی نے روشن کیا (۱۱) انگریزون نے بہتیرے ملک سیاست کی قوت سے بغیر کسی لڑائی کے فتح کر لئے (۱۲) کیا تو ایسا ساتھی چاہتا ہے جس مین کوئی عیب نہ ہو ؟ (۱۳) لیکن یتیم پر دباؤ مت ڈالو اور سائل [مانگنے والے یا پوچھنے والے] کو مت جھڑکو (۱۴) جو کچھ بھلائی تم اپنے لئے آگے [روانہ] کروگے اسے تم اللہ کے پاس موجود پاؤگے (۱۵) تم نااتفاقی سے بچو (۱۶) بُرے ہمنشین سے بچتا رہ (۱۷) اتفاق [واتحاد] کو [اختیار کرو] (۱۸) اے اللہ کے بندو ! اللہ سے [ڈرو] اللہ سے [ڈرو] (۱۹) کیا تو نے دیوان مُتنبّی پڑھا ہے ؟ (۲۰) محسن [احسان کرنے والے کو] جہان کہین پاؤ اس کی تعظیم کرو (۲۱) مین نہ افراط چاہتا ہون نہ تفریط چاہتا ہون اور میانہ روی میرا مذہب ہے (۲۲) دنیا لوگون کو فریب دیتی ہے (۲۳) مین تیرے باپ کو پہچانتا ہون بیشک وہ ایک نیک مرد تھا (۲۴) بھوکے کو کھلاؤ اور ننگے کو پہناؤ (۲۵) پڑی پائی چیز کہین بھی تم نے پائی ہے اس کے مالک کی طرف اسے واپس کرنا تم پر واجب ہے (۲۶) جو کتاب ہم پڑھتے ہین وہ بہت ہی مفید ہے (۲۷) کیا تو نے اپنی دُکان [یا اپنے گودام] کے لئے عمدہ مال منگا رکھا ہے تاکہ سوداگرون مین تیری شہرت ہو جائے اور گاہک کثرت سے تیری طرف متوجہ ہون ؛

مشق نمبر ۴۶

عربی سے اُردو

(۱) سخت بیماری اُٹھانے کے بعد آپ کے بیٹے کی صحت کامل ہو جانیسے مجھے نہایت خوشی حاصل ہوئی (۲) میرے پاس آپ کے دوست کا پتہ بھیجنے پر مین آپ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہون (۳) تمباکو نوشی اپنے استعمال کرنے والون کو سخت ضرر پہنچاتی ہے تو اگر تو اُس کے نقصانات سے بچنا چاہتا ہے تو اسے ہمیشہ کے لئے چھوڑ دے (۵) زمین کی [مختلف] سمتون مین آفتاب کی شعاعون کا عمل خط استوا کی گرم پیٹ اور قطب کی برفانیت کے اعتبار سے بہت ہی مختلف ہوتا ہے (۵) اس زمانہ مین علمانے بہت سی [نئی باتون کو] کھوج نکالا ہے (۶) ہم دن مین صبح کے کھانے کے علاوہ دو بار کھانا کھاتے ہین (۷) جب تو کسی کمینہ کی ذرا سی تعظیم کرے تو وہ خیال کرتا ہے کہ تجھے اس کی کوئی حاجت ہے (۸) ایک چھوٹا لڑکا پادشاہ کے سامنے کھڑا ہوا اور اس سے نہایت ہی فصیح کلام مین گفتگو کی تو اسے وہ پسند آگیا اور اس کے لئے انعام کا حکم دیا (۹) ہمین چاہئے کہ زمانے کے حوادث پر پوری طرح صبر کرین (۱۰) علم مین کامیاب ہونے والے بچون کو تحصیل علم مین اُن کا حوصلہ بڑھانے کیلئے انعام دیا جاتا ہے (۱۱) لڑنے والے ہر دو فریق مین سے ہر ایک اپنے نقصانات کو اس خوف سے چھپاتا ہے کہ دشمن اس کے ضعف کے مقامات سے واقف ہو جائیگا (۱۲) ریلوے کمپنی نے اپنے ایک حصہ دار کو اس کی واقفیت اور چستی پر اعتماد ہونے کی وجہ سے محکمۂ حسابات کا افسر اعلیٰ بنا دیا (۱۳) عمداً قتل کرنے والے کو اس کے جرم کی پاداش کیلئے اور اس جیسون [دوسرون] کی عبرت کے لئے قتل کی سزا دی جاتی ہے (۱۴) شہرون مین رات کے وقت راستون کی روشنی اور چلنے والون کی رہنمائی کے لئے فانوس روشن کئے جاتے ہین (۱۵) اُونی لباس سردی کے موسم مین جسم کو

گرمی پہونچانے کی غرض سے بنائے جاتے [استعمال کئے جاتے] ہین

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱۶) اپنے بچون کو مفلسی کے خوف سے نہ مار ڈالو [کیونکہ] تم کو اور ان کو ہم روزی پہونچاتے ہین (۱۷) آدمی کو چاہئے کہ اپنے کھانے کی طرف نظر کرے کہ ہم نے پانی [زمین مین] ڈالا پھر ہم ہی نے زمین کو شگافتہ کر دیا پھر ہم ہی نے اس مین اناج اور انگور اور اونچے درخت اور زیتون اور کھجور اور گھنے باغات اور میوے اور چارا تمھارے فائدے کے لئے اور تمھارے جانورون کے فائدے کے لئے اُگائے (۱۸) بیشک وہ ایک داؤن چل رہے ہین اور ہم بھی ایک داؤن چل رہے ہین (۱۹) بیشک ہم نے [اے پیغمبر] تمھین کھلی فتح عطا فرمائی (۲۰) اور وہ جو کچھ کہتے ہین تم [اے محمدؐ] اس پر صبر کرو اور [بڑی] خوبصورتی کے ساتھ ان سے الگ ہو جاؤ (۲۱) اور مجھے اور جھٹلانے والے صاحبان نعمت کو چھوڑ دو اور اُنھین تھوڑی مہلت دیدو [پھر ہم خود انھین دیکھ لینگے] (۲۲) اور جو شخص یہ [کام] اللہ کی رضامندی چاہنے کے لئے کرے تو عنقریب ہم اسے ایک بڑا اجر عطا فرمائینگے (۲۳) اور چور مرد اور چور عورت دونون کے ہاتھ اُن کے کرتوت کی سزا اور اللہ کی طرف سے ایک عذاب کے طور پر کاٹ ڈالو

مشق نمبر ۴۷

عربی سے اُردو

(۱) جب تو چاہے کہ چارون طرفین پہچانے تو سورج نکلنے کی سمت کی طرف مُنہ کر

تو جو [سمت] تیرے سامنے ہے وہ تو مشرق ہے اور جو تیرے پیچھے ہے وہ مغرب ہے اور تیرے دائین طرف جنوب اور بائین طرف شمال ہے (۲) نقشہ مین خلیج بنگال ہندوستان کی مشرق کی طرف تو دیکھیگا اور دریائے عرب کو اس کی مغرب مین (۳) ریل کی سڑکین نقشہ کے اندر جال کی طرح مشرق اور مغرب اور جنوب اور شمال مین شاخ در شاخ [پھیلی ہوئی] دیکھی جاتی ہین [یا دکھائی دیتی ہین] (۴) مزدور لوگ دن بھر کام مین لگے رہتے ہین اور سورج غروب ہوتے اپنے مکانون کو لوٹتے ہین اور طلوع فجر کے وقت جاگ اُٹھتے ہین پھر دوبارہ اپنے کامون کی طرف جاتے ہین (۵) سانپ کے نزدیک سوجا اور [لیکن] بچھو کے نزدیک بھی مت ہو (۶) عمرو ابن العاص نے مصر کو سنہ ۲۰ ہجری مین فتح کیا (۷) تو اور تیرا پڑوسی دونون باہم موافق رہو (۸) اے سوداگر تجھے اور فلسفیانہ بحثون سے کیا واسطہ؟ (۹) حوادث کے ساتھ تیرا کیا حال ہے؟ (۱۰) تجھے اس کے ساتھ کیا واسطہ؟ (۱۱) کیا تو تیرے بھائی کے ساتھ نہین ٹھیرتی ہے؟

من القرآن

(۱۲) وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے روبرو اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے (۱۳) کیا بستی والے بیخوف ہو گئے ہین کہ ان کے پاس ہمارا عذاب چاشت کے وقت آ دھمکے جبکہ وہ کھیل کود مین لگے ہون؟ (۱۴) پاک ہے وہ [خدا] جس نے اپنے بندے کو رات کے وقت مسجد حرام سے اُس مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی جس کے اطراف مین ہم نے برکت دی ہے (۱۵) اس نے کہا تو کتنا [زمانہ] ٹھیرا؟ (۱۶) اس نے کہا کہ مین ایک دن یا دن کا کچھ حصہ ٹھیرا رہا (۱۶) اور مائین اپنے بچون کو کامل دو سال دودھ پلائین [یہ] اُس

شخص کے لئے جو رضاعت [دودھ پلانے کو] کامل کرنا چاہے (۱۷) اے میری قوم! ارض مقدس [پاک سرزمین] میں داخل ہو جاؤ جسے اللہ نے تمہارے لئے لکھ رکھا ہے اور پیٹھ دیکر واپس نہ پھرو (۱۸) اے کملی اوڑھنے والے [محمدؐ!] رات کو [نماز میں] کھڑے رہا کرو مگر تھوڑی دیر یعنی آدھی رات یا اس میں کچھ کم کر دو یا زیادہ اور قرآن کو ٹھیر ٹھیر کر عمدگی سے پڑھا کرو (۱۹) اور اپنے رب کے نام کا صبح شام ذکر کیا کرو +

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) اذا اردتم ان تعرفوا الجهات الاربع فی الخريطة فضعوها مستقيما امامكم فما كان فوقا فهو الشمال وما كان تحتا فهو الجنوب وما كان يمينا فهو الشرق وما كان شمالا فهو الغرب (۲) تهنی كلكتة فی خريطة الهند شرقا وكراتشی [كراچی] غربا وسلسلة الجبل هما لیه شمالا وسيلان [يا سيلون] جنوبا (۳) فی شمال داری السوق وفی جنوبها المدرسة وفی شرقها الشارع وفی غربها الخشبة (۴) مدرستنا فی الشرق علی نحو ثلثة امیال (۵) نشتغل طول النهار فی تحصيل العلم وقبيل غياب الشمس نذهب الی لعب الصولجان (۶) نحن نقوم امام استاذنا ونقرأ درسنا (۷) من قائمة خلفنا (۸) انظر فی هذه المصورة اخی الكبير جالس الی يمينی واخی الصغير قائم الی شمالی وخادمی قائم خلفی (۹) الرياضة الجسمانية ضرورية [یا واجبة] لصحتك (۱۰) یا احبائی ادخلوا المسجد وبعد العشاء ادخلوا بيوتكم ولا تخرجوا من البيت ليلا +

مشق نمبر ۴۸

عربی سے اُردو

(۱) جب طالب [طالبعلم] چھوٹے پن مین محنت کرتا ہے تو بڑے پن مین سردار ہوتا ہے (۲) عزت دار رہکر زندہ رہ ورنہ باعزت مرجا (۳) دشمن پیٹھ پھیرتے ہوئے پیچھے ہٹا (۴) نہ میوے کچّے کچّے اور نہ کھانا گرم گرم کھا (۵) پانی کھلا ہوا مت پی (۶) مین زین کسے ہوئے گھوڑے پر سوار ہوا (۷) ہم نے کتاب کو ایک ایک صفحہ الٹ پلٹ کیا اور ایک ایک باب پڑھ ڈالا (۸) نیکبخت لوگ اللہ تعالیٰ کو جنت مین منہ درمنہ [روبرو] دیکھینگے (۹) رات مین تو اکیلا نہ نکلا کر (۱۰) شاگردون نے تین تین کی صف بنائی (۱۱) پرہیزگار مرتا ہے حالانکہ اس کا دل مطمئن ہوتا ہے اور سعادت اس کا انتظار کر رہی ہوتی ہے اور بدبخت مرتا ہے حالانکہ اس کا ضمیر اسے عذاب دے رہا ہوتا ہے اور شقاوت [بدبختی] اس کی منتظر ہوتی ہے (۱۲) مین نے اللہ کو [اپنے] رب کے طور پر پسند کیا اور اسلام کو [اپنے] دین کے طور پر پسند کیا اور محمدؐ کو [اپنے] رسول کے طور پر پسند کیا +

من القرآن

(۱۳) اے ایمان والو نماز کے قریب نہ جاؤ جبکہ تم نشہ مین ہو یہان تک کہ تم جو کچھ کہتے ہو اسے سمجھنے لگو اور نہ ناپاکی کی حالت مین [نماز کے قریب جاؤ] (۱۴) اللہ تعالیٰ انھین عذاب دینے والا نہین تھا حالانکہ تم [اے محمدؐ] ان مین موجود ہو اور اللہ انھین عذاب دینے والا نہین تھا حالانکہ وہ بخشش چاہتے ہون (۱۵) اُترجاؤ

[جنت مین سے] جبکہ تم مین سے بعض بعض کا دشمن ہے (۱۶) جس وقت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا اے میرے پیارے بیٹے اللہ کے ساتھ [کسی کو] شریک نہ کر بیشک شرک بڑا بھاری گناہ ہے (۱۷) تو ان کو رکوع اور سجود کی حالت مین اللہ سے فضل اور خوشنودی چاہتے ہوئے دیکھیگا (۱۸) اور تم ہرگز نہ مرو مگر اُس حال مین کہ تم مسلمان ہو (۱۹) اگر اللہ نے چاہا تو تم ضرور ہی مسجدِ حرام [حرمت و عزت والی مسجد] مین سرون کو مُنڈا کر اور بالون کو کتر کر بخوف داخل ہو جاؤگے (۲۰) تو اُس [سلیمانؑ] نے اُس [چیونٹی] کی بات سے ہنستے ہوئے مسکرا دیا اور کہا اے میرے پروردگار مجھے موقع دے کہ مین تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کرون جو تو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائی ہے (۲۱) تو انھین کیا ہوا ہے [جو] نصیحت سے مُنہ موڑ رہے ہین (۲۲) اور جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہین تو سستی کی حالت مین [اور] لوگون کو بتاتے ہوئے [ریاکاری سے] کھڑے ہوتے ہین (۲۳) اے میری قوم تم مجھے کیون ایذا دیتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ مین تمھاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا [پیغمبر] ہون ؛

عربی مین ترجمہ کرو

(۱) اَلْاَوْلَادُ اِذَا اجْتَهَدُوْا صَغِيْرًا سَادُوْا كَبِيْرًا (۲) قَلَّبْتُ هٰذَا الْكِتَابَ وَرَقَةً وَرَقَةً وَقَرَأْتُ بَابًا بَابًا (۳) لَا تَشْرَبَنَّ الشَّايَ حَارًّا فَاِنَّهَا تَضُرُّ الْاَسْنَانَ (۴) دَخَلْتُ الْمَدْرَسَةَ وَالْاَوْلَادُ كُلُّهُمْ حَاضِرُوْنَ فِيْ دَرَجَتِيْ (۵) اَتَيْتُ اَنَا وَاَبِيْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ وَالْخَطِيْبُ يَخْطُبُ قَائِمًا عَلَى الْمِنْبَرِ (۶) يَا اِخْوَانِيْ لَا تَتْرُكُوا الْمَدْرَسَةَ اِلَّا وَاَنْتُمْ كَامِلُوْنَ

فی العلوم الدینیۃ والعقلیۃ (۷) اذا قام المنافق للصلوٰۃ قام کسلانا ورئاءیا (۸) یا سیدۃ! لم تؤذ دینی وانت تعلمین انی طالب خیرک (۹) ما کان اللہ معذب عبدہ وھو مستغفر (۱۰) الآن اذھبوا الی الحج مطمئنین آمنین فان السلطان عبد العزیز آل سعود اثبت فی الارض المقدسۃ الحجاز امنا ما رءی احد مثلہ ولا سمع منذ قرون

مشق نمبر ۴۹

عربی سے اردو بناؤ

(۱) ایک مثقال سونا قیمت کے اعتبار سے ایک رطل تانبے سے زیادہ ہے (۲) عید الفطر کی زکوٰۃ ایک صاع جو یا آدھا صاع گیہون ہے (۳) مین نے ایک قدان گنا بویا (۴) پانچ مد عمدہ گیہون کی قیمت سو قرش تک پہنچتی ہے (۵) موسمی سردی کے میوون مین مزے کے اعتبار سے بہت ہی لذیذ اور دیکھنے مین بہت ہی خوشنما اور پائداری مین بہت دیرپا ہے (۶) ایک پیالی چائے پی لے اور شراب کبھی نہ پی کیونکہ اس کا فائدہ بہت ہی کم ہے اور اس کا ضرر بہت ہی بڑا ہے (۷) ایک مٹکا پانی چھوٹے کنبے کو ایک روز پینے کے لئے کافی ہے (۸) آدمی مزاج کے اعتبار سے تمام جانورون مین زیادہ معتدل ہے اور کام کے لحاظ سے زیادہ کامل ہے اور احساس کے اعتبار سے سب سے زیادہ لطیف ہے (۹) فضا صاف ہوگئی تو تو اس مین ایک ہتھیلی برابر [بھی] ابر نہ دیکھیگا (۱۰) باپ کا دل خوشی سے لبریز ہوگیا جبکہ اسے خبر پہنچی کہ اس کے لڑکے امتحان مین کامیاب ہوگئے (۱۱) صدر مدرس (ہیڈ ماسٹر) دل

ہین خوش ہوا جبکہ اس نے شاگردون کو کامیاب دیکھا (۱۲) سب سے اچھا عمل [وہ ہے] جس کا نتیجہ جلد ہو اور فائدہ زیادہ ہو+

من القرآن

(۱۳) ہم نے زمین کو چشمون سے شگاف شگاف کردیا ہے (۱۴) اللہ سب سے اچھا نگہبان ہے [لفظی = اللہ نگہبان کی حیثیت سے سب سے اچھا ہے] (۱۵) تم نہین جانتے ہو ان مین سے کون تمھارے لئے نفع کے لحاظ سے سب سے زیادہ قریب ہے (۱۶) اُس دن جنت والے قرارگاہ کے لحاظ سے سب سے بہتر ہونگے اور گفتگو کے لحاظ سے سب سے اچھے ہونگے (۱۷) جو لوگ یتیمون کا مال کھاتے ہین بیشک وہ تو اپنے پیٹون مین صرف آگ بھر رہے [کھا رہے] ہین اور عنقریب وہ دہکتی آگ [دوزخ] مین جھلسینگے (۱۸) اور ہم نے آسمان کو چھوا تو اسے ہم نے مضبوط چوکیدارون اور ستارون سے بھرا ہوا پایا (۱۹) تمھارا معبود صرف اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہین اس نے علم کے لحاظ سے ہر شے پر احاطہ کرلیا ہے (۲۰) کہہ دے کیا ہم تمھین [ان کی] خبر دین جو عمل کے لحاظ سے سب سے زیادہ گھاٹے مین ہین (۲۱) پس وہ عنقریب جان لینگے کہ مقام کے لحاظ سے کون سب سے بدتر ہے اور لشکر [معاونین] کے اعتبار سے کون زیادہ کمزور ہے (۲۲) اور البتہ آخرت درجون کے لحاظ سے بہت بڑی ہے نیز اعزاز کے لحاظ سے بہت ہی بڑھی ہوئی ہے (۲۳) اور تمھارا پروردگار ان لوگون کو زیادہ جانتا ہے جو راہ کے اعتبار سے زیادہ ہدایت پر ہین (۲۴) اور تو زمین پر اکڑ کر نہ چلا کر تو نہ تو زمین کو کبھی پھاڑ سکیگا نہ لمبائی مین پہاڑ کو کبھی پہنچ سکیگا +

اُردو سے عربی مین ترجمہ کرو

(۱) اشترینا تولۃً ذھبا بواحد وعشرین رُبّیۃً (۲) فی ھذہ الایام یوجد مَنٌّ قمحاً جیداً بعشرۃ رَبابی [جمع رُبّیۃ کی] (۳) الان شَرِبتُ فنجانَین قھوۃ (۴) ثلثۃُ اَرطالٍ سمناً یکفی ستۃَ اَرطالٍ لحماً (۵) محمودٌ اکبرُ من خالدٍ علماً واَصغرُ منہُ سناً [یا عُمرًا] (۶) الجملُ اَشھرُ الحیواناتِ جسامۃً وانقیاداً وقناعۃً (۷) اَنبَہَ [یا اَنبَہُ] فی الھند اَشھرُ الفواکہ الصَّیفیّۃِ طعماً ورائحۃً (۸) لمّا سمعتُ خبرَ نجاحِ اَخیکمُ الصغیرِ فاضَ قلبی سُرُورًا (۹) الکبیرُ مَن ھُوَ اکبرُ علماً وعقلاً (۱۰) ھذا البیتُ ثلثون ذِراعاً طُولاً و خمسۃَ عشرَ ذِراعاً عَرضاً ٭

مشق نمبر ۵۰

عربی سے اُردو

(۱) مین نے جنرل [سپہ سالار] کے سوا سب لشکر کو دیکھا (۲) ہر مرض کے لئے دوا ہے مگر موت [کیلئے نہین ہے] (۳) لوگ آرام سے زندگی بسر کرتے ہین مگر سست آدمی [نہین] (۴) دنیا کی سب قومین بیدار ہوگئین مگر ہندوستان کے مسلمان [نہین بیدار ہوئے] وہ تو اپنی غفلت مین بہکے ہوئے ہین مگر ان مین سے تھوڑے سے [بیدار ہو چکے ہین] (۵) مین نے سارے پڑوسیون سے میل جول رکھا لیکن متکبر لوگون سے [میل جول نہ رکھ سکا] (۶) موت کے وقت تیرا کوئی ساتھ نہ دیگا مگر تیرا عمل (۷) نکرہ مشتقہ کے سوا حال [اور کوئی اسم] واقع نہین ہوتا (۸) دن کے وقت ستارے ظاہر نہین ہوتے ہین مگر دو ستارے [آفتاب و ماہتاب] (۹) مین نے

پھول نہین چُنے مگر ایک گلاب کا پھول (۱۰) عزت سے کوئی انکار نہین کرتا مگر کمینہ (۱۱) دیوان ابوالعتاہیہ اور خنساء کے سوا تمام شعرا کا کلام عشقیہ مضمون سے خالی نہین (۱۲) کتاب کے سوا میرا کوئی انیس [غمخوار] نہین ہے (۱۳) محنتی کے سوا کوئی سردار نہ بنا اور عالم کے سوا کسی کا احترام نہ کیا گیا (۱۴) آدمی سے اس کے عمل کے سوا [اور کچھ] نہین پوچھا جاتا (۱۵) تیرا مال پرہیزگار کے سوا کوئی نہ کھائے اور تو پرہیزگار کے سوا کسی کا مال نہ کھا (۱۶) مین حق کے سوا کسی چیز کی پیروی نہ کرونگا اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرونگا۔

من القرآن

(۱۷) تو انھون نے اس مین سے پیا مگر ان مین سے تھوڑون نے [نہ پیا] (۱۸) اور جب ہم نے فرشتون کو کہا آدم کو سجدہ کرو تو انھون نے سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے [نہین کیا] (۱۹) یہ دنیا کی زندگی صرف لہو ولعب [کھیل] ہے (۲۰) بُرا مکر اور کسی کو نہین گھیرتا مگر اپنے صاحب کو (۲۱) ہم نے تجھے [تمھین] نہین بھیجا مگر سب جہان والون کے لئے رحمت کے طور پر (۲۲) ہم نے اس [گاؤن] مین ایک گھر کے سوا مسلمانون کا کوئی گھر نہ پایا (۲۳) حق کے بعد گمراہی کے سوا کیا چیز ہے؟ (۲۴) اللہ کے سوا غیب کوئی نہین جانتا (۲۵) کیا احسان کا بدلہ احسان کے سوا [اور کچھ] ہے؟ (۲۵) کہہ دے میرا رب ان کی گنتی سے زیادہ واقف ہے انھین [اصحاب کہف کو] کوئی نہین جانتا بجز چند لوگون کے پس ان کے بارے مین سرسری بحث کے سوا کوئی بحث نہ کر اور نہ ان کے بارے مین ان [کافرون مین سے] کسی سے کچھ پوچھ ؛

اُردو سے عربی مین ترجمہ کرو

(۱) کُلُّ الاولادِ یَنجَحُونَ اِلّا اَلوَلَدَ الکَسلانَ (۲) السلماتُ یَخرُجنَ مَعَ الحِجابِ اِلّا الخالدۃَ (۳) ما اخذتُ مِن ھذہ الاَثمارِ اِلّا البُرتُقانَ (۴) اَلمُسلِمُ لا یخافُ اِلّا اللہَ (۵) صادقتُ کلًّا اِلّا المتکبّرَ (۶) لا نَعبُدُ اَحدًا غیرَ اللہِ (۷) حَصَلتِ البناتُ الجائزۃَ الا اُبنۃٌ کسلانۃٌ (۸) اَلیَومَ فی دَرَجَتِنا الاَولادُ کلّھم حاضرون الا محمودًا (۹) لا یُعلّمُ اِلّا انکلیزیٌّ والعربیُّ فی مدرسۃٍ مِنَ المدارسِ اِلّا مَدرسۃِ الاسلامِ المُتعلّقہِ بِمَنارہ مسجد +

مشق نمبر ۵۱

عربی سے اُردو

(۱) اے عبدالرحمٰن اپنا سبق یاد کرا ور امتحان کے روز سے غافل نہ رہ (۲) اے قوم کے سردار خادم ہو جا تو مخدوم ہو جائیگا (۳) اے ابوسعید [سعید کے باپ] تم اپنے لڑکے کو عربی زبان کیوں نہیں سکھاتے (۴) اے بھلائی مین کوشش کرنے والے کامیابی کی خوشخبری سُن لے (۵) اے کمزور کا ہاتھ پکڑنے والے عنقریب تجھے جزا دی جائیگی جو تجھے خوش کردیگی (۶) اے میرے بھائیو مین تمھین اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہون (۷) اے صاف دل بھائیو! تمھین حسنِ معاشرت [اچھی زندگی] کی خوشخبری ہے (۸) اے مسلم جوانو! پُرانے اور نئے علوم اور مشرق [ایشیا] اور مغرب [یورپ] کے ہنر سیکھو تاکہ فرنگیون [اہل یورپ] کی غلامی سے نجات پاؤ کیونکہ تمھین اس کے سوا کامیابی نہین (۹) اے فاطمہ تھوڑا سا یہ ناز وادا چھوڑ دے (۱۰) اے طالبعلم تیرے لئے سلیٹ اور پنسل اور کاپیان خرید لے

(۱۱) اے استاد! مجھے سکھائیے مین تختۂ سیاہ پر کھریا مٹی سے کس طرح درخت کی تصویر بناؤن (۱۲) اے محمد اور اے رشید! علم مین اور نیک عمل مین کوشش کرو تاکہ تم دونون اپنے پروردگار کے نیک بندے ہوجاؤ اور اپنے باپ کے خلف رشید [نیکبخت اولاد] ہوجاؤ (۱۳) اے نبی تم پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتین (۱۴) تندرستی سے بڑھکر کوئی نعمت نہین (۱۵) توبہ سے زیادہ کوئی فائدہ مند سفارشی نہین (۱۶) حق سے بڑھکر کوئی تلوار تیز نہین (۱۷) کوئی چیز ادب سے افضل نہین (۱۸) دو باہم یاد دہانی کرنے والے بھولتے نہین (۱۹) تیرے لئے تیرے نفس سے زیادہ ضرر رسان کوئی دشمن نہین (۲۰) خالق [خدا] کی نافرمانی مین کسی مخلوق کی فرمانبرداری نہین [ہوسکتی] (۲۱) سورۂ فاتحہ کے سوا کوئی نماز [درست] نہین (۲۲) اے اللہ کوئی روکنے والا نہین اس چیز کو جو تونے عطا کی اور کوئی دینے والا نہین وہ چیز جسے تونے روک لیا؛

من القرآن

(۲۳) اے ہمارے رب ہمین دنیا مین [بھی] بھلائی دے اور آخرت مین [بھی] بھلائی دے اور ہمین دوزخ کے عذاب سے بچا (۲۴) اے اسرائیل [یعقوبؑ] کی اولاد! میری اس نعمت کو یاد کرو جو مین نے تمھین عطا فرمائی (۲۵) اے اللہ ملک کے مالک! تو ملک [حکومت] دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور ملک چھین لیتا ہے جس سے چاہتا ہے (۲۶) اے ایمان والو! تمھین تمھارے مال اور تمھاری اولاد اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرنے پائین (۲۷) اے اطمینان والی جان! تو اپنے رب کی طرف راضی اور خوش ہوکر لوٹ جا (۲۸) اے یوسف اے بڑے راستگو! ہمین

سات موٹی گایون کی نسبت فتوی دیجئے جنھین [دوسری] سات لاغر [گائین] کھا رہی ہین اور سات سبز خوشون اور دوسرے خشک [خوشون] کی نسبت [بھی] (۲۹) اے ہارون کی بہن [اے مریم] نہ تیرا باپ کوئی بُرا آدمی تھا نہ تیری ماں بدکار تھی (۳۰) اے زمین اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان رُک جا (۳۲) اور کہہ دو [اے محمدؐ] اے میرے رب مجھے زیادہ علم دے (۱۲۳) افسوس ہے بندون پر، ان کے پاس کوئی رسول نہین آتا ہے مگر وہ اس سے مسخری کرتے ہین (۳۴) وہ کتاب ہے جس مین کوئی شک نہین (۳۵) پس حج مین نہ ہم بستری [درست] ہے نہ گالی گلوچ نہ جھگڑا لڑائی (۲۶) پھر جب صور مین پھونکا جائیگا تو [اس وقت] ان مین نہ رشتہ رہیگا اور نہ وہ [رشتہ کی نسبت] باہم پوچھ گچھ کرینگے (۲۷) پھر جس نے [ارکان حج] دو ہی روز مین جلدی سے کرلئے تو اس پر [بھی] کوئی گناہ نہین اور جس نے تاخیر کی اس پر [بھی] کوئی گناہ نہین [یہ] اس کے لئے ہے جو ڈرتا ہے [یا متقی ہے] (۳۸) انھون نے کہا تو پاک ہے [یا ہم تیری پاکی بیان کرتے ہین] ہمین کوئی علم نہین مگر وہی جو تونے ہمین سکھا دیا ہے ؛

اُردو سے عربی

(۱) یاعبدَ الکریمِ لِمَ لا تَجتَهِدُ فی العلمِ (۲) یا ابنَ اَخی اِستَیقِظ کُلَّ یومٍ صباحًا وامشِ مَعی للصلوٰةِ (۳) یا اخا یوسفَ ! هل تلعَبُ مَعَ الصَّبیانِ ؟ (۴) یا محمودُ ! ما تَقرَأُ فی هذه الایامِ ؟ (۵) یا بَنی الحاجِّ اِسمٰعیلَ ! اِتَّبِعوا اَباکُمُ الصّالحَ (۶) یا سیّدةُ ! اَدِّبی اَبناءَکِ [یا اَولادَکِ] وَبَناتِکِ (۷) اِخوانی ! تَعَلَّموا العُلومَ

الدِّينيّةَ والعُلومَ الجديدةَ وتَعلّموا صنائعَ أوربّا وأمريكا لِتُخرِجوا وَطَنَكُمُ العزيزَ من سَلطةِ الأجانِبِ (۸) يا أيّها المؤمنُ باللهِ لا تخشَ غيرَ اللهِ (۹) يا شُبّانَ قومي تعلّموا [يا تفقّهوا] القرآنَ الحكيمَ و اعمَلوا بهدايتِهِ فإنّ فيهِ فلاحَكُم وفلاحَ قومِكُم (۱۰) يا أيها التلميذُ إن تقرأ هذا الكتابَ وتحفظ [ما فيهِ] فيكفيكَ في علمِ الصّرفِ والنّحوِ (۱۱) لا كتابَ أنفعُ من القرآنِ الحكيمِ (۱۲) لا مالَ ارفعُ قيمةً من العِلمِ (۱۳) لا وَلَدَ حاضرٌ في المدرسةِ لأنّ اليومَ يومُ الجُمُعَةِ (۱۴) لا كتابَ عندي ولا قِرطاسَ (۱۵) لا عبادةَ افضلُ من الصّلوٰةِ (۱۶) لا شفيعَ أنجحُ من العملِ الصّالحِ (۱۷) لا وسيلةَ للنّجاةِ افضلُ من توحيدِ اللهِ

مشق نمبر ۵۲

عربی سے اُردو

(۱) یہ میٹھا انار ہے (۲) یہ [ایسا] انار ہے جس کا مزہ میٹھا ہے (۳) وہ پھٹا ہوا کپڑا ہے (۴) یہ [ایسا] کپڑا ہے جس کے کنارے پھٹے ہوئے ہین (۵) بعض اوقات خود عاقل لوگ مسخری [یا فضول بکواس] پسند کرتے ہین (۶) تمام لوگ محنتی لڑکے کی تعریف کرتے ہین (۷) مین نے تمام بازارون مین تلاش کیا تو بھی میرے مطلب کی چیز مین نے نہین دیکھی (۸) اپنے ماں [اور] باپ دونون ہی کے ساتھ اچھا سلوک کر (۹) اپنے دونون ہاتھون کو دھو (۱۰) کہا جاتا ہے کہ تمام اہل حجاز سلطان عبدالعزیز کی سیاست کی خوبی پر متفق ہو گئے اور انھون نے بذات خود اسے حجاز کا شاہ منتخب کیا

(۱۱) سلطان عثمان دولت عثمانیہ [ترکی حکومت] کا پہلا بانی کا رتھا (۱۲) بوری بندر کا عظیم الشان اسٹیشن ہندوستان مین سب سے بڑا اسٹیشن ہے وہی سب سے بڑی ریل جی۔ آئی۔ پی کا مبدا [شروع ہونے کا مقام] ہے (۱۳) ہم برقی ٹرین مین سوار ہوئے جو تند ہوا کی طرح چلتی ہے جس کی برابری دخانی ٹرین کبھی نہین کرسکتی (۱۴) تین [شخص] نہین پہچانے جاتے ہین مگر تین حالتون مین۔ بُردبار غصہ کے وقت اور بہادر لڑائی کے وقت اور دوست حاجت کے وقت (۱۵) مین نے آدھی کتاب کو دیکھ ڈالا (۱۶) چاند کا [ایک] حصہ کہنا یا گیا (۱۷) پانی کے بہاؤ کی طرف نظر کر (۱۸) چور کی طرف لاٹھی کے ساتھ [نہین نہین] تلوار کے ساتھ نکل (۱۹) گدھے پر [نہین نہین] گھوڑے پر سوار ہوکر بھگوڑے کو جا پکڑ +

من القرآن

(۲۰) اللہ [تعالیٰ] آسمانون اور زمین کا نور ہے اس کے نور کی مثال ایک چراغدان سی ہے جس مین ایک چراغ ہے، چراغ [بھی] ایک شیشے [کی قندیل] مین ہے، قندیل [ایسی ہے] گویا ایک موتی نما ستارہ ہے، [وہ چراغ] زیتون کے ایسے مبارک درخت [کے روغن] سے جلایا جاتا ہے جو نہ مشرقی ہے نہ مغربی، قریب ہے کہ اس کا تیل روشن ہوجائے اگرچہ اُسے آگ نے نہ چھوا ہو (۲۱) ان کے پیٹون مین سے شربت نکلتا ہے جس کے رنگ مختلف ہوتے ہین اس مین لوگون کے لئے شفا ہے (۲۲) بیشک تم پر نگہبان ہین جو عزت دار کاتب [کراک] ہین وہ جانتے ہین جو کچھ تم کرتے ہو (۲۳) ان کے لئے باغات ہین جن کے نیچے نہرین بہتی ہین (۲۴) بیشک پرہیزگار لوگ امن والے مقام مین [یعنی] باغات اور چشمون مین ہونگے (۲۵) دکھا ہم کو سیدھی راہ۔ راہ اُن کی جن پر تو نے انعام

[واکرام] کیا (۲۶) نماز کو قائم کرو اور مشرکین مین سے مت ہونا [یعنی] اُن لوگون مین سے نہ ہونا جنھون نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دئے اور وہ گروہ گروہ ہو گئے (۲۷) مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھا عمل کیا تو وہی لوگ جنت مین داخل ہونگے اور ذرا بھی ان کا حق نہ مارا جائیگا [یعنی] ہمیشگی کے باغات مین [وہ داخل ہونگے] جن کا [خدائے] رحمٰن نے اپنے بندون سے غیب سے وعدہ کیا ہے (۲۸) تمھارے پروردگار کی طرف سے بدلے کے طور پر [انھین] حساب کے مطابق انعام [دیا جائیگا، یعنی] آسمانون اور زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے ان سب کے پروردگار کی طرف سے جو بڑا ہی مہربان ہے (۲۹) بلکہ جب زمین چکنا چور کر دیجائیگی اور تمھارا رب رونق افروز ہوگا اور فرشتے صف در صف [حاضر ہونگے] (۳۰) اے میرے پروردگار مجھے اور میرے ماں باپ کو اور [تمام] ایماندارون کو بخش دے جس روز حساب [کا دفتر] قائم ہوگا۔ (۳۱) تو سارے فرشتون نے سجدہ کیا مگر ابلیس۔ اُس نے سجدہ کرنے والون کے ساتھ ہونے سے انکار کر دیا (۳۲) اور تیرے رب نے حکم کر دیا کہ اس کے سوا کسی کی پرستش نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے پاس ان دونون مین سے ایک یا دونون کے دونون بڑھاپے کو پہنچین تو اُنھین اُف بھی نہ کہہ اور نہ اُنھین جھڑک اور ان سے عزت کی گفتگو کیا کر +

اُردو سے عربی

(۱) هذا كتابٌ جَيِّدٌ (۲) هذا كتابٌ جَيِّدٌ أَوْرَاقُه (۳) هذا التُّفَّاحُ حَامِضٌ (۴) هذا تفّاحٌ حامِضٌ طَعْمُهُ (۵) تلكَ ابْنَةٌ أَبُوهَا مِن عُلَمَاءِ الكِبَارِ (۶) لَمَّا عَرَفُوا مَحَاسِنَ الاسلامِ مالُوا اِلَيْه بِأَنفُسِهِم (۷) بَحَثْنَا الدَّكَاكِينَ

کلّھا لکن ما رجدنا الکتاب لسان العرب (۸) تا بکّ البنتان کلتاھما تلمیعان والدیھما کلیھما (۹) اثنی القوم کلّھم علی خالد (۱۰) قال خلیفۃ الاوّل [یا] اوّل الخلفاء] قوما انکروا رکنا من ارکان الاسلام الزکوۃ (۱۱) تبلغ [یا نصل] کل یوم راکبین القطار الکھربائیۃ من بوری بندر الی باندرہ فی عشرین دقیقۃ (۱۲) ذھب السلطان بنفسہ خارج البلد استقبالا لھذا العالم (۱۳) بنتاہ کلتیھما تعلمان العربیۃ (۱۴) نخرج کلنا الی الصید۔ ھل تذھبون کلکم معنا (۱۵) وصلنا نحن ورفقاءنا الی دھلی بالعافیۃ (۱۶) قلت لہ ولاخیہ اذھبا انتما کلاکما واتونی بابنکما علیّ +

مشقی حکایت

کسی بوڑھے نے حکیم کے پاس بدہضمی کی شکایت کی، تو اس نے کہا بدہضمی کو جانے دو کیونکہ یہ تو بڑھاپے کا خاصہ ہے۔ پھر اس نے بینائی کی کمزوری کی شکایت کی، تو اس نے کہا بینائی کی کمزوری [کی شکایت] چھوڑو کیونکہ یہ تو بڑھاپے کا خاصہ ہی ہے۔ پھر اس نے کم سننے کی شکایت کی، تو اس [طبیب] نے کہا بوڑھوں سے قوت سماعت تو دور ہی رہتی ہے، کیونکہ سماعت کی کمزوری تو بڑھاپے کے خاصوں میں سے ہے۔ پھر اس [بوڑھے] نے نیند کی کمی کی شکایت کی، تو اس [طبیب] نے کہا نیند میں اور بوڑھوں میں بڑا فاصلہ [یا نیند سے اور بوڑھوں سے کیا واسطہ] ہے۔ کیونکہ نیند کی کمی تو بڑھاپے کا ایک خاصہ ہے۔ پھر اس نے قوتِ مردمی کی کمزوری کی شکایت کی،

تو اس نے جواب دیا کہ ضعفِ باہ تو بوڑھون کے پاس دوڑتی آتی ہے۔ کیونکہ ضعف باہ [بھی] بڑھاپے کے خاصون مین ایک خاصہ ہے۔ تو بڑے میان اپنے ساتھیون کو [غصے سے] کہنے لگے لو تم [اس] احمق کو اور سنبھالو [اس] جاہل کو اور پکڑو [اس] کُند ذہن کو جس کو ذرا سمجھ نہین۔ اس مین اور طوطے مین صورتِ انسانی کے سوا کوئی فرق نہین۔ کیونکہ وہ اِن دو کلمون کے سوا کچھ بول ہی نہین سکتا۔ تب حکیم صاحب مسکرا دئے اور کہا بڑے میان غصہ کئے جائیے۔ کیونکہ یہ بھی تو بڑھاپے کا خاصہ ہے ؛

مشقی حکایت (۲)

ایک فرنگی مسافر جزیرۃ العرب کی ایک وادی مین سخت اندھیری رات کے اندر راہ بھول گیا۔ اور اس کے لئے وہان ہلاکی کے سوا کوئی چیز باقی نہ رہی تھی۔ ناگہان اسے ایک روشنی چراغ کے جیسی معلوم ہوئی تو اسی نشان پر چلا۔ جب قریب آیا تو معلوم کیا کہ وہ ایک چھوٹا سا آباد مکان ہے تو آواز دی "اے گھر والے" تو اسے جواب ملا "لَبَّیْکَ" اور [ساتھ ہی] ایک عرب دروازے سے یہ کہتا ہوا نکلا کہ "کون شخص ہے"؟ اس [فرنگی] نے کہا "ایک مسافر ہے جس نے راہ گم کردی ہے اور اسے خوش قسمتی [یا حُسنِ اتفاق] نے آپ کے مکان کی طرف ہانک لایا ہے تو اسے عرب نے نہایت خندہ پیشانی سے کہا "اَھْلاً وسھلاً ومرحباً مبارک مہمان ہین" اور اسے گھر مین لے گیا اور اس کی پوری عزت کی اور بڑی نرمی سے اس کے حالات پوچھے اور کہا کوئی خوف نہ کرو [اب] تم تکلیف سے بچ گئے۔ اس کے بعد دسترخوان بچھایا گیا اور جو کچھ حاضر تھا اس مین سے عمدہ سے عمدہ کھانا کھلایا۔ نیز اس کے لئے نرم بچھونا [بھی] مہیا کردیا اور

اسی طرح تمام حاجت کی چیزین [مہیا کردین] حتیٰ کہ فرنگی ششدر رہ گیا اور اپنے دل مین کہنے لگا۔ سبحان اللہ عربون کی کریم النفسی اور ان کی شرافت پر تعجب ہے۔ ہم تو انھین اپنے اس مشاہدے کے خلاف سمجھتے تھے۔ آیا یہ [خاطر تواضع] حقیقی ہے یا مکر و فریب ہے؟ اسی فکر مین اس شخص نے رات گذاری۔ یہان تک صبح ہوگئی اور اس نے چاہا کہ اپنا راستہ پکڑے [چلا جائے] تو صاحب خانہ سامنے آیا اور اسے کہا "اے ہمارے مہمان ذرا ٹھیر جائیے" اتنے مین ایک چھوٹی سی خوبصورت لڑکی نے عمدہ سا ناشتہ حاضر کیا۔ تو دونون نے اس مین سے کھایا۔ اور مسافر کا تعجب اور بڑھ گیا اور اس نے ارادہ کیا کہ اس [عرب] کی حسن ضیافت کا معاوضہ دے۔ اس لئے اس نے دو اشرفیان بچی کے ہاتھ مین رکھین۔ تو اس نے انھین پھینک دیا اور چیخ کر کہا "ابا جان! اس کمینے کو تو دیکھئے ہماری مہمان داری کا معاوضہ دے رہا ہے" تو عرب غصہ مین بھرا ہوا یہ کہتا ہوا سامنے آیا کہ تو بُرا [یا نامبارک] مہمان ہے کمینگی سے خدا کی پناہ، ہم عرب لوگ کمینے نہین ہین کہ مہمان نوازی کا معاوضہ لیا کرین۔ اے فرنگی! کیا تم لوگ ایسا ہی کیا کرتے ہو؟ [مہمانی کا معاوضہ لیا کرتے ہو؟] تو وہ شخص نادم ہوگیا اور معافی مانگی اور اپنی راہ لی +

تمّ المفتاح للجزء الثانی من کتاب تسہیل الادب فی لسان العرب

فللہ الحمد اوّلا واٰخرا

بچوں کیلئے جدید اور مفید کتابیں

اُردو کا نیا قاعدہ عربی کا نیا قاعدہ

(ہر دو قاعدے منظور کردہ اُردو مکتب بک کمیٹی صوبہ بمبئی)

اُردو اور عربی کی حروف شناسی میں بچوں کا بہت زیادہ وقت ضائع ہوتا ہوا اور اُن کے نازک دماغ پر بیجا دباؤ پڑتا ہوا دیکھکر ہم نے بالکل جدید اور سہل ترین اُصول پر اُردو عربی کا قاعدہ لکھا ہے۔ اس قاعدے میں زلو طوطے کی طرح تختیاں رٹنی پڑتی ہیں نہ بچوں کے دماغ پر بیجا دباؤ پڑتا ہے۔

ہر ایک قاعدہ دو حصوں میں مرتب کیا گیا ہے۔ پہلے حصے میں محض حروف مفردات کے ذریعے الفاظ اور جملے بنائے گئے ہیں جنھیں بچے بلا تکلیف پڑھ لیتے ہیں۔ دوسرے حصہ میں مرکبات کی فہمائش ایسی جدید طرز پر کیگئی ہے کہ استاد کی ذرا سی مدد سے بچے خود بخود پڑھتے جاتے ہیں اور تھوڑے ہی عرصہ میں اُردو اور قرآن مجید پڑھنے لگتے ہیں۔ قیمت حصہ اول ۹ پائی حصہ دوم ۱ر۶ پائی

ایک روپے سے کم کی کتابیں وی پی سے نہ منگائیے۔ دونوں قاعدوں کے نمونے کیلئے پانچ آنے کے ٹکٹ بھیجئے

شافعی مذہب کا پہلا، دوسرا اور تیسرا رسالہ

شافعی المذہب بچوں کی تعلیم کیلئے یہی بہترین رسالے ہیں۔ اسلامی مدارس میں نصاب میں داخل کرنے کے قابل اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں لکھی گئی قیمت پہلا رسالہ ۲ر دوسرا رسالہ ۲ر۹ پائی تیسرا رسالہ ۳ر

المشتہر

عبدالستار خان بمعرفت مولوی محمد شرف الدین تاجر کتب مصریہ بھنڈی بازار بمبئی نمبر ۹

مصنفہ مسمات زینب بیگم صاحبہ زوجہ مولوی عبدالحسن نے خلافت پریس بمبئی نمبر ۹ میں چھپایا اور عبدالستار خان نے بمبئی نمبر ۹ سے شائع کیا

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی جائے گی بصورت دیر سے واپسی جرمانہ لیا جائے گا۔